https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطانِ کربلا

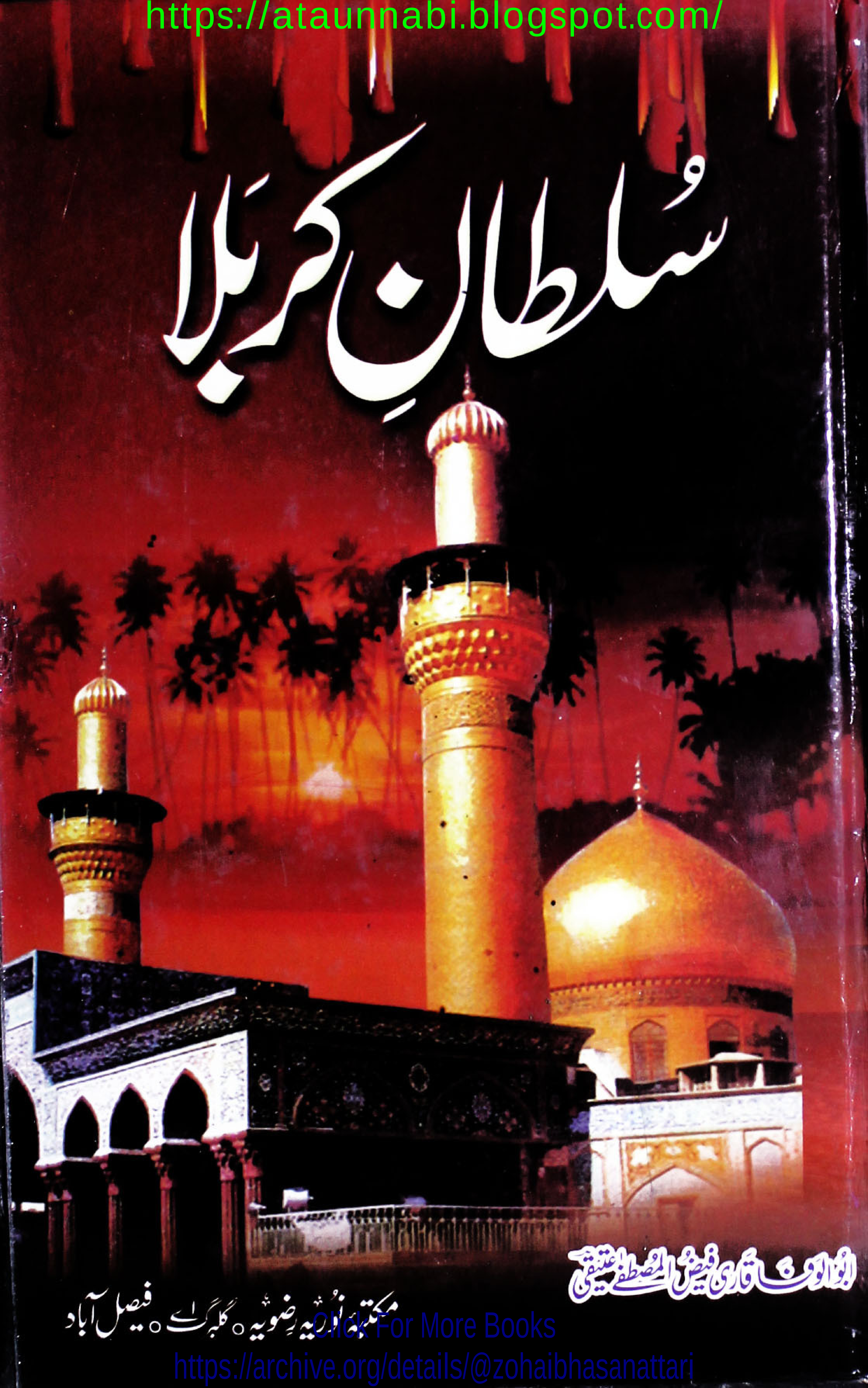

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان کربلا

(حصہ اول)

تالیف:

ابو الوفا قاری فیض المصطفٰے عتیقی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ گلبرگ اے ۰ فیصل آباد

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 041-2626046

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	—	سلطان کربلا (حصہ اوّل)
مؤلف	—	ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی خطیب جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ' سرگودھا
طابع	—	سیّد حمایت رسول قادری
کمپوزنگ	—	ورڈزمیکر
ایڈیشن	—	دوم
سن اشاعت	—	جنوری 2008ء
صفحات	—	552
مطبع	—	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	—	مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
قیمت	—	[redacted] روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' 11- گنج بخش روڈ' لاہور 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

عتیقی کتب خانہ جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ سرگودھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانتساب

فقیر اپنی اس تالیف کو حضور پُرنور، شافع یوم النشور، رسول اکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم، سیّد مرسلاں، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں و سیّد بیکساں، سیاح لامکاں، مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، سراج السالکین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرورِ کائنات، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روزِ جزا، راز دار رب العلاء، سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت کرتا ہے۔

تجھ سے در، در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

سگِ کوچہ دیار مدینہ
ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النذر

فقیر اپنی یہ تالیف حضور پرنور والی کائنات ﷺ کی مقدس بیٹی ملکہ تقدس و طہارت شہزادی ملک عصمت و عفت' طاہرہ' نیرہ' منورہ' عابدہ' زاہدہ' راکعہ' ساجدہ' صدیقہ' عتیقہ' عفیفہ' حنفیہ' عالمہ' راضیہ' مرضیہ' آمنہ' امینہ' راحمہ' راشدہ' سیدہ' مخدومہ کائنات حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نذر کرتا ہے تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنی بیٹی کی محبت کے صدقے فقیر پر نظر کرم فرما دیں۔ سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے توسل سے فقیر اپنی اس تالیف کو اپنی زوجہ محترمہ ام کلثوم عتیقہ کی نذر پیش کرتا ہے جو دن رات صبح و شام ہر نماز کے بعد تہجد اور نوافل کے بعد فقیر کیلئے دعائیں کرتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری زوجہ کو بار بار میٹھے میٹھے مدینہ طیبہ کی زیارت کی سعادت نصیب فرمائے اور ہر بیماری پریشانی دکھ سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاھداء

فقیر اپنی اس تالیف کو امام اہلسنّت مجدد دین وملت نائب غوث اعظم، ثانی ابوحنیفہ، کشتۂ عشق رسول محدث بریلوی الحافظ القاری حضرت علاّمہ مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی نور اللہ مرقدہ کے حضور ہدیہ پیش کرتا ہے جنہوں نے نجدیت کی تاریکیوں میں گستاخان رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام، گستاخان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، گستاخان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے سینوں پر عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام عشق صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم عشق اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے چراغ جلا کر لوگوں کے دلوں کو سرکار کے پیار کا خزینہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر بے شمار رحمتوں برکتوں کا نزول فرما کر فقیر عتیقی سے بھی خوب دین کا کام لے اسے بھی یار کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔ (آمین)

امام اہلسنّت کے توسل سے فقیر اپنی اس تالیف کو محدث اعظم پاکستان امام لمناظرین فخر المحدثین ولی کامل قلندر فیصل آباد حضور قبلہ حضرت العلاّمہ مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے جنہوں نے پورے پاکستان میں امام اہلسنّت کا فیضان جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑ بار رحمتیں برسائے اور آپ کے صدقے سے فقیر عتیقی کو بھی علم لدنی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

امام احمد رضا کا ادنیٰ سپاہی
ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی رضوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْبَرْکَۃُ

فقیر اپنی اس تالیف کو سلطان الاولیاء غوث زمان فخر السالکین عمدۃ الواصلین حضور سیدنا و مولانا حضرت شاہ صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف زندہ پیر گھمکول شریف والی سرکار کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر کروڑہا رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے جن کی روحانی نظر کرم سے فقیر ہر میدان میں کامیاب آور کامران ہے انشاء اللہ قیامت تک کامیاب ہی رہے گا۔

پھر آپ کے توسل پاک سے آپ کے لخت جگر پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب ولایت قلندر گھمکول شریف حضور پیر حضرت بادشاہ صاحب نقشبندی مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر مبارک دراز فرمائے اور آپ کے صدقے سے اللہ تعالیٰ فقیر کی ہر میدان میں مدد فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی
نقشبندی شرقپوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

عنوانات	صفحہ
الانتساب	۳
النذر	۴
الاھداء	۵
اَلبَرَکَۃُ	۶
نگاہِ اوّل	۱۳
پہلا وعظ مبارک	۱۷
مقامِ اہل بیت	
انسانیت کی ہدایت	۱۸
قریبی کون ہیں	۳۳
امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۳۷
قرآن اور اہل بیت رضی اللہ عنہم	۴۱
ایمان داری	۴۳
قرآن اور مولا علی رضی اللہ عنہ	۴۶
آل نبی ﷺ کی محبت	۵۳
حب آل نبی ﷺ کا فائدہ	۵۵
اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت	۶۰
آل محمد ﷺ کی محبت	۶۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ	عنوانات
۷۰	سچا محب کون؟
۷۴	دشمنان آل نبی ﷺ کی سزا
۸۰	یزید کے حامی
۸۲	یزید کا اصلی بیٹا
۸۶	دوسرا وعظ مبارک

اھل بیت اطھار کون؟

صفحہ	عنوانات
۸۷	آیت کریمہ کا ترجمہ اور تشریح
۹۱	آل نبی ﷺ کی سچائی
۹۵	ناپاک اشیاء
۱۰۵	اہل بیت رضی اللہ عنہم کون
۱۰۷	ہمارا عقیدہ
۱۱۵	اختیار کلی
۱۲۲	اپنی اہل بیت رضی اللہ عنہم
۱۲۸	فیصلہ کن بات
۱۳۵	نجران کے عیسائی
۱۴۱	عیسائیوں کے مسئلے
۱۴۷	مناظرہ مباہلہ
۱۵۱	مباہلہ کا چیلنج
۱۵۴	مباہلے کا منظر
۱۶۵	انعامِ ربانی
۱۷۶	پنجتن پاک رضی اللہ عنہم کا واسطہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	صفحہ
تیسرا وعظ مبارک	۱۹۵

محبت صحابہ اور اہل بیت

عنوانات	صفحہ
عرب کی تاریخ	۱۹۷
اٹل فیصلہ	۲۰۵
محبت صدیق رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ	۲۰۸
مولا علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم	۲۱۸
مولا علی رضی اللہ عنہ کا چلو	۲۲۵
جنتی ٹکٹ	۲۲۸
بیعت صدیق رضی اللہ عنہ	۲۳۳
جنازہ صدیق رضی اللہ عنہ	۲۴۲
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ	۲۴۹
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ	۲۵۴
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ایک بہتان	۲۵۶
امام باقر رضی اللہ عنہ کا اعلان	۲۶۳
فیصلہ کن بات	۲۶۴
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ	۲۶۸
سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسرال	۲۷۰
امام حسین رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رشتہ	۲۷۴
امام حسین رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رشتہ	۲۷۵
خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا رشتہ	۲۷۷
شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ	۲۹۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	صفحہ
صحابہ کے دور میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا مقام	۳۰۰
مولا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے	۳۰۳
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۳۰۹
یمن کے حُلّے	۳۱۷
اہل بیت کی غلامی	۳۲۳
ایران کی شہزادی رضی اللہ عنہا	۳۲۶
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ	۳۳۱
سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے رشتہ	۳۵۱
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ سے رشتہ	۳۵۳
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت	۳۵۶
حکومت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ	۳۶۱
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا کردار	۳۶۵
مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد	۳۷۴
شیعہ حضرات سے سوال	۳۷۲
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ	۳۸۵
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹیاں	۳۸۷
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ازواج اور اولاد	۳۹۱
شیعوں کی دعا	۳۹۴
مولا علی رضی اللہ عنہ اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۳۹۸
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان	۴۰۵
مولا علی رضی اللہ عنہ کا علم اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۰۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	صفحہ
خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان	۴۱۳
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۴۲۶
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۲۷
آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غلامان نبی رضی اللہ عنہم	۴۳۲
ایک سیدزادی صاحبہ	۴۴۰
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴۹
حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	۴۵۵
حضرت پیر سیال لجپال رحمۃ اللہ علیہ	۴۶۳
چوتھا وعظ مبارک	۴۶۶
دو موتی	
ترجمہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ	۴۶۶
ہمارا دستور	۴۶۹
عشاق مفسر	۴۷۱
علی رضی اللہ عنہ کی اولاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد	۴۷۲
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بیٹا کہنے کی وجہ	۴۷۴
مدنی پھول	۴۷۷
محبت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۴۸۱
دو جنتی پھول	۴۸۹
جرأت اور سرداری	۵۰۰
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ناز	۵۰۱
آقا کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے بے پناہ محبت	۵۰۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	صفحہ
کشتی	۵۰۷
جنتی جوڑے	۵۱۰
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا گم ہونا	۵۲۵
شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۵۲۸
مقابلہ	۵۳۰
یا بابا خط کس دا چنگا ہے کس دا ماڑا	۵۳۱
مقام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۵۳۸
جنگل کی ہرنی	۵۴۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذخیرہ
میاں حبیب احمد نقشبندی قادری
لاہور پاکستان

نگاہِ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جو کائنات کے ذرے ذرے کا خالق و مالک ہے۔ پھر بے حد درود و سلام ہوں سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ کے لال پر جس کے صدقے سے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار مخلوقات کو پیدا فرما کر دنیا آباد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب مرتبہ شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے فقیر حقیر اور نالائق طالب علم سے اپنا اپنے حبیب ﷺ اور اپنے حبیب ﷺ کے غلاموں کا ذکر لکھوانا شروع فرمایا۔ جب فقیر نے پہلی کتاب ماہِ اجمیر لکھی یقین جانئے مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ یہ تحریر کا سلسلہ چلتا چلتا اس موڑ پر پہنچ جائے گا کہ پاکستان اور دنیا بھر کے لوگ میری کتابوں کو پڑھ پڑھ کر مجھے خطوط کے ذریعے' ٹیلی فون کے واسطے اور ملاقات کا شرف بخش کر داد و تحسین دیتے رہیں گے اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا کریں گے۔ پچھلے دنوں کی بات ہے فقیر راولپنڈی گیا جس دوست کا مہمان بنا وہ بھی ایک جید عالم تھا ان کو ایک اور عالم ملنے کیلئے تشریف لائے وہ سلام کر کے بیٹھ گئے باتوں باتوں میں وہ اپنے دوست عالم سے پوچھنے لگے کہ ان صاحب کا کیا تعارف ہے یہ کون صاحب ہیں؟ تو میرے دوست عالم نے فرمایا یہ وہ علامہ عتیقی صاحب ہیں جنہوں نے ذوق خطیب لکھی ہے جن کا مطالعہ کر کے علماء جمعہ پڑھاتے ہیں وہ صاحب بڑے خوش ہوئے محبت سے فرمانے لگے عتیقی صاحب یقین جانئے کہ پنڈی کے ہر خطیب کے پاس آپ کی کتابیں موجود ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنہیں پڑھ کر وہ لوگوں کو بھی سناتے ہیں اور آپ کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ الحمد للہ فقیر کی تالیفات کو علماء کرام پسند فرما رہے ہیں جب میں پنڈی سے سرگودھا اپنے شہر پہنچا تو چند دنوں کے بعد ایک ٹیلی فون آیا سلام کے بعد ٹیلی فون کرنے والے دوست نے فرمایا علاّمہ عتیقی صاحب میں شیخوپورہ سے بول رہا ہوں ویسے میں رہتا انگلینڈ میں ہوں پھر فرمانے لگے عتیقی صاحب آپ کی کتاب سلطانِ کربلا کب آ رہی ہے؟ فقیر نے عرض کیا انشاء اللہ عنقریب' پھر وہ فرمانے لگے آپ کی کتابوں کی آمد بڑی سلو (Slow) ہے بڑی آہستہ ہے آخر وجہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور آپ انگلینڈ میں مرحتے ہیں انگریزوں کے علاقے میں آپ کا بسیرا ہے آپ کو کیسے پتا چل گیا کہ فقیر کی کتابیں بھی ہیں۔ علاّمہ صاحب فرمانے لگے آپ حیران نہ ہوں بلکہ یقین کریں آپ کی ساری کتابیں ماہِ اجمیر ذوقِ خطیب انگلینڈ کے ہر عالم ہر مقرر ر مدرس' ہر خطیب کے پاس ہیں میں سن کر حیران ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے فقیر نے انگلینڈ نہیں دیکھا لیکن فقیر کی تالیفات انگلینڈ پہنچ چکی ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرات اب چھٹی تالیف چھٹی تصنیف سلطان کربلا اول آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ فقیر نے یہ کتاب بڑی ہی محنت سے لکھی ہے بڑے عشق سے بڑے پیار سے لکھی ہے' بڑے ادب آداب کے ساتھ لکھی ہے۔ عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام عشق آل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عشق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ڈوب کر لکھی ہے۔ پھر اس کتاب میں شان صحابہ اور اہل بیت کی محبت کا اضافہ کیا ہے۔ امید ہے قارئین کو طلباء کو علماء کرام کو عوام الناس کو یہ کتاب ضرور پسند آئے گی۔ حضرات اگر کتاب پڑھ کر لطف آئے سرور آئے' پڑھتے پڑھتے آمنہ کے لال کی محبت موجزن ہو آجائے تو سمجھ لینا یہ میرا کمال نہیں یہ محنت کا ثمر نہیں یہ سب کمال ہے' یہ سب عطا ہے میرے سوہنے سوہنے پیارے رب العالمین کی اور نظر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرم ہے میرے سوہنے سوہنے پیارے نبی ﷺ کی اور فیضان ہے میرے مرشد عکس شیر ربانی قلندر شرقپور شریف حضور میاں غلام احمد علیہ الرحمۃ کا اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے میرے مرشد کے صدقے یہ میٹھی میٹھی تحریر مجھ جیسے کم علم سے لکھوائی۔ اگر کوئی چیز پسند نہ آئے' لطف نہ آئے تو سمجھ لینا یہ فقیر کے گناہوں کا اثر ہے' یہ فقیر کی کم علمی کی نحوست ہے۔ اگر بات پسند آ جائے تو پھر بخل نہیں کرنا کنجوسی نہیں کرنا بلکہ اپنے پیارے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اے خالق کائنات صدقہ اپنی رحمت کا' صدقہ یار کے پیار کا' صدقہ آلِ نبی ﷺ کا' صدقہ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا' صدقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا' کہ فقیر کے علم میں' عمل میں' عمر میں' آواز میں' جان واولاد میں' کاروبار میں' رزق حلال میں برکتیں ہی برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

میں بھی دعا کرتا ہوں اے خالق کائنات صدقہ یار کی اداؤں کا اس کتاب کو چھاپنے والوں پر پڑھنے والوں پر آگے سنانے والوں پر لوگوں کو خرید کر تحفہ دینے والوں پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما اور بار بار میٹھے میٹھے مدینہ پاک کے جلوے نصیب فرما۔

حضرات میں اپنے پیارے بھائی سیّد حمایت رسول قادری کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ وہ بڑے ہی خوبصورت طریقے سے فقیر کی کتابوں کو چھاپ کر پورے پاکستان میں پہنچا رہے ہیں اور بار بار ٹیلی فون کے ذریعے فقیر کو جلدی جلدی کتابیں لکھنے کا حکم دے کر حوصلہ بڑھاتے رہتے ہیں۔

پھر میں اپنے پیارے بھائی ٹھیکیدار محمد اشرف نقشبندی صاحب کا' اپنے بھائی ملک محبوب عالم اعوان نقشبندی صاحب کا' اپنے پیارے بھائی طاہر محمود نقشبندی صاحب کا مشکور وممنون ہوں جن کے تعاون سے فقیر اس کتاب کو ترتیب وتدوین کے مراحل سے گزار کر آپ کی خدمت میں پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالی میرے ان بھائیوں کی ہر جائز تمنا پوری فرما کر حضور علیہ والسلام کی غلامی نصیب فرمائے۔ (آمین) حضرات اس بات کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ

کملی والے حبیب دیاں محفلاں وچ گج وج کے آؤنا چاہیدا اے
لباں تے سلاماں دی گونج ہووے سج دھج کے آؤنا چاہیدا اے
وضو کر کے تے نیویں دھون کر کے سر کج کے آؤنا چاہیدا اے
ہووے جتھے وی ذکر حبیب دا ناصرا وتھے بھج کے آؤنا چاہیدا اے

والسلام طالب دعا

خادم العلماء والاولیاء

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

سرگودھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا وعظ مبارک

مقامِ اہل بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمِ ۔(پارہ ۲۵، سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

ترجمہ: اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ فرما دیں میں نہیں مانگتا اس دعوت حق پر کوئی معاوضہ مگر پیار کرو میری قرابت سے۔

محترم حضرات!

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت کریمہ کا ایک حصہ آپ حضرات کی خدمت میں حصول برکت کی خاطر تلاوت کیا ہے۔ انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں امام الانبیاء حبیب کبریا، سرکار مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، سدرہ کے راہی، اللہ تعالیٰ کے پیارے ماہی، سیدنا مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی پیاری اہل بیت کی عزت وعظمت شان ومقام کے سلسلے میں چند گزارشات پیش کروں گا دعا کرو خالق کائنات مجھے حق بیان کرنے آپ کو سننے پھر ہم سب کو اس پر عمل کرنے اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسانیت کی ہدایت

میرے دوستو خالق کائنات نے انسانیت کی ہدایت کیلئے مخلوق کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے اپنے بندوں کو جہنم سے بچانے کیلئے اس زمین پر اس آسمان کے نیچے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کو معبوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے' ہر رسول نے' ہر پیغمبر نے دنیا میں تشریف لاکر خالق کائنات کی توحید کا پرچم بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانت کا اعلان فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ ایک ہے' خالق کائنات وحدہ لاشریک ہے' وہ جسم سے پاک ہے' وہ والدین سے پاک ہے وہ اولاد سے پاک ہے وہ آنے سے پاک ہے' وہ جانے سے پاک' وہ کھانے پینے سے پاک ہے' بے مثل ہے بے مثال ہے' اس کا کوئی ثانی نہیں کوئی شریک نہیں کوئی برابری کرنے والا نہیں جل وہ ہمیشہ سے کلا ہے بس اللہ ہی اللہ ہے۔ ہر نبی نے دنیا میں آکر یہی اعلان فرمایا تاکہ لوگ جہنم سے بچ کر جنت کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی رضا میں آ جائیں۔ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیکھو قرآن پاک کے نورانی باغ کی سیر کر کے دیکھو' خالق کائنات نے قرآن مجید میں چند نبیوں کا بڑے پیار سے بڑی محبت سے ذکر فرمایا کہ میرے رسولوں نے لوگوں کو کیسے اسلام کی تبلیغ فرمائی' کیسے میری توحید کا پرچم بلند فرمایا۔ سیّدنا نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے جلیل القدر نبی تھے۔ آپ جب نبوّت کا تاج پہن کر دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو توحید کا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام دیا۔ خالق کائنات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ ۔ اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا وہ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے۔ (پارہ ۲۰ سورۃ عنکبوت آیت ۱۴) کرتے کیا رہے خالق کائنات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتا ہے:قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا : کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات اے ساری کائنات کو پالنے والے میں نے رات دن اپنی قوم کو تیرے دین کی دعوت دی ہے لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ عرض کرتے ہیں: فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَاءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا : میری دعوت کے باعث ان کی نفرت میں ان کے دور ہونے میں اور اضافہ ہوا ہے۔ (پارہ ۲۹ سورۃ نوح' آیت ۵)۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے خالق کائنات میں نے ساڑھے نو سو سال تک تیری وحدانیت کا پرچم پوری قوم کے سامنے دن رات گلی گلی کوچے کوچے نگر نگر بلند کیا ہے لیکن میری قوم ماننے کے بجائے مجھ سے اور تیری توحید سے دور ہوتی جاتی ہے۔ میرے دوستو' حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کتنی سنگ دل تھی کتنی کفر میں مضبوط تھی کہ اللہ تعالیٰ کے نبی دن رات تبلیغ فرماتے ہیں لیکن وہ دور بھاگتے ہیں سیّدنا نوح علیہ السلام جس زمانے میں نبی بن کے دنیا میں تشریف لے گئے اس وقت پوری دنیا کی کل آبادی چھیالیس لاکھ تھی ساڑھے نو سال کی تبلیغ کے نتیجے میں صرف اسی بندے مسلمان ہوئے۔ اللہ اکبر باقی سارے لوگ بے ایمان کے بے ایمان رہے۔ (تفسیر نورالعرفان ۶۳۴) یہ کون تھے؟ حضرت نوح علیہ السلام' مگر قربان جاؤں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یار پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آقا پر' سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مولا پر' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابے پر' حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے نانا پر مولا علی رضی اللہ عنہ کے ویر پر' سینوں کے پیر پر' میرے آقا نے صرف تیئس سال اسلام کی تبلیغ فرمائی وہ بھی دن رات نہیں چوبیس گھنٹے نہیں صرف ہفتے میں ایک بار یا دو بار وعظ فرماتے لیکن جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو چھ لاکھ بندے کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو چکے تھے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار تو وہ خوش نصیب تھے جنہوں نے سرکار کی زیارت کر کے کلمہ پڑھ کر شرف صحابیت بھی حاصل کیا۔ سبحان اللہ پھر کیوں نہ کہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیہہ اعجاز نظر وچ تیری تے جیہڑا آوے او وک جاوے
پیشانی تے چمک نورانی تے وچ نیناں کجل سہاوے
خلق تیرے نے موہ لئی دنیا تے کوئی ورلا جان بچاوے
اعظم ایڈا سوہنا ساقی. سانوں کدھرے نظر نہ آوے

خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدنا نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو سال توحید کا پرچم بلند کیا تمام دن رات خالق کائنات کی توحید کا پرچار کیا لیکن بدقسمتی سے صرف اسی بندے مسلمان ہوئے باقی سارے کفر پر اڑے رہے پھر ہوا کیا؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا : انہیں اپنی خطاؤں کی وجہ سے پانی میں غرق کر دیا گیا فَاُدْخِلُوْا نَارًا : ''پھر انہیں جہنم کی آگ میں داخل کر دیا گیا''۔(پارہ ۲۹ سورۃ نوح آیت ۲۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنہوں نے میرا اور میرے نبی ﷺ کا انکار کیا میں نے پانی کا سیلاب بھیج کر ان سب کو غرق کر کے جہنم میں پہنچا دیا صرف زمین پر وہی لوگ بچے جنہوں نے خالق کائنات کی وحدانیت اور سیّدنا نوح علیہ السلام کی رسالت کا اقرار کیا وہ لوگ جو بچ گئے پھر شکر بجا لائے پھر سارے اکٹھے ہو کر اپنے نبی سیّدنا نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بڑے ادب سے بڑی محبت سے عرض کرنے لگے حضور آپ نے ہم پر بڑا ہی کرم فرمایا ہے بڑی ہی مہربانی فرمائی ہے کہ ہم بتوں کے پجاری تھے آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا پجاری بنا دیا ہم پتھروں کے سامنے جھکنے والے تھے آپ نے ہمیں مالک حقیقی کے سامنے جھکنا سکھا دیا ہم غرق ہونے کے قابل تھے آپ کی نگاہ کرم سے ہم غرق ہونے سے بچ گئے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی کچھ خدمت کریں آپ کی بارگاہ میں کچھ مال کا نذرانہ پیش کریں۔ آپ کی خدمت میں کچھ تحفے تحائف پیش کریں، آپ کو دنیا کا مال پیش کریں۔ سیّدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا میں کوئی عام مولوی نہیں، امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں، خطیب نہیں، واعظ نہیں، مقرر نہیں بلکہ خالق کائنات کا نبی ہوں ٹھہرو اس مالک سے اس خالق سے بھی مشورہ کرلوں کہ تمہارا نذرانہ، تمہارا مال قبول بھی کروں کہ نہیں؟ خالق کائنات کے نبی نے چہرۂ انور آسمان کی طرف اٹھایا، عرض کیا! اے خالق کائنات اے مالک ملک قدرت نے آواز دی کیا بات ہے میرے پیغمبر؟ حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی اے رب کائنات یہ تیرے بندے میرے امتی مجھے تبلیغ کے بدلے تقریر کے بدلے، صراط مستقیم کے بدلے، کلمہ پڑھنے کے بدلے، میری خدمت کرنا چاہتے ہیں مجھے نذانہ دینا چاہتے ہیں۔ مجھے کچھ تحائف دینا چاہتے ہیں ان کے تحائف ان کے ہدیے ان کے لائے نذرانے قبول کرلوں؟ قدرت نے مسکرا کر فرمایا میرے نبی ہو کر میرے پیارے ہو کر میرے رسول ہو کر دنیا داروں کے تحائف لینا چاہتے ہو ہماری بارگاہ میں کس چیز کی کمی ہے، کس چیز کی تھوڑ ہے وہ کائنات کا کون سا خزانہ ہے وہ کائنات کی کون سی نعمت ہے جو میرے دربار میں نہیں، میرے پاس نہیں میرا سب کچھ تیرا ہی تو ہے میرے یاروں کا ہی تو ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے عرض کی اے مولا کریم تیری کرم نوازی لیکن تیرے بندوں اور اپنے امتیوں کو کیا جواب دوں؟ خالق کائنات نے فرمایا ان کو کہہ دو کہ اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے میں اس محنت کے صلے میں ان تقریروں کے عوض تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ اس کا بدلہ اس کا معاوضہ اس کا صلہ میرا اللہ عزّ وجل ہی مجھے عطاء فرمائے گا۔ سیّدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو فرمایا اے میرے غلامو! تمہاری محبت کا شکریہ لے جاوٴ اپنا مال لے جاوٴ اپنے نذرانے مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ قوم نے عرض کی وجہ کیا ہے؟ سیّدنا نوح علیہ السلام نے جواب دیا۔ وَیٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا : اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے تم سے کوئی مال نہیں لیتا۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ۔ اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود آیت ۲۹) میرے دوستو! غور فرماوٴ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ کے نبی نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرمائی مگر ہدیئے نہیں لیے نذرانے نہیں لیے اس طرح آپ قرآن پڑھیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اپنی قوم کو تبلیغ کی سیدھا راستہ دکھایا مگر اجرت نہیں لی۔ سیّدنا ھود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی تھے آپ نے کئی برس اپنی قوم کو صراط مستقیم کی تبلیغ فرمائی توحید کا پرچار کیا لوگوں کو اسلام کی دعوت دی پھر اپنے غلاموں کو اپنے اُمتیوں کو بتایا کہ وَیٰقَوۡمِ لَآ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ مَالًا: اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے تم سے کچھ اجر کچھ صلہ کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ بلکہ اس کا صلہ اس کی مزدوری اس ذات کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ (پارہ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۵۰)۔ حضرت ھود علیہ السلام کے بعد حضرت سیّدنا صالح علیہ السلام تشریف لائے آپ بھی کئی سال تک اپنی قوم ثمود کو اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے ایمان کا راستہ بتاتے رہے توحید کے ڈنکے بجاتے رہے اور ساتھ یہ بھی اعلان فرما دیا۔ وَمَآ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ کہ اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ' میرا اجر تو اس ذات پر جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (پارہ ۱۹' سورۃ شعرا آیت ۱۴۵)۔ سیّدنا صالح علیہ السلام کے بعد سیّدنا لوط علیہ السلام تشریف لائے آپ بھی اپنی قوم کو کئی سال تک برے کاموں سے منع فرماتے رہے سیدھے راستے کی تلقین فرماتے رہے' توحید کا پیغام سناتے رہے ساتھ یہ بھی اعلان فرما دیا کہ وَمَآ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ۔ اے میری قوم! اس محنت کے بدلے' اس وعظ و نصیحت کے عوض میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ' میرا اجر میری مزدوری اس خالق کائنات کے ذمہ کرم پر ہے جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ (پارہ ۲۰' سورہ شعرا آیت ۱۶۴)

سیّدنا لوط علیہ السلام کے بعد سیّدنا شعیب علیہ السلام ایک بستی والوں کیلئے

111416

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی بن کر تشریف لائے آپ بھی اپنی قوم کو کافی عرصہ اسلام کے احکامات کی تبلیغ فرماتے رہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا سبق پڑھاتے رہے اور ساتھ یہ بھی فرماتے رہے کہ وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ : اے میری قوم اس تبلیغ کے بدلے اس تقریر کے صلے میں میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا کچھ معاوضہ طلب نہیں کرتا کیونکہ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ' اس کا اجر اس اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو کائنات کے ذرّے ذرّے کو پالنے والا ہے۔ (پارہ ۱۹ سورۃ شعراء آیت ۱۸۰)

محترم سامعین! یہ چند مثالیں ہیں ورنہ ہر نبی نے اپنی قوم کو یہ بات فرمائی کہ میں تم سے تبلیغ کے بدلے' تقریر کے صلہ میں کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے یہی بات فرمائی' حضرت یوسف آئے یہی بات فرمائی' حضرت ذکریا آئے یہی بات فرمائی' حضرت یحییٰ علیہم السلام آئے یہی بات فرمائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے یہی بات فرمائی۔ غرضیکہ ہر نبی نے ہر رسول نے یہ بات فرمائی۔ اب سارے نبیوں کے بعد سارے رسولوں کے بعد باری آگئی آمنہ کے لعل کی عبداللہ کے دُرِ یتیم کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے یار کی حضرت جبرئیل کے آقا کی کائنات کے والی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم نبوت کا تاج پہن کر دنیا میں تشریف لائے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی توحید کا پرچم تھام کر رسالت کی پگڑی پہن کر مکّہ کے بازاروں میں طائف کے راہ گزاروں میں مدینہ کی گلیوں میں عرب کے میدانوں میں خالق کائنات کی وحدانیت کا پرچار کیا اپنی رسالت کا اعلان فرمایا کہ! اے لوگو قُوْلُوْا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفْلِحُوْا ۔ اگر کامیابی چاہتے ہو' جہنم سے بچنا چاہتے ہو' جنت میں جانا چاہتے ہو اللہ عزّ وجل کو راضی کرنا چاہتے ہو' اپنی عاقبت سنوارنا چاہتے ہو' اپنی بگڑی بنانا چاہتے ہو تو آؤ اس بات کی گواہی دو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' کوئی پرستش کے قابل نہیں کوئی خالق نہیں' کوئی ستار غفار نہیں' کوئی بخشنے والا نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ سبحان اللہ میرے نبی ﷺ نے جب یہ اعلان فرمایا تو سرکار کے اعلان پر ایک انقلاب آ گیا' ایک عجیب تبدیلی آ گئی' ایک عجیب کیفیت بن گئی وہ لوگ جو بت پرست تھے خدا پرست بن گئے' جو ظالم تھے عادل بن گئے' جو ڈاکو تھے امین بن گئے' جو راہزن تھے راہبر بن گئے' متکبر تھے عاجز بن گئے' جو جہنمی تھے جنتی بن گئے جو بے ادب تھے با ادب بن گئے' جو لٹیرے تھے محافظ بن گئے' جو ایک دوسرے کے دشمن تھے وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ گویا ہر طرف بہار ہی بہار آ گئی رحمت ہی رحمت چھا گئی کرم ہی کرم ہو گیا۔ ایک ہندو شاعر ہری چند نے جب تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا اور سرکار کی نگاہ سے کیسے دنیا میں انقلاب آیا تو تھا ہندو پر بات بڑی اونچی کر گیا تھا بت پرست پر بات بڑے پتے کی کر گیا تھا بے ایمان پر بات عاشقوں والی کر گیا کون سی کہ

اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیا
کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہ سال مکہ شریف میں اعلان توحید اور رسالت فرمایا۔ لوگوں کو ایمان کی دولت تقسیم فرمائی' ایمان کے خزانے لٹائے سرکار خالق کائنات کے حکم سے مدینہ تشریف لائے۔ دس سال مدینہ شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اسلام کے پرچم کو لہرایا' دین کے جھنڈے کو بلند فرمایا۔ دنیا دور دور سے آتی میرے کملی والے کے در سے فیض یاب ہو کے جاتی کئی کئی دن دور دور سے قافلے آتے وہی رک کر اسلام کے احکامات سنتے پھر چلے جاتے سرکار کے لنگر میں کوئی کمی نہیں آتی۔ سرکار ﷺ کے خزانے دن رات سمندر کی طرح بہتے رہتے۔ اللہ غنی' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار جب مدینہ شریف تشریف لائے سرکار کے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا سرکار کوئی کام نہیں کرتے کوئی تجارت نہیں کرتے' کوئی زمینداری نہیں' کوئی دکانداری نہیں کرتے لیکن اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ نو ازواج پاک ہیں پھر ہر روز دور دور سے قافلوں کی صورت میں لوگ آتے ہیں کئی کئی دن رہتے ہیں ان سب کا خرچہ کھانا پینا سرکار کے گھر پاک سے پورا ہوتا ہے۔ سرکار پر بڑا بوجھ ہے تو مدینہ شریف کے انصاری صحابہ جو کھاتے پیتے تھے مالی طور پر مضبوط تھے زمیندار تھے تاجر' دکاندار تھے وہ سب اکٹھے ہو کر سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کی آقا ہم ایک عرض کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: کہو! عرض کی سرکار اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا ہی کرم فرمایا ہے مہربانی فرمائی ہے رحمت فرمائی ہے کہ آپ کو ہمارے پاس بھیجا ہے۔ سرکار آپ کے آنے سے پہلے ہم جہالت' ظلمت کے اندھیرے میں بھٹک رہے تھے' ہم گناہوں کے دریاؤں میں ڈوب چکے تھے لیکن آپ کے صدقے خالق کائنات نے ہمیں ایمان عطا فرمایا۔ ہدایت عطا فرمائی شرک اور کفر کے گڑھوں سے نکال کر صراط مستقیم کا راستہ دکھایا ہم جہنم میں پہنچ چکے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے ہمیں جنت کا وارث بنایا۔ سرکار ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ آپ کے گھر کے اخراجات ہیں پھر دور دور سے مہمانوں کی بھی آمد ہوتی ہے اور بظاہر آپ کی آمدنی کوئی نہیں' کمائی کوئی نہیں' کاروبار کوئی نہیں' تجارت کوئی نہیں' زمین کوئی نہیں تو اس سلسلے میں ہم سب یہ حقیر سی پونجی حقیر سا نذرانہ یہ معمولی سا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدیہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں یہ مال یہ سونا یہ چاندی یہ نقدی قبول فرما کر ہمیں خدمت کا موقع عطا فرمائیں انشاء اللہ آئندہ بھی ہم آپ کی خدمت کرتے رہیں گے۔ سرکار یقین جانئے اگر آپ نے ہمارا حقیر سا ہدیہ نذرانہ تحفہ قبول کر لیا تو ہمیں بے حد خوشی ہوگی۔ بڑی مسرت ہوگی کہ ہماری کمائی سرکار نے قبول فرما کر ہمیں غلامی کا شرف بخشا ہے۔ اللہ غنی سرکار نے سنا مسکرا پڑے تبسم فرمایا لیکن مال نہیں لیا' ہوتا آج کل کا کوئی مبلّغ' کوئی مقرر' کوئی واعظ' کوئی علاّمہ' کوئی عالم' کوئی مولوی وہ فوراً شکریہ بھی کرتا اور قبول بھی کر لیتا۔ لیکن سرکار کوئی عام مبلّغ' عام مقرر' عام مولوی' عام علاّمہ' عام مفکر نہیں تھے بلکہ خالق کائنات کے رسول تھے' محبوب تھے' پیارے نبی تھے۔ فرمایا ذرا ٹھہرو میں خالق کائنات سے ذرا مشورہ تو کر لوں کون خالق کائنات؟ جو زمین کا خالق' آسمان کا خالق' فرشیوں کا خالق' عرشیوں کا خالق' نوریوں کا خالق' ناریوں کا خالق' انسانوں کا خالق' حیوانات کا خالق' نباتات کا خالق' اٹھارہ ہزار مخلوق کا خالق' کون خالق؟ جس نے آپ ﷺ کو نبی بنایا رسول بنایا' اپنا یار بنایا' کائنات کا ہادی بنایا' نبیوں کا امام بنایا' کائنات کے ذرے ذرے کا نبی بنایا۔ میرے آقا تیرے آقا کائنات کے آقا نے اپنا چہرہ والضحٰی آسمان کی طرف بلند فرمایا۔ سبحان اللہ تعالیٰ کی قدرت مسکرا پڑی۔

فرمایا: جبرائیل' میکائیل' اسرافیل' عزرائیل اے ملائکہ! عرض کی جی فرمایا زمین کی طرف نگاہ کرو میرا یار آسمانوں کی طرف چہرہ اٹھا کر کچھ کہنا چاہتا ہے۔

سبحان اللہ دوستو دنیا کا رواج ہے بڑا دیکھے چھوٹا دیکھتا ہے باپ دیکھے بیٹا دیکھتا ہے' استاد دیکھے شاگرد دیکھتا ہے' پیر کیلئے مرید دیکھتا ہے' بزرگ دیکھے ماننے والے دیکھتے ہیں صدقے جاؤں کملی والیا تیری عظمت' تیری شان پر تیرے جاہ و جلال پہ تو چہرہ اٹھائے تو آپ رب دیکھتا ہے۔ گویا رب کائنات نے فرمایا! دنیا کا رواج ہے بڑا دیکھے چھوٹا دیکھتا ہے لیکن محبوب ہم تیرے ناز اٹھاتے ہیں دیکھ تو سہی میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑا ہو کر تجھے دیکھتا ہوں پھر اکیلا ہی نہیں میرے فرشتے بھی دیکھتے ہیں ہو سکتا ہے کوئی، نجدی کوئی گستاخ سن کر جل جائے کباب ہو جائے سیخ پا ہو جائے، دیکھو ناں جی یہ واعظانہ باتیں ہیں۔ یہ بریلویوں کی مشرکانہ باتیں ہیں، گستاخوں کا منہ بند کرنے کیلئے خالق کائنات نے قرآن مجید میں یہ مسئلہ کھول کر بیان فرما دیا کہ اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ، میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ وہ ہے جو تجھے دیکھتا ہے جب بھی محبوب تو کھڑا ہوتا ہے۔ (پارہ ۱۹ سورۃ شعرا آیت ۲۱۸) ناں ناں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ اے میرے حبیب صبر فرمائیں اپنے رب عزّ وجل کے حکم سے کیوں؟ اس لیے کہ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا بے شک آپ ہر وقت ہماری نظروں میں ہیں۔ (پارہ ۲۷ سورۃ طور آیت ۴۸) قربان جاؤں فرمایا اَعْیُنِنَا تو ہماری نظروں کے سامنے ہے اَعْیُنِنَا جمع کا صیغہ، فرمایا کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ محبوب میں بھی تجھے دیکھتا ہوں میرے فرشتے بھی تجھے ہر وقت دیکھتے رہتے ہیں۔ محبوب ساری دنیا میری طرف دیکھتی لیکن میں تجھے ہی دیکھتا ہوں، سبحان اللہ پھر کیوں نہ کہیں کہ

سوہنے جگ تے ہور وی ہوسن پر تیرے توں تھلے
تیری ساریاں سوہنیاں وچوں تے ہوگئی بلے بلے
ساری دنیا رب نوں لوڑے تے رب تینوں سنہڑے گھلے
ساری دنیا رب ول تکدی تے رب تکدا ایں تیرے ولے

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اپنا چہرۂ انور آسمانوں کی طرف کیا عرض کی اے خالق کائنات آواز آئی کیا بات ہے میرے حبیب، عرض کی! اے رب کائنات یہ میرے صحابہ میری خدمت کیلئے میری محبت کی خاطر میرے پیار کی خاطر دنیا کا مال مجھے ہدیے کے طور پر میری خدمات کے بدلے میری تبلیغ کے عوض، میری تقریر کے صلہ میں دینے آئے ہیں ان کا ہدیہ ان کا مال،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے تحائف قبول کرلوں؟ خالق کائنات نے آواز دی اے میرے حبیب' اے والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے' یٰسین کے سہرے والے طٰہٰ کے تاج والے' مازاغ کے ڈورے والے' مَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی کی زبان والے الم نشرح کے سینے والے' یداللہ کے گورے گورے ہاتھوں والے لولاک کی دستار والے' اپنے غلاموں سے کہہ دو اپنے صحابہ سے کہہ' نذرانہ دینے والوں سے کہہ دو خدمت کرنے والوں کو سنا دو اے میرے غلامو! بے شک میں نے تمہیں تبلیغ کی' میں نے تمہارے سامنے تقریریں کیں میں نے تمہیں کلمہ پڑھایا۔ میں نے تمہیں جہنم سے بچا کر جنت کا ٹکٹ دلوایا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی پہچان کرائی' میرے صدقے سے ہی تمہیں ایمان ملا' عرفان ملا' قرآن ملا' رمضان ملا' بلکہ سچ پوچھو تو رب ملا' میرے دوستو بتاؤ یہ سب کچھ صحابہ کو ملا ہے تو نبی ﷺ کے صدقے سے ملا ہے کہ نہیں؟ آپ بولتے کیوں نہیں؟ بولو' بالکل یہ تمام معرفت کی چیزیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملی ہیں تو سرکار کے صدقے سے بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں آپ بھی کہیں قیامت تک مومنوں کو ایمان ملا ہے یا ملے گا تو نبی ﷺ کے صدقے قاریوں کو قرآن ملا تو نبی ﷺ کے صدقے' اہل یقین کو ایقان ملا تو نبی ﷺ کے صدقے' متلاشیانِ حق کو حق ملا تو نبی ﷺ کے صدقے ولیوں کو ولایت ملی تو نبی ﷺ کے صدقے قطبوں کو قطبیت ملی' تو نبی ﷺ کے صدقے غوثوں کو غوثیت ملی' تو نبی ﷺ کے صدقے اماموں کو امامت ملی' تو نبی ﷺ کے صدقے نبیوں کو نبوت ملی' تو نبی پاک کے صدقے رسولوں کو رسالت ملی' تو کملی والے کے صدقے پھر کیوں نہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی زبان میں کہیں

لا وربّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہؐ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیرات دیتا ہے خدا ہر وقت تیرے نام کی
جس کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ خالق کائنات نے فرمایا اپنے صحابہ کو کہہ دے اپنے غلاموں کو کہہ دے بے شک دنیا کی تمام نعمتیں تمہیں ملی ہیں تو میرے صدقے پر سن لو لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ان تمام نعمتوں کے بدلے' تبلیغ کے بدلے' تقریر کے بدلے' وعظ کے بدلے' قرآن کے بدلے میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا کوئی مال طلب نہیں کرتا' کوئی معاوضہ نہیں لیتا کیوں؟ اس لیے کہ میں لینے نہیں آیا میں تو دینے آیا ہوں' مانگنے نہیں آیا عطا کرنے آیا ہوں' کیونکہ خالق کائنات نے زمین کی چابیاں' آسمان کی چابیاں' جنت کی چابیاں کائنات کے کل خزانوں کی چابیاں میرے حوالے کر دی ہیں۔ مجھے عطا کر دی ہیں۔ گویا ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے پر اس نے اپنی عطاء سے ساری کائنات کا مالک مجھے بنا دیا ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سرکار کے عظیم صحابی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنَ الْاَرْضِ : کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عنایت فرما دی ہیں۔ (بخاری شریف جلد نمبر ۱' صفحہ ۵۰۸' مسلم شریف جلد ۲' صفحہ ۲۵)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار کے پیارے صحابی فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلَّ شَیْءٍ کہ خالق کائنات نے مجھے ہر چیز کی زمین آسمان' سونا چاندی وغیرہ کی چابیاں عطا فرما دی ہیں۔ (مسند احمد طبرانی شریف خصائص کبریٰ جلد نمبر ۱' صفحہ ۱۹۵)۔ جب سرکار نے اپنے غلاموں کو یہ باتیں اپنی پاک زبان سے فرمائیں تو خالق کائنات نے اپنے یار کی تعریفیں کرتے ہوئے تائید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! محبوب تم سچ کہہ رہے ہو میں بھی اسی بات کا اعلان کرتا ہوں۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ'' کہ بے شک ہم نے آپ کو بے حد اور بے حساب عطا فرما دیا'' (پارہ ۳۰ سورۃ کوثر) سبحان اللہ میرے دوستو خالق کائنات فرماتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اَعْطَیْنَا یہ ماضی ہے گویا میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا محبوب ہم نے جو دینا تھا کب کا آپ کو دے دیا ہے۔ مضارع نہیں فرمایا یہ نہیں فرمایا! سَنُعْطِیْكَ عنقریب ہم آپ کو عطا فرمائیں گے ناں ناں بلکہ فرمایا: یہ کائنات بعد میں بنی لیکن ساری کائنات کا وارث ہم نے تجھے پہلے بنا دیا۔ (مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)

یہی بات عاشقوں کے امام نے فرمائی تاجدار بریلی نے فرمائی' کشتہ عاشق رسالت نے فرمائی' مولانا احمد رضا نے فرمائی کہ!

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں خالق کائنات نے فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ''اے میرے حبیب ہم نے آپ کو بے حساب دیا ہے بغیر گنتی کے دیا ہے''۔ فَاَعْطِ اَنْتَ الْكَثِیْرَ آپ بھی لوگوں کو بے حساب ہی دیتے جائیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۸' صفحہ ۲۹۴) یہی وجہ ہے کہ سنی سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

دل شکستہ وہ جوڑ کر دیتے ہیں بات ان پر جو چھوڑ دیتے ہیں
ان کے جودوکرم کا کیا کہنا لاکھ مانگو کروڑ دیتے ہیں

تو سرکار نے فرمایا اے میرے صحابہ میں اس تبلیغ کے بدلے اس تقریر کے بدلے تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا خالق کائنات نے فرمایا! محبوب اپنے غلاموں کو فرمادو قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اے میرے حبیب آپ فرمادیں میں نہیں مانگتا تم سے کوئی اجر' اس تبلیغ کے بدلے' قرآن کے بدلے کیوں؟ اس لیے کہ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِیْنَ'' قرآن پاک تو نصیحت ہے سارے جہانوں کیلئے۔ اے میرے حبیب آپ لوگوں کو فرمادیں میں نے یہ تبلیغ کوئی دنیا کمانے کیلئے نہیں شروع کی مال جمع کرنے کیلئے نہیں کی' بلکہ میں تو چاہتا ہوں لوگ گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر آجائیں بتوں سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیں۔ سبحان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ! ایک دوسرے مقام پر یہی بات خالق کائنات نے یار کی زبان سے کہلوائی کہ قُلْ لَّا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اے میرے حبیب آپ لوگوں کوفرما دیں تم سے اس محنت کے بدلے وعظ ونصیحت کے بدلے کوئی اجر نہیں مانگتا وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔ (پارہ ۲۳ سورۃ ص آیت ۸۶) ''اور میں بناوٹ کرنے والوں میں سے بھی نہیں''۔ خالق کائنات نے فرمایا حبیب ان کا نقدی مال واپس کر دو۔ میرے آقا نے فرمایا: میرے صحابہ! تمہاری محبت وعقیدت کا شکریہ خالق کائنات نے مجھے تمہارا مال لینے سے منع فرما دیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ہم تو چاہتے تھے کہ ہم بھی آپ کے کچھ کام آتے' کچھ خدمت کرتے تاکہ ہمیں بھی اس کا کچھ اجر مل جاتا کچھ ثواب مل جاتا۔ میرے آقا نے پھر چہرۂ انور آسمانوں کی طرف بلند کیا! عرض کی اے رب کائنات یہ تو اجر کے طالب ہیں' ثواب کے طلب گار ہیں کیا جواب دوں' خالق کائنات نے فرمایا! حبیب ان کو فرما دو مال تو میں نہیں لیتا' ہاں اگر ضرور ہی اجر لینا چاہتے ہو' ضرور ہی میری خدمت کرنا چاہتے ہو' ضرور ہی ثواب کے طلب گار ہو تو تمہیں ایک اور طریقہ بتایا ہوں ایک ڈھنگ سکھاتا ہوں کونسا؟ خالق کائنات نے فرمایا! قُلْ لَّا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اے میرے حبیب ان کو فرما دو میں تبلیغ کے بدلے تم سے کوئی اجر کوئی معاضہ طلب نہیں کرتا۔ ہاں اگر ضرور ہی تم خدمت کرنا چاہتے تو آؤ میں تمہیں دوسرا طریقہ بتاؤں' مولا کریم کون سا راستہ' فرمایا! اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ''میرے قریبی رشتہ داروں سے' قریبی عزیزوں سے پیار کرنا' محبت کرنا ان کا ادب کرنا ان کا احترام کرنا ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔

(پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۲۳۔ تفسیر حسینی جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۹۲' تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۷۷۵)

میرے دوستو قرآن مجید کے الفاظ کی طرف توجہ فرماؤ خالق کائنات فرماتا ہے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبیوں سے مودت کرنا عربی میں محبت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیلئے عموماً دو الفاظ بولے جاتے ہیں ایک ہے مؤدت ایک ہے محبت' مودّت کے معنی بھی محبت ہے اور محبت کا معنی بھی محبت ہے۔ توجہ کرو خالق کائنات نے یوں نہیں فرمایا کہ' الا المحبۃ میرے یار کی قرابت سے محبت کرنا بلکہ فرمایا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو سنو علماء فرماتے ہیں کہ محبت کا معنی آپس میں پیار کرنا اور مودّتہ کا معنی آپس میں ٹوٹ کر پیار کرنا' محبت کا معنی یہ ہے کہ محبوب بچھڑ جائے مطلوب جدا ہو جائے' یار دور ہو جائے' سجن آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو محب کی حیات میں محبت کرنے والے کی زندگی میں کوئی رکاوٹ نہ آئے کوئی تنگی نہ آئے مثلاً والدین کو اولاد سے بڑی ہی محبت ہوتی ہے بڑا ہی پیار ہوتا ہے۔ اگر اولاد والدین کی آنکھوں سے دور ہو جائیں' اولاد بچھڑ جائے تو ماں باپ مر نہیں جاتے زندہ ہی رہتے ہیں۔ اسی طرح دوست دوست سے محبت کرتے ہیں پیار کرتے ہیں۔ اگر دوست دوست سے جدا ہو جائے' دور چلا جائے تو دوست مر نہیں جاتے بلکہ زندہ رہتے ہیں لیکن مودّتہ کا معنی یہ ہے کہ محبوب بچھڑ جائے محبوب جدا ہو جائے' محبوب دور ہو جائے تو محبّ زندہ نہ رہے۔ محبّ کی زندگی ختم ہو جائے' مثلاً مچھلی پانی میں رہتی ہے اگر مچھلی کو پانی سے جدا کر دیا جائے پانی مچھلی سے دور ہو جائے تو مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہے گی کیوں کہ مچھلی پانی سے مودّتہ کرتی ہے۔ پروانہ شمع پر قربان ہوتا ہے اس کے پھیرے لگاتا ہے۔ اس کا طواف کرتا ہے' اب اگر شمع پروانے سے دور ہو جائے تو پروانہ مر جائے' پروانے کی زندگی ختم ہو جائے کیوں کہ پروانہ شمع سے مودّتہ کرتا ہے۔ بلا تشبیہ و بلا مثال خالق کائنات نے یار کے غلاموں کو محبوب کے پروانوں کو فرمایا! میرے یار کی قرابت سے میرے یار کے عزیزوں سے مودہ کرو کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ تمہاری زندگی کا کوئی لمحہ کوئی گھڑی کوئی ساعت یار کی قرابت سے' یار کے عزیزوں کی محبت سے خالی نہ ہو۔ یاد رکھو جو لمحہ جو ساعت' جو گھڑی میرے یار کی قرابت کی' میرے یار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے عزیزوں کی محبت سے خالی ہو وہ لمحہ وہ ساعت وہ گھڑی تمہارے ایمان کی موت ہوگی۔ اللہ اکبر' اس لیے تو ہم یہی کہتے ہیں کہ

جس دل وچ حب پنج تن دی نہیں اوہے بختاں دا ڈھلا
او اپنے آپ کو انج سمجھے میں ہاں قالوا انا اللہ
جیہڑا جان پہچان کے چھوڑ وینجے ہوندا اس بندے تے گلا
جیہندا پیر حسنین رضی اللہ عنہما دا بابا ہووے اونہوں جنت کیوں نہ آکھے بسم اللہ

تو عرض کیا کر رہا تھا خالق کائنات نے فرمایا' میرے حبیب ان کو فرما دو اگر تم ضرور ہی میری خدمت کر کے اجر وثواب سے مالا مال ہونا چاہتے ہو تو میرے قریبی عزیزوں سے پیار کرو حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گویا سرکار نے اپنے غلاموں سے اس بات کی کی ڈیمانڈ کی ہے سرکار نے اپنے ماننے والوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اِلَّا اَنْ تَعُدُّوْا قَرَابَتِیْ وَعِتْرَتِیْ وَ تَحْفَظُوْنِیْ فِیْهِمْ میں تم سے صرف اتنی خدمت چاہتا ہوں کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے میری اولاد سے محبت کرو ان کے معاملے میں میرا لحاظ کرو۔ (تفسیر مظہری عربی جلد ۸' صفحہ ۸۱۳' اردو جلد ۱۵' صفحہ ۳۲۱)۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید کی اس آیت کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ کملی والے آقا کے عزیزوں سے سرکار کی قرابت سے پیار کرنا محبت کرنا یہ فرض عین ہے۔ (تفسیر مظہری جلد ۱۰' صفحہ ۳۲۱)

قریبی کون ہیں:

جب خالق کائنات نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حکم فرمایا کہ سجنا اپنے غلاموں کو فرما دو کہ مجھے دولت نہیں چاہیے' مال نہیں چاہیے سونا چاندی کی ضرورت نہیں بس میرے قریبی رشتہ داروں سے محبت کرو تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو مدینہ شریف میں سرکار کے قدموں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہتے تھے انہوں نے کہا فِدَاكَ اُمِّیْ وَاَبِیْ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ۔ اے ہمارے آقا اے ہمارے سردار اے خالق کائنات کے یار اے والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے مازاغ کے سرمے والے یٰسین کے دانتوں والے قاب قوسین کے اَبرو والے وحی یُوحیٰ کے لب والے اَلَمْ نَشْرَحْ کے سینے والے یداللہ کے پیارے ہاتھوں والے وجہ اللہ کے پیارے چہرے والے تیرے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان آقا آپ کا رب فرماتا ہے کہ تیرے قریبی رشتے داروں سے محبت کریں۔ فرمایا بالکل کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی مَنْ قَرَابَتُكَ آقا یہ کون لوگ ہیں جو آپ کے قریبی ہیں؟ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ جن کی محبت جن کا پیار جن سے تعلق جن سے مودّت ہم پر واجب فرمائی گئی ہے میرے آقا نے فرمایا قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَوَلَدَاھُمَا وہ علی ہے وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) ہیں۔

(زرقانی شریف جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۰ تفسیر مظہری، تفسیر مدارک، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر درمنثور، تفسیر خازن، تفسیر ابن جریر، تفسیر کبیر، تفسیر حقانی، تفسیر ابن عربی، اشرف المؤبد انوار محمدیہ صواعق محرقہ)

میرے دوستو پتا چلا سیّدنا علی، سیّدہ فاطمہ، سیّدنا امام حسن، سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی محبت ہم سب مسلمانوں پر ضروری ہے صرف انہی سے نہیں بلکہ ان کی ساری نسل سے پیار کرنا ضروری ہے۔ علاّمہ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں علاّمہ سیّد امام آلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں یہ بات کہی ہے کہ جب اہل بیت کا لٹا پٹا قافلہ یزید کے شیطانی دربار میں پہنچا تو ایک شامی نے ایک یزیدی نے ایک گستاخ اہل بیت نے آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ کے اجڑے ہوئے مظلوم قافلے کو دیکھ کر کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جس نے قَتَلَكُمْ وَاسْتَاْصَلَكُمْ تمہیں قتل کرایا اور تمہیں جڑوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکھیڑ او قَطَعَ قَرْنَ الْفِتْنَةِ اور فتنے کا سینگ کاٹ دیا یہ بات سن کر سیّد زادیاں شرم وحیا سے سر جھکا کر اللہ تعالیٰ کے حضور رونے لگیں کہ اس گستاخ کو کیا جواب دیں لیکن سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر سے رہا نہ گیا آپ نے اس یزیدی کو گستاخ کو فرمایا اے ہماری بربادی کا مذاق اڑانے والے بدنصیب یہ بتا کیا تو نے قرآن مجید پڑھا ہے۔ اس یزیدی نے قَالَ نَعَمْ کہا ہاں بالکل پڑھا ہے آپ نے اس کو کہا کیا تو نے قرآن مجید میں حم والی سورتیں بھی پڑھی ہیں اس شامی نے کہا جب سارا قرآن پڑھا ہے تو حم والی سورتیں نہیں پڑھی ہوں گی سب پڑھی ہیں سیّدنا امام زین العابدین نے فرمایا! اس میں یہ آیت نہیں پڑھی: قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ''اے میرے حبیب صلوٰۃ والسلام آپ اپنے غلاموں سے فرما دیں میں نہیں مانگتا اس دعوت حق پر کوئی معاوضہ مگر پیار کرو محبت کرو ادب کرو احترام کرو' عزت کرو میری قرابت والوں کی۔ شامی نے کہا وَاِنَّكُمْ لَاَنْتُمْ کیا تم وہ لوگ ہو جن کی محبت کا' جن سے پیار کرنے کا خالق کائنات نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے مظلوم کربلا بیمار کربلا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا! قال نعم فرمایا ہاں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۲' ۱۱۳' تفسیر روح المعانی جلد ۲۵' ۳۱ خصائص کبریٰ جلد ۲' اشرف المؤبد ۲۲۲)

معلوم ہوا سیّدہ فاطمہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہما کی ساری اولاد اس آیت کریمہ کی مصداق ہے اس لیے سنّی کہتے ہیں کہ

بلند تر ہے ازل سے مقام آل رسول
رہے گا تا بد ابد احتشام آل رسول
فرشتے اس کا محبت سے ذکر کرتے ہیں
ہے لیتا جو بھی عقیدت سے نام آل رسول

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' ایک دن میرے آقا مسجد نبوی شریف میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے غلاموں کو وعظ فرما رہے تھے خالق کائنات کی عظمت وشان کا ذکر ہو رہا تھا میرے آقا نے خالق کائنات کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! لوگو اللہ تعالیٰ سے محبت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارا رب عزّ وجل ہے تمہیں پالنے والا ہے تمہیں ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال فرماتا ہے۔ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ اور میرے ساتھ محبت کیا کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے کیونکہ میں محبوب خدا عزّ وجل ہوں میں اللہ کا حبیب ہوں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَحِبُّوْ اَھْلِ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ اور میری اہل بیت سے پیار کیا کرو میری محبت کی وجہ سے کیونکہ میں اپنی اہل بیت سے خود پیار کرتا ہوں۔ (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف ۵۷۳۔) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گردنیں جھکا لیں زبانِ حال سے کہا آقا ہم آپ کی آل سے ضرور پیار کریں گے' ضرور محبت کریں گے لیکن آقا یہ تو فرمائیے جو آپ کی آل سے جو آپ کی اہل سے پیار کرے گا ان سے محبت کرے گا' ان کو پہچان کر ان کے حق ادا کرے گا اس غلام کو انعام کیا ملے گا؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا کہ مَعْرِفَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ جو بندہ میری آل کو پہچان کر اس کا ادب کرے گا اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس ادب کے صدقے جہنم کی آگ سے آزاد فرما دے گا۔ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ'' اور جو بندہ میری آل سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کے صدقے اسے پل صراط سے گزرنے کا پاس عطا فرما دے گا۔ وَالْوَلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ'' اور جو بندہ میری آل سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس دوستی کے صدقے عذاب قبر عذاب حشر ہر قسم کے عذاب سے بچا لے گا۔ (شفاء شریف جلد ۲، ۹۲)

میرے دوستو! پتا چلا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہی کرم ہوتا ہے رحمت ہی رحمت ہوتی ہے' آلِ نبی سے پیار کرنے والا دونوں جہانوں میں سرخرو ہو گا کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آل اطہار نبی دی ساری تے ہر اک دی سردار اے
آلِ نبی ﷺ دا پھڑ لے دامن جے تو ہونا پار اے
آل دا جو مقصود ہے دشمن تے او ڈب جاندا وچکار
دو جگ دے وچ تیریا جنوں تے آل دا ملیا پیار اے

امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

حضرت علامہ امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ الصواعق المحرقہ میں فرماتے ہیں کہ ایک دن سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی جامع مسجد میں کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا' وعظ فرمایا لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی' تقریر کرتے کرتے آقا حسن نے فرمایا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ اے لوگو! اے سامعین کرام! اے میری تقریر سننے والو! جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ مجھے جان لے مجھے پہچان لے' فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''میں حسن ہوں میں محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِیْ اِبْرَاهِیْمَ '' آخر تک پھر فرمایا میں اس محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرزند ہوں جسے خالق کائنات نے بشیر اور نذیر بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ میں اہل بیت نبوّت کا ایک فرد ہوں جن کی محبت' جن کی دوستی' جن سے پیار کرنا اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے یار پر قرآن کی آیت نازل فرمائی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ۔(الصواعق المحرقہ ۱۶۸) سبحان اللہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے کتنے حسین انداز میں کتنے پیارے طریقے سے اپنا تعارف کرایا جو امام حسن رضی اللہ عنہ کو جانتے تھے پہنچاتے تھے وہ تو کہتے تھے کہ

مولا حسن رضی اللہ عنہ اپنی امی جان وانگوں پوری پوری تصویر حضور دی نے
حسن ا ے حسن تو جاں صدقے آپ پوری تنویر حضور دی نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے ناطق قرآن حضور میرے مولا حسن رضی اللہ عنہ تفسیر حضور دی نے
مولا حسن رضی اللہ عنہ تے مولا حسین رضی اللہ عنہ صاحم سب توں وڈی جاگیر حضور دی نے

میرے دوستو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر مسلمان پر ضروری ہے کون سی آل؟ کون سی اہل بیت؟ جن کی شان، جن کا مقام، جن کی عزت، جن کی عظمت خالق کائنات قرآن مجید میں خود آپ بیان فرماتا ہے۔ خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے: سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْيَاسِيْنَ ۔(پ۲۳) "سلام ہو الیاسین پر" حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کون عبداللہ؟ جو سرکار کے چچا زاد بھائی ہیں سرکار کے صحابی ہیں قرآن مجید کے پہلے مفسر جنہوں نے قرآن پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے محبوب سے تفسیر سنی تو خالق کائنات کے یار سے آپ سے کسی نے پوچھا کسی نے سوال کیا کہ حضور خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۲۳ میں فرماتا ہے۔ سلام ہو الیاسین پر، یہ الیاسین کون ہیں؟ سیدنا عبداللہ نے جواب دیا کہ قَالَ نَحْنُ آلِ مُحَمَّدٍ آلِ يَاسِيْنَ "وہ آل یاسین ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہیں (طبرانی شریف تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۶) حضرت علامہ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فَقَدْ نَقَلَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْمُفَسِّرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ "کہ مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ اَنَّ الْمُرَادَ بِذٰلِكَ سَلٰمٌ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "آل یاسین سے مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (صواعق محرقہ ۱۴۶)۔ خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۴ میں فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا "اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو وَلَا تَفَرَّقُوْا اور آپس میں بٹ نہ جاؤ۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق طریقت کے شریعت کے چھٹے امام امام باقر کے بیٹے امام زین العابدین بیمار کربلا کے پوتے آپ تشریف فرما ہیں۔ مسجد نبوی شریف کا صحن ہے ایک قاری نے قرآن پاک پڑھتے پڑھتے یہی آیت کریمہ پڑھی قرآن پاک کی تلاوت مکمل کر کے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی حضور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو یہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے کون سی جس کو ہم پکڑ کر منزل مقصود تک پہنچ جائیں اللہ اکبر سیّدنا امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو دیکھنا چاہتے ہو عرض کی جی حضور۔ فرمایا: نَحْنُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ فِیْهِ وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہم اہل بیت ہیں جن کا دامن تھامنے کیلئے خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ (الصواعق المحرقہ ۱۴۹، تفسیر نور العرفان ۹۹)

پتا چلا دامن اہل بیت پکڑنے والے اہل بیت کا سچا غلام اہل بیت کا سچا خادم کبھی صراط مستقیم سے ڈگمگا نہیں سکتا اسی لیے تو ہم سنّی حنفی بریلوی دن رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ التجا کرتے ہیں یہ آرزو کرتے ہیں یہ دعا کرتے ہیں کہ

صدقے نبی کریم دے یا اللہ عزّ وجل اہل بیت دے دردا گدا رکھیں
ویلے نزع دے وی میرے دل اندر مولا الفت آل عبا رکھیں
پنجتن پاک دا ذکر میں رہواں کردا ایسے ذکر وچ کر کے فنا رکھیں
جرم صائم دے گئے نے ودھ حدوں ربا میرے تے نظر عطا رکھیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید، فرقان حمید کے پارہ ۱۷، رکوع نمبر ۱، آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرماتا ہے، فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ''پس پوچھ لو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے'' خالق کائنات فرماتا ہے اے لوگو اے نہ جاننے والو اہل ذکر یعنی اہل علم جاننے والوں سے پوچھ لو شرم نہ کرو، جھجک محسوس نہ کرو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی اور داما حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ایک آدمی نے عرض کی حضور ایک بات تو بتائیں؟ فرمایا کون سی بات، عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو تمہیں پتا نہ ہو نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھو اہل علم سے سوال کرو حضور آپ باب مَدِيْنَةُ الْعِلْم ہیں۔ نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص مشیر اور راز دان ہیں۔ سرکار کے شاگرد ہیں یہ بتائیں یہ اہل ذکر کون لوگ ہیں۔ سیّدنا و مولانا علی المرتضیٰ مشکل کشاء تاجدار ھل آتی مسکرا پڑے۔ مسکرا کر فرمایا کہ قَالَ عَلِیٌّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نَحْنُ اَھْلُ الذِّکْرِ، وہ اہل ذکر و اہل علم ہم ہی تو ہیں۔ (سفینہ نوح اول ۵۴ برکات ۲۴۴)۔ سبحان اللہ کیا شان ہے میرے نبی ﷺ کے گھر والوں کی کیا مقام اہل بیت اطہار کا جن کی شان، عزت مقام خود پیارے رب العالمین قرآن مجید میں بیان فرماتے ہیں۔ مولانا حسن رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات بیان فرمائی کہ

کس زباں سے ہو بیاں عزو شان اہل بیت
مدح خوان مصطفیٰ ﷺ ہے مدح خوان اہل بیت
ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

خالق کائنات قرآن مجید، فرقان حمید کے پارہ ۲۵ رکوع ۴ آیت ۲۳ میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو بندہ نیک کام کرے ہم اس بندے کیلئے اس میں اور خوبی بڑھاتے ہیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی پہلے مفسر قرآن سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً جو کوئی بندہ نیک کام کرے قَالَ الْمُوَدَّةَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آلِ نبی ﷺ سے محبت کرے اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے گا" کیوں؟ اس لیے کہ حُبُّ اٰلِ الرَّسُوْلِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنْ اَعْظَمِ الْحَسَنَاتِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل سے محبت کرنا، پیار کرنا اعلیٰ ترین نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

(صواعق محرقہ ۱۶۸ تفسیر روح البیان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان ۷۷۵، تفسیر روح المعانی جلد ۲۵، صفحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۳) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ ۱۶ رکوع ۹ آیت ۹۶ میں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجا لائے تو پیدا کردے گا اللہ تعالیٰ ان کیلئے لوگوں کے دلوں میں محبت''۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عظیم بہادر بیٹے حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لَا یَبْقٰی مُؤْمِنٌ اِلَّا وَفِیْ قَلْبِهٖ ''قیامت تک کوئی مومن ایسا نہیں بچے گا۔ وُدُّ عَلِیٍّ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ جس کے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل بیت کی محبت نہ ہوگی''۔ (زرقانی شریف الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ صواعق الحرقہ ۱۷۰) میرے دوستو قرآن مجید کی ان آیات سے پتا چلا کہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا پیار کرنا یہ خالق کائنات کا حکم ہے اور ایمان کی علامت ہے جس کے سینے میں اہل بیت کا پیار ہے۔ اس کا بیڑا انشاء اللہ پار ہے۔

قرآن اور اہل بیت:

امام الانبیاء، حبیب کبریا، سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی سیّدنا زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خالق کائنات کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فریضہ حج سے جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے فارغ ہوئے تو آپ صحابہ کی جماعت کے ساتھ مکہ شریف سے باہر تشریف لائے آگے آگے رب عزّ وجل کا ماہی پیچھے پیچھے ساری خدائی سرکار چلتے چلتے ایک مقام پر تشریف لائے جسے خم کہا جاتا تھا وہاں پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس کی وجہ سے اسے غدیر خم کہا جاتا تھا یہ وہ جگہ تھی جہاں سے مختلف شہروں کے راستے جاتے تھے یہاں سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار کی قدم بوسی کر کے اجازت لے کے اپنے اپنے گھروں کی طرف جانا تھا اجازت دینے سے پہلے میرے آقا نے اس مقام پر اپنے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک عظیم الشان الوداعی خطبہ دیا۔ میرے آقا کے تمام صحابہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرام رضی اللہ عنہم جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد میں تھے موجود تھے بیٹھ گئے سرکار کھڑے ہو گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے پیارے رب العالمین کی حمد و ثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا اے میرے ساتھیو! میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات جو اللہ نے مجھے بتائے تھے میں نے تم تک پہنچا دیئے ہیں ہو سکتا ہے یہ تمہاری میری آخری ملاقات ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چند آخری باتیں جو ہدایت اور نجات کی ضامن ہیں تمہیں بتا دوں تا کہ تم صراط مستقیم پر گامزن رہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور کرم فرماؤ' ضرور مہربانی فرماؤ اب میرے آقا نے صدیق رضی اللہ عنہ کے یار نے عمر رضی اللہ عنہ کے آقا نے عثمان رضی اللہ عنہ کے مولا نے علی رضی اللہ عنہ کے وی نے' سینوں کے پیر نے فرمایا کہ یَآاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو! اے میرے صحابہ! اے میرے غلامو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی جی آقا' فرمایا! اِنِّی تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ میں تمہارے پاس دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جا رہا ہوں مَنْ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام کر پکڑ کر رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو سکو گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کون کون سی دو چیزیں ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا! کتاب اللہ پہلے نمبر پر اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے: وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ اور دوسرے نمبر پر میرے گھر والے ہیں۔ میری اہل بیت ہے' قرآن کو اس لیے مضبوطی سے تھامنا کہ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ اس میں ہدایت کے خزانے بھی ہیں اور دل کا نور بھی' اس میں عقائد کی وضاحت بھی ہے اور اعمال کی جزا بھی ہے اور میری اہل بیت کا دامن بھی مضبوطی سے تھامنا پھر میرے آقا نے فرمایا: اُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ میں تمہیں اپنی اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ میری اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا سرکار نے یہ تین بار الفاظ کیوں فرمائے؟ سرکار ایک ہی بار فرما دیتے تو غلام مان جاتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن نہیں؟ غلام تو مان جاتے پر میرے آقا نگاہ نبوت سے دیکھ رہے تھے کچھ لوگ مسلمان ہو کر مومن ہو کر' موحد ہو کر' توحیدی ہو کر میری اہل بیت سے دلی عداوت رکھیں گے اس لیے میرے آقا نے تین بار فرمایا میری اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' میری اہل بیت سے پیار کرنا' محبت کرنا' ان کا دامن نہ چھوڑنا' ان کی ذات میں تنقیص نہ کرنا' ان کی بے ادبی نہ کرنا' جو بندہ جو انسان ان دونوں میں سے کسی ایک کا دامن بھی چھوڑے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ اللہ اکبر پتا چلا دامن اہل بیت چھوڑنے والا کبھی مومن نہیں ہو سکتا' کبھی ایمان دار نہیں ہو سکتا۔

زہرا رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ حسنین رضی اللہ عنہما دیاں منکراں تے راضی کدی رسول نہیں ہو سکدا
جس تے راضی ناں پاک رسول ہووے اوہدا دین قبول نہیں ہو سکدا
جہدا دین قبول نہیں ہو سکدا او داخل جنت وچ مول نہیں ہو سکدا
جیہڑا جنت نوں لیندا گوا صائم اوہدے جیہا مجہول نہیں ہو سکدا

ہاں تو سرکار نے فرمایا قرآن اور میری اہل بیت کا دامن نہ چھوڑنا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اے والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے مازاغ کے ڈورے والے' یٰسین کے دانتوں والے' الم نشرح کے سینے والے' یداللہ کے ہاتھوں والے' لولاک کی دستار والے آقا نے دونوں کی بات کیوں فرمائی ہے؟ میرے آقا نے فرمایا اس لیے کہ میرے قرآن اور میری اہل بیت کا تعلق آپس میں بڑا مضبوط ہے' بڑا پکا ہے' بڑا گہرا ہے نہ ٹوٹنے والا ہے' نہ ختم ہونے والا ہے' جہاں قرآن ہوگا وہاں میری اہل بیت ہوگی' جہاں میری اہل بیت ہوگی وہاں قرآن ہوگا' جہاں قرآن نہیں ہوگا وہاں میری اہل بیت نہیں ہوگی جہاں میری آل نہیں ہوگی وہاں میرا قرآن نہیں ہوگا۔

ایمان داری:

میرے دوستو! اب ایمان سے بتانا' اب انصاف سے کہنا' اب منصف بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر فیصلہ کرنا قرآن ہے کہاں؟ قرآن کے قاری کہاں؟ قرآن کے حافظ کہاں؟ اگر آپ کا دل مانے کہہ دوں! کہ قرآن کے قاری دیکھو تو سنی' حافظ دیکھو تو سنی' شبینے پڑھیں تو سنی' تراویح میں قرآن پڑھیں تو سنی' مدرسوں میں قرآن پڑھیں تو سنی' گھروں میں قرآن پڑھیں تو سنی' محفلوں میں قرآن پڑھیں تو سنّی' جلسوں میں قرآن پڑھیں تو سنی' مسجدوں میں قرآن پڑھیں تو سنی' جس قوم نے سال کے بعد محرم شریف میں چند دوھڑے اور چند رباعیاں اور چند جھوٹی روایات سنا کر قوم کو رلا کر خون حسین رضی اللہ عنہ کا سودا کر کے مال کمانا ہو وہ قرآن اور اہل بیت کی قدر کیا جان سکتے ہیں ان نام نہاد حسینیوں اور محرم شریف میں سرننگے نہ داڑھی نہ موچھ والے ذاکرین کو میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے خون کی قدر کا کیا پتا۔ حسین رضی اللہ عنہ کی قیمت پوچھنی ہے تو بیمار کربلا سیّد سجاد رضی اللہ عنہ سے پوچھو جنھوں نے ساری زندگی واقعہ کربلا کے بعد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' پانی نہیں پیا کسی سے ہنسے نہیں۔

میرا پیر سجاد سی رت روندا تو فیں مکا کے خوش تھیویں
ہر ویلے مرشد ذکر کرے تو نماز بھلا کے خوش تھیویں
ساری عمراں سیّد ہسیا نہیں تو مزاخ منا کے خوش تھیویں
ممتاز دا پیر نہ چھاں تے بیٹھا تو مرید سدا کے خوش تھیویں

ہاں تو عرض کر رہا تھا میرے کملی والے آقا نے فرمایا جہاں قرآن ہوگا وہاں میری اہل بیت ہوگی' جہاں میری آل ہوگی وہاں میرا قرآن ہوگا' جہاں قرآن نہیں وہاں اہل بیت نہیں' جہاں اہل بیت نہیں وہاں قرآن نہیں میرے کملی والے نے فرمایا اے میرے صحابہ اے میرے غلامو! قرآن اور اہل بیت کا تعلق آپس میں اتنا پکا ہے اتنا مضبوط ہے کہ قیامت کا دن ہوگا محشر کا روز ہوگا میری اُمت بھوکی پیاسی ہوگی میں حوض کوثر پر اپنی اُمت کو جام بھر کے پلا رہا ہوں گا' وہاں میرے پاس قرآن بھی آ جائے گا اور میری اہل بیت بھی آ جائے گی' نہ دنیا میں جدا ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے نہ میدان قیامت میں جدا ہوں گے وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ سرکار فرماتے۔ میری اہل بیت اور قرآن کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس دونوں حوض کوثر پر اکٹھے آئیں گے۔ سبحان اللہ

(مسلم شریف جلد ۲' صفحہ ۲۷۹' ترمذی شریف جلد ۲' صفحہ ۲۱۹ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸' صفحہ ۴۵۶' ۴۵۹' صفحہ ۴۶۷' صواعق محرقہ مشکوٰۃ شریف ۵۶۷)

میرے دوستو سرکار کے فرمان سے پتا چلا کہ قرآن اور اہل بیت کبھی جدا نہیں ہوسکتے اور یہ ہے بھی حقیقت سیرت علی سیرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سیرت حسین رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کر کے دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں شہید ہوئے تو قرآن پڑھتے ہوئے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی راتیں بسر ہوتیں تو قرآن پڑھتے ہوئے' امام حسین رضی اللہ عنہ جب میدان کربلا میں پہنچے یزیدیوں نے پانی بند کر دیا تو رات کو کوفیوں نے کیا دیکھا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خیمے سے قرآن کی تلاوت کی آواز آ رہی ہے۔ ایک کوفی نے کہا حسین رضی اللہ عنہ یہ کیا پڑھ رہے ہو فرمایا قرآن کوفی نے کہا پانی بند کرا کے بھی قرآن نہیں چھوڑا' فرمایا! ظالموں حسین رضی اللہ عنہ پر پانی بند ہوسکتا ہے پر قرآن کی تلاوت بند نہیں ہوسکتی ہے۔ جب میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے دھڑ کربلا میں پڑا ہے سر انور نیزے پر سوار ہے شمر پلید نے کیا دیکھا حسین پاک رضی اللہ عنہ کے ہونٹ ہل رہے ہیں جب اس نے کان قریب کیے تو کٹے ہوئے سر پاک سے سورۃ یٰسین کی آواز آ رہی ہے۔ شمر نے کہا حسین رضی اللہ عنہ سر کٹا کے بھی قرآن نہیں چھوڑا سر انور سے آواز آئی اے شمر کیا تو نے میرے نانے کا فرمان نہیں سنا کہ لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ میری آل اور قرآن قیامت تک جدا نہیں ہوسکتے حتیٰ کے قیامت کے دن حوض کوثر پر ایک طرف سے قرآن آئے گا اور دوسری طرف سے میری آل آئے گی اور ہم نانے کو کہیں گے نانا جان دیکھ لیں ہم نے آپ کے فرمان کی کیسے لاج رکھی۔ نانا جان ہم نے دنیا چھوڑ دی' مکہ چھوڑ دیا شہر مدینہ چھوڑ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا پر قرآن کا دامن نہیں چھوڑا بلکہ نیزے پر چڑھ کر بھی تیرے قرآن کی لاج رکھ لی۔ اللہ اکبر' پھر کیوں نہ کہیں کہ

سیّد قرآن نوں نہیں چھڈیا تے بھاویں سر نیزے تے چڑیا
دنیا ساری سن دی رہی جیویں سیّد قرآن نوں پڑھیا
ہر چیز لٹا کے سیّد نے ہک لڑ وی قرآن دا پھڑیا
افقر او حقدار نے جنت دے جہناں دامن حسین رضی اللہ عنہ دا پھڑیا

سبحان اللہ پیار ہو تو ایسا محبت ہو تو ایسی الفت ہو تو اس جیسی' جیسی قرآن اور اہل بیت میں ہے۔

قرآن اور مولا علی رضی اللہ عنہ:

کتابیں پڑھ کر دیکھو اہل بیت کو قرآن سے کتنا پیار تھا مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج حسنین رضی اللہ عنہما کریمین کے بابا کو قرآن سے اتنی محبت تھی ہر وقت پڑھتے رہتے' اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حتیٰ کہ سواری پر سوار ہوتے وقت بھی قرآن کی تلاوت کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں تو پھر بھی قرآن نہیں چھوڑتا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام نہاد ملنگ یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والے بوٹی پی کر علی علی کرنے والے کیا کرتے ہیں گھوڑوں کے نیچے سے محرم کے دنوں میں گزرتے ہیں۔ کتنی الٹی سوچ ہے' کتنی الٹی عقل ہے' کتنی الٹی سمجھ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر چڑھتے ہیں یہ گھوڑے کے نیچے سے گزرتے ہیں۔

محرم شریف کے دنوں میں ان کے ہاں عجیب تماشا ہوتا ہے کالے کپڑے سر ننگے آگے آگے گھوڑا جو بڑا بنا سنورا اور پر ریشمی چادر چڑھا جا رہا ہوتا ہے یہ کیا ہے جی؟ ملنگ جواب دیتے' مومن جواب دیتے ہیں یہ ذوالجناح جا رہا ہے' غریب گھوڑے کی آنکھوں میں مرچیں ڈال دیتے ہیں کہتے ہیں دیکھو ذوالجناح بھی غم حسین رضی اللہ عنہ میں ہمارے ساتھ روتا جاتا ہے۔ گھوڑا غم حسین رضی اللہ عنہ میں نہیں روتا وہ ان کی جان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روتا ہے کہ میں کہاں آ کر پھنس گیا ہوں۔ پھر مومن اس گھوڑے کا طواف کرتے ہیں‘ کوئی دانے کھلا رہا ہوتا ہے کوئی پھل کھلا رہا ہوتا ہے کوئی مٹھائی کھلا رہا ہوتا ہے کوئی صدقے ہو رہا ہوتا ہے۔ ویسے دوستو ان گھوڑوں کی قسمت بڑی اچھی ہوتی ہے جو شیعان علی کے ہاتھوں میں آجاتے ہیں نہ کام نہ کاج مفت میں ہر نعمت ملتی ہے۔ صرف ماتم کے دنوں میں پورے شہر کا بن سنور کر راؤنڈ لگانا اور بس سردیوں میں تو گھوڑے نہیں گھبراتے البتہ گرمیوں میں ذرا تنگ ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ سخت گرمیاں تھیں۔ مومنوں نے گھوڑا نکالا سارا دن چادریں ڈال کر اس کو پھراتے رہے۔ گھوڑا تنگ ہو گیا ایک ملنگ گھوڑے کے نیچے سے برکت کیلئے گزرنے لگا تو گھوڑے نے پچھلے پیر سے ملنگ کو ٹھوکر ماری تو ملنگ دور جا گرا پھر کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر قریب آ کر کہنے لگا باوا جی اپنے پرائے کا تو خیال کر لیا کرو سنی کیا کہیں گے کہ باوا جی ان کو نیچے سے گزرنے بھی نہیں دیتا۔ استغفر اللہ‘ ہاں تو عرض کیا کر رہا تھا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو قرآن پڑھتے آج میں اور آپ بھی سواری پر سوار ہوتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ لیکن جب مولا علی رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے پھر قرآن پاک کے شروع الحمد سے تلاوت شروع فرماتے بڑے پیار سے پڑھتے‘ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے‘ سمجھا سمجھا کر پڑھتے‘ جب ایک گھوڑے کی رکاب میں پیر رکھتے وقت قرآن شروع کرتے دوسرے رکاب میں پیر رکھتے تو قرآن مجید مکمل پڑھ لیتے‘ سبحان اللہ۔ میرے دوستو یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کرامت علی سمجھنے سے پہلے ایک بات سمجھئے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خالق کائنات نے حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن کو آسان کر دیا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کیسے‘ فرمایا! جب حضرت داؤد علیہ السلام کہیں جانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا پروگرام بناتے تو اپنے غلاموں کو کہتے میرے گھوڑے کو تیار کرو جب گھوڑے کو تیار کر دیا جاتا' زین کس دی جاتی تو حضرت داؤد علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہوتے۔ گھوڑے پر سوار ہونے سے پہلے کرتے کیا' سرکار نے فرمایا فَیَقْرَءُ الْقُرْآن آپ قرآن یعنی زبور شریف پڑھتے دیر کتنی لگتی میرے آقا فرماتے ہیں اَنْ تُسْرِجَ دَوَآبَہٗ زین لگانے سے پہلے پہلے آپ قرآن پڑھ لیتے۔ (بخاری شریف مشکوٰۃ شریف ۵۰۸) سبحان اللہ پتہ چلا سیّدنا داؤد علیہ السلام کا یہ کمال تھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہونے سے پہلے پوری زبور شریف تلاوت فرمالیتے تھے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا فرمان ہے کہ میری اُمت کے کامل عالم کی شان ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل کے نبیوں کی تھی۔ اَلْعُلَمَاءُ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ (امداد المشتاق ۹۲) میرے دوستو غور فرمائیں جب ایک عام عالم کامل کی شان بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہے جو کام بنی اسرائیل کے نبی کرتے تھے جو کمالات بنی اسرائیل کے نبیوں سے ظاہر ہوتے تھے وہ ایک عام عالم کامل سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جب میرے آقا کی اُمت میں سے عام عالم کی یہ شان ہے تو سوچئے باب مدینۃ العلم کی کیا شان ہوگی۔ امام الاولیا کی کیا شان ہوگی' نبی ﷺ کے وزیر کی کیا رفعت ہوگی' حسنین رضی اللہ عنہما کے بابے کی کیا عزت ہوگی' عاشق مدینہ فنافی الرسول سیّدنا و مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ! سیّدنا امیرالمومنین ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ہمارے سردار حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ کی یہ بات بڑی مشہور ہے' کون سی فرمایا کہ! نیز نقل است کہ در رکاب پائے می نہاد تا پائے دیگر در رکاب نہادن ختم قرآن مے کرد۔ آپ ایک پاؤں رکاب میں رکھتے تو دوسرا پاؤں رکاب میں رکھنے تک سارا قرآن مکمل پڑھ لیتے تھے۔ اللہ اکبر۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۵۷' مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۷ ' ۵۹۰) شمائم امدادیہ معارج النبوت جلد ۲' امداد المشتاق ۸۹' شواہد النبوۃ ۲۸۰)۔ پتا چلا سرکار مولا علی رضی اللہ عنہ چند سیکنڈ میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رضی اللہ عنہ کا یہ کمال دیکھ کر کسی نے پوچھا یا علی رضی اللہ عنہ ایک بات تو بتایئے فرمایا کونسی؟ عرض کی لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ حافظ تلاوت کرتے ہیں' قاری قرآن پڑھتے ہیں' ساری ساری رات مکمل پڑھنے میں لگ جاتی ہے لیکن آپ ہیں کہ چند سیکنڈ میں چند لمحات میں قرآن مجید مکمل پڑھ لیتے ہیں مولا مسکرا پڑے امام ولایت نے تبسم فرمایا' حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا جان ہنس پڑے فرمایا بھائی آپ کا سوال بڑا پیارا ہے لیکن جواب بھی سنتا جا قرآن پڑھنے میں ساری رات لگ جاتی ہے حافظ قرآن پڑھتا ہے' دس گھنٹے لگ جاتے ہیں' قاری صوفی محدث' مفسر عالم قرآن پڑھتے ہیں بڑا وقت لگ جاتا ہے میں پڑھتا ہوں تو ایک ساعت لگتی ہے فرمایا! دنیا کے پڑھنے میں علی کے پڑھنے میں بڑا فرق ہے۔ عرض کی کہ سرکار' کیسے فرمایا! ساری دنیا سارے مسلمان' سارے حافظ' قاری قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی زبان قرآن پڑھتی ہے پر جب علی قرآن پڑھتا ہے تو علی رضی اللہ عنہ کا لوں لوں قرآن پڑھتا' علی رضی اللہ عنہ کا بال بال قرآن پڑھتا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے شان علی بیان کرتے ہوئے یہی بات پیش کی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ چند سیکنڈ میں قرآن ختم کر لیتے تھے جلسے میں ایک منکر علی بھی بیٹھا جل گیا۔ برداشت نہ کر سکا اٹھ کر کہنے لگا یہ بات غلط ہے۔ بالکل غلط میں نہیں مانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنی جلدی قرآن ختم کر لیتے تھے مولوی صاحب نے کہا بات کیا ہے تو مانتا کیوں نہیں؟ کہنے لگا ہم جو نہیں کر سکتے مجمع سارا ہنس پڑا۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا یہ بات ہے تو پھر کہہ دے سرکار کو معراج بھی نہیں ہوئی وہ کہنے لگا کیوں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ ہم تو تب مانیں گے جب ایک دو چکر ہمارے بھی لگیں وہ کہنے لگا نہیں معراج تو مانتا ہوں کہ وہ معجزہ تھا مولوی صاحب نے کہا بدنصیب یہ بھی مان لے۔ اس نے کہا کیسے۔ کہا وہ معجزہ سمجھ کر مان لے یہ علی رضی اللہ عنہ کی کرامت سمجھ کر مان لے۔ میرے دوستو تو عرض کیا کر رہا تھا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ساری دنیا قرآن پڑھتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے زبان سے علی قرآن پڑھتا ہے تو علی رضی اللہ عنہ کا لوں لوں قرآن پڑھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیٹے نے بھی میدان کربلا میں کائنات والوں کو قرآن پڑھ کر سنایا کیوں سنایا؟ اس لیے کہ بابا جو علی شیر خدا رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ دوستو یاد رکھو جیسا باپ ہوگا ویسا بیٹا ہوگا' باپ ولی ہوگا تو بیٹا شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اگر باپ نیک ہو تو بیٹا مہر علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اگر باپ نیک ہو تو بیٹا پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اگر باپ نیک ہو تو بیٹا قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا۔ اگر باپ نیک ہو تو بیٹا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا۔ اگر باپ نیک ہو تو بیٹا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا داتا علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا غوث جلی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا بھی شہیدوں کا سردار ہوگا' اگر باپ بدکار ہو تو بیٹا بھی ایکٹر ہوگا' اگر باپ بدکار ہوگا تو بیٹا بھی گلوکار ہوگا' اگر باپ عالم لوہار ہوگا تو بیٹا بھی عارف لوہار ہوگا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اہلِ بیت کے صدقے نیک بنائے اور ہماری نسل کو بھی قیامت تک نیک بنائے آمین ہم بھی ساری عمر سرکار کے گیت گاتے رہیں۔ ہماری نسل بھی مدینے والے کے چرچے کرتی رہے کیونکہ

کدی چہرہ تکیں اوس دا وگڑ سکدا جندے منہ تے حضور دا نام ہووے\
کردار ہووے حضور دا ذکر جیہڑا چنگا کیوں نہ اوہدا انجام ہووے\
دیوے ذکر شفا بیمار تائیں دل نو چین سکون آرام ہووے\
کرنا ذکر ظہوری حضور دا اے بھانویں صبح ہووے بھاویں شام ہووے

امام الانبیاء حبیب کبریا سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ میرے آقا کے جاں نثار یار سرکار کے اردگرد ایسے بیٹھے ہیں جیسے باوفا مرید اپنے پیر کی خدمت میں سر جھکا کے بیٹھے ہوں خالق کائنات کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یار نے فرمایا! میرے صحابہ عرض کی جی آقا' فرمایا! جانتے ہو آسمان والے کب تک سلامت رہیں گے؟ عرض کی گئی آقا اللہ تعالیٰ جانے یا اس کی عطا سے آپ جانیں میرے آقا نے فرمایا: اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں فَاِذَا ذَهَبَ النُّجُوْمُ ذَهَبَ اَهْلُ السَّمَآء جب ستارے ختم ہو جائیں گے' جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے آسمان والے بھی مٹ جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے' سرکار کے سپاہیوں نے سنا عرض کی آقا آسمان کی سلامتی کی بات بتائی ہے آسمان کے مٹنے کی بات چھیڑی ہے ذرا کرم فرماؤ یہ بھی بتادو کہ زمین والے کب تک سلامتی میں رہیں گے کب تک امان میں رہیں گے۔ زمین کی سلامتی اور امان کس چیز میں خالق کائنات نے رکھی ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا زمین اور زمین والے اس وقت تک سلامت رہیں گے جب تک زمین پر میری اہل بیت' میری نسل' میرے خاندان' میری عترت رہے گی کیوں کہ وَاَهْلُ بَيْتِىْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ میری اہل بیت' میری عترت میری نسل زمین والوں کیلئے امان ہے۔ زمین والوں کیلئے سلامتی کا باعث ہے۔ فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِىْ جب میری آل جب میری اہل بیت دنیا سے چلی جائے گی' جب میری نسل کے' خاندان کے سارے لوگ زمین سے چلے جائیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ فرمایا! ذَهَبَ اَهْلُ الْاَرْضِ ''زمین والے ختم ہو جائیں گے' اہل زمین فنا ہو جائیں گے' قیامت آ جائے گی''۔

(خصائص کبریٰ جلد ۲' صفحہ ۲۲۶' صواعق محرقہ ص ۵۱۴' برکات آل رسول ص ۷)

میرے دوستو! اس حدیث مبارکہ سے پتا چلا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک ہمارے لیے امن اور سلامتی کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید کا مطالعہ کر کے دیکھو جب کافر بے ایمان' مشرکین مکہ نے لاجواب ہو کر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جا ہم نہ تجھے مانتے ہیں' نہ تیرے قرآن کو مانتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں' نہ تیرے اسلام کو مانتے ہیں' اگر تو سچا رسول ہے سچا نبی ہے تو بدعا کر ہم پر عذاب آ جائے پر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا! بے ایمانو میں کائنات میں زحمت بن کر نہیں آیا کائنات کیلئے رحمت بن کر آیا ہوں۔ تم مجھے مانو نہ مانو تم کلمہ پڑھو نہ پڑھو' تم دین کو مانو نہ مانو' تم قرآن کی حقانیت تسلیم کرو نہ کرو میں بدعا نہیں کرتا کافروں نے ابوجہل نے نضر بن حارث نے' عقبہ رضی اللہ عنہ نے' شیبہ نے' کفار مکہ نے کہا تو نہیں بدعا کرتا تو نہ کر ہم خود بدعا کرتے ہیں اگر تو سچا ہے تیرا دین سچا ہے ہم نہیں مانتے یا اللہ عزوجل سزا کے طور پر ہم پر پتھروں کی بارش برسا تاکہ ہم ہلاک ہو جائیں' ہم تباہ و برباد ہو جائیں' کفار مکہ کعبہ شریف کے پاس آ گئے غلاف کعبہ کا کونا پکڑ کر کعبہ شریف کے غلاف کا دامن پکڑ کر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے لیے بدعا کی کون سی بدعا کی؟ قرآن مجید پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۳۲ میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے! ان کافروں نے یوں کہا کہ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ ''کافروں نے کہا اے اللہ عزوجل اگر یہ (قرآن' یہ اسلام' یہ نبی) تیری طرف سے حق ہے سچ ہے تو ہم نہیں مانتے اس کے بدلے کیا کر'' فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ ''ہم پر آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسا''۔ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ''یا اور کوئی دردناک عذاب ہم پر لا''۔ اللہ اکبر' میرے دوستو کتنے سنگدل تھے وہ بے ایمان جو اپنے لیے خود عذاب کی دعائیں مانگ رہے تھے جب انہوں نے بدعا کی اپنے برباد ہونے کی' اپیل کی تو خالق کائنات نے آگے سے جواب دیا کہ اے ظالموں' اے بت پرستو' اے بتوں کے پجاریو' اے میرے نبی ﷺ کے منکرو! اے قرآن کے جھٹلانے والو ہو تو تم پتھروں کے قابل' ہو تو تم تباہ و برباد ہونے کے قابل لیکن تمہیں دیکھوں یا یار کے والضحیٰ چہرے کو دیکھوں' محبوب کے جسم انور کو دیکھوں' اگر میرا محبوب نہ ہوتا میرا یار نہ ہوتا آمنہ کا لال نہ ہوتا تو تم کب کے برباد ہو چکے ہوتے لیکن بچے کیوں ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو سن لو۔ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ''اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ ان (کافروں مشرکین مکہ) پر عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں جلوہ گر ہو''۔ سبحان اللہ' اس آیت کریمہ سے پتا چلا سرکار وہ رحمت عالم ہیں جن کے صدقے سے' جن کے وسیلے سے اپنے تو اپنے مسلمان تو مسلمان کافر بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے اور بچے ہوئے ہیں۔ گویا سرکار پوری کائنات کیلئے ساری دنیا کیلئے اٹھارہ ہزار جہانوں کیلئے امان ہیں۔ آپ کے صدقے سے دنیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچی ہوئی ہے۔ علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ یہ بات لکھنے کے بعد بڑی پیاری بات کہتے ہیں فرماتے ہیں! وَاَنَّھُمْ اَمَانٌ کَمَا لِاَھْلِ الْاَرْضِ کَانَ ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لَّھُمْ ''جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سارے زمین والوں کیلئے امان ہیں اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل بھی زمین والوں کیلئے امان ہیں''۔ (صواعق المحرقۃ ۱۵۲' عربی اردو ۵۱۳) جس طرح سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچی ہوئی ہے نبی پاک ﷺ کی آل پاک کے صدقے سے بھی سارے زمین والے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔ کیا شان ہے سرکار کی آل پاک کی اسی لیے ہر سنّی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہے کہ

قائم ہو بدن سے جب کفن کی نسبت
چہرے سے عیاں ہو پنجتن کی نسبت۔
یا ربّ میری تقدیر میں لکھ دے حشر
زہرا رضی اللہ عنہا و حسین رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ کی نسبت

آلِ نبی ﷺ کی محبت:

میرے دوستو! اس حدیث پاک سے پتہ چلا ہم اللہ تعالیٰ کے قہر سے اللہ تعالیٰ کے غضب سے اگر بچے ہوئے ہیں تو یہ سب صدقہ ہے سرکار مدینہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام کا اور سرکار کی آل پاک کا۔ اسی لیے میرے آقا نے قیامت تک اپنے امتیوں کو اپنے غلاموں کو اپنے نام لیواؤں کو اس بات کا حکم دیا کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّو اللّٰہَ ''میرے غلامو اللہ تعالیٰ کی ذات سے محبت کیا کرو اللہ تعالیٰ سے پیار کیا کرو کیوں؟ اس لیے کہ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِّنْ نِّعْمَتِہٖ ''وہ اللہ عزّ وجل اپنی نعمت سے تمہیں رزق عطا فرماتا ہے' تمہیں اپنی مہربانی سے روزی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی قرآن مجید پارہ ۳۰ سورۃ قریش میں یہی بات فرماتا ہے: فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ انہیں چاہیے اس گھر (بیت اللہ شریف) کے رب عزّ وجل کی بندگی کریں کیوں؟ فرمایا اَلَّذِیْ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ اس لیے کہ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا۔ سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ سے پیار کرو کیوں کہ اس نے تمہیں ہر نعمت سے نوازا ہے۔ پھر فرمایا! وَاَحِبُّوْنِیْ میرے ساتھ محبت کرو میرے ساتھ پیار کرو کیوں؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: لِحُبِّ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر' کیوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں۔ محبوب کا محبوب خود اپنا محبوب ہوتا ہے یہی بات خالق کائنات نے قرآن مجید پارہ ۳' سورۃ آل عمران آیت ۳۱ میں فرمائی' قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ' اے میرے حبیب تم لوگوں سے فرمادو اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب اللہ تعالیٰ کے دوست بننا چاہتے ہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ''میرے غلام بن جاؤ میرے فرمانبردار بن جاؤ' میری غلامی کے صدقے تم بھی محبوب الٰہی بن جاؤ گے''۔ سبحان اللہ' ہاں تو سرکار نے فرمایا میرے ساتھ محبت کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر پھر فرمایا وَاَحِبُّوْ اَھْلَ بَیْتِیْ اور میری آل سے' میری عترت سے پیار کرو کیوں؟ فرمایا: لِحُبِّیْ میری محبت کی خاطر' میرے پیار کی خاطر کیوں کہ وہ میرے محبوب ہیں۔

(ترمذی شریف جلد ۲' صفحہ ۲۱۹' مشکوٰۃ شریف' مداۃ شریف مشکوٰۃ جلد ۸' صفحہ ۲۹۲' ۲۹۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرکار نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ اے لوگو! اے میرے غلامو! اگر مجھ تک پہنچنا چاہتے ہو تو میری آل سے محبت کرو اور اگر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ محبت کرو اور اگر میری آل کو چھوڑ و گے نفرت کرو گے عداوت کرو گے تو مجھ تک پہنچنا میرے تک رسائی حاصل کرنا بڑا مشکل ہے' ناممکن ہے اور اگر میرے ساتھ پیار نہیں کرو گے محبت نہیں کرو گے' میرا دامن نہیں پکڑو گے میری غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں نہیں ڈالو گے تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا محال ہے' ناممکن ہے۔

اب غور کریں وہ لوگ جو کہتے ہیں جی ہم تو موحد ہیں ہم تو توحیدی ہیں' ہم تو وسیلے کے قائل نہیں ہیں' ہم تو براہ راست اللہ تعالیٰ کو ملنا چاہتے ہیں' ڈائریکٹ خدا سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں' وہ آلِ نبی ﷺ اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر کیسے اللہ تعالیٰ کی ذات تک پہنچیں گے؟ اے بھولے بھالے سنی مسلمان' تو نجدیوں' بے ادبوں' گستاخوں سے بچ کر رہنا کہیں ان کی باتوں میں نہ آ جانا۔

عظمت آلِ نبی ﷺ بھول نہ جانا لوگو
دیکھنا غیر کی باتوں میں نہ آنا لوگو

حب آلِ نبی ﷺ کا فائدہ:

سرکار مدینہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خالق کائنات کے پیارے حبیب ﷺ نے ایک دن اہل بیت کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! اے میرے غلامو! عرض کی جی آقا' فرمایا! میں تمہیں چند وظائف نہ بتاؤں جس سے دین اور دنیا میں کامیابیاں اور کامرانیاں تمہیں نصیب ہوں۔ عرض کی آقا ضرور کرم فرماؤ' ضرور مہربانی فرماؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو بندہ' جو انسان' جو میرا امتی توکل کی دولت سے مالا مال ہونا چاہے وہ میری آل سے میری اہل بیت سے محبت کرے۔ سبحان اللہ' میرے دوستو یاد رکھو جسے اللہ تعالیٰ توکل کی دولت عطا فرما دیتا ہے وہ بندہ دنیا کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فانی دولت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ تو میرے آقا نے فرمایا جو توکل کی دولت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ میری عترت سے' میری اولاد سے میری اہل بیت سے محبت کرے' پیار کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو بندہ علم اور حکمت حاصل کرنا چاہے' جو بندہ چاہتا ہے کہ میں عالم بن جاؤں' میں حکیم بن جاؤں تو اسے چاہیے کہ میری اہل بیت سے محبت کرے' میری عترت سے پیار کرے' میرے آقا نے فرمایا' جو انسان چاہتا ہے کہ میں مرنے کے بعد عذاب قبر سے بچ جاؤں' برزخ کے عذاب سے بچ جاؤں وہ میری آل سے پیار کرے' میری اہل بیت سے محبت کرے۔ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا! میرے غلامو' میرے صحابہ جو بندہ چاہتا ہے جو انسان چاہتا ہے میں قیامت والے دن بغیر حساب کے بغیر امتحان کے بلا روک ٹوک جنت میں چلا جاؤں وہ میری اہل بیت سے' وہ میری نسل سے' وہ میرے خاندان سے محبت کرے' پیار کرے۔ آخر میں میرے کملی والے نے بات کر کے کمال کر دیا فرمایا! فَوَاللّٰهِ مَا اَحَبَّهُمْ اَحَدٌ ''اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم جو بندہ میری اہل بیت سے محبت کرے گا' پیار کرے گا'' اِلَّا رِبْحٌ فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ''وہ انسان دنیا میں بھی کامیاب ہوگا اور قیامت والے دن بھی فائدہ اٹھائے گا''۔ سبحان اللہ

(اسعاف الرغبین' روح البیان' نزہۃ المجالس' شہادت نواسہ سید الابرار مناقب' آل نبی المختار ۱۷۶٬۱۷۵)

پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ

نبی ﷺ کی آل کی الفت میں مرجانا شہادت ہے
محبت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی بے شک عبادت ہے
جو اولاد نبی ﷺ کی دل میں حب لے کر ہے مرجاتا
بفرمان نبی ﷺ وہ وارث گل زار جنت ہے

میرے دوستو اس حدیث مبارک سے پتہ چلا کہ سرکار کی آل پاک سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیار کرنے والا محبت کرنے والا دونوں جہانوں میں کامیاب اور کامران ہے۔
یہاں بھی پاس ہے انشاء اللہ قیامت کو بھی پاس ہوگا' پاس ہو بھی کیوں نہ ہاتھوں میں دامن اہل بیت جو موجود ہے۔ امام الانبیاء سرکار مدینہ ﷺ کی وفات شریف کے بعد سرکار کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کعبہ شریف کی زیارت کیلئے مکّہ شریف تشریف لے گئے عمرہ کیا کعبہ شریف کا طواف کیا' کعبہ شریف کے طواف کے بعد آپ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ لیا' پھر فرمایا! لوگو سنو میں تم کو سرکار ابد قرار ﷺ کی ایک حدیث پاک سنانے والا ہوں مکّہ شریف میں آئے ہوئے وہ تمام لوگ جو اس وقت کعبہ شریف کا طواف کر رہے تھے زیارت کر رہے تھے وہ متوجہ ہوئے کہ خالق کائنات کے پیارے حبیب ﷺ کے صحابی سرکار کی کون سی حدیث مبارکہ سناتے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے لوگو میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا سرکار فرمارہے تھے کیا؟ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلَ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ کہ لوگو خبردار ہو جاؤ آگاہ ہو جاؤ' میری اہل بیت میری عترت' میری آل کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جیسے طوفان آنے سے پہلے سیّدنا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک لکڑی کی کشتی تیار کی تاکہ ماننے والے حضرت نوح علیہ السلام کے غلام اس پر سوار ہو کر طوفان سے بچ جائیں۔ سرکار نے فرمایا: مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ ''جو اُس میں سوار ہوگیا وہ پار ہوگیا وہ ڈوبنے سے بچ گیا' وہ غرق ہونے سے نجات پا گیا اور جو سوار ہونے سے رہ گیا وہ غرق ہوگیا' وہ تباہ و برباد ہوگیا' وہ ڈوب کر ہلاک ہوگیا''۔

(مشکوٰۃ شریف ۵۸۳' حلیۃ الاولیاء' مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸' صفحہ ۴۹۳' ۴۹۴)

سرکار کیا فرمارہے ہیں کہ جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوا بچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا جو رہ گیا غرق ہو گیا۔ اس طرح جس نے میری اہل بیت کا دامن پکڑ لیا وہ جہنم سے بچ گیا جو اہل بیت کے پیار سے دور ہوا وہ جہنم میں ڈوب گیا۔ یہ بات میرے آقا ﷺ نے کس کے بارے فرمائی اپنی آل کے بارے۔ ایک دوسرے مقام پر اپنے یاروں کی اپنے صحابہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں فَبِاَیِّهِمِ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ پس تم ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۵۶)

میرے دوستو توجہ فرماؤ سرکار کی تفسیر کیسی ہے فرمایا! میری آل کشتی ہے میرے صحابہ ستارے ہیں سبحان اللہ۔ اب ان سے پوچھئے جو کشتیوں میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ جو بحری جہازوں کو چلاتے ہیں کشتیوں میں سفر کرنے والے جانتے ہیں جب کشتی چلتی ہے تو انسان کی نظر انسان کی نگاہ ستاروں پر ہوتی ہے تب جا کر کشتی منزل مقصود پر پہنچتی ہے۔ بندہ پار جا کے کنارے لگتا ہے اگر ستارے نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں بندہ راستے سے بھٹک جاتا ہے منزل دور ہو جاتی ہے کامیابی ناممکن ہو جاتی ہے۔ پتا چلا کہ پار وہی لگتا ہے جو کشتی پر سوار ہو نگاہ ستاروں پر ہو۔ اگر کسی کو کشتی مل جائے ستارے نہ ملیں پھر بھی ناکام اگر ستارے نگاہ میں رہیں کشتی نہ ملے پھر بھی ناکام بلاشبہ و بلا مثال یہ دنیا ایک سمندر ہے میرے نبی ﷺ کی آل کشتی ہے سرکار کے صحابہ ستارے ہیں منزل مقصود تک وہ پہنچے گا پار وہی ہوگا جو دونوں کے دامن سے وابستہ رہے گا جو دونوں سے اپنی نسبت قائم رکھے گا جو دونوں کا پیار سینے میں رکھے گا مذہب کی دنیا پھر کے دیکھو کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف ستاروں کو دیکھ رہے ہیں لیکن کشتی میں سوار نہیں کچھ ایسے ہیں جو صرف کشتی میں بیٹھے ہیں ستاروں کو نہیں دیکھتے یہی وجہ ہے کہ ولی کامل نہ خارجیوں میں ہوا ہے نہ رافضیوں میں کیونکہ خارجی کشتی سے تنگ ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رافضی ستاروں سے بیزار۔ الحمدللہ سنّی حنفی بریلوی کو خالق کائنات نے یہ شرف عطا فرمایا ہے یہ کمال عطاء فرمایا ہے کہ کشتی میں بیٹھے ہیں' ستاروں پر نگاہ جمی ہوئی ہے پھر بیڑا کیوں نہ پار ہو' پھر منزل تک کیوں نہ پہنچیں پھر کامیابی کیوں نہ قدم چومے۔ امام اہل سنّت مجدد دین وملت کشتہ عشق رسالت حضرت علاّمہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کے پیارے نواسے سیّدنا ومولانا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پیارے نانا جان نے فرمایا! لِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے وَاَسَاسُ الْاِسْلَامِ اور اسلام کی بھی ایک بنیاد ہے۔ وہ بنیاد کیا ہے؟ فرمایا! حُبُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحُبُّ اَهْلِ بَيْتِهٖ ''اسلام کی بنیاد حضور علیہ السلام کے صحابہ اور اہل بیت کی محبت ہے اس کا پیار ہے' ان سے عقیدت ہے' ان کی غلامی ہے۔ (برکات آل رسول ۲۴۶)

امام الاولیا شیر خدا حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ امام الانبیا حبیب کبریا' سرکار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب قیامت کا دن ہوگا نیچے جہنم ہوگی جہنم پر پل صراط بچھی ہوگی میری اُمت پل صراط سے گزرے گی اَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ تو سرکار نے فرمایا تم میں سے پل صراط پر ثابت قدم وہ ہوگا' پل صراط سے بے فکر ہوکر ثابت قدم ہوکر وہ گزرے گا۔ اَشَدُّكُمْ حُبًّا لِاَهْلِ بَيْتِيْ وَاَصْحَابِيْ جس کے سینے میں جس کے دل میں میری اہل بیت اور میرے صحابہ کا سچا پیار ہوگا' سچی عقیدت ہوگی۔ (برکات آل رسول ۲۴۷)

حضرات محترم! سرکار کے ان دو فرامین سے پتا چلا بیڑا اس کا پار ہوگا جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ایک ہاتھ میں دامن صحابہ ہوگا' دوسرے ہاتھ میں دامن اہل بیت ہوگا اگر اہل بیت کو چھوڑ کر صرف صحابہ سے محبت کی جائے تو وہ محبت بھی قبول نہیں اگر صحابہ کو چھوڑ کر صرف اہل بیت سے پیار کیا جائے تو وہ بھی نا قابل قبول' کامیاب وہ ہے جو دونوں کا غلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم سنی حنفی بریلوی صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہل بیت کے بھی خادم ہیں۔ ہم حضور کی آل کے بھی غلام ہیں نسل کے بھی غلام ہیں۔ ہم تو ہاتھ جوڑ کر گلے میں پگڑی ڈال کر سر جھکا کے مدینے شریف کی طرف چہرہ کر کے کہتے ہیں کہ

میں تیرے سارے ٹبر دی گولی وے اک تیرے دم بدلے
میں اچا کدی نئیں بولی وے اک تیرے دم بدلے

میرے دوستو عرض یہ کر رہا تھا کہ اہل بیت کی محبت پیار ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اگر اہل بیت سے عقیدت نہیں' پیار نہیں تو وہ انسان کامیاب نہیں بعض نام نہاد محبتِ اہل بیت کے دعوے دار لوگوں میں کہتے ہیں کہ جتنا پیار اہل بیت سے ہمیں ہے اتنا کسی کو نہیں سنی تو برائے نام اہل بیت سے پیار کرتے ہیں۔

اہل بیت کی محبت:

میرے دوستو! میں دعوے سے کہتا ہوں پوری کائنات میں وہ سنی سنی ہی نہیں جس کے سینے میں جس کے دل میں اہل بیت کی محبت' اہل بیت کا پیار نہیں۔ آپ مخالفین کی بھی کتابیں پڑھیں پھر اہل سنت و جماعت کی بھی کتابیں پڑھیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ سچا اہل بیت کا محب کون ہے؟ جتنی شان جتنا مقام سرکار کی آل کا سنی بیان کرتے ہیں کوئی مائی کا لال پوری دنیا میں نہیں کرسکتا۔ نظم ہو یا نثر الفاظ ہوں یا اشعار کوئی بھی صورت دیکھ لیں آپ کو ہر میدان میں سنی محبت اہل بیت میں آگے ہی نظر آئے گا۔ خواجہ خواجگان چشتیوں کے سردار حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کون معین الدین؟ جو آج سے تقریباً ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزار سال پہلے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو میرے آقا نے آپ کی ڈیوٹی ہندوستان کے شہر اجمیر میں لگائی آپ سرکار کے دربار پرانوار سے اجازت لے کر ہندوستان کی طرف چلے سب سے پہلے نجف اشرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ثواب کا نذرانہ پیش کر کے فیوض و برکات سے جھولیاں بھر کر پھر کربلا شریف سیّد الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے۔ اللہ اکبر' جب خواجہ صاحب نے سرکار کے نواسے کا مزار پر انوار دیکھا تو آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں اچھل پڑے' امام کے مزار پر انوار کو چوما پھر ہاتھ باندھ کر گردن جھکا کر آنکھوں سے آنسو بہا کر زبان حال سے عرض کیا کہ

شاہ است حسین رضی اللہ عنہ پادشاہ است حسین رضی اللہ عنہ
دین است حسین رضی اللہ عنہ دین پناہ است حسین رضی اللہ عنہ

امام کائنات کے سردار ہیں' امام حسین رضی اللہ عنہ کائنات کے بادشاہ ہیں' امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کا دین ہیں' امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دین کو پناہ دینے والے ہیں۔

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین رضی اللہ عنہ

امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے میدان میں سر پاک کٹوا دیا لیکن یزید پلید کے ناپاک ہاتھوں میں اپنے پاک ہاتھ نہیں دیئے۔

حضور خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ سچی بات تو یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کلمہ لا الٰہ کی بنیاد ہیں' سبحان اللہ کیا پیاری بات فرمائی۔ میرے آقا میرے مولا سید خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خواجہ صاحب کون ہیں؟ پتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو سن لو خواجہ غریب نواز سنی ہیں حنفی ہیں' چشتیوں کے سردار ہیں'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّدنا شیخ شرف الدّین المعروف شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اپنے مریدوں کو اپنے شاگردوں کو فرمایا کرتے تھے کہ اے دوستو جب بھی کوئی مشکل پیش آئے جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگا کرو تو یوں کہا کرو

الٰہی بحق بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ برقول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم ردکنی ورقبول من و دست و دامانِ آلِ رسول

اے خالق کائنات تجھے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد پاک کا واسطہ مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب فرمانا' میرا خاتمہ ایمان پر کرنا' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ناز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ اے ربِ کائنات اگر تو نے میری دعا قبول نہ کی تو قیامت والے دن میں اولادِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پکڑ کر تیرے دربار میں آؤں گا پھر تو انکے صدقے ضرور کرم فرمائے گا۔ یہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ جانتے ہو کون ہیں؟ سنّی ہیں حنفی ہیں۔ شیخ الحدیث فنافی الرسول حضرت علاّمہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیُّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ شاہ مرداں ہیں' آپ شیر یزداں ہیں' آپ اللہ تعالیٰ کی طاقت کا مظہر ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ جیسا دنیا میں جوان کوئی نہیں۔ ذوالفقار جیسی تلوار کوئی نہیں' سبحان اللہ۔ یہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی کون ہیں؟ نہیں جانتے تو سنو یہ سنّی ہیں یہ حنفی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت کشتہ عشق رسالت سیّدنا الشاہ احمد رضا خاں جن کو ساری دنیا جانتی ہے سنّی ہیں حنفی ہیں فرماتے ہیں' آقا میرے مولا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عاشق مدینہ مولانا محمد علی جوہر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

قتل حسین رضی اللہ عنہ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یہ مولانا محمد علی جوہر بھی سنّی حنفی ہیں۔ مفکر اسلام، شاعرِ اسلام، شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوز صدیق رضی اللہ عنہ دے

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ

اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضربِ ید اللّٰہی اک سجدۂ شبیری

یہ ڈاکٹر محمد اقبال بھی سنّی حنفی تھے۔ پیر سیّد نصیر الدین گولڑوی فرماتے ہیں کہ

خدا دیتا ہے کھا لیتا ہوں پنجتن نام کے ٹکڑے
انہیں کے در سے ملتے ہیں صبح و شام کے ٹکڑے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

یا حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ جھوم کر ہم جو سنائیں گے ترانہ تیرا
بخش دے گا تیری خاطر ہمیں نانا تیرا

یہ سیّد نصیر الدین نصیر جانتے ہو کون ہیں؟ یہ سیّدنا مہر علی شاہ گولڑوی کے پوتے ہیں اور سنّی حنفی ہیں۔ اللہ اکبر۔ خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ ہر مسلمان ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ اس کے سینے میں سرکار کی آل کی محبت موجود ہو۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مسلمان بندہ مومن انسان مرنے کے قریب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا ہے اس کی روح کے قبض کا وقت آتا ہے وہ بولنا چھوڑ دیتا ہے تو فرشتے اس سے چار چیزوں کے بارے سوال کرتے ہیں۔ اللہ اکبر' وہ کون سے سوال ہوتے ہیں مرنے والے سے کیا پوچھا جاتا ہے؟ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلی یہ بات پوچھی جاتی ہے اے اللہ تعالیٰ کے بندے' اللہ تعالیٰ نے جو تجھے اتنے سال اتنے مہینے عمر عطا کی زندگی بخشی بتا تو نے اپنی ساری زندگی کیسے گزاری ہے؟ اللہ غنی میرے دوستو توجہ فرماؤ کتنا مشکل سوال ہے۔ بتایئے جب ہم مریں گے کیا جواب دیں گے؟ وہاں تو جان چھڑانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا' معافی دلانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا' سفارش کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا' بولو کیا جواب دو گے کیا بتاؤ گے؟ کیا یہی جواب دو گے ہم نے جھوٹ بولتے زندگی گزاری ہے۔ حسد کرتے زندگی گزاری ہے۔ اپنے پرائے کے گلے شکوے کرتے زندگی گزاری ہے۔ شرابیں پی پی کر زندگی گزاری ہے۔ زنا اور قتل جیسے کبیرہ گناہ کر کے زندگی گزاری ہے بندوں کے حقوق غصب کرتے زندگی گزاری ہے' بے نماز ہو کر زندگی گزاری ہے' روزہ نہ رکھ کے' زکوٰۃ نہ دے کے حج نہ کر کے زندگی گزاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں زندگی گزاری ہے۔ تو سب بولو سوچو کیا جواب دو گے قبل اس کے موت کا وقت آ جائے مرنے کا ٹائم آ جائے اب بھی وقت ہے آؤ توبہ کر لیں' آؤ اللہ تعالیٰ سے اپنے جرموں کی معافی مانگ لیں اپنی خطاؤں کی تلافی کرا لیں وہ بڑا کریم ہے وہ بڑا رحیم ہے۔ آج وقت ہے کہیں قبر میں حشر میں پچھتانا نہ پڑے۔ قلندر کھڑی حضرت میاں محمد علیہ الرحمۃ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

چٹی چادر عملاں والی تے داغ نہ لاویں جنیاں
تے روز قیامت پھر نہ آکھیں ہائے ربا کی بنیاں

سرکار فرماتے ہیں مرنے والے سے دوسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بندے اس جسم کو کس کام میں استعمال کیا ہے؟ اپنے وجود سے تو نے کیا کیا کام لیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں استعمال کیا ہے شیطانی کاموں میں استعمال کیا ہے؟ بتا جواب دے؟ سرکار فرماتے ہیں مرنے والے سے تیسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دولت عطاء فرمائی بتا اس مال کو کہاں کہاں خرچ کیا ہے؟ مال اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے اپنی ضرورت کیلئے خرچ کیا ہے یا مال کو فضول کاموں میں شیطانی کاموں میں خرچ کیا ہے؟ اللہ اکبر' چوتھا سوال ہوتا ہے بتا اپنی زندگی میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور آپ کی آل سے پیار کیا ہے کہ نہیں؟ محبت کی ہے یا نہیں؟ بتا جواب دے بول۔ (برکات رسول ۲۴۷)۔

حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ نے فرمایا کہ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ کوئی بندہ کوئی انسان مومن نہیں ہوسکتا حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ جب تک وہ بندہ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ سمجھے وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اور میری اولاد کو اپنی اولاد سے زیادہ پیارا نہ سمجھے وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ اور میرے گھر والوں کو اپنے گھر والوں سے زیادہ عزیز نہ سمجھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات کیوں فرمائی؟ وجہ کیا تھی؟ حکمت کیا تھی؟ تو اس کی وضاحت بھی میرے آقا نے خود اپنی زبان مقدس سے فرمادی مرے آقا نے فرمایا! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مجھے قسم ہے اس رب عزّ وجل کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لَا یَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُہٗ اِلَّا بِمَعْرِفَۃِ حَقِّنَا جس انسان نے جس مومن نے ہمارے حق کو نہیں پہچانا اس بندے کو اس کا کوئی نیک عمل (نماز' روزہ' حج و زکوٰۃ کسی قسم کی نیکی) فائدہ نہیں دے گا۔ نیکیاں اسی کو کام آئیں گی اچھے کام اسی کو فائدے دیں گے جس نے ہمارے ساتھ محبت کی ہمارے ساتھ پیار پایا اللہ غنی' آل نبی ﷺ سے جو محبت کرے گا سرکار کے پیاروں سے جو پیار کرے گا اسے کیا فائدہ ہوگا یہ بات بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے آقا نے بتا دی۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالق کائنات کے یار نے فرمایا: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ یَوْمًا خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ جو بندہ جو مسلمان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کے ساتھ صرف ایک دن محبت میں گزارے خالق کائنات اس بندے کو ایک سال کی عبادت سے زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ وَمَنْ مَّاتَ عَلَیْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اور جو بندہ آل نبی کی محبت میں مر جائے اللہ تعالیٰ اسے ان کی محبت کے صدقے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (برکات آل رسول ۲۴۴، ۲۴۵، نور الابصار جلد نمبر ا صفحہ ۲۳، ۲۴)

حضرات محترم! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے پتا چلا کہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے ہر مومن کیلئے یہ لازم ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے محبت کرے۔ پیار کرنے ان سے عقیدت رکھے، ان کے ساتھ دل و جان سے پیار کرے الحمد للہ سرکار کے جو سچے سچے غلام ہیں وہ تو ہمیشہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالی سرکار کے دیوانے قیامت تک آپ کی آل سے پیار کرتے رہیں گے لیکن اب دیکھنا یہ ہے سوچنا یہ ہے کہ غور اس بات پہ کرنا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے پیار کرنے کا محبت کرنے کا ہمیں فائدہ کیا ہوگا؟ ہمیں کیا نفع ہوگا ہمیں کیا اجر و ثواب ملے گا؟

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت:

تو آیئے یہ بات سدرہ کے راہی سے پوچھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے ماہی سے پوچھتے ہیں، آقا آپ کی عترت سے آپ کی آل سے آپ کے گھرانے سے پیار کرنے سے محبت کرنے سے ہمیں کیا ملے گا؟ ہمیں کیا نفع ہوگا تو سنیئے میرے آقا نے جواب دیا والضحیٰ کے چہرے والا بولا یُوْحٰی کی زبان والا بولا مازاغ کے ڈورے والا بولا اَلَمْ نَشْرَحْ کے سینے والا بولا یَدُ اللّٰهِ کے ہاتھوں والا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بولا لِسَانُ اللّٰہِ کی پیاری زبان والا بولا کہ مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ مُؤْمِنًا جو انسان جو بندہ میری آل سے محبت کرتے کرتے مرا' میری آل کے نعرے لگاتا ہوا دنیا سے گیا وہ مومن ہو کر مرے گا۔ میں خود اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔ خالق کائنات کے یار نے فرمایا! مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ شَہِیْدًا جو مسلمان میری آل کے پیار میں زندگی بسر کرتا ہوا مرا اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا مرتبہ عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ تَائِبًا جو انسان آل محمد ﷺ کی محبت میں مرا وہ سچی توبہ کر کے مرا۔

جو اہل بیت محمد ﷺ پر بھیجتے ہیں درود
اللہ ان کی عبادت کرتا ہے قبول
جو اہل بیت سے غفلت کی بھول کرتا ہے
ہزار سجدے کرے فضول کرتا ہے

خالق کائنات کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ مَغْفُوْرًا جو انسان آل محمد ﷺ کی محبت میں زندگی بسر کرتا مرے وہ گناہوں سے پاک ہو کر بخشا ہوا مرے گا۔

میرے دوستو! توجہ کرو کتنا بڑا انعام ہے اس انسان کیلئے جس کے دل میں میرے آقا کی آل کا پیار ہے دیکھو ناں آج ہر بندے کی' ہر مومن کی' ہر مسلمان کی' ہر کلمہ پڑھنے والے کی یہ تمنا ہے یہ آرزو ہے' یہ حسرت ہے میں مروں تو گناہوں سے پاک ہو کر مجھے موت آئے' نمازی نماز پڑھتا ہے تا کہ بخشا جاؤں' حاجی حج کرتا ہے تا کہ بخشا جاؤں سخی سخاوت کرتا ہے تا کہ میں بخشا جاؤں' مدینے والے آقا نے آواز دی اے میرے غلام! اے میرے نعرے مارنے والے انسان! ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طریقہ بخشنے کا میں بھی تمہیں بتاؤں؟ سوہنا وہ کون سا فرمایا' میری آل سے سچی محبت کرتو بخشا جائے گا۔ اللہ اکبر' محرم شریف کا مہینہ دس محرم کی رات زمانے کے غوث حضرت سیّدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ شریف میں عشاء کی نماز پڑھ کر مصلیٰ بچھا کر نوافل پڑھ کے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک پر درود وسلام کے گجرے پیش فرما رہے ہیں۔ درود وسلام پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی خواب میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوگئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار پر انوار ہوگیا۔ قدم بوسی کی ہاتھوں کو چوما پھر بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر میرے آقا نے فرمایا دس محرم کو فرائض واجبات ادا کرنے کے بعد اپنی طاقت کے مطابق جتنے ہوسکیں نوافل پڑھنے کے بعد ان تمام نوافل کا ثواب میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں شہزادوں کو ثواب پہنچایا کرو آقا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا ثواب تم بخشتے آؤ قیامت والے دن تیری بخشش کا میں آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضامن ہوں گا۔ عرض کی آقا ٹھیک ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب تک زندہ رہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دس محرم شریف کو زیادہ سے زیادہ نفل پڑھ کر ثواب پہنچاتے رہے۔ (سیرت نبی بعد وصال النبی جلد ۲' صفحہ ۵۶) امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی یہی عمل کرتے رہے جب آپ کی وفات شریف کا وقت قریب آیا تو چہرہ مدینہ پاک کی طرف کیا ہاتھ باندھ لیے اور عرض کی کہ

لے سجنا اساں توڑ نبھائی تے جان دِتی راہ تیرے
حشر دیہاڑے شرماں تینوں تے کج لیں پردے میرے

خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری آل سے پیار کرنے والا جب مرے گا' گناہ بخشا کر مرے گا۔ ناں ناں بلکہ سرکار نے اور کرم کرتے ہوئے فرمایا کہ مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم جو انسان آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے ہوئے مرے گا پھر ہوگا کیا؟ فرمایا: بَشَّـــرَہٗ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَّ نَكِيْرٌ مرنے سے پہلے فوت ہونے سے پہلے ملک الموت اور منکر نکیر اسے جنت کی خوش خبری دیتے ہیں۔گویا کہتے ہیں اے مرنے والے گھبرا نہیں پریشان نہ ہو تو نے ساری زندگی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے پیار کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تیرے لیے جنت کے باغات تیار کر رکھے ہیں۔ اللہ غنیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ جو انسان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں فوت ہوتا ہے جَعَلَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ مَزَارَ مَلٰئِكَةِ الرَّحْمَةِ تو خالق کائنات اس کی قبر کو فرشتوں کیلئے زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔ ہر روز عرش کے فرشتے اس کی قبر کی زیارت کیلئے تشریف لاتے ہیں سبحان اللہ کیا شان ہے آل نبی ﷺ کے حب دار کی کہ مرنے کے بعد بھی اس کی قبر پر رونقیں لگی رہتی ہیں دیکھ لو ناں جنہوں نے سرکار کی آل سے سچا پیار کیا ان کی قبریں آج بھی آباد ہیں۔ ان کے مزارات پر عرش سے فرشتے آتے ہیں۔ فرش سے سرکار کے مومن غلام جاتے ہیں کہیں قرآن پڑھا جا رہا ہے' کہیں درود و سلام پڑھا جا رہا ہے کہیں نعت خوانی ہو رہی ہے' کہیں تقریریں ہو رہی ہیں' کہیں ذکر الٰہی کی محفلیں سجی ہیں یہ سب کیا ہے؟ یہ برکت ہے آلِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی۔

سرکار کائنات نے فرمایا! مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جو انسان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں مرتا ہے پھر کیا ہوتا ہے فرمایا! فُتِحَ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ بَابَانِ اِلَى الْجَنَّةِ اس کی قبر میں جنت میں سے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں گویا کہا جاتا ہے اے مرنے والے قبر میں لیٹے لیٹے جنت کے مزے لیتا رہو۔ صرف دروازے ہی نہیں بلکہ سرکار نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جو میرا غلام میری آل کے پیار میں فوت ہوتا ہے پھر کیا ہوتا ہے فرمایا: يُزَفُّ اِلَى الْجَنَّةِ اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑی عزت کے ساتھ بڑی تعظیم کے ساتھ جنت میں لے جایا جاتا ہے کیسے فرمایا! كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسِ اِلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا جیسے پہلی رات کی دلہن کو عزت کے ساتھ تکریم کے ساتھ دولہا کے گھر پہنچایا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن عربی جلد ۳' صفحہ ۳۳۴' تفسیر کبیر جلد ۲۷' صفحہ ۱۲۵' ۱۲۲' تفسیر روح البیان پ ۲۵ صفحہ ۸۱' نور الابصار جلد ۱ صفحہ ۲۰۴' برکات آل رسول ۲۲۳' صواعق محرقہ ۶۸' ۷' تفسیر کبیر جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۶' تفسیر کشاف جلد ۴ صفحہ ۳۳۹)۔ شیعہ حضرات کے معتبر عالم علامہ ابوالحسین علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۰۷ پر یہ احادیث نقل کی پتہ چلا کہ آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا غلام کامیاب ہی کامیاب ہے اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ

دو جگ وچ آرام جے چاہویں تے نہ چھڈیں در پنجتن دا
ہور کسے تو ڈرنہ بھاویں نے وکھیں دل وچ ڈر پنجتن دا
نامنظور عبادت تیری جے نئیں پیار اگر پنجتن دا
اعظم اونہوں اگ کیوں ساڑے تے جندے دل وچ گھر پنجتن دا

میرے دوستو! ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا سرکار کی آل سے سچا پیار کرنے والا دنیا سے جب جاتا ہے تو بڑے اعزاز کے ساتھ بڑی شان و شوکت کے ساتھ جاتا ہے جب ایسے مستانے کو موت آتی ہے تو مومن ہو کر مرتا ہے شہادت کا درجہ پا کر مرتا ہے بخشش کی ڈگری لے کر مرتا ہے تو بعد تائب ہو کر مرتا ہے' مرنے کے بعد اس کی قبر مزار ملائکہ بن جاتی ہے اسے عزت کے ساتھ جنت میں داخل کیا جاتا ہے' پر اب دیکھنا یہ ہے کہ سچا آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا محب ہے کون سچی عقیدت کون رکھتا ہے' سچا پیار کون کرتا ہے؟۔

سچا محبّ کون؟

کیونکہ مسلمانوں کے کئی فرقے ہیں کئی گروہ ہیں' کئی جماعتیں' کئی مسالک ہیں' ہر فرقہ' ہر گروہ' ہر جماعت ہر مسلک والا یہی کہتا ہے کہ ال بیت کا سچا محبّ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہوں، سچی عقیدت مجھے ہے، سچا پیار میں کرتا ہوں۔ شیعہ حضرات کہتے ہیں ہم سچے محبّ اہل بیت ہیں۔ خارجیوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں ہمیں آلِ نبی ﷺ سے سچی محبت ہے نجدیوں سے پوچھو تو وہ دعویٰ کرتے ہیں ہمیں سب سے زیادہ سرکار کی آل سے محبت ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ہم نبی پاک کی آل سے سچی محبت کرتے ہیں۔ اب ایک عام آدمی سوچ میں پڑ گیا کہ میں کہا جاؤں کدھر جاؤں ہر گروہ، ہر فرقہ سچائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اللہ غنی، اب پہچان کیسے کریں اب فیصلہ کیسے کریں کہ ان میں سے سچا کون ہے حق پر کون ہے؟

میرے دوستو! آئیں اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ اپنے دعویٰ میں کون سچا ہے۔ آلِ نبی ﷺ سے سچی محبت کون کرتا ہے تا کہ سارے جھگڑے سارے اختلافات ختم ہو جائیں۔ مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین کی سچی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ سوال ہوتا ہے کہ فیصلہ کرے گا کون؟ اگر وہابیوں سے کرایا تو وہ اپنی بات کرے گا۔ اگر شیعہ حضرات سے کرایا تو وہ اپنے حق میں فیصلہ دے گا اگر خارجیوں سے کرایا تو انہوں نے اپنی سچائی ثابت کرنی ہے۔ اگر اہل سنت سے کرایا تو انہوں نے اپنے حق میں فتویٰ دینا ہے۔ پھر بات وہی کی وہی رہے گی۔ آیئے فیصلہ اس سے کراتے ہیں، انصاف اس سے کراتے ہیں جس کی سچائی جس کی دیانت، جس کی صداقت پر کسی کو شک نہیں جو اپنی مرضی سے بولتا نہیں ساری دنیا بولتی ہے اپنی مرضی سے، مشیر بولے اپنی مرضی سے، مولوی بولے اپنی مرضی سے، پیر بولے اپنی مرضی سے وزیر بولے اپنی مرضی سے، سفیر بولے اپنی مرضی سے پر رب عزّ وجل کا حبیب بولے رب عزّ وجل کی مرضی سے ہر انسان بولتا ہے ہر آدمی بولتا ہے، پر بولنے بولنے کا اپنا انداز ہے۔ لیڈر بھی بولتے ہیں، پروفیسر بھی بولتے ہیں، نعت خوان بھی بولتے ہیں، علماء بھی بولتے ہیں، مفتی بھی بولتے ہیں، انداز اپنا اپنا طریقہ اپنا اپنا جب کوئی لیڈر بولتا ہے تو اس کی زبان سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سماجی بات نکلے گی یا سیاست نکلے گی' جب نعت خوان بولتا ہے اس کی زبان سے یا حمد نکلے گی یا نعت نکلے گی' جب کوئی مقرر بولتا ہے تو اس کے منہ سے یا تقریر نکلے گی یا خطاب نکلے گا' جب کوئی مفتی بولتا ہے سو اس کی زبان سے یا نصیحت نکلے گی یا فتویٰ نکلے گا' جب کوئی فقیہ بولتا ہے تو اس کی زبان سے فقہہ نکلے گی یا مسئلہ نکلے گا جب کوئی ولی بولتا ہے اس کی زبان سے یا تسبیح نکلے گی یا ذکر نکلے گا' جب کوئی صحابی بولے گا تو اس کی زبان سے یا روایت نکلے گی یا بیان نکلے گا' لیکن رب کائنات کی قسم جب میرا مدینے والا بولتا ہے' جب رب عزّ وجل کا ماہی بولتا ہے تو اس کی زبان سے یا حدیث نکلتی ہے یا قرآن نکلتا ہے۔

میرے نبی ﷺ دی زبان ساڈھے واسطے قرآن
کیے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

خالق کائنات بھی یار کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے فرماتا ہے: مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی میرا محبوب کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتا اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ''وہ تو نہیں مگر جو وحی کی جاتی ہے انہیں'' (پارہ ۲۷ سورۃ النجم)

پتہ چلا سرکار کی زبان پر خدا عزّ وجل بولتا ہے سرکار کا فیصلہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اب آیئے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں چلتے ہیں ہم عالم تصورات میں' عالم تخیلات میں عرض کرتے ہیں کملی والیا اللہ تعالیٰ کے محبوبا تیری اُمت میں جھگڑا ہو گیا ہے ایک گروہ کہتا ہے ہم سچے محب آلِ نبی ﷺ ہیں' دوسرا کہتا ہے ہم سچے محب اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہیں' اب آپ ہی فرمائیں کون سچا ہے؟ کون حق پر ہے؟ تو سنیے میرے آقا نے جواب دیا یہ جواب شیعہ حضرات کے معتبر اور مستند عالم علامہ ابوالحسین علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول صفحہ ۱۰۷ باب ماجاء فی حجتہ علیہ السلام' شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجدد علامہ ابو جعفر شیخ محمد بن علی صدوق اپنی کتاب جامع الاخبار صفحہ ۱۸۹ میں تحریر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔

حضرات! یہ بھی سن لیں یہ علامہ صدوق شیعہ حضرات کے نزدیک ایسے ہی معتبر ہیں جیسے ہمارے اہل سنّت کے نزدیک امام مسلم جنہوں نے مسلم شریف لکھی کوئی معمولی عالم نہیں ہے۔ اب فیصلہ سنیے سرکار اپنی آل کی عظمت بیان کررہے ہیں اپنی آل کی محبت کی بات کررہے ہیں کہ میری آل سے محبت کرنے والے کا یہ مقام ہوگا' یہ شان ہوگی۔ میرے آقا کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا آقا ذرا یہ بھی بتا دیجئے کہ سچا محبّ کون ہوگا۔ سچا آپ کی آل کا عقیدت مند کون ہوگا کیونکہ آپ نے خود فرمایا ہے میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ ذرا وضاحت فرمادیں تاکہ سچّے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے فرق ہو جائے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ سنا تو مسکرا پڑے اور مسکراتے ہوئے جواب دیا کونسا؟ فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جو بندہ مسلمان میری آل سے پیار کرتے کرتے' محبت کرتے کرتے مرا فرمایا مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل سنّت و جماعت کے عقیدے پر مرا وہ سنی ہو کر مرا۔ اللہ غنی آگے میرے آقا نے فرمایا وَلَيْسَ عَلٰی مَنْ مَّاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ جو اہل سنّت و جماعت کے عقیدے پر مرا میرے آقا فرماتے ہیں عَذَابَ الْقَبْرِ وَلَا شِدَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اس بندے کو نہ عذاب ہوگا۔ اور نہ ہی قیامت والے دن اس کے ساتھ کسی قسم کی سختی۔ مطلب یہ کہ ہر جگہ کرم ہی کرم ہوگا۔

(جامع الاخبار صفحہ ۱۷۸ فصل ۳۶ فی صلوٰۃ الجماعۃ تحفہ جعفریہ جلد ۳ '۱۸۲)۔

میرے دوستو! شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے اور شیخ صدوق کی تحریر سے یہ بات سورج کی طرح روشن ہوگئی کہ اہل بیت کے حقیقی دوست' سچّے محب اصلی حب دار صرف اور صرف اہل سنّت و جماعت ہیں۔ اب میں شیعہ حضرات کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت میں عرض کروں گا کہ اے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا رسول ماننے والو یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو چلو ہماری بات نہیں مانتے تو نہ مانو کم از کم اپنے بزرگوں کی تو مان لو نہیں پھر کہنا پڑے گا کہ

بعض رنداں تے مر مر جاویں تے بعض تکیں وٹ کھاویں
بعضیاں منیں بعضیاں منکر تے دس منصف کیویں سداویں

حضرات محترم! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ سرکار کی آل پاک سے پیار کرنے والا دونوں جہانوں میں سرخرو ہے لیکن بعض حضرات ایسے بھی ہیں جن کو سرکار کی آل پاک سے عداوت ہے دشمنی ہے ان کا کیا بنے گا ان کو کیا سزا ملے گی۔

دشمنان آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا:

یہ بھی سن لیجئے امام الانبیا کائنات کے والی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارَ جس مسلمان نے جس مومن نے میری اولاد اور میرے انصار کو نہیں پہچانا ان کی تعظیم نہیں کی ان سے پیار نہیں کیا ان سے محبت نہیں کی فَھُوَ لِاَحَدٍ ثَلَاثٍ اس بندے میں تین عیبوں میں سے ایک عیب ضرور ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کون کون سے عیب ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا! اِمَّا مُنَافِقٌ یا وہ منافق ہوگا وَاِمَّا لِزَنْیَۃٍ یا وہ حرامی ہوگا وَاِمَّا لِغَیْرِ طُھْرٍ یَعْنِیْ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ عَلٰی غَیْرِ طُھْرٍ یا اس کی ماں اس سے جب حاملہ ہوئی وہ پاک نہیں ہوگی۔ (وہ حیض کے دنوں میں یا نفاس کے دنوں میں حاملہ ہوئی ہوگی)۔ (تفسیر روح البیان ۱۲' صفحہ ۵۴۴' صواعق محرقہ ۵۸۰' برکات آل رسول ۲۵۸' آل رسول جلد نمبر ۱' صفحہ ۱۱۵)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ اَبْغَضَ اَھْلَ الْبَیْتِ فَھُوَ مُنَافِقٌ جس انسان نے اہل بیت کے ساتھ عداوت رکھی بغض رکھا میرے آقا نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں وہ منافق ہے۔ (صواعق محرقہ ۵۸۳' برکات آل رسول ۲۵۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے دوستو! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا جو بندہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل سے بغض رکھتا ہے عداوت کرتا ہے وہ منافق ہے' وہ حرامی ہے وہ مومن بھی نہیں ہوسکتا وہ حلالی بھی نہیں ہوسکتا۔ اب میں دعوت فکر دیتا ہوں اب میں اپیل کرتا ہوں انصاف کی کہ جو بندہ سرکار کی آل کا بے ادب ہے وہ منافق ہے' حرامی ہے تو جو انسان' جو بندہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی بے ادب ہو سرکار کا گستاخ ہو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ منافق ہے یا مومن؟ حرامی ہے یا حلالی۔ فیصلہ آپ پر یہ تو دنیا میں گستاخ اہل بیت کی بات ہے۔ اب یہ دیکھنا کہ اہل بیت کے بے ادب کی نیکیاں کس کام کی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو بندہ میری آل سے عداوت رکھے' میری اولاد سے دشمنی رکھے فَصَلّٰی وَصَامَ پھر وہ نمازیں بھی پڑھے روزے بھی رکھے ثُمَّ مَاتَ پھر وہ مرجائے' وہ دنیا سے چلا جائے ثُمَّ لَقِیَ اللّٰہَ وَ مُبغِضٌ لِاَھْلِ الْبَیْتِ مُحَمَّدٍ پھر اہل بیت سے عداوت کرتا کرتا اہل بیت سے بغض کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو پھر ہوگا کیا؟ فرمایا اسے نمازیں کام نہیں آئیں گی روزے کام نہیں آئیں گے بلکہ دَخَلَ النَّارَ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا وہ آگ میں داخل ہوگا۔ نمازی ہو روزوں کا پابند ہو' پھر میری آل کا دشمن ہو وہ دوزخی ہے۔ اللہ اکبر' (صواعق محرقہ عربی ۱۷۴ اردو ۵۸۵ برکات آل رسول ۲۵۷) پتہ چلا کہ

نمازیں پڑھے جا اذانیں دیئے جا
شب و روز سجدوں پہ سجدے کیے جا
نمازیں اسی کی اذانیں اسی کی
جسے پنجتن کا گھرانہ ملا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے
بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے

جنوں پنجتن نال پیار نئیں اوہدے کلمے دا اعتبار نئیں
جیہڑا چوں یاراں دا یار نئیں اوبھی جنت دا حقدار نئیں
لکھ نفل نمازاں پڑھ بھاویں لکھ لے سجدے کر بھاویں
جے آلِ نبی ﷺ دا دشمن اے تیرا بیڑا ہونا پار نئیں

اب سنیے گستاخ آلِ نبی ﷺ کی موت کیسے ہوگی خالق کائنات کے یار نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جو انسان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت میں مرا سرکار کی اولاد سے عداوت کرتے کرتے مرا میرے آقا نے فرمایا! مَاتَ کَافِرًا وہ کافر ہو کر بے ایمان ہو کر مرا۔ اللہ اکبر

بغض رکھن جو آلِ نبی ﷺ دا تے کافر جان جہانوں
اوسے دل وچ بغض دا ڈیرا جیہڑا خالی نے ایمانوں
حق نوں باطل ولے جاناں تے بیشک ہے نادانی
رافضی، خارجی دوہیں جہانیں تے پاون سرگردانی

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جو انسان آل محمد ﷺ کی عداوت میں مرا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جب وہ قیامت کے دن اپنی قبر سے آئے گا تو مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ اٰیِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ بدنصیب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جو بندہ آل محمد ﷺ کے بغض میں مرا تو پھر ہوگا کیا فرمایا! لَمْ یَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت میں جانا تو در کنار وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

(تفسیر ابن عربی جلد ۲' صفحہ ۴۳۳' تفسیر کبیر جلد ۱۴' صفحہ ۱۲۲' تفسیر روح البیان ۲۵' صفحہ ۸۱' نور الابصار جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۰۴' برکات آل رسول ۲۲۴' آل رسول جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۰۰)۔

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ جس نے میری اہل بیت سے بغض رکھا عداوت رکھی پھر وہ اسی حالت میں بغیر توبہ کیے مرگیا تو میرے آقا نے فرمایا: حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اسے یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا' یہودیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ (صواعق محرقہ عربی ۱۷۴ اردو ۵۸۴ برکات آل رسول جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۱۴)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! مَنْ اَبْغَضَ اَحَدًا جس نے میری اہل بیت کے کسی ایک فرد کے ساتھ بغض وعداوت رکھی میرے آقا نے فرمایا! مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَقَدْ حَرَّمَ شَفَاعَتِيْ وہ بندہ قیامت والے دن میری شفاعت سے محروم ہوگا۔ اللہ اکبر

میرے دوستو! خیال کرو جس بدنصیب سے کملی والے نے قیامت کے دن منہ موڑ لیا اس کا ٹھکانہ سوچو کہاں ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ اہل بیت کے ساتھ جس نے بھی بغض رکھا دشمنی رکھی عداوت رکھی میرے آقا نے فرمایا اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ قیامت والے دن خالق کائنات اس بدنصیب کو جہنم کی آگ میں داخل فرمائے گا۔

(صواعق محرقہ عربی ۱۷۴ اردو ۵۸۳' ۵۸۴ برکات آل رسول ۲۵۸ آل رسول جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۰۵)

پتہ چلا کہ

سرتوں لے کے پیراں تک ہووے ہم شکل جناں بچہ بلی دا شیر نئیں ہوسکدا
بناں کامل مرشد دے یارو نفس کدی وی زیر نہیں ہو سکدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھاں دنیا تے منے ہون بہادر پر علیؓ جیا کوئی دلیر نئیں ہو سکدا
پنجتن پاک دا منکر جاوے وچ جنت توبہ ایڈا ہنیر نئیں ہوسکدا

سرکار کی آل کا دشمن سرکار کی اولاد سے عداوت رکھنے والا انسان جنت میں جاسکتا ہی نہیں۔ اسی لیے میرے آقا ساری زندگی اپنی آل سے محبت کرنے پیار کرنے کا درس دیتے رہے۔ سرکار فرمایا کرتے! میرے غلامو! میری آل سے محبت کیا کرو' ان سے اچھا سلوک کیا کرو نہیں تو فَاِنِّیْ اُخَاصِمُکُمْ عَنْھُمْ غَدًا قیامت والے دن اپنی اہل بیت کی طرف سے میں تمہارے ساتھ جھگڑا کروں گا' لڑائی کروں گا کہ تم نے زندگی میں دنیا میں میری آل سے کیوں نہ پیار کیا' میرے آقا نے فرمایا یاد رکھو وَمَنْ اَکُنْ خَصِیْمَهٗ خَصَمَهُ اللّٰهُ جس بندے سے میں لڑ پڑا' میں جھگڑ پڑا تو میری وجہ سے اللہ تعالیٰ اس بندے سے لڑ پڑے گا جھگڑا کرے گا وَمَنْ خَصَمَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ یاد رکھو جس سے اللہ تعالیٰ لڑ پڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اللہ اکبر' (اسعاف الراغبین حاشیہ اور نور الابصار صفحہ ۱۱۱' صواعق محرقہ آل رسول جلد نمبر ۱ صفحہ ۹۶) حضور سید عالم ﷺ نے اٹل فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ اللہ تعالیٰ نے اس بندے پر جنت حرام کر دی ہے کس پر؟ فرمایا: عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَھْلَ بَیْتِیْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ جس نے میری اہل بیت پر ظلم کیا اور میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف دی۔

(نور الابصار برکات آل رسول ۲۵۴ آل رسول جلد نمبر ۱' ۹۳)

میرے دوستو! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا جو بندہ آل نبی سے اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے' بغض رکھتا ہے' عداوت رکھتا ہے وہ منافق ہے حرامی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے سرکار کی شفاعت سے خارج ہے وہ جب مرے گا تو یہودی ہو کر مرے گا۔ قیامت والے دن اسے کوئی نیکی کام نہیں آئی گی وہ دشمنیٔ آلِ نبی ﷺ کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگا اب وہ لوگ سوچیں جو دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات صبح شام قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کے گیت گاتے ہیں۔ جو یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں، جو یزید کی دن رات تعریفیں کرتے ہیں، جو یزید کو جنتی اور بخشا ہوا کہتے ہیں اور نعوذ باللہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہتے ہیں وہ قیامت والے دن کدھر جائیں گے؟ وہ جنتی ہیں یا جہنمی؟ اہل سنّت کے عظیم امام علامہ سعد الدّین مسعود بن عمر تفتانی علیہ الرحمۃ انہوں نے عقائد پر ایک کتاب لکھی ہے شرح عقائد نسفی اس میں آپ یزید کے بارے اہل سنّت کا عقیدہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اُطْلِقُ اللَّعْنَ عَلَیْہِ یزید پر لعنت بھیجنا بالکل جائز ہے، وجہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں کہ لِمَا اَنَّہٗ کَفَرَ یزید بے ایمان ہوگیا تھا کافر ہوگیا تھا، کب فرماتے ہیں: حِیْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ جب اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا امام تفتازانی فرماتے ہیں وَاتَّفَقُوْا عَلٰی جَوَازِ اللَّعْنِ کہ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کس بات پر؟ عَلٰی مَنْ قَتَلَہٗ وَاَمَرَ بِہٖ وَاَجَازَہٗ وَ رَضِیَ بِہٖ جس نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا جس نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا یا جس نے ان کے قتل کو جائز سمجھا یا جو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوا۔ ان تمام افراد پر لعنت کرنا جائز ہے اُمت کا اجماع ہے، اُمت کا اتفاق ہے۔ اللہ اکبر،

میرے دوستو! پتہ چلا یزید پر، شمر پر عمرو بن سعد پر خولی پر یزید کے تمام فوجیوں پر اور یزید کے تمام دوستوں پر یزید کے تمام حامیوں پر یزید کو جنتی کہنے والوں پر بقول علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ کے لعنت کرنا جائز ہے۔ بعض لوگ یہ بات سن کر یا پڑھ کر غصہ میں بھی آسکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ جی یزید نے جب سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل ہی نہیں کرایا تو لعنت کرنا کیسے جائز ہو جائے گی۔ تو علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے یہ بات بھی کھول کر بتا دی کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کس نے کرایا۔ سنیئے فرماتے ہیں: وَالْحَقُّ اَنَّ رَضَا یَزِیْدُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنُ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یزید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر آپ کے قتل پر راضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا وَاسْتَبْشَارُہٗ بِذٰلِكَ وَاَهَانَتُهٗ اَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔شرح عقائد حنفی ۱۱۷۔اور یزید نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کی توہین کی۔ حضرت علامہ ابن کثیر علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ کتاب البدایہ والنہایہ میں یزید کی سیرت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِنَّ يَزِيْدَ كَانَ قَدِ اشْتُهِرَ بِالْمَعَارِفِ یزید اپنے زمانے میں بڑا مشہور تھا اس بات میں کون سی بات؟ فرماتے ہیں: وَشُرْبَ الْخَمْرِ وَالْغِنَاءَ وَالصَّيْدِ کہ وہ شراب پیتا تھا' گانے سنتا تھا اور بڑا شرابی تھا وَاتِّخَاذِ الْغِلْمَانِ وَالْقِيَانِ وَالْكِلَابِ یزید نوعمر لڑکوں کو گانے بجانے والی لڑکیوں اور کتوں کو اپنے پاس رکھتا تھا ان میں لڑائی کراتا تھا' بندروں کو سینگ والے سانڈوں کو آپس میں لڑاتا تھا' بندروں اور خوبصورت لڑکوں کو سونے کی ٹوپیاں سروں پر پہناتا تھا' گھوڑوں کے مقابلے کراتا' جب کوئی بندر مرجاتا تو اس کا سوگ مناتا

وَمَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يَصْبَحُ فِيْهِ مَخْمُوْرًا' (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۵ اردو ۱۱۶۹)

ہر روز جب اٹھتا تو شراب کے نشے میں مست ہوتا' استغفر اللہ۔

حضرات گرامی یہ ہے یزید کا کردار' یہ ہے یزید کی سیرت' یہ ہے یزید کا نامہ اعمال یہ ہیں یزید کے جنتی اعمال توبہ۔

یزید کے حامی:

آپ نے معتبر محدثین کی زبان سے یزید کا کردار سنا اب یزید کے حامیوں کی بات سنیں لاہور کے ایک مولوی ہیں جن کا نام ہے ابویزید محمد دین بٹ انہوں نے ایک کتاب یزید کی حمایت میں لکھی ہے۔ رشید ابن رشید اس کتاب میں اس نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی بے ادبی کی ہے۔ یہ گستاخ رشید ابن رشید کے صفحہ ۳ پر امام حسین رضی اللہ عنہ کو دین میں تفرقہ ڈالنے والا کہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر ناراض تھے اصحاب تفریق کو تو دین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنایا نہ جائے گا۔ تو بہ' صفحہ ۱۲۰ پر لکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ ناعاقبت اندیش تھے' صفحہ ۱۹۳ پر لکھا حسین رضی اللہ عنہ ضدی تھا' صفحہ ۲۰۴ پر لکھا حسین رضی اللہ عنہ ناسمجھ تھا' صفحہ ۱۸۲ پر لکھا کہ واقعہ کربلا میں جو کچھ ہوا اس کی ذمہ داری حسین رضی اللہ عنہ پر آتی ہے۔ صفحہ ۲۲۷ پر لکھا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا جا کر غلطی کی' صفحہ ۲۲۶ پر لکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ شیطان کا حصہ ہے نعوذ باللہ۔ پھر اس کتاب کی تصدیق اور تائید علماء دیوبند کے چوٹی کے چھبیس علماء نے کی ہے کہ یہ کتاب بالکل ٹھیک ہے جو اس میں لکھا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ مولوی عبدالوحید فاضل دارالعلوم دیوبند مقیم راجن پور ڈیرہ غازی خان اس کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت یزید علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر مجاہد اسلام ہیں۔ میرا ایمان ہے وہ ضرور جنتی ہیں۔ مجھے اپنے والد کے متعلق تو اتنا یقین نہیں کہ وہ ضرور بہشتی ہیں لیکن حضرت یزید کے متعلق میرا ایمان ہے کہ وہ ضرور جنتی ہیں۔ رشید ابن رشید صفحہ ۳۴۰' ۳۴۱۔ استغفراللہ' اس طرح ایک دیوبندی مولوی محمد عظیم الدین صدیقی فاضل بنوری ٹاؤن کراچی نے ایک کتاب لکھی ہے حیات سیدنا یزید علیہ الرحمۃ۔ اس میں مولوی عظیم نے خوب یزید کی شان بیان کی ہے۔ یزید کی شان میں ایک شعر لکھتا ہے۔

ہر آن راہ بر تھی ہدایت یزید کی
کیوں راشدہ نہ ہوگی خلافت یزید کی

تو یہ یزید کی حکومت خلافت راشدہ کے ساتھ ملا رہا ہے پھر سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرتے ہوئے مردود لکھتا ہے۔ پہلے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد زینب رضی اللہ عنہا کو تھی پسند رفاقت یزید کی' تو بہ کتنی گستاخی ہے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یزید پلید کی رفاقت پسند کرتی تھیں۔ اسی طرح میرے پڑوس میں ایک یزید کا حامی مولوی رہتا ہے اس نے ایک کتاب لکھی ہے۔ واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر اس کتاب کے صفحہ ۹۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر لکھتا ہے کہ یزید تو جنتی ہے بخشا ہوا ہے۔ واقعی جیسے تم بخشے ہوئے ہو آپ کے بزرگ بخشے ہوئے ہیں۔ یزید بھی ویسے ہی بخشا ہوا ہے پھر صفحہ ۱۳۶ پر لکھتا ہے کہ جو بدبخت یزید کو گالیاں دیتے ہیں انہیں بدکردار بدعمل دین کا دشمن ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل وہ لوگ خانوادہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر تبرا کرتے ہیں۔ ہم اہلسنت دیوبندی خارجی کے اس تصور سے بھی خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ استغفر اللہ

میرے دوستو! توجہ کرو وہابی دیوبندی نجدی خارجی یزید کو جنتی بخشا ہوا بڑا نیک بے قصور مجاہد اسلام لکھ رہے ہیں یہ وہابی دیوبندی نجدی خارجی یزید کو اپنا روحانی بزرگ روحانی باپ تصور کرتے ہیں۔ اس لیے اس کی شان کے قصیدے پڑھ رہے ہیں۔

یزید کا اصلی بیٹا:

اب آیئے یزید کے حقیقی اور اصلی بیٹے سے یزید کے بارے پوچھ لیتے ہیں کہ اس کا کردار اس کی سیرت کیسی تھی تو سنیئے علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں جب یزید مر گیا تو یزید کے بیٹے معاویہ کو اس کا جانشین بنایا گیا معاویہ خطبہ دینے کیلئے ممبر پر آیا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اس نے منبر پر چڑھ کر کہا کہ لوگو تمہیں پتا ہے مجھ سے پہلے میرا باپ تمہارا حاکم تھا وَقَدْ كَانَ غَيْرُ اَهْلٍ حالانکہ میرا والد حاکم بننے کے قابل نہیں تھا فَنَقَصَتْ عُمْرُهٗ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر کو کم کر دیا وَصَارَ فِیْ قَبْرِهٖ مَعْتُوْبًا بِذُنُوْبِهٖ وہ قبر میں اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے کون سے گناہ کی وجہ سے فرماتے ہیں وَقَدْ قَتَلَ عِتْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو قتل کیا۔ وَبَاحَ الْخَمْرَ اس نے شراب کو حلال کیا' وَخَرَّبَ الْكَعْبَةَ اور کعبہ شریف کی بے حرمتی کی۔ (صواعق محرقہ عربی ۱۳۴' اردو ۷۴۱) یزید کے بیٹے نے کہا لوگو میں اس تخت پر نہیں بیٹھتا جس میں سے نواسہ رسول کے خون کی بو آئے یہ خطبہ دینے کے بعد گھر چلا گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر گھر سے باہر نہیں نکلا حتیٰ کہ چالیس دن بعد خبر آئی کہ یزید کا بیٹا بھی فوت ہو گیا ہے۔

حضرات! توجہ فرمائیں یزید کا اصلی بیٹا کہتا ہے کہ یزید شرابی تھا' یزید قاتل حسین رضی اللہ عنہ تھا یزید رب کے گھر کو برباد کرنے والا تھا' یزید قبر میں عذاب میں مبتلا ہے۔ لیکن یزید کی روحانی اولاد کہتی ہے نہیں جی وہ تو متقی تھا نیک تھا' مجاہد اسلام تھا' بخشا ہوا تھا' جنتی تھا' اب فیصلہ آپ کریں یزید کو زیادہ کون جانتا ہے یزید کا اصلی بیٹا یا نقلی اولاد؟ ہم تو بس اتنا کہتے ہیں کہ

وہ باغ دشت ہے جس میں علی رضی اللہ عنہ کا پھول نہیں
جہاں یزید ہو مجھے ایسا چمن قبول نہیں
خدا عزّ وجل بھی نہیں کرے گا یزید کی بخشش
وہ بے نیاز تو ہے لیکن بے اصول نہیں

یزید امیر المومنین نہیں یزید امام وقت نہیں کیوں؟ اس لیے کہ

امام وقت وہ ہوتا ہے جو منظور قدرت ہو
امام وقت وہ ہوتا ہے جو منصور قدرت ہو
امام وقت ہر ظالم کے سر پر بار ہوتا ہے
امام وقت ہر مظلوم کی تلوار ہوتا ہے
نہیں ہرگز نہیں ظلمت امامت ہو نہیں سکتی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ضد ہرگز خلافت ہو نہیں سکتی

حضرت نوفل بن ابوفرات فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں بیٹھا تھا اور بھی بہت سے حضرات بیٹھے تھے باتیں ہو رہی تھیں ان باتوں کے درمیان یزید کی بات چل پڑی کہ یزید کیسا بندہ تھا۔ ایک آدمی نے یزید کا ذکر کرنے سے پہلے یزید کو امیر المومنین کہا۔ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو جلال میں آ گئے غصہ میں فرمایا تَقُوْلُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اوئے بد نصیبا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے آپ نے جلاد کو بلایا جو مجرموں کو کوڑے مارا کرتا تھا جلاد آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا او جلاد جی حضور فرمایا! اس بد بخت کو باہر لے جا اور فَاضْرِبْ عِشْرِیْنَ سَوْطًا اس کی پیٹھ پر بیس درے یا بیس کوڑے لگاؤ۔ سپاہی نے عرض کی حضور اس کا جرم کیا ہے؟ اس کا قصور کیا ہے' بے نمازی ہے؟ بے روزہ ہے یا کوئی اور حرکت کی ہے؟ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس نے یزید کو امیر المومنین کہا ہے اس کے اس جرم میں اسے کوڑے لگائے جائیں۔ اللہ اکبر' (تاریخ الخلفاء ۲۰۹' صواعق محرقہ ۳۱' ۲' آل رسول دوم ۲۳۲)

کاش! آج پاکستان میں بھی کوئی عمر بن عبدالعزیز کا غلام ہوتا پھر اس کے ہاتھ میں کوڑا ہوتا ان نجدیوں' دیوبندیوں' خارجیوں کے جسم ہوتے کتنا افسوس ہے کہ جنتی جوانوں کے سردار سرکار کے سینے پر لیٹنے والے والضحیٰ کے چہرے سے چہرہ ملانے والے واللیل کی زلفوں سے کھیلنے والے کو فتنے باز' فسادی باغی کہا جا رہا ہے اور شرابی' زانی' بے نمازی بدکردار آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو بخشا ہوا اور جنتی کہا جا رہا ہے پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ

جیہڑا امام حسین رضی اللہ عنہ تو سِر دا اے اونہوں بے ایمان نہ آکھاں تے کی آکھاں
لکھے باغی میرے مرشد نو اونہوں شیطان نہ آکھاں تے کی آکھاں
رکھے بغض حسین رضی اللہ عنہ دے نال جیہڑا اونہوں حیوان نہ آکھاں تے کی آکھاں
ممتاز حسین رضی اللہ عنہ نوں عاشقاں دا سردار نہ آکھاں تے کی آکھاں

یاد رکھو یزید کو جنتی کہنے والے قیامت کے دن یزید کے ساتھ ہوں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں نعرے لگانے والے حسین رضی اللہ عنہ پاک کو حق پر کہنے والے قیامت کے دن آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گے۔ امام فخر الدّین رازی علیہ الرحمۃ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ بہت بڑے محدث اور امام حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام شعبی علیہ الرحمۃ تشریف فرما ہیں۔ ایک بندہ آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا اس نے آپ کی خدمت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کیا کہ آپ کیسے شہید ہوئے' کیسے ظالموں نے آپ کو مظلومیت میں بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔ جب واقعہ بیان کر چکا تو پھر کہنے لگا۔

حضرات! تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا وہ بڑے نیک تھے' غازی تھے' روزے دار تھے' بڑے حاجی تھے' بڑے اچھے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیادتی تھی وگرنہ وہ آپ کو شہید نہ کرتے۔ سیّدنا امام شعبی علیہ الرحمۃ نے سنا تو جلال میں آگئے فرمایا! او مردود خاموش ہوجا' چپ کر جا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو نیک کہنے والا خدا عزوجل کی قسم قیامت والے دن تو بھی قاتلان عثمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ جو ان کا حشر ہوگا وہی تیرا حشر ہوگا۔ جو ان کو سزا ملے گی تمہیں بھی وہی سزا ملے گی۔ وہ بندہ بڑا حیران ہوا۔ حضور آپ کیا فرما رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید ہوئے سات سو سال بیت گئے ہیں میں کیسے قاتلان عثمان کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا۔ امام نے فرمایا! زمانے میں فرق ہے پر تیرے اور قاتلان عثمان کے خیالات میں کوئی فرق نہیں لہٰذا تجھے بھی وہی سزا ملے گی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو۔ امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس طرح جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی تعریف کرے قیامت والے دن وہ بھی قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا۔ تفسیر نعیمی ۴' ۴۲۲۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عظمت اہل بیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل بیت کی سچی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا وعظ مبارک

اہل بیت اطہار کون؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ ۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔ (پارہ ۲۲' آیت ۳۳ سورۃ احزاب)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے پلیدی کو اے نبی ﷺ کے گھر والو اور تم کو پوری طرح پاک صاف کر دے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت کریمہ آپ حضرات کی خدمت میں حصول برکت کیلئے تلاوت کی ہے۔ انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں امام الانبیاء حبیب کبریا' والی کونین' تاجدار رسالت بے سہاروں کا سہارا' امتیوں کے آسرا سدرہ کے راہی اللہ تعالیٰ کے پیارے ماہی سیدنا و مولانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد الرسول اللہ ﷺ کی پیاری آل کی عزت و عظمت اور اہل بیت اطہار میں کون سے نفوس قدسیہ شامل ہیں کے سلسلے میں چند گزارشات پیش کروں گا۔ دعا فرمائیں خالق کائنات فقیر کو حق بات کہنے کی اور پھر ہم سب کو سن کر اس پر عمل اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آیت کریمہ کا ترجمہ اور تشریح:

میرے دوستو! خالق کائنات اپنے یار کے اہل بیت کی عزت اور عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کیا چاہتا ہے؟ فرمایا! لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ کہ تم سے دور کر دے پلیدی اَھْلَ الْبَیْتِ اے نبی ﷺ کے گھر والو! وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اور تم کو پوری طرح پاک صاف کر دے۔

حضرات گرامی! اس آیت کریمہ کے ہر ہر لفظ میں رب کائنات نے اپنے محبوب کی آل کی شان بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت کی پاکیزگی کا ذکر شروع فرمایا تو فرمایا! اِنَّمَا یہ لفظ انما عربی میں وہاں استعمال کیا جاتا ہے جہاں بات کو حصار کرنا یعنی بند کرنا مقصود ہو اس لیے انما کو کلمہ حصر بھی کہتے ہیں حصر کہتے ہیں۔ بند کرنے کو اسی سے حصار بھی ہے۔ حصار کا معنی ہے اپنے اردگرد لکیر کھینچ دینا۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب کوئی بندہ چلہ کاٹتا ہے تو چلہ شروع کرنے سے پہلے اپنے اردگرد ایک لکیر کھینچ دیتا ہے تا کہ کوئی جن بھوت اس دائرے کے اندر نہ آئے اس طرح جن نکالنے والے عاملین جب کسی کا جن نکالتے ہیں تو پھر کلام پڑھ کر اپنے اردگرد حصار کھینچ لیتے ہیں تا کہ جن نکل کر میری طرف ہی نہ آجائے تو حصار کا معنی ہے دائرہ تا کہ باہر والی چیز اندر نہ آسکے اندر والی باہر نہ جاسکے تو بلا شبہ بلا مثال خالق کائنات نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت کے اردگرد حصار کھینچ دیا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلان کر دیا میرے محبوب کے گھر والو تم اس حصار سے یعنی میری رحمت کے دائرے سے باہر نہیں جاسکتے اور باہر والی کوئی پلیدی کوئی ناپاکی کوئی گندگی کوئی خباثت تمہارے پاس نہیں آسکتی۔ سبحان اللہ جس کی عزت کی جس کی عظمت کی پاکی کی اہمیت اللہ تعالیٰ آپ بیان فرمائے اس اہل بیت اطہار کی کیا شان ہوگی۔ میرے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ سرکار کی آل کی عظمت کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

انما کے بعد خالق کائنات فرماتا ہے یرید اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ارادہ فرماتا ہے کس چیز کا کہ محبوب کی اہل بیت کو ہر ناپاکی سے پاک کر دے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یار کی اہل بیت کو پاک کرنے کا ارادہ فرمایا تھا وہ پورا بھی فرمایا کہ نہیں؟ پاک بھی کیا کہ نہیں؟

میرے دوستو! یاد رکھو میرے رب العالمین جو وعدہ فرماتے ہیں جو ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں دیر نہیں لگتی انسان جو وعدہ کرے، انسان جو ارادہ کرے اس میں دیر ہوسکتی ہے، گھنٹہ بھی دو گھنٹہ بھی ایک دن بھی، ایک مہینہ بھی ایک سال بھی لیکن جب خالق کائنات ارادہ فرماتا ہے تو پھر کتنی دیر لگتی ہے۔ قرآن مجید نے اس کی وضاحت فرمادی۔ خالق کائنات خود فرماتا ہے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ جس چیز کا ہم ارادہ فرمالیں اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ (پارہ ۱۴ آیت ۴۵ سورۃ النحل) اس سے ہمارا فرمان یہی ہوتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ میرے رب العالمین نے اس بات کو قرآن مجید کے ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْـًٔـا جب رب کائنات کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر کیا کرتا ہے؟ فرمایا اَنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰسین آیت ۸۲) اس چیز کو کہتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے پھر اس کام میں دیر نہیں لگتی۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں محبوب کی اہل بیت کو پاک کرنا چاہتا ہوں جب خالق کائنات نے ارادہ فرمایا تو اسی وقت سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت پاک ہوگئی۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک کو اہل بیت اطہار کو کب پاک کرنے کا ارادہ فرمایا؟ اس وقت جب سرکار کا گھر بنا جب سرکار کے گھر والے آباد ہوئے یا پہلے سے ہی ان کے آنے سے پہلے ہی ان کی پاکی کا ارادہ فرما چکا تھا؟ بعض لوگ کہتے ہیں اللہ پاک نے اس وقت ارادہ فرمایا جب آلِ نبی ﷺ آباد ہوئی، اہل بیت اطہار کا وجود دنیا میں آیا لیکن علماء محققین، علماء محدثین فرماتے ہیں یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ارادہ نہیں فرمایا بلکہ وہ تو ازل سے ارادہ فرما چکا تھا کیونکہ جیسے وہ خود ازلی ہے ابدی ہے اس طرح اس کا ارادہ بھی ازلی ہے، ابدی ہے۔ اس رب العالمین نے جو کچھ کرنا تھا جو کچھ بنانا تھا جو کچھ آباد کرنا تھا اس نے ایک ہی مرتبہ ارادہ فرما لیا۔ ہاں اس کا ظہور حسبِ منشاء فرماتا رہے گا اسی لیے مضارع کا صیغہ استعمال فرمایا یعنی ارادہ کرتا ہے یا کرتا رہے گا کیا مطلب جو کچھ بنانا تھا وہ ارادہ ہو چکا ہے اور اظہار موقع مناسبت سے فرماتا رہے گا۔ اللہ اکبر! اس تفسیر سے پتہ چلا میرے آقا کی اہل بیت میرے محبوب کے گھر والے ازل سے ہی ابد سے ہی پاک تھے، طیب تھے، ہر نجاست سے بری تھے۔ بس اس کا ظہور دنیا میں آ کر ہوا۔

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ اسی بات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءِ يَا اَهْلَ مُحَمَّدٍ اے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی برائی بے حیائی کو دور فرما دے۔ وَيُطَهِّرُكُمْ مِنَ الدَّنَسِ الَّذِي يَكُونُ فِي مَعَاصِي اللّٰهِ اور تمہیں ہر قسم کی میل کچیل سے اور گناہوں سے پاک کر دے۔ تَطْهِيرًا فَهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ طَهَّرَهُمُ اللّٰهُ مِنَ السُّوْءِ وَخَصَّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ (تفسیر ابن جریری جلد ۲۲) پس اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو برائیوں سے پاک کر دیا اور ان کیلئے اپنی رحمت خاص فرما دی۔ (برکات آل رسول صفحہ ۳۱،۳۲) اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے میرے کریم رحیم شفیق آقا ﷺ نے فرمایا کہ اَنَا وَاَهْلُ بَيْتِي مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۲۲، صفحہ ۱۲، آل رسول جلد ۱، صفحہ ۵۲)

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو! سن لو میں بھی پاک ہوں، میرے گھر والے بھی ہر گناہ سے ہر خطا سے، ہر عیب سے، ہر برائی سے پاک ہیں یعنی میں گناہوں سے معصوم ہوں میرے گھر والے گناہوں سے محفوظ ہیں۔ سبحان اللہ۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاجدار بریلی کشتہ عشق رسالت سیّدی و مرشدی حضور الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

میرے دوستو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی پاک ہیں میرے نبی ﷺ کے گھر والے بھی پاک بلکہ میرا تو عقیدہ اور ایمان یہ ہے کہ قیامت تک میرے نبی ﷺ کی آل کا بچہ بچہ پاک ہے کوئی پلیدی کوئی ناپاکی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کے نزدیک نہیں آسکتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آلِ نبی ﷺ کی سچائی:

عباسی خلیفہ جعفر بن معتصم المتوکل علی اللہ کا دور تھا اس خلیفہ کے دور میں ایک عورت تھی جس کا نام تھا زینب رضی اللہ عنہا اس نے نبوّت کا دعویٰ کر دیا کہنے لگی میں نبی ہوں میری طرف وحی نازل ہوتی ہے۔ اے لوگو مجھے نبی مانو جب متوکل خلیفہ کو پتہ چلا تو اس نے اپنے چند سپاہی بھیجے کہ جاؤ اس عورت کو گرفتار کر کے لے آؤ جس نے جھوٹی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔ سپاہی گئے اس کو پکڑ کر لے آئے۔ خلیفہ نے اس سے پوچھا بی بی تیرا نام کیا ہے کہنے لگی میرا نام زینب رضی اللہ عنہا ہے' پوچھا تیری قوم کیا ہے؟ تیری ذات کیا؟ کس قبیلے سے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہو اس نے کہا خلیفہ صاحب میں سیّد زادی ہوں میں فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل پاک سے ہوں خلیفہ نے سنا تو بڑا حیران ہوا کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہو کر اس قسم کے جھوٹے دعوے؟ حیران کن بات ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی سیّد زادی کوئی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بیٹی اپنے نانا جان سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے مقدّس منصب پر ڈاکہ مارے' تم جھوٹ بولتی ہو تم سیّد زادی نہیں۔ اس عورت نے کہا خلیفہ صاحب یقین کیجئے میں سیّد زادی ہوں۔ خلیفہ نے اپنے وزیروں' سفیروں اور اپنے دوستوں سے مشورہ کیا کہ اب اس کی تحقیق کیسے کی جائے کہ یہ سیّد زادی ہے کہ نہیں؟ نبی تو یہ بن نہیں سکتی۔ یہ جھوٹی ہے خالق کائنات نے نبوّت کا دروازہ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بند کر دیا ہے۔

میرا رب العالمین خود فرماتا ہے مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اے لوگو سن لو نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں سے کسی کے باپ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۴۰) بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ایک دن صحابہ کے مجمع میں خطاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اے میرے صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! سنو میری وفات کے بعد عنقریب تیس جھوٹے میری اُمت کے ایسے افراد ہوں گے۔ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(ابوداؤد شریف کتاب الفتن)

حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو خلیفہ نے دوسرے سے کہا نبی تو یہ ہے نہیں بلکہ میرا گمان تو یہ کہتا ہے کہ یہ اصلی سیّد زادی بھی نہیں۔ سیّد زادہ ایسا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اب کیسے اس کے خاندان کا پتہ چلایا جائے؟ خلیفہ کے ایک دوست تھے جن کا نام تھا فتح بن خاقان وہ بھی دربار میں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ صاحب اس میں پریشانی کی کیا ضرورت ہے ہمارے شہر میں ایک سیّد ہیں محمد بن علی جو حضرت موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ کے پوتے ہیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے پڑپوتے ہیں۔ ان کو بلا کر پوچھ لیتے ہیں وہ جو مشورہ دیں اس پر عمل کرلیا جائے۔ خلیفہ کو یہ مشورہ بڑا پسند آیا کہنے لگا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ حضرت سیّد محمد بن علی رضی اللہ عنہ کو دربار میں بلایا گیا جب آپ تشریف لائے تو خلیفہ نے آپ کا بڑا احترام کیا بڑی عزت کی پھر اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا پھر اس عورت کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا حضور یہ عورت دیکھ رہے ہو فرمایا! بالکل عرض کی یہ کہتی ہے میں سیّد زادی ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہوں اور میں نبی ہوں۔ ہم کو قرآن و حدیث کے حقائق سے یہ تو پتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا لیکن یہ نہیں پتا چل رہا کہ یہ اصلی سیّد زادی ہے یا سیّد گھرانے کو بدنام کر رہی ہے۔ حضرت محمد بن علی مسکرا پڑے فرمایا خلیفہ صاحب یہ جاننا تو بڑا آسان ہے۔ عرض کی وہ کیسے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام کی آل کو ہر ناپاکی سے پاک فرمایا ہے۔ قیامت تک کوئی ناپاک چیز آلِ نبی ﷺ کے قریب نہیں آسکتی لہٰذا وہ سامنے پالتو آپ کے شیر پنجرے میں بند ہیں اس کو اس پنجرے میں ڈال دیا جائے اگر یہ سیّد زادی ہوئی تو شیر سونگھ کر پہچان لے گا کہ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد پاک سے ہے' اس کے قدم چومے گا اگر سیّد زادی نہ ہوئی تو شیر چیر پھاڑ دے گا۔ خلیفہ بڑا حیران ہوا کہنے لگا شاہ جی یہ کیوں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد کا گوشت جنگل کے درندوں پر حرام فرما دیا ہے۔ سبحان اللہ' خلیفہ نے جب یہ بات سنّی تو حکم دیا کہ اس کو شیروں کے پنجروں میں ڈالا جائے۔ جب سپاہی لے کر چلنے لگے تو عورت کی چیخیں نکل گئیں وہ خلیفہ کے قدموں میں پڑ گئی خلیفہ صاحب مجھے معاف کر دیں میں جھوٹی ہوں' نہ میں نبی ہوں' نہ میں سیّد زادی ہوں' خلیفہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس جھوٹی عورت کو اونٹ کی ننگی پشت پر سوار کر کے الٹا منہ بٹھا کر پورے علاقے میں پھرایا جائے اور ساتھ منادی کرنے والا منادی کرتا جائے لوگو اس عورت کو دیکھو یہ زینب رضی اللہ عنہا ہے یہ نبوّت اور سیّد زادی ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ سن لو یہ جھوٹی ہے یہ کذّاب ہے نہ یہ نبی ہے نہ یہ سیّد زادی ہے۔ اس عورت کو پورے علاقے میں پھرایا گیا جو دیکھتا اس پر لعنت بھیجتا چند دنوں کے بعد خلیفہ اپنے وزراء مشیروں کے ساتھ دربار میں بیٹھا تھا حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی بات چل پڑی خلیفہ نے درباریوں سے کہا کہ بھائی اُس دن محمد بن علی نے سیّد کی پہچان کا بڑا پیارا طریقہ بتایا تھا کمال کر دیا۔ درباریوں میں سے ایک شخص تھے جن کا نام تھا علی ابن الجہم اس نے خلیفہ سے کہا حضور اگر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی بات سچی ہے تو یہ بھی تو سیّد ہے اس کا امتحان لیا جائے کہ واقعی صحیح کہہ رہا تھا یا ویسے اپنی شان دکھانے کیلئے بات کر گیا خلیفہ سن کر کہنے لگا نہیں ایسی کوئی بات نہیں محمد بن علی واقعی سیّد بھی ہیں اور بزرگ بھی اور عابد بھی ہیں' صادق بھی ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس درباری نے کہا حضور اس میں کوئی شک نہیں لیکن اگر تجربہ کر لیا جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ بلکہ مزید تسلی ہو جائے گی۔ خلیفہ نے سنا تو اس نے کہا اچھا پھر تجربہ کر لیتے ہیں۔ شیروں کو تین دن بھوکا رکھا جائے کوئی چیز کھانے پینے کے لئے نہ دی جائے تین دن گزر گئے۔ تیسرے دن حضرت سیّد محمد بن علی حسینی رضی اللہ عنہ کو دربار میں بلایا گیا جب شاہ صاحب تشریف لائے تو بطور امتحان ان کو شیروں کے پنجروں میں ڈال دیا گیا۔ خلیفہ اور اس کے سارے درباری یہ منظر دیکھنے لگے کے اب ہوتا کیا ہے۔ علی بن یحیٰی اور ابن حمدون اس روایت کے راوی کہتے ہیں۔ خدا عزّ وجل کی قسم ہم نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا جب محمد بن علی شیروں کے پنجرے میں بند کیا گیا تو تین دن کے بھوکے شیر دوڑے کہ ہماری خوراک آ گئی ہے لیکن جونہی حضرت محمد بن علی کے چہرے کو دیکھا تو بجائے کھانے کے قدموں میں لیٹ کر ایسے قدم چومنے لگے جیسے باوفا کتا مالک کے قدم چومتا ہے۔ اللہ اکبر خلیفہ نے جب یہ منظر دیکھا تو بڑا ہی حیران ہوا شیروں کو بند کر دیا گیا اور حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بڑا مال اور انعام پیش کیا اور عرض کی حضور واقعی آپ نے سچ فرمایا تھا کہ حسنی حسینی سیّد کو کبھی درندے کھا نہیں سکتے۔

(شرف النبی صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

حضرات! پتہ چلا میرے نبی ﷺ کی آل کے نزدیک کوئی ناپاکی، کوئی خبیث چیز نہیں آسکتی ہے۔ اس لیے خالق کائنات نے فرمایا: لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تم سے ہر رجس کو دور فرما دے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رجس کس کو کہتے ہیں۔ رجس کہتے ہیں پلیدی کو رجس کہتے ہیں گندگی کو رجس کہتے ہیں ناپاکی کو خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۱۷ سورۃ حج آیت ۳۰ میں دنیا کے ہر مسلمان کو رجس سے، ناپاکی سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ اے ایمان والو دور ہو جاؤ ناپاکی سے، دور ہو جاؤ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پلیدی سے، دور ہو جاؤ گندگی سے۔ اے مسلمانو! اے نمازیو اے روزے دارو، اے حاجیو، اے مجاہدو! اے عابدو!، اے زاہدو! اے خطیبو! اے ولیو! اے ابدالو! اے تابیو! اے صحابیو! جی مولا کریم فرمایا! پلیدی سے دور ہو جاؤ، ناپاکی سے دور ہو جاؤ، لیکن قربان جاؤں نبی ﷺ کے گھر والوں کی شان پر عزت پر عفت پر ساری دنیا کو کہا جا رہا ہے پلیدی سے بچو لیکن جب یار کے گھر والوں کی باری آئی تو فرمایا اے پلیدی اے گندگی، اے ناپاکی تو میرے نبی ﷺ کے گھر والوں سے دو رہو جاؤ سبحان اللہ۔ پتہ چلا رجس میرے نبی ﷺ کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جا سکتی۔

ناپاک اشیاء:

حضرات! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رجس چیزیں میرے یار کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جا سکتی اب خیال کرو رجس میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر مختلف مقامات پر چند ایسی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جن پر رجس کا لفظ استعمال فرمایا ہے خالق کائنات نے قرآن مجید کے پارہ ۷ سورہ مائدہ آیت ۹۰ میں فرمایا: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو! اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ یہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر یہ سب رجس ہیں ناپاک ہیں اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم دین دنیا میں کامیاب ہو جاؤ۔

میرے دوستو! خالق کائنات نے اس آیت کریمہ کے اندر چار چیزوں کو رجس فرمایا ہے۔ نمبر ا شراب، نمبر ۲ جوا، نمبر ۳ بت، نمبر ۴ جوئے کا سامان۔ رب العالمین نے قرآن مجید کے پارہ ۸ سورۃ انعام آیت ۱۴۵ میں ارشاد فرمایا، اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اے لوگو یہ مردار اور بہتا خون یا سور کا گوشت ان کے نزدیک نہ جانا کیونکہ یہ تمام چیزیں رجس ہیں۔ ناپاک ہیں خالق کائنات نے اس آیت کریمہ میں تین چیزوں کو رجس فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔نمبر ا مردار' نمبر۲ بہتا ہوا خون' نمبر۳ سور کا گوشت۔ خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۸ سورۃ انعام' آیت ۱۲۵ میں فرماتا ہے کَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اسی طرح ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ ناپاکی ان پر جو ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں دو چیزوں کو رجس فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۹۵ میں ارشاد فرمایا کہ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ان منافقوں کا خیال ہی چھوڑ دو کیونکہ یہ تو نرے رجس پلید ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے اندر منافقین کو رجس فرمایا ہے۔ میرے خالق کائنات نے قرآن مجید کے پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۱۰۰ میں ارشاد فرمایا کہ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اللہ تعالیٰ ڈال دیتا ہے رجس عذاب جن میں عقل نہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں عذاب الٰہی کو رجس فرمایا ہے۔ خالق کائنات نے قرآن مجید فرقان حمید کے پ ۸ سورۃ اعراف آیت ۷۱ میں ارشاد فرمایا: قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ خالق کائنات کے نبی حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی نافرمان قوم کو مخاطب کر کے فرمایا اے میری قوم ضرور تم پر میرے رب کی طرف سے رجس عذاب اور غضب پڑ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اپنے عذاب کو اور غضب کو رجس فرمایا ہے۔

حضرات گرامی! میرے رب العالمین نے ان تمام آیات کریمہ میں تقریباً چودہ چیزوں کو رجس فرمایا ہے۔ شراب' جوا' بت' جوئے کا سامان' مردار' بہتا ہوا خون' سور کا گوشت' بدعقیدگی' بے ایمان' منافقت' عذاب' غضب' منافقین' بدعقل۔ پتہ چلا یہ چودہ چیزیں رجس ہیں ناپاک ہیں' پلید ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اے نبی ﷺ کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تم سے ہر رجس کو دور فرما دے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ شراب' جوا' بت' جوئے کا سامان' مردار' بہتا ہوا خون'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سور کا گوشت، بدعقیدگی، بے ایمانی منافقت، غضب، منافقین، بدعقلی یہ ناپاک چیزیں یہ تمام پلید چیزیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی۔ جو چیز بھی پلید ہوگی وہ آل رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نہیں جاسکتی۔

حضرات! توجہ کرنا جب پلیدی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی تو اس عائشہ رضی اللہ عنہا کا کیا مقام ہوگا جس کی گودی میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر انور تھا اس صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت کا کیا کہنا جس کے کندھوں پر میرا نبی سوار ہوا، اس سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزگی کا کیا مقام ہوگا جس کے بطن میں میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیام فرمایا۔ اس صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا کیا مقام ہوگا جو چودہ سو سال سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں لیٹے لیٹے سرکار کی قدم بوسی کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ

کملی والے میں صدقے تیری شان تو
ساری دھرتی تے رحمت وڈیندا گیا
ہے مدح خوان جہندی خدا دی خدائی
سوہنا ہر نوں خدا دا بنیدا گیا
رب دے محبوب دا جتھے ڈیرا وے
نوریاں دا نہ کیوں اوں جاہ پہرہ دے
ابوبکر رضی اللہ عنہ تے عمر رضی اللہ عنہ دا بھی ڈیرا دے
ہتھیں اپنی علی رضی اللہ عنہ خود سونیدا گیا

یا یوں پڑھ لیجئے کہ

صدیقؓ عمرؓ دی قسمت توں میاں لکھ لکھ واری جندڑی واراں
بہشت کولوں ودھ مدنی دا روضہ جتھے سارن بہاراں
شان انہاں دی توں کیا پچھ دا ایں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جندیاں نال نبی ﷺ دے مزاراں
فخرا جتھے پل پل پنجتن درود و سلام ہزاراں

اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے میں نے نبی ﷺ کے گھر والوں سے پلیدی دور فرمادی ہے۔ اب ناپاک پلیدی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی۔

حضرات! ذرا سوچ کے بتانا جب ناپاکی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی تو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی کیا شان ہوگی۔ اپنا کیا مقام ہوگا۔ اس لیے ہم سنّی کہتے ہیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سر سے لے کر پاؤں مبارک تک پاک ہیں۔ میرے آقا کے جسم کی بات تو الگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک بھی پاک ہے بلکہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بول اور براز بھی پاک ہے۔ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ جب اپنے غلاموں کو ساتھ لے کر میدان احد میں کافروں کے مقابلے کیلئے تشریف لے گئے تو لڑائی کے دوران کافروں نے تیر پھینکے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام شدید زخمی ہوگئے۔ بدنِ اقدس سے خون مبارک جاری ہوگیا۔ میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پیارے صحابی تھے حضرت سیّدنا مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انہوں نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک جسم سے نکلتے دیکھا تو آپ دوڑ کر سرکار کے قریب آئے آپ نے اس جگہ پر اپنا منہ لگا دیا جہاں سے خون نکل رہا تھا اپنے منہ سے خون کو چوسنا شروع کر دیا چوستے بھی جاتے اور پیتے بھی جاتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سیّدنا مالک کو خون مبارک چوس کر پیتے ہوئے دیکھا تو یہ نہیں فرمایا کہ اے مالک یہ کیا کر رہے؟ میرا خون پی رہے ہو؟ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ (پارہ سورۃ مائدہ آیت ۳) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مردار کا گوشت اور بہتا ہوا خون۔ ناں ناں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ عمل دیکھ کر اور مسکرا کر اپنے صحابہ سے فرمایا میرے صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اگر تم میں سے کوئی بندہ اس زمین پر کسی جنتی کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا تو وہ میرے اس صحابی مالک بن سنان کی زیارت کر لے۔

حضرات! توجہ کرو حضرت مالک کو جنت کیوں ملی؟ کیا نماز پڑھی؟ نہیں، کیا روزہ رکھا؟ اور جہاد کے بدلے نہیں کیا صدقہ خیرات کے بدلے، نہیں۔ کیا کعبہ شریف کے حج کے بدلے، نہیں۔ پھر جنت ملی کیوں؟ کہہ دیجئے اس لیے صرف اس لیے کہ حضرت مالک نے پیار سے محبت سے عقیدت سے میرے آقا کا خون مبارک پی لیا تھا۔

(سیرت حلبیہ جلد ۲، صفحہ ۲۷، زرقانی شریف جلد ۴ صفحہ ۲۳۰، مواہب لدینہ جلد ۲، صفحہ ۳۱۶، البرہان ۳۵، ۳۶)

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک ناپاک ہوتا، میرے آقا فوراً فرما دیتے مالک اس خون کو زمین پر تھوک دے۔ چلو اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہو گئے تھے تو اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرما دیتا کہ بچنا یہ کیا میں نے خون کو حرام کر دیا ہے تو غلاموں کو پلا پلا کر جنت تقسیم کرتا جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا کوئی حکم نازل نہیں فرمایا بلکہ یار کی تقسیم پر یار کے فرمان پر خالق کائنات بھی خاموش تھا۔ رب العالمین کی خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ میرے آقا کا جو حکم ہے وہ درحقیقت خالق کائنات کا حکم ہے پھر کیوں نہ کہیں کہ!

نبی کی زبان پر خدا بولتا ہے
کلام خدا عزوجل ہے کلام محمد ﷺ
وہ آئے ہیں بن کے خدا عزوجل کے پیامی
کہ ہے معتبر ہر پیام محمد ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا میرے پیارے آقا ﷺ کا خون مبارک پاک ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے ہی پیارے صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَاشَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَّلَا شَيْئًا اَطْيَبُ مِنْ رِّيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شفاء شریف جلد نمبر ا، صفحہ ۱۲۴ عربی صفحہ ۵۲) کہ میں نے ساری زندگی عنبر کستوری اور دنیا کی کسی بھی خوشبودار چیز کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریح مبارک (جس کو ہم ہوا کہتے ہیں) سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھا۔

حضرات! خدا کیلئے تعصب' فرقہ پرستی تنظیم پرستی گروہ پرستی سے ہٹ کر سوچئے۔ کیا میری تمہاری پیٹ کی ہوا کی یہ حالت ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ مولوی صاحب کے پیٹ سے ہوا خارج ہو تو پورا محلّہ پناہ مانگتا ہے۔ پر صدقے جاؤں آمنہ کے لال پر صدیق رضی اللہ عنہ کے یار پر عمر کے آقا پر' عثمان کے مولا پر علی کے ویر پر سینوں کے پیر پر جب سرکار کے بطن پاک سے ہوا خارج ہوتی ہے تو عنبر کی کیا مجال ہے' کستوری کی کیا طاقت ہے۔ دنیا کی کسی بھی خوشبو کی کیا مجال ہے کہ وہ مدنی ماہی ﷺ کی ریح مبارک کا مقابلہ کر سکے۔ پتہ چلا میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بطن پاک سے نکلی ہوئی ہوا بھی بے مثال ہے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے سامنے ایک جنگل میں رفع حاجت کیلئے پیشاب کیلئے تشریف لے گئے جب سرکار فارغ ہو کے واپس تشریف لائے میں اسی جگہ پر گیا جہاں سرکار قضائے حاجت کیلئے بیٹھے تھے میں نے وہاں کوئی فضلہ کوئی چیز نہیں دیکھی جو عام انسان کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ ہاں تین ڈھیلے تین پتھر پڑے تھے جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استنجا وغیرہ پیشاب وغیرہ صاف کیا تھا۔ وہ صحابی فرماتے ہیں فَاَخَذْتُهُنَّ فَاِذَا بِهِنَّ میں نے ان تینوں پتھروں کو اٹھالیا يَفُوْحُ مِنْهُنَّ فِيْ كُمِّيْ جب جمعہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک دن آتا تو میں غسل کر کے جمعہ کی تیاری کر کے جب مسجد نبوی شریف میں جمعہ پڑھنے کیلئے جاتا تو ان تینوں پتھروں کو اپنے کرتے کی آستین میں چھپا کر مسجد میں آتا فَتَغْلِبُ رَائِحَتُهُنَّ رَوَائِحَ مَنْ تَطَيَّبَ وَتَعَطَّرَ تو ہوتا کیا فرماتے ہیں! ان پتھروں سے ایسی پیاری خوشبو نکلتی کہ مسجد نبوی میں جتنے بھی لوگ خوشبوئیں لگا کر بیٹھے ہوتے تمام خوشبوؤں پر ان کی خوشبو غالب آجاتی' سبحان اللہ۔

(شرح شفا جلد نمبر ۱' صفحہ ۳۲۰)

میرے دوستو توجہ فرماؤ میں یا دنیا کا کوئی بھی انسان قضائے حاجت کیلئے جائے تو اندر سے گندگی نکلتی ہے پھر جس پتھر سے جس روڑے سے استنجا کریں اس سے بھی بدبو آتی ہے۔ پر قربان جاؤں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہ آپ کے بطن سے جو چیز نکلتی ہے فوراً زمین اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور جو پتھر جو ڈھیلے اس فضلہ سے لگتے ہیں وہ بھی معطر ہو جاتے ہیں۔ سیّدہ طیبہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کے بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو میں فوراً بیت الخلاء میں جاتی کہ دیکھوں تو سہی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بطن سے کیا چیز نکلتی ہے لیکن بیت الخلاء بالکل صاف ہوتا بلکہ بیت الخلاء سے کستوری اور عنبر سے بھی بڑھ کر خوشبو آتی۔ فرماتی ہیں میں بڑی حیران ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سرکار سے پوچھ لیا آپ فرماتی ہیں کہ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَرَاكَ تَدْخُلُ الْخَلَاءَ میں نے عرض کی آقا ایک بات تو بتائیے فرمایا! عائشہ رضی اللہ عنہا کون سی عرض کی آقا جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے ہیں میں آپ کو دیکھتی ہوں جب آپ بیت الخلاء سے فارغ ہو کے تشریف لاتے ہیں تو ثُمَّ يَجِيْءُ الَّذِىْ بَعْدَكَ فَلَا يَرٰى لِمَا يَخْرُجُ مِنْكَ اَثَرًا [illegible] بعد جو بھی بیت الخلاء میں جائے تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو آپ کے جسم سے نکلتی ہے یعنی براز مبارک وغیرہ میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا! فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اے عائشہ رضی اللہ عنہا اَمَا عَلِمْتَ کیا تو نہیں جانتی اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْاَرْضَ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ اَنْ تَبْتَلِعَ مَاخَرَجَ مِنَ الْاَنْبِیَـــاءِ اے زمین کچھ میرے نبیوں کے اجسام سے نکلے تو اسے نگل لیا کرنا۔

(خصائص کبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۷۔ شفاء شریف اول صفحہ ۱۲۶ دلائل المنبوۃ جلد ۲ ۴۴۴ مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ زرقانی علی المواھب جلد ۴ صفحہ ۲۲۷ نسیم الریاض الشرح شفاء جلد ۱ صفحہ ۶۳ مدارج المنبوۃ جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۵)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خادمہ تھی اس کا نام تھا برکت لیکن کنیت تھی اُمِ ایمن یہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی پیاری خادمہ تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پالا تھا۔ سرکار بھی اس سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ یہ ساری زندگی سرکار کی خدمت کرتے کرتے زندگی گزار گئی ایک دن سرکار رات کو سوئے تو میرے آقا کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ چارپائی کے نیچے ایک پیالہ رکھ دیتے جب رات کو چھوٹے پیشاب کی حاجت ہوتی تو اسی پیالہ میں کر دیتے صبح کوئی غلام اسے اٹھا کر باہر پھینک آتا ایک دن سرکار سوئے تو رات کو حاجت ہوئی تو آپ نے اس پیالہ میں پیشاب کر کے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا پھر آرام کیلئے لیٹ گئے جب رات کا تیسرا حصہ گزرا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو پیاس لگی آپ اٹھی پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ ملا تلاش کرتے کرتے انہوں نے چارپائی کے نیچے سے سرکار کے پیشاب والا پیالہ اٹھایا اور سارا پیالہ پی گئیں جب صبح ہوئی میرے آقا نے جماعت کرائی نوافل پڑھ کر جب فارغ ہو کے گھر تشریف لائے تو میرے آقا نے آواز دی اُم ایمن۔ جی میرے آقا۔ فرمایا: میری چارپائی کے نیچے ایک پیالہ پڑا ہے اس میں جو کچھ ہے اسے باہر جا کر گرا آؤ۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا وہ تو میں نے رات کو پیاس لگی تھی پی لیا ہے۔ اللہ اکبر! پھر کیا ہوا فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَوَاجِذُہٗ سرکار ام ایمن رضی اللہ عنہا کی بات سن کر اتنا مسکرائے، اتنا ہنسے کہ ہنس ہنس کر سرکار کی آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک چمکنے لگیں۔ حالانکہ سرکار کبھی پہلے اتنا نہیں ہنسے تھے لیکن حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے سرکار کا پیشاب مبارک پیا تو ہنسے تو بہت زیادہ ہنسے۔

حضرات! یہ بات ہنسنے والی تو نہیں تھی بلکہ سرکار کو چاہیے تھا فوراً فتویٰ دیتے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا یہ کیا کیا ہے؟ میرا پیشاب پی لیا ہے تمہیں پتا نہیں انسان کا پیشاب ناپاک ہے۔ جلدی کر کلی کر توبہ کر، لیکن ناں ناں ایسی کوئی بات میرے آقا نے نہیں فرمائی بلکہ سرکار ہنس پڑے اور ہنس کر فرمایا! ام ایمن رضی اللہ عنہا میرا پیشاب پیا ہے؟ عرض کی آقا پی لیا ہے فرمایا پھر تمہیں مبارک ہو عرض کی آقا کس بات کی فرمایا! میرا پیشاب پینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں دو انعام عطا فرمائے گا۔ عرض کی آقا کون کون سے فرمایا قَالَ لَا یَجْفُرُ بَطْنُكِ بَعْدَہٗ اَبَدًا پہلا انعام یہ کہ ساری زندگی تیرے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوگا۔ دوسرا انعام یہ کہ لَا تَلِجُ النَّارَ بَطْنُكِ تیرا یہ پیٹ دوزخ کی آگ میں نہیں جل سکتا کیا مطلب کہ تو دوزخ میں نہیں جا سکتی۔

(مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷، مستدرک شریف جلد ۴ صفحہ ۲۴، سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸ زرقانی شریف جلد ۴ صفحہ ۲۳۱، دلائل النبوت جلد ۲ صفحہ ۴۴۴، انوار محمدیہ ۲۱۹، شفا شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۲۸)

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وَحَدِیْثُ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃِ الَّتِیْ شَرِبَتْ بَوْلَہٗ صَحِیْحٌ یہ حدیث مبارکہ جس میں ہے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے سرکار کا پیشاب مبارک پیا یہ صحیح حدیث ہے آگے جو بات کی وہ بڑی پیاری فرمائی کہ اَلْزَمَ الدَّارُ قُطْنِیُّ مُسْلِمًا وَالْبُخَارِیُّ اِخْرَاجَہٗ فِی الصَّحِیْحِ فرماتے ہیں کہ بہت بڑے محدث حضرت امام دار قطنی رضی اللہ عنہ اس بات پر افسوس فرمایا کرتے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس حدیث پاک کو اپنی اپنی کتاب میں کیوں نہیں نقل فرمایا۔ (شفا شریف جلد ۱ صفحہ ۱۲۸، نسیم الریاض جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، البرہان ۲۹، ۴۴) دیوبندیوں کے بہت بڑے عالم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی کتاب نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ ۱۲۶ پر یہ حدیث مبارکہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ وَلِذَا قِيلَ بِطَهَارَةِ الْحَدَثَيْنِ مِنْهُ اس لیے علماء آپ کے بول و براز کے پاک ہونے کے قائل ہیں۔

حضرات گرامی! ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک، ہوا مبارک اور فضلات مبارک یہ سب پاک ہیں۔ طیب ہیں، بے مثل ہیں، بے مثال ہیں۔ جب میرے آقا کے بول و براز کی شان یہ ہے تو میرے آقا کی ذات کا کیا مقام ہے؟ کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو سرکار کی مثل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

تار ذوق دی ناں جڑے نال جدوں تیکر تے دیوا قلب دا کدی وی جگ دائیں
میرے نبی ﷺ دی مثل نہ بنیاں کہ الٹا دریا کدی وی وگدائیں
شیر نال مقابلہ کرے ناصر ایڈا حوصلہ کسے وی سگ دائیں
اوہدی گل نئیں موڑ دا رب جھلیا تیرے آکھے تے کتا وی لگدائیں
یا یوں نہ کہہ دیں کہ

خدا دے سجن نوں خدا تو نہ آکھیں
نبی نوں اک اپنا بھرا تو نہ آکھیں
خدا توں سوا جو وی کہنا ایں کہہ دے
پر اک اونہوں اپنے جہیا تو نہ آکھیں

حضرات! تو عرض کر رہا تھا کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ اے اہل بیت اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر پلیدی کو دور کر دے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل بیت کون:

میرے دوستو! خالق کائنات فرماتا ہے اَھْلَ الْبَیْتِ اے اہل بیت‘ اے نبی ﷺ کے گھر والو اب دیکھنا یہ ہے کہ یہاں اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں جن کی پاکی کا اعلان خالق کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

حضرات! اہل بیت کے بارے مفسرین اور علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی یہ فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد حضرت علی‘ حضرت فاطمہ‘ حضرت حسن‘ حضرت حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔ تابعین میں حضرت مجاہد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما کا بھی یہ خیال تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچازاد بھائی اور قرآن پاک کے پہلے مفسر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک ہیں۔ تابعین میں حضرت عکرمہ اور حضرت مقاتل رضی اللہ عنہما کا بھی یہ خیال تھا۔ حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ زکوٰۃ حرام فرمائی ہے اور وہ آل علی‘ آل عقیل‘ آل جعفر آل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ (نورالابصار جلد نمبر ا صفحہ ۳۸۹‘ برکات آل رسول ۲۳ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

امام اہل سنت کشتہ عشق رسالت فنافی الرسول حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت تک ہر آنے والا نیک انسان حضور علیہ السلام کی آل میں‘ اہل میں شامل ہے۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

حضرات گرامی! یہ تمام اقوال برحق ہیں‘ صحیح ہیں ان میں کوئی شک شبہ نہیں کیونکہ ہر عالم کے پاس ہر محدث کے پاس قرآن و حدیث کے دلائل موجود ہیں۔ ہم کسی بزرگ کے فرمان کو نہیں جھٹلاتے کیوں کہ ہم سنی حنفی بریلوی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں۔ غلام کا خادم کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنے آقا اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرداراپنے مالک کا حکم نہ مانے۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر کبیر اسی آیت کریمہ کے تحت تمام اقوال نقل کرنے کے بعد بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہ فَالْاَوْلٰی اَنْ یُّقَالَ ھُمْ اَوْلَادُہٗ وَاَزْوَاجُہٗ اَوْلٰی اور بہترین بات یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد پاک' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں۔ حضرت علامہ امام صاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر صاوی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا کہ فِیْ اَھْلِ بَیْتِ سُکْنِہٖ وَھُنَّ اَزْوَاجُہٗ وَاَھْلِ بَیْتِ نَسَبِہٖ وَھُنَّ ذُرِّیَّۃ اہل بیت سے مراد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک اور آپ کی تمام اولاد پاک ہے۔ یہ آیت تمام گھر والوں کو شامل ہے۔

میرے دوستو! کتنا پیارا فیصلہ ہے کتنی پیاری بات مفسرین کرام نے فرمائی۔ کاش یہی بات تمام مسلمان جان لیتے کوئی جھگڑا نہ ہوتا کوئی فتوے بازی نہ ہوتی' کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہوتا مگر یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے اختلافات بڑھتے جاتے ہیں اور اہل بیت کی تقسیم ہوتی جاتی ہے۔ اب ایک گروہ جو کہ رافضی ہے وہ کہتا کہ اہل بیت صرف اور صرف حضرت مولا علی' حضرت سیدہ فاطمہ' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں جو کسی اور کو اہل بیت مانے وہ غلط ہے۔ وہ قرآن حدیث کا منکر ہے۔ وہ اہل بیت کا دشمن ہے۔ وہ دین میں زیادتی کرتا ہے' وہ پکا مومن نہیں' وہ سچا مسلمان نہیں' دوسری طرف خارجی ٹولہ ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں جی اہل بیت سے مراد صرف اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اہل بیت میں شامل نہیں جو کسی اور کو اہل بیت میں شامل کرے وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے قرآن و حدیث کو سمجھا ہی نہیں۔ لیکن ہم اہل سنت و جماعت ہیں ہم نہ رافضی ہیں نہ خارجی نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بے ادب ہیں نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پاک کے بے ادب ہیں۔

حق تو باطل ولے جاناں تے ہے بے شک نادانی
رافضی خارجی دوہیں جھانیں تے پاون سر گردانی

میرے دوستو! یاد رکھو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک بھی اہل بیت میں شامل ہیں اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد پاک بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

حضرات گرامی! اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے تو قرآن مجید کی کئی آیات کا انکار ہو جائے گا اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے تو کئی احادیث مبارکہ کا انکار ہو جائے گا۔ قرآن کی کسی بھی آیت کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی بھی حدیث کو نہ ماننے والا پکا مومن نہیں۔

ہمارا عقیدہ:

ہمارا عقیدہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج بھی اہل بیت ہیں اگر قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو قرآن تو یہ بتاتا ہے کہ بیوی ہی اصل میں اہل بیت ہے قرآن مجید کا پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۷۱ سے پڑھو خالق کائنات نے اس آیت کریمہ کے اندر اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر چھیڑا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک جب ایک سو بیس برس کی ہوئی اور آپ کی اہلیہ حضرت سارہ کی عمر مبارک ننانوے برس کی ہوئی تو چند فرشتے انسانی لباس میں مہمانوں کی صورت میں سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سلام دعا کے بعد پہچان کرنے کے بعد فرشتوں نے بڑے ہی ادب سے عرض کیا۔ حضور آپ کو مبارک ہو سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کس بات کی؟ فرشتوں نے عرض کی حضور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت سارہ کے بطن سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک لڑکا عطا فرمائے گا جس کا نام ہوگا اسحاق علیہ السلام پھر اللہ تعالیٰ اسحاق علیہ السلام کو ایک لڑکا عطا فرمائے گا جس کا نام ہوگا۔ یعقوب علیہ السلام حضور یہ دونوں آپ کا بیٹا اور پوتا اللہ تعالیٰ کے نبی ہوں گے۔سبحان اللہ یہ بات حضرت سارہ نے بھی سن لی اور شرما کر فرمایا قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ہائے خرابی ہائے حیرانگی جس طرح کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کوئی عجیب بات سنیں تو کہتی ہیں ہائے میں مرگئی' یہ بددعائیہ کلمے نہیں ہوتے یہ خوشی کے الفاظ ہوتے ہیں تو سیّدہ سارہ نے بھی فرمایا ہائے خرابی ءَ اَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا کیا میں بچہ جنوں گی؟ حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ جب فرشتوں نے سیّدہ سارہ کی حیرانگی دیکھی اور یہ کلمات سنے تو فرشتوں نے سیّدہ سارہ کو مخاطب کر کے کہا کہ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اے بی بی کیا آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب ہے؟ اے بی بی کیا آپ کو پتا نہیں وہ ستار ہے' غفار ہے' جبار ہے' مالک کل ہے' علیٰ کل شیٔ قدیر ہے جو چاہے جیسے چاہے کرسکتا ہے۔ وہ کسی قانون کا کسی سبب کا محتاج نہیں۔ وہ جو چاہے کرے اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔سبحان اللہ' تو فرشتے کیا کہتے ہیں اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تعجب کرتی ہو۔ پھر فرشتے سیّدہ سارہ کو دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے ابراہیم علیہ السلام کی اہل بیت' اے ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں۔

حضرات! توجہ فرماؤ اللہ تعالیٰ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت فرما رہا ہے۔ قرآن اور فرشتے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت فرما رہے ہیں۔ وہ لوگ جو بیوی کو اہل بیت نہیں مانتے توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن چودہ صدیوں سے اعلان فرما رہا ہے۔ لوگو انسان کی بیوی ہی اہل بیت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسان کی بیوی ہی گھر والی ہے۔ اگر بیوی کو گھر والے نہیں مانو گے تو قرآن کا انکار ہوگا۔ نص قطعی کا انکار حقیقت میں ایمان کا انکار ہے۔ ویسے بھی عام طور پر محاورہ ہے لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں سنا بھئی کیا حال ہے اہلیہ کا گھر والی کا تو اہلیہ سے مراد کیا لیا جاتا ہے گھر والی سے مراد کس کو لیا جاتا ہے۔ بیٹی کو یا بیوی کو؟ بیوی کو یا داماد کو بیوی کو یا نواسوں کو لازمی طور پر آپ یہی جواب دیں گے کہ اہلیہ سے گھر والی مراد ہے۔ گھر والی سے بیوی مراد ہے۔

حضرات! اگر آپ کی اہلیہ سے گھر والوں سے مراد بیوی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت سے مراد ازواج پاک کیوں نہیں؟ حالانکہ نبی کی اہل بیت کو بیوی خود قرآن بتا رہا ہے۔ حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی ہے لیکن قرآن کیا کہتا ہے رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اے ابراہیم علیہ السلام کی اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہو اور برکت بھی ہو۔ اچھا صاحب آگے چلئے اور پڑھیے قرآن مجید کا پارہ ۲۰ سورۃ قصص آیت نمبر ۲۹ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام جب سیّدنا شعیب علیہ السلام کی بیٹی حضرت سیّدہ صفورا رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بعد مدین سے مصر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کی بیوی بھی ساتھ تھی سردی کا موسم تھا۔ سفر کرتے کرتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کو سردی کی شدت محسوس ہوئی تو خالق کائنات کے پیارے نبی پریشان ہوگئے کہ اب کیا کیا جائے۔ اچانک آپ نے دور سے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر آگ جل رہی ہے اور اس کے شعلے نظر آ رہے ہیں۔ اب سنیئے اللہ تعالیٰ کا پاک قرآن کیا فرماتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کیا فرمایا' اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّيْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ آپ نے اپنی گھر والی سے فرمایا تم ذرا ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے میں وہاں جاتا ہوں شاید میں لے آؤں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر یا آگ کی کوئی چنگاری تاکہ تاپ سکو۔

میرے دوستو! توجہ فرماؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا فرمایا؟ قرآن کہتا ہے۔ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْا کہ فرمایا اے میری اہلیہ اے میری گھر والی تم یہاں ٹھہرو۔ پتہ چلا اھل کا لفظ بیوی پر ہی بولا جاتا ہے۔ امام الانبیا حبیب کبریا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مکہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے تو دو ہجری رمضان کی سترہ تاریخ کو میدان بدر میں اسلام اور کفر کی پہلی لڑائی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ کافروں کو شکست فاش ہوئی۔ بڑے بڑے کافر ابوجہل، عتبہ اور شیبہ لہب جیسے بے ایمان مارے گئے۔ کافروں کو اس لڑائی کے بعد صدمہ پہنچا وہ مسلمانوں سے بدلہ لینے کیلئے ایک سال بعد پھر مدینہ شریف میں لڑنے کیلئے آئے تاکہ مسلمانوں سے پچھلی لڑائی کا بدلہ لیا جائے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پتہ چلا کہ ابوسفیان تین ہزار مسلح سپاہی لے کر مدینہ شریف آرہا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دن اپنی پیاری بیوی سیّدہ عابدہ زاہدہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پاک میں تشریف فرما تھے۔ سرکار یہ بات سن کر جلدی سے حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے باہر تشریف لائے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر آئے تو اللہ تعالیٰ کو یار کا جلدی سے باہر نکلنا بڑا پسند آیا۔ میرے رب العالمین نے یار کے باہر آنے کا نقشہ قرآن مجید کے پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۲۱ میں کھینچا۔ خالق کائنات فرماتا ہے: وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ تُبَوِّیُٔ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام! وہ وقت یاد کیجئے جب صبح سویرے آپ رخصت ہوئے اپنی اہلیہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے میدان احد میں بٹھا رہے تھے آپ مومنوں کو مورچوں پر جنگ کیلئے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ایک شیعہ مفسر کرتے ہوئے یوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھتا ہے وَاِذْ غَدَوْتَ یاد کن اے محمد ﷺ کہ چوں بامداد بیروں شدی مِنْ اَهْلِكَ از منزل خود کہ خانہ عائشہ رضی اللہ عنہا بود یاد فرمایئے اے محمد ﷺ جب آپ صبح باہر تشریف لے گئے اپنے گھر سے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا اور وہ شوال کا مہینہ تھا تین سال ہجرت کو گزر چکے تھے۔ (تفسیر خلاصۃ المنہج صفحہ ۸۸' مقیاس خلافت ۲۲۲۲۲۱' تفسیر نور العرفان صفحہ ۶۷۳ حاشیہ ۱۰) میرے دوستو! ان تمام آیات کریمہ سے ثابت ہوا لفظ اہل بیت گھر والوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ جب اہل بیت بیوی کیلئے ثابت ہوگیا تو ماننا پڑے گا کہ یہاں بھی اہل بیت سے مراد سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام بیویاں' تمام ازواج پاک مراد ہیں۔ ایسے وہ لوگ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو اہل بیت میں شامل نہیں کرتے کتنے نادان اور عقل سے عاری اور پیدل ہیں کیونکہ بیوی سے ہی انسان کا گھر آباد ہوتا ہے۔ بیوی سے ہی بچے اور بچیوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ اگر بیوی کو اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے تو بچے بچیاں کیسے اہل بیت بن گئیں؟

حضرات! اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بچی داماد اور نواسوں کی عظمت سمجھنا چاہتے ہو تو آؤ پہلے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اماں حفصہ رضی اللہ عنہا کی شان کو سمجھو۔ اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مقام کو سمجھو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک کی قدر کو سمجھو پھر تمہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی بھی قدر سمجھ آئے گی۔ سرکار کے دامادوں کی شان کا بھی پتا چلے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے تمام پلیدی کو دور کر دے۔

میرے دوستو! اس آیت کریمہ کو شروع سے پڑھو بلکہ اس آیت کریمہ سے جو پہلی آیت ہے اس سے پڑھو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اور آیت سے پہلے کی چار آیتوں میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو خطاب کرتے ہوئے تقویٰ' پرہیزگاری اور اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا حکم دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا ہے۔ پردے اور نماز، روزے اور اپنی عبادت اور اپنے یار کی غلامی کا حکم دے رہا ہے۔ پھر فرما رہا ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ''اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے پلیدی، اے نبی ﷺ کے گھر والو اور تمہیں پوری طرح پاک صاف کر دے''۔ پھر اس آیت کے بعد بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو خطاب کیا جا رہا ہے۔ کمال کی بات ہے اس آیت سے چار آیتیں پہلے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کی بات کریں اور اس کے بعد والی آیت بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کا ذکر چھیڑے لیکن جب پاکی والی آیت آئے تو ازواج کو شامل ہی نہ کیا جائے۔ کیا فلسفہ ہے کیا منطق ہے کیا چالاکی اور عیاری کا مظاہرہ ہے۔

حضرات! اگر اس آیت سے پہلی والی آیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج ہیں اور بعد والی آیت سے بھی تو پھر ماننا پڑے گا کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا سے مراد بھی سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی ازواج پاک ہیں جو نہیں سمجھتا وہ قرآن کی آیات کا انکار کر رہا ہے اور سارے قرآن میں سے ایک حرف کا انکار کرنے والا بھی بندہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر، حضرت علامہ امام خازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر خازن میں اسی آیت کریمہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ هُمْ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُنَّ فِیْ بَیْتِهٖ ''کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی اہل بیت ہیں اس لیے کہ وہی آپ کے گھر میں رہتی تھیں۔ حضرت علامہ نظام الدین نیشا پوری اپنی تفسیر نیشا پوری میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ وَرَدَ الْاٰیَةُ فِیْ شَانِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یہ آیت کریمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کی شان میں نازل ہوئی۔ حضرت علامہ امام ابی محمد حسین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بغوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے تحت لکھا کہ وَرَدَ بِاَهْلِ الْبَيْتِ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی ہیں کیوں؟ فرمایا کہ لِاَنَّهُنَّ فِيْ بَيْتِهٖ اس لیے کہ وہی آپ کے گھر تشریف رکھتی تھیں۔ (تفسیر معالم التنزیل جلد ۳ صفحہ ۵۲۸)

حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اَهْلَ الْبَيْتِ اَیْ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں ہیں۔

(تفسیر جلالین صفحہ ۳۵۴)

میرے دوستو پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک اہل بیت میں شامل ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو اہل بیت میں شامل نہیں کرتے وہ قرآن وحدیث تفسیر سے جاہل ہیں۔ بعض پڑھے لکھے شیعہ حضرات اپنا علمی رعب دکھانے کیلئے اور عام مسلمان کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے کہ اس آیت کریمہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہو ہی نہیں سکتیں۔ پوچھا جائے بھائی کیوں؟ تو جواب ملتا ہے کہ اس آیت کے حصے میں خالق کائنات نے فرمایا لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ اور آگے فرمایا وَيُطَهِّرُكُمْ یہ دونوں ضمیریں۔ مذکر کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج ہوتیں تو عَنْكُمْ کی بجائے عَنْكُنَّ ہوتا۔ يُطَهِّرُكُمْ کی بجائے يُطَهِّرُكُنَّ ہوتا۔

حضرات! خالق کائنات نے یہ عَنْكُمْ اور يُطَهِّرُكُمْ میں مذکر کی ضمیریں اس لیے لگائیں کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے اگرچہ معنی مونث ہے۔ عربی زبان میں بعض دفعہ معنی کا لحاظ نہیں رکھا جاتا صرف لفظ کے مطابق ضمیر ذکر کر دی جاتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید کے پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۷۱ تا ۷۳ کو پڑھ کے دیکھو جب سیّدہ سارہ نے فرشتوں کی زبان سے سنا کہ میرے ہاں اس بڑھاپے کی عمر میں بچہ ہوگا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کمال ہے؟ تو فرشتوں نے سیّدہ سارہ سے عرض کی کہ اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اے خلیل علیہ السلام کی رفیقہ حیات کیا آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تعجب کر رہی ہو۔ اے اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

حضرات! ذرا توجہ فرمائیں تعجبین یہ مونث کا صیغہ ہے اب یہاں ضمیر آگے مونث کی ہونی چاہیے لیکن مونث ضمیر کی بجائے اللہ تعالیٰ نے علیکم ضمیر مذکر کی استعمال فرمائی کیوں؟ اس لیے کہ اہل بیت کا لفظ جو مذکر تھا۔ آپ پارہ ۱۲ میں نہ جائیں اس پارہ کے شروع کی پہلی آیت پڑھ کے دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ اے نبی ﷺ کی گھر والیو جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرماں بردار بنی رہی یہ یَقْنُتْ مذکر کا صیغہ ہے لیکن شیعہ سنّی دونوں کے نزدیک اس سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہیں۔ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ یقنت کی بجائے تقنت ہوتا لیکن لفظ من چونکہ مذکر تھا اس مناسبت کی وجہ سے یقنت بھی مذکر کا لفظ استعمال ہوا۔ پتہ چلا یہ اعتراض درست نہیں صرف لوگوں کو چکر دینے والی بات ہے۔ دوسرا شبہ یہ ڈالتے ہیں کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مراد ہوتیں تو لفظ بیت واحد کا صیغہ نہ ہوتا بلکہ بیوت ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اے نبی ﷺ کے گھر والیو تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو پھر اس آیت سے آگے فرمایا وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔

میرے دوستو! حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کے حجروں کی دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت تو یہ ہے کہ امہات المومنین کی قیام گاہیں ہیں' دوسری حیثیت یہ ہے کہ ان حجروں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات اقامت پذیر ہیں۔ جب ان حجروں کا ذکر ازواج کی قیام گاہوں کی حیثیت سے ہوگا تو انہیں جمع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر کیا جاتا ہے اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے ذکر ہو تو پھر واحد کا صیغہ بولا جائے گا وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ اور مَايُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ میں ہر بی بی کا حجرہ مراد ہے کیونکہ وحی کا نزول مختلف حجروں میں جہاں سرکار ہوتے وہاں ہوتا تھا لیکن اہل بیت میں بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیام گاہ ہے اس لیے اس کو واحد ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر نور العرفان ۶۷۳ حاشیہ نمبر ۰ اتفسیر ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۵۱'۵۲)

میرے دوستو! ان دلائل سے ثابت ہوا کہ اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوگا اگر اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی ہیں تو پھر مولا علی' حضرت فاطمہ' امام حسن' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کیسے مراد ہوئے؟۔

اختیار کلی:

تو دوستو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس دنیا میں جب بھیجا تو مختار کل بنا کر کلی اختیار دے کر بھیجا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے جسے چاہیں اسے بھی اپنی اہل بیت میں شامل فرما سکتے ہیں۔ آپ کو کوئی روکنے والا نہیں۔ مثال کے طور پر جب میرے آقا اسلام اور کفر کی پہلی جنگ لڑنے کیلئے میدان بدر میں تشریف لے گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس لڑائی میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ آپ کی بیوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں آپ ان کی تیمارداری کیلئے رک گئے لیکن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بدر سے فتح حاصل کر کے مدینہ شریف پہنچے تو مالِ غنیمت میں سے جو حصّہ بدر کے مجاہدین کو ملا وہی حصّہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمایا۔ (مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۱۰۸) اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی جس کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے جب سارے صحابہ بیعت کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چکے تو میرے آقا نے اپنا بائیاں ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ ادھر دیکھو یہ ہاتھ ہے میرا پر آج تھوڑی دیر کیلئے میں اس ہاتھ کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بنا رہا ہوں میرے آقا نے یہ بات کرنے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں پر رکھ کر فرمایا لو میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بھی بیعت لے رہا ہوں تاکہ میرا عثمان رضی اللہ عنہ بھی بیعت رضوان کے مجاہدین میں شامل ہو کر ثواب حاصل کر سکے۔

(بخاری شریف جلد ۱، صفحہ ۵۲۳، معارج النبوت جلد ۳، صفحہ ۲۷۶)

حضرات! توجہ کرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے لیکن اختیار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو دیکھو میرے آقا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی وہی ثواب، وہی مال عطا فرما رہے ہیں۔ جو دوسرے مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیعت رضوان پر حاضر نہیں بلکہ آپ مکہ شریف میں آپ کے سفیر بن کے گئے ہوئے ہیں لیکن میرے آقا کا اختیار دیکھو ان کی بھی بیعت لی جا رہی ہے۔ اس طرح قرآن پاک نے اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک لی ہیں لیکن میرے آقا کی شان سلطانی دیکھو میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کریمہ میں حضرت مولا علی، حضرت سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کو بھی شامل فرما لیا ہے سبحان اللہ۔ حضور پیر سید نصیر الدین گولڑوی نے کتنی پیاری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ

یارب میرے دل کو شادکامی دے دے
شوریدگی رومی و جامی دے دے
رکھ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں میں
اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غلامی دے دے

میرے دوستو! حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تو میرے آقا کے چچا زاد بھائی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرے آقا کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ تو میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے نواسے ہیں۔ میرے آقا کرم کرنے پر آجائیں اپنی شان کریمانہ دکھانے پر آجائیں تو جس کو چاہیں اپنی اہل بیت پاک میں شامل فرمالیں۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھو جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نضیر کے یہودیوں کو مدینہ شریف سے نکال دیا تو یہ یہودی اس فکر میں رہے کہ مسلمانوں سے اس بات کا کیسے بدلہ لیں چنانچہ ان میں سے بیس یہودی جو کہ اپنی جماعت کے سمجھ دار تھے ابو عامر کی قیادت میں مکّہ گئے تاکہ مشرکین مکّہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کیلئے ورغلائیں جب یہ مکّہ شریف پہنچے تو ابوسفیان نے ان سے آنے کا سبب پوچھا تو یہودیوں نے کہا کہ ہم اس لیے آئے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں اور تمہارا ساتھ دیں ابوسفیان بڑا خوش ہوا یہودیوں میں اور قریش مکّہ میں اور چند قبائل میں معاہدہ ہوا کہ ہم سب مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑیں گے۔ ہمارا مرنا جینا اکٹھا ہوگا۔ ابوسفیان دس ہزار لشکر جرّار لے کر سن پانچ ہجری میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپاہیوں سے لڑنے کیلئے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوا۔ میرے آقا کو پتہ چلا تو میرے آقا نے بھی اپنے تین ہزار مجاہدوں کو اکٹھا کیا اور ان سے مشورہ فرمایا کہ کیا کیا جائے کہ وہ دس ہزار ہیں ہم صرف تین ہزار ہیں۔ ہر صحابی نے اپنی اپنی رائے پیش کی آخر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا ہمارے ہاں جب ایران میں کوئی باہر سے دشمن حملہ کرتا تو ہمارے فارس کے لوگ دشمن سے بچنے کیلئے زمین میں خندقیں کھودتے تھے اور اس میں چھپ کر دشمن پر حملہ کرتے تھے جس سے دشمن سے بھی بچ جاتے اور دشمن کو شکست بھی دے دیتے تھے۔ اگر مدینہ شریف میں بھی یہ خندقیں کھودیں جائیں تو کیسا ہوگا؟ میرے آقا کو حضرت سلمان فارسی کا یہ مشورہ بڑا پسند آیا۔ مدینہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف سے چند کلو میٹر شہر سے نکل کر ایک مقام ہے سلع وہاں خندقیں کھودنے کا حکم دیا۔ اب یہ مقام مدینہ شریف کی آبادی میں آ گیا ہے۔ میرے آقا خود بھی خندق کھودنے کیلئے ساتھ تشریف لے گئے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر صحابی کو دس دس گز جگہ عطا فرمائی کہ ہر مہاجر ہر انصاری اپنے اپنے حصہ کی جگہ کھودے اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ مقابلے میں خندق کھودنا شروع ہو گئے۔ وہ خندق کھودتے میرے آقا مٹی اٹھا اٹھا کر خندق سے باہر پھینکتے۔ ہر روز پانچ خندقیں کھودی جاتیں۔ اسلام کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حضرت سلمان فارسی جب صبح شروع ہوتے تو شام تک آدمیوں کے برابر اکیلے کام کر لیتے۔ اب صحابہ بڑے حیران' مہاجرین صحابہ سے کہتے سلمان ہمارا ہے اور ہم اس کے قریب ہیں لہٰذا سلمان کا کام بھی ہمارے حصہ میں لکھا جائے۔ انصار صحابہ فرماتے نہیں سلمان ہمارا اس کا کام ہمارے کھاتے میں لکھا جائے اب یہ دونوں فریقین میں اختلاف ہو گیا ایک گروہ کہتا کہ حضرت سلمان ہمارے ہیں۔ دوسرا گروہ کہتا کہ حضرت سلمان ہمارے ہیں۔ جھگڑا زیادہ ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف لے آئے فرمایا میرے صحابہ کیا ہو گیا ہے؟ کیوں جھگڑتے ہو؟ تو ایک صحابی نے عرض کی آقا حضرت سلمان پر جھگڑا ہو گیا ہے مہاجرین فرماتے ہیں سلمان ہمارے ہیں' انصار فرماتے ہیں کہ سلمان ہمارے ہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! سلمان نہ مہاجرین کے ہیں نہ انصار کے ہیں بلکہ سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ سلمان تو ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ سبحان اللہ

(مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۲۸۹' ۲۹۲ معارج النبوت جلد۳' صفحہ ۲۲۵' ۲۲۶)

شیعہ حضرات کی معتبر حدیث کی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۵۴ پڑھ کے دیکھو حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سَلْمَانُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّهُ امْرُءٌ مِّنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ ۔ حضرت سلمان فارسی علماء کی جماعت میں تھا کیونکہ وہ ہمارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل بیت سے ایک آدمی تھا۔ (مقیاس خلافت صفحہ ۲۴۱) صدقے جاؤں سلمان تیری عظمت پر تیری شان پر تو عجمی تھا' تو فارسی تھا' تو غیر عربی تھا پر کملی والے کی نگاہ پڑ گئی سرکار کا کرم ہوگیا تو بھی میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل میں شامل ہو گیا میرے آقا کی اہل بیت میں شامل ہوگیا کیا پیاری بات فرما گئے عبدالستار نیازی مرحوم صاحب فرماتے ہیں کہ

جس تے یار دی نظر ہوجاوے تے اوہدا سمجھ بلند نصیب اے
باطن وچ اوشاہ عالم داتے بھاویں ویکھن وچ اوغریب اے
ہر اک دکھیئے دے ہو جاندی تے اوہدی رحمت آپ قریب اے
اونہیں منگدا صحت نیازی تے جہندا مدنی یار طبیب اے

میرے دوستو! یہ تو سلمان فارسی میرے آقا کے صحابی ہیں ان کی شان تو ہے ہی وراء الوریٰ ان کا مقام ہے ہی اعلیٰ وافضل میرے آقا نے تو اس سے بھی بڑھ کر اپنے اختیار کی اپنی عظمت کی جھلک دکھائی۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ میرے آقا کے بڑے ہی پیارے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے آقا اپنے غلاموں کی محفل میں جلوہ فرما ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے آقا کی دید بھی کر رہے ہیں اور وعظ بھی سن رہے ہیں۔ تقریر کے بعد وعظ کے بعد ایک صحابی نے عرض کی آقا ایک مسئلہ تو بتایئے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کون سا مسئلہ عرض کی آقا ہر انسان کی آل ہوتی ہے ہر انسان کی اہل ہوتی ہے آقا آپ کی اہل آپ کی آل کون سی ہے؟ سبحان اللہ کیا حسین سوال ہے کتنا پیارا مسئلہ ہے۔ میرے آقا نے سنا تو سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِيٍّ فَهُوَ آلِي قیامت تک ہر نیک مومن میری آل میں شامل ہوگا۔ سبحان اللہ۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۲' معجم صغیر جلد ۱ صفحہ ۱۱۵' لمستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۵۹۸ بتیان القرآن جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۱۹' ۴۲۰) شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ صفحہ ۱۴' مقیاس خلافت صفحہ ۲۲۵۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے دوستو! پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مختار کائنات ہیں۔ سلطان کائنات ہیں جس کو چاہیں اپنی اہل میں شامل فرمالیں یار کی تقسیم پر یار کی مرضی میں اللہ تعالیٰ بھی راضی ہے۔ حضرت ابو السید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ سے فرمایا! اے ابوالفضل (یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی)۔ عرض کی جی میرے آقا فرمایا چچا کل صبح کو تم اور تمہارے سارے گھر والے کہیں نہ جائیں جب تک میں نہ آجاؤں۔ عرض کی حضور خیریت تو ہے؟ فرمایا مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ عرض کی ٹھیک ہے جب دوسرا دن آیا تو سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سارا گھرانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظار کر رہا تھا۔ میرے آقا پہنچے تو سب گھر والوں نے بڑے پیار سے بڑی محبت سے سرکار کا استقبال کیا۔ صلوٰۃ والسلام کی لڑیاں تحفہ کے طور پر پیش کیں۔ میرے آقا نے بھی رحمت بھرا سلام فرمایا۔ سرکار بیٹھ گئے میرے آقا نے چچا عباس کے سارے گھر والوں سے خیریت دریافت فرمائی۔ تمام نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔ آپ کی دعائیں ہیں۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اور سارے گھر والوں نے عرض کی فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان آپ سنائیں آپ کا مزاج کیسا ہے۔ رات کیسے گزری میرے آقا نے فرمایا الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے بڑی اچھی گزری۔ جب سب حال احوال پوچھ لیا گیا تو اب میرے آقا نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے سارے گھر والوں کو فرمایا میرے قریب ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے مل کر بیٹھو جب سارے قریب قریب بیٹھ گئے تو رحمت کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مدثر والی چادر مبارک اتاری اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سارے گھر والوں پر ڈال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دی۔ پھر اپنے گورے گورے اور ید اللہ والے ہاتھ مبارک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اٹھا دیئے اور عرض کی یَارَبِّ عَمِّی اے میرے رب العالمین اے میرے پالنے والے یہ میرا چچا ہے اور میرے باپ کے قائم مقام ہے۔ وَھٰؤُلَآءِ اَھْلُ الْبَیْتِی اور یہ اور اس کے سارے گھر والے جو میری چادر کے نیچے ہیں یہ سب میرے اہل بیت ہیں۔ فَاسْتُرْھُمْ مِنَ النَّارِ یا اللہ عزّ وجل ان سب کو جہنم سے ایسے چھپالے کَسَتْرِیْ اِیَّاھُمْ بِمَلَا ئَتِیْ ھٰذِہٖ جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ حضرت ابوالسید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار نے دعا مانگی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیواریں دروازے کنڈی سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بولنے لگے اور تمام مکان کے درو دیوار سے آوازیں آئیں کہ آمین آمین آمین۔ یا اللہ عزّ وجل یار کی دعا قبول فرما قبول فرما' قبول فرما' سبحان اللہ۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۷ دلائل النبوۃ بیہقی جلد ۶ صفحہ ۷۱ طبرانی کبیر جلد ۱۹' صفحہ ۲۶۳ عقائد اہل بیت صفحہ ۱۰)

حضرات! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کو ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کی ازواج کو اہل بیت فرمایا لیکن میرے آقا اپنے اختیار سے حضرت سلمان فارسی کو بھی اہل بیت فرما رہے ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے سارے گھر کے افراد کو بھی اہل بیت فرما رہے ہیں نہیں نہیں بلکہ قیامت تک ہر نیک مومن کو بھی اپنی اہل بیت فرما رہے ہیں۔ جب حضرت سلمان اہل بیت بن سکتے ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور آپ کے گھر کے افراد میرے آقا کی اہل بیت بن سکتے ہیں' سارے نیک مومن سرکار کی آل پاک بن سکتے ہیں تو کیا حضرت سیّدہ فاطمہ' حضرت مولا علی سیّدنا امام حسن' سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اہل بیت نہیں ہوں گے؟ بالکل یہ ہستیاں اہل بیت ہوں گی۔ لازمی ہوں گی میرے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان کا نام لے کر انہیں اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل بیت فرمایا۔

اپنی اہل بیت:

ام المومنین حضرت سیّدہ زاہدہ' عابدہ محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن خالق کائنات کے پیارے حبیب ﷺ صبح کے وقت میرے پاس تشریف لائے وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ تو سرکار نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اون کے بالوں کی بنی ہوئی تھی' دھاری دار تھی رنگ کالا تھا۔ جب حضور تشریف لائے تو سرکار بیٹھ گئے ابھی بیٹھے ہی تھے کہ فَاَتَتْ فَاطِمَةُ سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لے آئیں فَاَدْخَلَهَا فِيْهِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اسی چادر مبارک میں داخل فرمایا لیا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ تھوڑی دیر ہوئی تو مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فَاَدْخَلَهُ فِيْهِ آپ کو بھی چادر مبارک میں داخل فرمایا لیا ثُمَّ جَآءَ الْحَسَنُ پھر تھوڑی دیر گزری تو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے وَاَدْخَلَهُ فِيْهِ آپ کو بھی چادر مبارک میں داخل فرمالیا۔ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ پھر تھوڑی دیر کے بعد سلطانِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے فَاَدْخَلَهُ میرے آقا نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بھی چادر میں داخل فرمالیا۔ سبحان اللہ کیا پیارا منظر ہوگا درمیان میں خالق کائنات کا یار آگے مولا علی رضی اللہ عنہ پیچھے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا' دائیں طرف امام حسن رضی اللہ عنہ' بائیں طرف امام حسین رضی اللہ عنہ' کتنی پیاری تھی وہ محفل کتنی حسین تھی وہ گھر جس میں خالق کائنات کا یار مزمل والی چادر میں ان پاک لوگوں کو چھپا کر تشریف فرما تھا۔ حسان پاکستان محمد علی ظہوری قصوری علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

بیٹھے جیہڑا حضور دی محفل وچہ چنگی کیویں نہ اوہدی برات ہووے
پڑھے آپ خدا (عزوجل) درود جس تے نام نبی دے نال نجات ہووے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت آخری ہووے دعا منگو ایسے نام دی کول سوغات ہووے
دینا ناں داظہوری اے سدا ہوکا بھانویں دن ہووے بھانویں رات ہووے

ہاں تو سرکار کائنات ﷺ نے اپنی کالی کملی کے نیچے مولا علی' سیّدہ فاطمہ' امام حسن' امام حسین رضی اللہ عنہم کو چھپا لیا۔ سرکار نے زبان اقدس سے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی کونسی کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ''اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک صاف کر دے''۔

(مشکوٰۃ شریف باب فضائل اہل بیت مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۵۱ تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ تفسیر ابن جریر تفسیر درمنثور مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۴)

حضرات! ذرا توجہ کرنا گھر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے حجرۂ انور محبوبہ محبوب رب العالمین کا ہے لیکن چادر مبارک کالی کملی حضرت علی' حضرت فاطمہ' حضرت حسن' حضرت حسین رضی اللہ عنہم پر ڈال کر دعا مانگی جا رہی ہے۔ سرکار ان کو اہل بیت فرما کر دعا مانگ رہے ہیں کیوں؟ وجہ کیا ہے؟ فلسفہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چادر انور کے نیچے داخل نہیں فرمایا۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو کالی کملی کے نیچے داخل نہیں فرمایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نو ازواج پاک ہیں ان کو بلا کر کمبل کے نیچے نہیں بٹھایا ان کیلئے یہ دعا نہیں مانگی۔ میرے آقا چادر کے نیچے داخل فرماتے ہیں' دعا مانگتے ہیں تو صرف مولا علی' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ' سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے مانگتے ہیں آخر کیا حکمت ہے؟ تو سنیئے محدثین کرام فرماتے ہیں مفسرین عظام فرماتے ہیں کہ بیٹی جب شادی شدہ ہو اور والدین سے الگ ہو کر اپنا الگ مکان بسا لے تو عام طور پر وہ اپنے بچوں اور گھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے کے ساتھ گنی جاتی ہے۔ ان میں شمار ہوتی ہے۔ میرے آقا نے ان تمام افراد کو اپنی چادر انور کے نیچے داخل فرما کر یہ شبہ دور فرما دیا۔ یہ اعتراض ختم کر دیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کے بچے اور اس کے گھر والے مجھ سے الگ نہ سمجھنا' انہیں مجھ سے دور نہ تصور کرنا بلکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کے گھرانے والے الگ ہو کر بھی میری اہل بیت میں شامل ہیں۔ اسی لیے میرے آقا نے فرمایا' اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو' سبحان اللہ قربان جاؤں' اختیار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور صدقے جاؤں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھرانے پر ہو سکتا ہے کوئی ملنگ کوئی نام نہاد محبان اہل بیت کہہ دے کہ یہ سینوں کی ذہنی اختراع ہے' یہ سنّی محدثین مفسرین کی من گھڑت بات ہے۔ تو آؤ یہی بات حدیث مبارکہ پڑھ کے دیکھ لیتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جن کو میرے آقا نے اپنے گھر پال پوس کر جوان کیا وہ فرماتے ہیں کہ آیت تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ آخر تک یہ حضرت سیّدہ طیبہ طاہرہ اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر بلاوا بھیجا جب یہ چاروں بزرگ مقدّس ہستیاں سرکار کی خدمت میں تشریف لے آئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو اپنی مزمل مدثر چادر میں چھپا لیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے آگے بیٹھ گئیں' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دائیں طرف' امام حسین رضی اللہ عنہ بائیں طرف' مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کی پشت کے پیچھے بیٹھے گئے پھر میرے آقا نے اپنے گورے گورے یداللہ والے ہاتھ اوپر اٹھائے اور خالق کائنات کی بارگاہ میں دعا کی کون سی دعا؟ عرض کی اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَخَاصَتِیْ اے رب کائنات یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میرے خاص عزیز ہیں۔ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَطْهِيْرًا ان سے تمام ناپاکی دور فرمادے اور انہیں ایسے پاک کردے جیسے پاک کرنے کا حق ہے' سبحان اللہ۔

حضرات! ذرا توجہ فرماؤ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ' حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے میرے پاک نبی دعا فرما رہے ہیں کسی کے لیے والد دعا مانگتا ہے کسی کیلئے استاد دعا مانگتا ہے' کسی کیلئے پیر دعا مانگتا ہے' کسی کیلئے کوئی ولی دعا مانگتا ہے' کسی کیلئے پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے قمر الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے شمس الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے فرید الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے مہر علی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے داتا علی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے غوث جلی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے صدیق رضی اللہ عنہ باوفا نے دعا مانگی' کسی کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی پر صدقے جاؤں علی تیری شان پر سیّدہ تیرے مقام پر حسن پاک تیری عظمت پر سلطان کربلا تیرے کمال پر تمہارے لیے نبیوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی رسولوں کے رسول نے دعا مانگی سدرہ کے راہی نے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ کے سوہنے نے دعا مانگی' امام اہل سنّت کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا حسن رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ شان اہل بیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

کس زباں سے ہو بیان عز و شان اہل بیت
مدح خوان مصطفیٰ ہے مدح خوان اہل بیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

ہاں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولا علی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اپنی کالی کملی اپنی مزمل مدثر چادر مبارک ڈال کر ان کو چادر انور میں چھپا کر دعا مانگی اے خالق کائنات یہ میرے اہل بیت ہیں، یہ میرے خاص قریبی ہیں ان سے تمام ناپاکی دور کر دے اور انہیں ایسے پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔ سیّدہ طیبہ حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ نورانی منظر دیکھا، یہ نورانی بزم دیکھی سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سنی تو دل نے چاہا کہ میں بھی اس دعا میں شامل ہو جاؤں۔ اس پاک چادر میں داخل ہو جاؤں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْتُ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا میں آپ کی اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ ایک روایت میں آتا ہے اَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ یعنی میں بھی کالی کملی میں داخل نہ ہو جاؤں؟ میرے آقا نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات سنی اپنی زوجہ پاک کی بات سنی تو میرے آقا مسکرائے اور مسکرا کر فرمایا: اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تم تو بلاشبہ اس آیت میں اور اہل بیت میں داخل ہو ہی تمہارے لیے دعا کر کے چادر انور میں داخل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ہم تو چادر میں چھپا کر دعا ان کے لئے کر رہے جو اس سے پہلے داخل نہیں تھے۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۵۱، ۴۵۲، حاشیہ ۳) میرے آقا نے فرمایا: اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ تو بلاشبہ بھلائی پر ہے کیوں اس لیے کہ اَنْتِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ تو نبی کی ازواج میں، بیویوں میں شامل ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے جب میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زوجہ پاک کا شوق دیکھا تو فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آ جا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو بھی چادر میں داخل ہو جاتا کہ تیرے دل میں حسرت نہ رہے۔ پھر میرے آقا نے دعا مانگی اے خالق کائنات یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے تمام ناپاکی دور فرما دے اور انہیں ایسا پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔

(سوانح کربلا ۴۹' تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۴۴۹' تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۸' ترمذی شریف جلد ۲۔ ابواب المناقب' کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد ۱ صفحہ ۴۵' برکات آل رسول ۳۴' آل رسول جلد ۱ صفحہ ۵۴' برکات آل رسول ۴۰' ۴۹' ۳۸' صواعق محرقہ ۴۸۶' ۴۸۷)

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولا علی' حضرت سیّدہ فاطمہ' سیّدنا امام حسن' سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر میں چھپا کر گورے گورے ہاتھ اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کہ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَاۤءِ آلِ مُحَمَّدٍ اے میرے اللہ عزّ وجل یہ لوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ میری اولاد ہیں۔ فَاجْعَلْ صَلَوٰاتِكَ وَبَرَکَاتِكَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ پس تو اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما بے شک تو ہی تعریف کیا گیا ہے اور بزرگی والا ہے۔

(صواعق محرقہ عربی ۱۴۴' اردو ۴۸۶)

حضرات! جس کیلئے آمنہ کا لال دعا فرمائے وہ کیوں نہ پاک ہوئے ہوں گے۔ ان پر کتنی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہوں گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب صبح کی نماز پڑھنے کیلئے سیّدہ طیبہ طاہرہ' عابدہ زاہدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو بلند آواز میں فرماتے اَلصَّلٰوۃَ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ نماز کا وقت ہو گیا ہے اے اہل بیت' اب اٹھو اور نماز ادا کرو۔ ایک روایت میں آتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلصَّلٰوۃَ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ " اے اہل بیت تم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو اٹھو نماز ادا کرو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت کا نزول فرمائے پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ''اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی ﷺ کے گھر والو تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پوری طرح پاک صاف کر دے''۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ آواز چالیس دن تک چھ مہینے تک یا سات مہینے تک سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر والوں کو دیتے رہے' سبحان اللہ۔ (تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۹' برکات آل رسول ۳۴' ۳۵' آل رسول جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۴' ۵۵) کیا شان ہے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھرانے کی جس کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کا حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تشریف لا کر ان کی پاکی اور عظمت کا اعلان فرماتے ہیں۔ پھر ہم کیوں نہ اہل بیت کی شان کے نعرے ماریں' پھر کیوں نہ ان کی عظمت کے گیت گائیں' پھر کیوں نہ کہیں کہ

میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں مرید خیرالانام ہوں
مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے مجھے عشق ہے تو رسول سے ہے
یہ کرم ہے حب رسول ﷺ کا میرے منہ سے آئے مہک سدا
جو میں نام لوں تیرا جھوم کے بولو میں تو پنجتن کا غلام ہوں

فیصلہ کن بات:

میرے دوستو! ان تمام قرآنی آیات مبارکہ سے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹیاں' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے' نواسیاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں حتیٰ کہ حضرت سلمان فارسی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام نیک امتی بھی اہل بیت کرام میں شامل ہیں جو ازواج پاک کو اہل بیت نہ سمجھے وہ قرآن کا منکر' جو آلِ نبی ﷺ کو سرکار کے بچے بچیوں کو اہل بیت نہ سمجھے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والسلام کی احادیث مبارکہ کا منکر ہے۔ قرآن کا منکر بھی بے ایمان اور حدیث پاک کا منکر بھی گمراہ ہے۔ الحمد للہ ہم اہل سنّت و جماعت حنفی سنّی بریلوی سرکار کے غلاموں کے غلام ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ سرکار کے سارے گھر والے ساری آل پاک ہماری سردار ہے۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والی' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والی' حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والی' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی اور مولا علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ' سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے۔ جو ان میں سے کسی کو اہل بیت نہ سمجھے وہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کا مخالف ہے اور سرکار کو تکلیف دینے والا ہے۔ مولانا حسن رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہل بیت

تو خالق کائنات فرماتا ہے: لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے ہر پلیدی کو آگے کیا فرمایا وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا اور تمہیں پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے' سبحان اللہ۔ قربان جاؤں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت کی پاکی پر جن کی پاکیزگی کا صفائی کا اعلان میرا رب العالمین آپ فرماتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے دوستو! دنیا کا ہر انسان دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوتا ہے۔ مولوی آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' پیر آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' استاد آیا تو تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' زمیندار آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' نمبردار آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' وزیر آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا۔ سفیر آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' سلطان آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا پر صدقے جاؤں سادات کرام پر' قربان جاؤ اہل بیت عظام پر یہ آئے بعد میں لیکن پاک پہلے ہی تھے ہوتے کیوں ناں جن کو پاک میرا مالک آپ کرے جن کی پاکی کا اعلان خود فرمائے' کہ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ان کا حسب پاک' ان کا نسب پاک' ان کے خصائل پاک' ان کے شمائل پاک' ان کی عادات پاک' ان کا اخلاق' ان کا کردار پاک ارے میاں پاک ہوتے بھی کیوں نا آئے کس کے گھر میں جس کی شان میں میرے رب العالمین نے فرمایا' کیا فرمایا! وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے اور پلیدوں کو اندر باہر سے نگاہ نبوّت سے پاک فرما دیتا ہے۔ پارہ ا رکوع ۱۵' سورۃ بقرہ آیت ۱۲۹ میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ میں نے نبی ﷺ کے گھر والوں کو پاک کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آل نبی پر اولادِ علی رضی اللہ عنہ پر زکوٰۃ صدقہ' فطر صدقہ خیرات حرام ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ خیرات زکوٰۃ کو لوگوں کے مال کی میل کچیل فرمایا ہے۔ صدقہ لینے والے کو صدقہ لیتے وقت زکوٰۃ لیتے وقت شرمندگی اور ندامت محسوس ہوتی ہے اس لیے شریعت نے بجائے زکوٰۃ کے خمس اور مالِ غنیمت میں آل رسول کا حصّہ مقرر فرمایا ہے تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک کو مال لیتے وقت شرمندگی نہ اٹھانی پڑے بلکہ فخر سے عزت سے اپنا حصّہ لے سکیں۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ارد گرد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرکار کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی بالکل بچے ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گودی میں جلوہ فرما ہیں اچانک سرکار کا ایک غلام آیا اس کے پاس ایک ٹوکرا تھا جس میں کھجوریں تھیں اس نے آ کر صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کے بعد عرض کی آقا یہ کھجوریں صدقے کی لایا ہوں قبول فرما کر انہیں مستحق لوگوں میں تقسیم فرما دیں میرے آقا نے فرمایا رکھ دو وہ صحابی کھجوریں رکھ کر اجازت لے کر گھر چلا گیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گودی میں سے اٹھے اور اٹھ کر کھجوروں کے ٹوکرے میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھانے کیلئے منہ میں ڈال دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کَخ کَخ بیٹا یہ کھجور پھینک دو بیٹا جلدی کرو پھینک دو سبحان اللہ' کیا تربیت ہے ابھی ناسمجھ ہیں پر میرے آقا کی تربیت دیکھو فوراً منہ سے نکلوا دی پھر فرمایا: اِنَّ ھٰذا الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ بیٹا یہ صدقہ خیرات لوگوں کا میل کچیل ہے وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاَھْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پاک کیلئے حلال نہیں۔

(شہادت نواسہ صفحہ ۱۸۶ نور الابصار جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۱۹ کیمیائے سعادت سوانح کربلا ۴۸)

حضرات! پتہ چلا سرکار بھی پاک ہیں اور میرے آقا کا گھرانہ بھی پاک ہے کوئی گندگی' کوئی ناپاکی کوئی پلید چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھرانے کے نزدیک بھی نہیں آ سکتی۔ سبحان اللہ کیا مقام ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کا۔

اہل بیت تے کرم اے خاص رب (عزوجل) دا
اچی شان سادات کرام دی اے
اہل بیت تے دوزخ حرام ہویا
ایہہ حدیث رسول انام دی اے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاناں وار کے علی رضی اللہ عنہ دیاں بچیاں نیں
رکھی ہوئی بنیاد اسلام دی اے
مدح آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم دی کرے صائم
ایتھوں تک ای پہنچ غلام دی اے

حضرات! وہ مولا علی رضی اللہ عنہ وسیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' وہ امام حسن رضی اللہ عنہ' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کیوں نہ شان والے' مقام والے ہوتے جن کو میرا نبی پاک کہتا ہے۔ مولا کریم یہ میری اہل بیت ہیں یہ میرے خاص عزیز ہیں یہ مجھے بڑے پیارے ہیں ان پر کرم فرما ان کا ظاہر باطن پاک فرما۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد یسوع اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن دس ہجری میں یمن کی طرف ایک علاقہ تھا نجران اس کے اڑدگرد تہتر گاؤں جو نجران کے زیر اثر تھے۔ اس علاقے کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ابوحارثہ تھا۔ اس بادشاہ اور پورے نجران کے عوام کی طرف ایک خط لکھا جس کی عبارت' جس کا مضمون یہ تھا بِسْمِ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ مِنْ مُّحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا رب عزّ وجل ہے۔ یہ خط محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور سچے رسول ہیں۔ اِلٰى اُسْقُفِ نَجْرَانَ وَاَهْلِ نَجْرَانَ اَسْلِمْ اَنْتُمْ فَاِنِّىْ اَحْمَدُ اِلَيْكُمْ اِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ "نجران کے سردار اسقف کی طرف اور تمام نجران والوں کی طرف ہے کہ تم سب مسلمان ہو کر اسلام قبول کر لو پھر میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شان بیان کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم' حضرت اسحاق' حضرت یعقوب علیہم السلام کا معبود برحق ہے۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكُمْ اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ" اس کے بعد میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم سب بندوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبادت پوجا پرستش چھوڑ کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اسی کی پوجا کرو اسی کی پرستش کرو۔ اِلٰی وَلَایَۃِ اللّٰہِ مِنْ وَّلَایَۃِ الْعِبَادِ "اور بندوں کی ولایت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آ جاؤ" فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَالْجِزْیَۃُ "اگر تم یہ بات نہیں مانتے تو ہمارے غلام بن جاؤ ہمارے ماتحت ہو جاؤ اور سزا کے طور پر ہر سال تم جزیہ ادا کرو فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَقَدْ اٰذَنْتُکُمْ بِحَرْبٍ وَّالسَّلَامُ اور اگر یہ بات بھی تمہیں منظور نہیں تو پھر لڑائی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ہماری تمہاری اب جنگ ہوگی۔ اللہ اکبر جب یہ خط یہ پیغام نجران کے عیسائی بادشاہ اسقف کو ملا تو وہ غصہ میں لال پیلا ہوگیا' پیروں تلے زمین نکل گئی' سوچنے لگا یہ کیا؟ یہ کون ہے محمد ﷺ جو ہمیں خط کے ذریعے تبلیغ کی بات کر رہا ہے ہمیں اپنے مذہب سے چھڑا کر اسلام کی تلقین کر رہا ہے۔ اسقف نے اسی وقت اپنے مشیر اعلیٰ جس کا نام تھا شرحبیل بن وداعہ کو بلانے کیلئے اپنے نوکر کو بھیجا نوکر جب شرحبیل کے دروازے پر پہنچا تو رات کا ٹائم تھا اس نے پیغام دیا تو شرحبیل نے کہا کہ یہ رات کو سلطان نے کیوں بلایا ہے خیر تو ہے؟ نوکر نے کہا حضور میں غلام ہوں مجھے کیا خبر یہ آپ خود ہی پتا کریں کہ مسئلہ کیا ہے؟ شرحبیل فوراً سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا آ کر بڑے ادب سے عرض کی سلطان والا آج رات کو یاد فرمایا ہے خیر تو ہے؟ اسقف نے حضور ﷺ کا خط شرحبیل کو دے کر کہا کہ یہ پڑھ کر مجھے بتاؤ کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ شرحبیل نے خط پڑھ کر کہا حضور آپ کو پتا ہے اور ہماری مقدس کتاب انجیل شریف میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی آنے والا ہے جو آخری نبی ہوگا جس پر نبوت کا دروازہ بند ہو جائے گا اس کے بعد قیامت تک پھر کوئی نبی کوئی رسول نہیں آئے گا ہو سکتا ہے وہ یہی نبی ہو۔ اللہ غنی حضور یہ نبوت کا معاملہ ہے میں اس میں کیا رائے کیا مشورہ عرض کر سکتا ہوں۔ ہاں کوئی دنیاوی معاملہ ہوتا' کوئی سیاسی بات ہوتی' کوئی سلطنت کا معاملہ ہوتا تو ضرور رائے پیش کرتا'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی ضرور حل نکال لیتا' نبوّت اور رسالت کے معاملے میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ اسقف نے کہا اچھا پھر یہیں بیٹھ جاؤ پھر نجران کے سلطان نے اپنے دوسرے مشیر جس کا نام عبداللہ بن شرحبیل تھا اور قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتا تھا اس کو بلایا جب عبداللہ آیا تو اسقف نے اسے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط مبارک دے کر کہا کہ یہ پڑھ کر مجھے مشورہ دو کہ ہمیں کرنا کیا چاہیے۔ اس خط کا جواب کیا دیا جائے۔ عبداللہ نے جب خط پڑھا تو اس نے بھی بالکل وہی مشورہ دیا جو اس سے پہلے شرحبیل دے چکا تھا۔ اسقف نے اسے بھی کہا کہ یہیں بیٹھ جاؤ وہ بھی بیٹھ گیا۔ اسقف نے پھر اپنے تیسرے مشیر کو بلایا جس کا نام تھا جبار بن فیض یہ قبلہ بنو حارث سے تعلق رکھتا تھا اس کو سرکار مدینہ ﷺ کا خط دے کر کہا کہ اسے پڑھو اور مشورہ دو کیا کرنا چاہیے خدا عزّ وجل کی شان دیکھئے تیسرے مشیر نے بھی وہی مشورہ دیا جو پہلے دو مشیر دے چکے تھے۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ ان تینوں کی رائے ایک ہے تو اب بادشاہ نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ تمام رعیت کو یہاں بلایا جائے تا کہ ان سے بھی مشورہ لیا جائے۔ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں پھر کوئی قدم اٹھائیں گے۔ اس زمانے میں لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ان میں یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجے گھروں میں جھنڈے بلند کر دیتے' پھر بلند جگہوں پر آگ کے شعلے بلند کیے جاتے' پھر ایک خاص قسم کی سارنگی ہوتی جیسے ہمارے ہاں شیعہ ملنگوں کے پاس ہوتی ہے وہ بجاتے ہیں اسے ناقوس کہا جاتا تھا وہ بجائی جاتی تھی جس سے لوگوں کو پتا چل جاتا کہ کوئی اہم مسئلہ در پیش آ گیا ہے۔ سارے لوگ اکٹھے ہو کر نجران میں جمع ہو جاتے تھے۔ ملازمین نے یہی طریقہ اختیار کیا جس سے سارے علاقے کے معززین سمجھ دار قسم کے لوگ جمع ہو گئے۔ اسقف بادشاہ نے تمام لوگوں کے سامنے سرکار کائنات ﷺ کا خط پڑھ کر سنایا' پھر تمام لوگوں سے پوچھا کہ دوستو بتاؤ اب کیا کیا جائے۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مان کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام قبول کرلیں یا سال کے بعد جرمانہ دیا کریں یا پھر ان سے جنگ کریں؟ بادشاہ کی یہ بات سن کر تمام لوگوں نے کہا اے سلطان والا پہلے ایک وفد پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں کا مدینہ شریف بھیجا جائے وہ وہاں جا کر حالات کا جائزہ لے کہ اس معاملے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے جو وہ ہمیں مشورہ دیں اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲ صفحہ ۴۷)

چنانچہ اسقف نے تمام دوستوں سے مشورہ کرنے کے بعد ساٹھ آدمیوں میں سے تین آدمی بہت ہی زیادہ معزز تھے جن کی بات کو کوئی بندہ رد نہیں کرتا تھا حتی کے بادشاہ بھی ان کی رائے کو سب سے زیادہ فوقیت دیتا تھا' ایک کا نام عبدالمسیح اور اس کا لقب تھا عاقب' یہ اپنی قوم کا سردار تھا جس کی مرضی کے بغیر کوئی عیسائی کام نہیں کرتا تھا۔ دوسرے کا نام ایہم تھا اس کا لقب تھا سید یہ اپنی قوم کا وزیر خزانہ تھا ساری قوم کو کھانے پلانے کی ذمہ داری اس کی تھی۔ تیسرے کا نام ابو حارثہ یہ تمام عیسائی علماء کا سب سے بڑا استاد تھا پورے علاقہ بلکہ پوری دنیا کے عیسائی اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ اس کے نام پر کئی کئی مربے زمین الاٹ تھی کئی گرجے گھروں کا چیئرمین تھا' پوری دنیا کے عیسائی بادشاہ اس کی حد درجہ تعظیم کرتے تھے' احترام کرتے تھے یہ پوری جماعت جو مدینہ شریف جا رہی تھی اس کا سردار تھا۔

نجران کے عیسائی:

اب یہ سارے عیسائی معززین مدینہ شریف کی طرف چل پڑے کوئی اونٹ پر کوئی گھوڑے پر' کوئی خچر پر کیونکہ آج سے چودہ سو سال پہلے یہی جدید اور بہترین سواریاں گنی جاتی تھیں۔ عیسائیوں کا سردار جس خچر پر سوار تھا وہ آگے آگے تھا پیچھے تمام ساتھی بھی سواریوں پر سوار تھے۔ ابو حارثہ کے دائیں طرف اس کا بھائی کرز بن علقمہ بھی سواری پر سوار ہو کر آ رہا تھا اچانک ابو حارث کے خچر کا پاؤں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھسلا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا جب خچر زمین پر گرا تو ابو حارثہ بھی زمین پر گر پڑا ابو حارثہ کے بھائی کرز بن علقمہ نے جب ابو حارثہ کو زمین پر گرتے دیکھا تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے ادبی اور گستاخی کرتے ہوئے بولا کہ وہ محمد ﷺ ہلاک ہوں۔ نعوذ باللہ' اس زمانے میں اگر کسی کو کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو وہ دشمن کو بددعا دیا کرتے تھے۔ کرز بن علقمہ نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کرتے ہوئے یوں کہا کہ معاذ اللہ محمد ﷺ ہلاک ہوں تو ابو حارثہ غصہ میں آ گیا کہنے لگا خبردار ایسی بات نہ کہو۔ ارے وہ کیوں ہلاک ہوں تو ہلاک ہو جائے' تو برباد ہو جائے کرز بڑا حیران ہوا کہنے لگا بھائی جی یہ کیا کہہ رہے ہو محمد ﷺ ہمارا دشمن ہے اس کی وجہ سے ہم اتنی پریشانی میں آ گئے ہیں۔ سفر کی تکلیف برداشت کرنا پڑ رہی ہے آپ ہیں کہ بجائے اسے بددعا دینے کے اپنے بھائی کو بددعا دے رہے ہیں۔ ابو حارثہ نے کہا کہ کرز جانتے ہو یہ محمد ﷺ کون ہیں؟ کرز نے کہا نہیں ابو حارثہ نے کہا یہ محمد ﷺ وہی آخری نبی ہیں جن کا اب تک ساری دنیا انتظار کر رہی ہے۔ جن کی شان خالق کائنات نے توریت میں بیان فرمائی جن کی عظمت کے ڈنکے زبور میں بجائے جن کی عزت کی گواہیاں توریت دے رہی ہے۔ جن کی عظمت کا پرچار سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے رہے ہیں کہ لوگو اگر کامیابی چاہتے ہو تو آخری نبی محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آنا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے نبیوں کے نبی کی' کیا مقام ہے رسولوں کے رسول کا سیّدنا صر چشتی سیالوی نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

ہندا کاش حضور دے دور وچ میں
میری گلی دا رستہ سرور پچھدے
بیٹھا رہندا سرکار دے رستیاں وچ
میرا کدی اوہ حال ضرور پچھدے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آوندا باز نہ سوہنے داناں لینو
کافر لکھ لکھ اکھیاں گھور پچھدے
ناصر شاہ میں جدوں بیمار ہندا
مینوں آن کے میرے حضور پچھدے

ابوحارثہ نے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اور عظمت بیان کی تو کرز نے کہا بھائی جی اگر یہ اتنی شان کا اور عظمت کا رسول ہے تو آپ ابھی تک عیسائیوں میں کیوں ہیں؟ آپ مسلمان کیوں نہیں ہوئے۔ ابوحارثہ مسکرا پڑا مسکرا کر کہنے لگا یہ کوئی شک نہیں کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں سچے رسول ہیں لیکن میرے ایمان نہ لانے کی ایک مجبوری ہے کرز نے کہا بھائی جی کون سی مجبوری ابوحارثہ نے کہا اگر میں محمد ﷺ پر ایمان لے آیا تو پوری دنیا کے عیسائی بادشاہ' عیسائی عوام مجھ سے ناراض ہو جائے گی۔ یہ سب عزت شان وشوکت یہ زمین یہ پلاٹ یہ صدارتیں یہ نذرانے' یہ ہدیئے سب ختم ہو جائیں گے۔ اللہ اکبر' کرز سمجھ گیا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سچے ہیں' ان کا دین بھی سچا ہے' ان کا مذہب بھی سچا ہے' یہ ہمارے ساتھی صرف ہٹ دھرمی اور دنیا کے لالچ کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کر رہے ہیں۔ ابوحارثہ کی باتیں سن کر کرز بن علقمہ کے دل میں اسلام کی اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت پیدا ہوگئی۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۶۴۸ میں لکھتے ہیں کہ

کرز نے اپنی سواری تیز کر دی سارے ساتھیوں سے آگے نکل گئے سب سے پہلے مدینہ شریف پہنچے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یاروں کے جھرمٹ میں مسجد نبوی شریف میں جلوہ فرما ہیں جب کرز کی نگاہ صدیق رضی اللہ عنہ کے یار پر پڑی' عمر کے آقا پر پڑی' عثمان کے مولا پر پڑی' علی کے ویر پر پڑی' فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابے پر پڑی حسنین رضی اللہ عنہما کے نانے پر پڑی سدرہ کے راہی پر پڑی میں یوں نہ کہوں اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پیارے ماہی پر پڑی بس پھر کیا ہوا؟ وہی دل دے بیٹھے دل دیتے بھی کیوں نہ یہ نبی کوئی عام انسان نہیں تھا بلکہ یہ وہ تھا کہ

جس دیاں قسماں کھا کے تے جنوں خود رب عزّ وجل نے وڈیایا
زلف جہدی واللیل بنا کے تے مکھ والفجر بنایا
اپنا آپ تعارف رب عزّ وجل نے تے خود جس تو کروایا
سورج واپس پلٹیا ناصرؔ تے جد سوہنے نے فرمایا

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر کے اسی وقت کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے' سبحان اللہ۔ میاں یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہوتی ہے۔ سرکار کی خدمت میں جا رہے تھے کہ مناظرے کریں گے۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت کی تحقیق کریں گے۔ پھر بادشاہ کو رپورٹ دیں گے پھر مشورہ کے بعد جو فیصلہ کرنا ہوا کریں گے لیکن کرز پر اللہ تعالیٰ نے کتنا کرم فرمایا کہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غائبانہ شان سن کر غائبانہ تعریف سن کر چہرۂ انور دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ حکیم الامت کشتۂ عشق رسالت حضرت علاّمہ مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر نعیمی صفحہ ۲۸۰ پر لکھے ہیں کہ صرف حضرت کرز ہی مسلمان نہیں ہوئے بلکہ حضرت کرز کے پچیس ساتھی بھی سرکار کی شان سن کر سرکار کی عظمت سن کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے' اللہ اکبر۔ خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ عیسائیوں کا قافلہ مدینہ شریف کی طرف چل پڑا جب یہ لوگ مدینہ شریف کے قریب پہنچے تو ان تمام عیسائیوں نے پرانے لباس اتار کر بہترین قسم کے ریشمی لباس پہنے جو بڑے قیمتی تھے۔ ہاتھوں میں بڑی عمدہ انگوٹھیاں پہنیں' پھر بڑی تیاری کے ساتھ بڑے رعب اور دبدبے کے ساتھ یہ لوگ مسجد نبوی میں پہنچے اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عصر کی نماز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پڑھا کر ابھی بیٹھے ہی تھے کہ یہ قافلہ پہنچا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بڑے بڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قافلے آتے لیکن اس قافلے کی عجیب شان تھی نفیس قسم کے ریشمی لباس، خوبصورت اور نرم چادر اوڑھے ہوئے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں تہبند زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ انہوں نے آتے ہی مسجد نبوی میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے طریقے کے مطابق سلام عرض کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو سلام کا جواب نہ دیا بلکہ چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے مذہب کے مطابق مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے لگے چہرہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارادہ فرمایا کہ انہیں نماز پڑھنے سے روکیں لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! ان کی عبادت میں رکاوٹ پیدا نہ کرو انہیں اپنے مذہب کے مطابق نماز پڑھنے دو۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ پھر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی تحقیق کریں، مناظرہ کریں اپنے مسلک کی پہچان کرائیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بھی ان سے کوئی بات نہ فرمائی۔ وہ بڑے حیران کہ اب کیا کریں؟ وہ مسجد نبوی شریف سے نکلے اور مدینہ شریف کے بازار میں آگئے وہاں لوگوں سے پوچھا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا گھر کہاں ہے؟ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا پتا کیوں پوچھا اس لیے کہ وہ دونوں بزرگ ان کے علاقے میں تجارت کیلئے آتے جاتے تھے۔ اس وجہ سے وہ جانتے تھے، لوگوں نے کہا کہ وہ سامنے دیکھو اتفاق سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اکٹھے ہی تشریف لا رہے ہیں۔ جب قریب پہنچے تو ایک دوسرے کو پہچان لیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نجران کے عیسائیوں سے فرمایا کہ میاں آج تم لوگ کیسے بھول گئے ہو آج ہمارے شہر میں کیسے آنا ہوا۔ عیسائیوں نے کہا عثمان تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف ایک خط لکھا تھا جس میں ہمیں اسلام کی دعوت دی تھی ہم قافلے کی صورت میں جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہارے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا بات چیت کی تو تمہارے نبی ﷺ نے نہ سلام کا جواب دیا نہ ہی ہمارے ساتھ کوئی بات کی ہم حیران ہیں کہ اب کیا کریں؟ یہیں رہیں یا اپنے علاقے کی طرف چلے جائیں؟ بس یہی آپ حضرات سے مشورہ کرنے کیلئے آپ کو تلاش کیا ہے۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ادھر سے باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی ساری باتیں سن لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوالحسن یہ علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ آپ کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر ایک نظر عیسائیوں کی طرف دوڑائی پھر فرمایا کہ میرا مشورہ یہ ہے کہ یہ ایک مرتبہ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ سے سلام عرض کریں بات چیت کریں انشاء اللہ میرے آقا ضرور ان کی طرف توجہ فرمائیں گے کیونکہ آقا رحمۃ للعالمین ہیں' اخلاق عظیمہ کے مالک ہیں پھر خود میرے آقا نے ان کو دعوت دی ہے سرکار ضرور کرم فرمائیں گے ضرور توجہ سے ان کی باتیں سنیں گے۔ ان کے اعتراضات سن کر ضرور جواب دے کر ان کی تسلی کریں گے کیونکہ میرے آقا تو آئے ہی انسانیت کی ہدایت کیلئے ہیں لیکن دوستو جانے سے پہلے یہ ریشمی لباس یہ سونے کی انگوٹھیاں یہ خوبصورت چادریں یہ بھڑکیلا لباس اتار کر راہبانہ لباس پہن کر جاؤ انشاء اللہ آپ مایوس نہیں ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر وہ واپس چلے گئے انہوں نے وہ چمکیلے لباس اتارے سونے کی انگوٹھیاں بھی اتاریں اور عیسائی عالموں والا راہبوں والا لباس پہنا' لباس بدل کر پھر وہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ ناز میں حاضر ہوئے اور آکر سلام عرض کیا میرے آقا نے ان کا سلام سن کر ان کو رحمت بھرا جواب نوازا وہ عیسائی بڑے حیران ہوئے کہ کمال ہے ابھی آئے تھے سلام عرض کیا تھا جواب نہیں ملا اب آئے تو جواب بڑی محبت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملا ہے آخر وجہ کیا ہے؟ عیسائی علما نے عرض کیا حضور دوسری باتیں بعد میں کریں گے پہلے یہ فرمائیں کہ پہلی مرتبہ ہم آئے سلام عرض کیا آپ نے غصہ میں آکر چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا اب آئے ہیں تو بڑے پیار سے جواب عطا فرمایا ہے آخر وجہ کیا ہے؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا اے پادریو جب تم پہلی دفعہ ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھیاں پہن کر مسجد میں آئے تھے تو شیطان ملعون بھی تمہارے ساتھ تھا اس لیے میں نے جواب بھی نہ دیا اور چہرہ بھی دوسری طرف پھیر لیا اب صحیح لباس پہن کر آئے ہو اب انشاء اللہ جو بات کرو گے تمہیں جواب دیا جائے گا۔

عیسائیوں کے مسئلے:

اب ان کے ساتھ نجران کے معززین میں تین علماء عبدالمسیح ' ایہم اور ابوحارثہ بن علقمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بات کرنے لگے باقی سب خاموش رہے۔ ان عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا اور آج بھی عیسائی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی خدا ہے حضرت مریم بھی خدا ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا ہیں نعوذ باللہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خدا ہونے کی ان کے پاس دلیل یہ تھی کہ خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۵۵ میں فرمایا ہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ''کہ اے لوگو ہم نے تمہیں زمین سے بنایا اور اسی زمین میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اس سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے''۔ وہ کہتے تھے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہم تمہیں زمین میں لے جائیں گے ہم تمہیں زمین سے نکالیں گے اگر وہ اکیلا ہوتا تو واحد کا صیغہ فرماتا جمع کی بات نہ کرتا جمع کم از کم تین افراد پر بولا جاتا ہے لہٰذا ثابت ہوا اللہ تعالیٰ ایک نہیں تین ہیں۔ محدثین مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ہم نے زمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے تمہیں پیدا کیا ہم تمہیں زمین میں لے جائیں گے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ایک نہیں تین ہیں بلکہ خالق کائنات نے اپنی عظمت اپنی کبریائی اپنی شان وشوکت بیان کرنے کیلئے یہ جمع کے صیغے فرمائے وگرنہ وہ خود اعلان فرماتا ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ لوگو تمہارا معبود ایک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی بڑی رحمت والا مہربان ہے۔ ان کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی ایک دلیل یہ بھی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے تھے' کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتے تھے نابینا لوگوں کو آنکھیں عطاء کرتے تھے' مٹی کے کھلونے بنا کر پھونک مار کر اڑا دیتے تھے۔ لوگوں کو غیب کی خبریں دیتے تھے۔

حضرات! بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ کمالات تھے لیکن یہ طاقتیں یہ کمال یہ معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ کمال عطاء فرمائے تھے۔

حضرات! عیسائیوں کی بدعقلی کا ماتم کیجئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نبی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے صرف پانچ کمالات کو دیکھ کر عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہنا شروع کر دیا مگر صدقے جاؤں آمنہ کے لال پر بے سہاروں کے سہارے سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک پر جنہوں نے صرف تیئس سالہ اظہار نبوت کے دور میں اسی ہزار کمالات دکھائے سورج کو واپس موڑا' چاند کے دو ٹکڑے کیے' پتھروں سے درختوں سے جانوروں سے اپنے کلمے پڑھائے' بے زبانوں کو زبان دی بے اولادوں کو اللہ تعالیٰ کی عطاء سے اولاد دی' دکھیوں کے دکھ دور کر دیئے' روتوں کو ہنسایا یتیموں کو سینے سے لگایا' بے شمار معجزات دکھائے پر چودہ صدیاں بیت گئیں اتنی شان والے رسول کو کسی مسلمان نے آج تک خدا نہیں کہا' خدا کا بیٹا نہیں کہا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر خاص کرم ہے کیسے کرم فرمایا؟ جب میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آپ کے آقا ﷺ نے کمالات دکھانے شروع کیے تو خالق کائنات نے فرمایا سجنا عرض کی جی رب کائنات فرمایا اعلان کر دے عرض کی کس بات کا فرمایا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ محبوب دنیا والوں کو فرما دے لوگو میں ظاہری صورت بشری میں تم جیسا ہوں یا اللہ عزّ وجل مجھے کیوں فرماتے ہیں تو خود ہی میری بشریت کا اعلان کر دے۔ خالق کائنات کی قدرت مسکرا پڑی فرمایا! سجنا یہ اعلان یہ بات بطور عاجزی بطور انکساری تو کہہ میں تو تمہیں نور کر کے بلاؤں گا مزمل کی چادر والا مدثر کی کملی والا کر کے بلاؤں گا۔ یا اللہ عزّ وجل یہ مجھ سے ہی اعلان کیوں کرانا چاہتا ہے فرمایا سجنا عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے صرف پانچ کمالات دیکھے تو ان بدنصیبوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا ہے حالانکہ میں شریک ہونے سے بیوی بچے سے پاک ہوں۔ محبوب تم نے تو ہزاروں کمالات دکھانے ہیں کہیں کوئی ضعیف الایمان تیرے کمالات دیکھ کر تجھے بھی میرا شریک نہ بنا دے سجنا میں تجھے شریک نہیں دیکھنا چاہتا اپنا حبیب دیکھنا چاہتا ہوں۔ سبحان اللہ

حضرات! میرے آقا سلطان کائنات ہو کر اپنے آپ کو تواضع کرتے ہوئے بشر کہہ رہے ہیں یہ میرے آقا کا کمال ہے۔ بادشاہ سلطان اپنی رعیت کو کہے کہ میں تمہارا خادم ہوں میں بھی تمہاری طرح عام انسان ہوں یہ سلطان کا کمال ہے اگر رعیت کہنا شروع کر دے تو مجرم ہوگی۔ سزا پائے گی لوگ کہیں گے او بے وقوف دیوانے تو نہیں ہو گئے پاگل تو نہیں ہو گئے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہاں وقت کا سلطان کہاں تم جیسا ذلیل انسان ہوش کر اسی طرح میرے نبی ﷺ نے عاجزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو بشر کہا تو یہ صرف میرے نبی ﷺ کا کمال ہے اگر کوئی نجدی نبی کو اپنی مثل کہے اس کا معائنہ کراؤ کہیں اس کا دماغ تو نہیں چل گیا۔ محمد اعظم چشتی مرحوم نے بڑی پیاری بات فرمائی کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویکھن نوں اوہ ساڈے ورگا پر اسیں کدوں اس مُل دے
پتھر لعل دے بھانئیں وکدے تے پھل کنڈیاں نال نہ ٹُلدے
جو اسرار حضور تے کھلے اوہ ہر اک تے نئیں کُھلدے
اعظم اوعرشاں تے پھردا تے اسیں گلیاں دے وچہ رُلدے

بشریت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نفیس بحث کیلئے ذوق خطیب حصہ سوم فقیر کی تالیف کا مطالعہ کریں انشاء اللہ بڑا سرور آئے گا۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ عیسائیوں کے تین علماء عبدالمسیح، ایہم، ابوحارثہ بن علقمہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گفتگو شروع کی اور عرض کی حضور آپ نے ہمیں خط کیوں لکھا ہے؟ آپ کیا چاہتے ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا! میں چاہتا ہوں کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے کہ ہم تو مسلمان ہی ہیں میرے آقا نے فرمایا نہیں تم مسلمان نہیں ہو جھوٹ بول رہے ہو مسلمان بن جاؤ اور سیدھے راستے پر آجاؤ وہ کہنے لگے اے محمد ﷺ یقین کیجئے ہم مسلمان ہیں بلکہ ہم آپ سے بھی پہلے کے مسلمان ہیں میرے آقا نے فرمایا کہ اے عیسائی علماء تم مسلمان نہیں ہو بلکہ تمہیں اسلام لانے سے چند باتیں روکتی ہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہو تم صلیب کی پوجا کرتے ہو اور تم لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے' عیسائی علماء کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا ہم واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تمہیں پتا نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ عیسائیوں نے کہا بالکل صحیح ہے۔ اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی علماء سے سوال کیا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب عزّ وجل ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کو موت آئے گی؟ انہوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہمارا رب عزّ وجل ہر چیز کو رزق دینے والا ہے ہر چیز کی حفاظت فرمانے والا ہے ہر چیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو قائم رکھنے والا ہے۔ انہوں نے کہا بے شک آپ صحیح فرماتے ہیں۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی علماء سے فرمایا کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی بھی یہ شان ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر کائنات کی کوئی چیز مخفی نہیں نہ زمین کی نہ آسمان کی۔ انہوں نے کہا بالکل صحیح ہے۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تمہیں پتا ہے نا اسے انسانی عوارض لاحق ہوئے وضو کا ٹوٹنا غسل کرنا وغیرہ۔ انہوں نے کہا بالکل صحیح ہے۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تمہیں پتا نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے تھے' پیتے تھے' سوتے تھے جاگتے تھے وضو کرتے تھے غسل کرتے تھے۔ عیسائیوں نے کہا آپ بالکل صحیح فرماتے ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے پیٹ میں جیسا چاہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل بنائی پھر آپ ماں کے پیٹ میں ایسے رہے جیسے عام بچے رہتے ہیں پھر آپ پیدا ہوئے وہ بچوں کی طرح غذا کھاتے والدہ کا دودھ پیتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بالکل پاک اور مبرّا ہے۔ عیسائیوں نے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ میرے آقا نے سمجھانے کے لہجے میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندو سوچو عقل سے کام لو جب عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں اتنا فرق ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے خدا کے بیٹے ہوئے کیسے خدا بن گئے جواب دو؟ بولو؟ لیکن عیسائی چپ کوئی جواب نہیں کوئی دلیل نہیں۔ بولتے بھی کیسے آگے سے کوئی عام انسان نہیں تھا عام مولوی نہیں تھا عام مفتی نہیں تھا وہ کائنات کے سردار تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب تھے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کشتہ عشق رسالت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

عیسائی علماء نے کافی دیر کے بعد کہا حضور آپ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کیا عقیدہ ہے؟ میرے آقا نے فرمایا میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے پیارے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمے ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کی طرف القا فرمائے تھے۔ عیسائی مولوی کہنے لگے حضرت کیا بات کہہ رہے ہو کبھی بغیر باپ کے بھی کوئی بچہ پیدا ہوا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کی یہ دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ جن کے والد بھی نہیں والدہ بھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تو ہے نا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے تو دونوں رشتے موجود نہیں جب میرے آقا نے یہ بات فرمائی تو خالق کائنات نے یار کی تصدیق کیلئے قرآن کی آیت اتاری میرے رب العالمین نے فرمایا:

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۵۹)

”بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا“۔

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو میرے آقا نے انہیں پڑھ کر سنائی اور فرمایا عیسائیو دیکھو اللہ تعالیٰ نے بھی میری بات کی تصدیق فرما دی ہے، اب تو مان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں تھے خدا کے بیٹے نہیں تھے بلکہ رب کائنات کے بندے اور اس کے رسول تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے دوستو! اب چاہیے تھا کہ عیسائی مان لیتے کلمہ شریف پڑھ کے مسلمان ہو جاتے سرکار کے غلام ہو جاتے پر وہ ضد پر آ گئے کہنے لگے نہیں جی عیسیٰ علیہ السلام تو خدا ہی تھے جیسے کوئی نجدی رافضی کسی سنّی کے مقابلے پر دلائل سن کر لاجواب ہو جائے تو کہتا ہے نہیں جی وہ جی یہ جی مطلب یہ ہے کہ ماننا جو نہیں نہ ماننے کا تو کوئی علاج نہیں۔ جب عیسائی پادری ضد پر آ گئے تو میرے آقا نے چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف اٹھایا سبحان اللہ کون سا چہرہ جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو بھی پیار آ جاتا ہے۔ فرمایا: وَالضُّحٰی (سجنا! مجھے تیرے چہرۂ انور کی قسم) سرکار نے چہرۂ انور اٹھایا تو خالق کائنات نے آواز دی محبوب کیا بات ہے؟ عرض کی اے خالق کائنات میں کہتا ہوں عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں مگر یہ نہیں مانتے بڑا سمجھایا ہے بڑے دلائل دیئے ہیں اب کیا کیا جائے؟ خالق کائنات نے فرمایا سجنا! اگر یہ عیسائی پادری عیسائی مولوی دلیل سے نہیں مانتے تو انہیں چیلنج کر دو کہ آؤ مباہلہ کرتے ہیں۔ اب مناظرہ نہ کرو مباہلہ کرو اگر یہ مناظرے میں نہیں ہارے تو مباہلے میں ضرور ہاریں گے۔

حضرات! ایک ہوتا ہے مناظرہ ایک ہوتا ہے مباہلہ' مناظرہ کا مطلب یہ ہے کہ فریقین علمی بات کریں گے جس کے دلائل وزنی ہوئے جس کے دلائل بھاری ہوئے وہ جیت جائے گا جس کے دلائل کمزور ہوئے وہ ہار جائے گا اور مباہلہ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں فریق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کریں گے کہ یا اللہ عزّ وجل ہم میں سے جو سچا ہے جو حق پر ہے اس کی مدد فرما اور جو جھوٹا ہے اس کو تباہ و برباد فرما اس پر اپنی لعنت فرما۔

مناظرہ مباہلہ:

حضرات! پتہ چلا بے ایمانوں کے ساتھ' بے ادبوں کے ساتھ' گستاخان نبی ﷺ کے ساتھ مناظرہ کرنا مباہلہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم علیہ السلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنت مبارکہ ہے۔ آج کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھو جی یہ خوامخواہ وقت ضائع کرتے ہیں قوم کے جذبات ابھارتے ہیں۔ مناظرے کرتے ہیں یہ مولوی حضرات قوم کو لڑاتے ہیں۔

میرے دوستو! ان حضرات سے پوچھئے اگر ہم سنی حنفی بریلوی بد مذہبوں سے گستاخان نبی سے گستاخان صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ مناظرے نہ کریں تو حق کا پرچار کیسے ہوگا۔ حقانیت کا بول بالا کیسے ہوگا' اپنے مذہب کی صداقت کا کیسے پتا چلے گا ان معترضین کو تو اپنے علماء حق کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ یہ ہمارے مذہب کے رکھوالے ہیں۔ ہمارے عقیدوں کے پاسبان ہیں۔ ہم سوتے ہیں علماء جاگ کر محنت کر کے مخالفین کو قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیتے ہیں جس سے ہمارے عقائد کا تحفظ ہوتا ہے بجائے شکریہ ادا کرنے کے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے حضرات کو سمجھ عطا فرمائے آمین۔ تو عرض کر رہا تھا کہ گستاخوں سے مناظرہ کرنا یہ آمنہ کے لال کی سنت ہے اور مباہلہ کرنا بھی کملی والے کی سنت مبارکہ ہے آج بھی علماء حق سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کررہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ غزالی زماں سیّد السادات حضور سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف میں تشریف فرما تھے گوجرانوالہ کا غیر مقلد اور بے ادب مولوی عبدالعزیز آپ کے علاقے میں تقریر کرنے کیلئے آیا تقریر کرتے کرتے اپنی خباثت کا اظہار کرنے لگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک پر اعتراض کرنا شروع کر دیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی پاک کو علم تھا میں کہتا ہوں نہیں تھا اگر علم غیب ہوتا تو فلاں چیز کا پتا چل جاتا' فلاں چیز کا پتا چل جاتا یہ سب غلط ہے اگر کوئی مولوی ہے تو آئے میرے مقابلے کیلئے میں بتاؤں گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تھا۔ جب سنی حنفی بریلوی دوستوں نے اس مولوی کی یہ باتیں سنی تو حضور کاظمی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاملہ بتایا کہ حضور آپ کے نانا جان کے علم پر مولوی عبدالعزیز اعتراض کر رہا ہے اور پوری دنیائے اہل سنّت کو مناظرے کیلئے بلا رہا ہے آپ مسکرا پڑے فرمایا چلو ابھی چلتے ہیں بات کر لیتے ہیں۔ قبلہ کاظمی علیہ الرحمۃ میدان مناظرہ میں تشریف لائے آپ نے فرمایا مولوی جی کیوں سرکار کے علم کی توہین کر کے اپنی آخرت برباد کرنا چاہتے ہو۔ میرے آقا کے علم غیب پر قرآن و حدیث گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یار کو علم غیب عطاء فرمایا تھا وہابی مولوی کہنے لگا غلط ہے کوئی حدیث کوئی قرآن کی آیت موجود نہیں آپ نے کئی قرآن کی آیتیں اور حدیثیں پیش فرمائی وہ نہ مانا تو آخر میں علاّمہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمتہ نے مشکوٰۃ شریف کھولی صفحہ ۶۹، ۷۰ دکھایا فرمایا مولوی جی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو میں نے اللہ تعالیٰ کو بڑی پیاری صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا میرے محبوب یہ آسمان کے فرشتے کیوں جھگڑ رہے ہیں ذرا مجھے بتاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی اے ربّ کائنات تو ہی جانتا ہے لا ادری میں اپنے آپ نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے اپنا بے مثل ہاتھ مبارک میری پشت انور پہ رکھا تو میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی اور میں نے زمین و آسمان کی ہر چیز کا علم جان لیا غیر مقلد وہابی مولوی عبدالعزیز نے جب یہ سنا تو کہنے لگا یہ بے سند کتاب ہے میں اس کو نہیں مانتا۔ علاّمہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے ترمذی شریف نکال کر یہی حدیث شریف کھول کر مولوی صاحب کے سامنے کی کہ مولوی جی چلو مشکوٰۃ شریف تو بقول آپ کے بے سند تھی یہ تو ترمذی شریف ہے صحاح ستہ کی ایک کتاب ہے اب تو آپ مان لو اس بدنصیب نے ترمذی شریف کو بھی زمین پر پھینک دیا جن بدنصیبوں نے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب نہیں کیا وہ سرکار کے فرمان کا کیا ادب کریں گے علاّمہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے جب مولوی عبدالعزیز کو حدیث پاک کی بے ادبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے دیکھا تو آپ رو پڑے آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ پھر فرمایا مولوی جی تم نے حدیث پاک کی بے ادبی کی ہے اب تم سے میں مناظرہ نہیں کروں گا بلکہ مباہلہ کروں گا اس نے کہا مجھے منظور ہے۔ اب باری باری علامہ کاظمی نے اور مولوی عبدالعزیز نے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہے کہ مولا کریم جو ہم میں سے جھوٹا ہے باطل پ سال کے اندر اندر قہر و غضب میں مبتلا فرما اور اسے بری موت عطاء فرما یہ دعا کر کے مولوی عبدالعزیز جب گوجرانوالہ پہنچے تو صبح کی نماز کے بعد جب درس قرآن دینے لگے تو زبان سے الفاظ نہیں نکلتے بجائے بولنے کے زبان منہ سے باہر آگئی آتی بھی کیوں نہ گستاخ زبان جو تھی بے ادب لسان جو تھی مولوی عبدالعزیز غیر مقلد اہل حدیث کے نمازیوں نے فوراً مولوی صاحب کو ہسپتال پہنچایا کئی مہینے علاج ہوتا رہا لیکن جوں جوں دوا کی مرض بڑھتا گیا۔ مولوی صاحب کے رشتے دار بڑے پریشان کہ یہ ٹھیک کیوں نہیں ہو رہا ڈاکٹروں سے بات کی جو دن رات مولوی جی کا علاج کر رہے تھے کہ کیا بات ہے یہ صحت مند کیوں نہیں ہو رہے۔ یہ ویسے کے ویسے ہیں۔ ڈکٹروں نے بڑا پیارا جواب دیا کہ اس کو کوئی مرض ہو تو علاج کریں۔ اسے مرض کوئی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ کا قہر ہے لہٰذا اسے لے جاؤ ابھی چند مہینے ہی نہیں گزرے تھے کہ مولوی سسک سسک کر عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ (مقالات سعیدی ۶۸۴، ۶۸۷ تبیان القرآن جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۹) کیوں مرے کیونکہ گستاخ تھے بے ادب تھے اس لیے سیّد ناصر چشتی نے بڑی پیاری بات فرمائی کہ

اللہ والیاں اتے اٹیک کرنا ایں
تینوں رب دی جیل دا پتا کوئی نہیں
اوہو جنس خرید کے بلا گیا ایں
تینوں جس دی سیل دا پتا کوئی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تینوں کنے مدینے وچ لے جانا
جے مدینے دی ریل دا پتا کوئی نئیں
ناصر نبی دے کسے ملنگ توں پچھ
تینوں جے کر ڈیٹیل دا پتا کوئی نئیں

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ عیسائی بڑی ضدی قوم ہے یہ دلائل سے ماننے والے نہیں سوہنا انہیں مباہلے کا چیلنج کرو اور کہو کہ اے عیسائیو اے پادریو آؤ مناظرے کو چھوڑو کیونکہ اس میں فیصلہ نہیں ہو رہا آؤ مباہلہ کریں۔

مباہلہ کا چیلنج:

خالق کائنات نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ! ان عیسائیوں کو فرما دو کہ آؤ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ تم اور ہم اپنے اپنے بیٹوں کو بلائیں وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اور اپنی اپنی عورتوں کو بھی بلائیں وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور اپنی اپنی جانیں بھی پیش کریں ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۱) پھر مباہلہ کریں، پھر جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کے پادریوں سے فرمایا آؤ مباہلہ کریں۔ مباہلہ کیسے ہوگا؟ فرمایا تم بھی اپنے بیٹے ساتھ لے آنا میں بھی بیٹے لے آؤں گا تم بھی اپنے بچے ساتھ لے آنا میں بھی حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے آؤں گا تم بھی اپنی بیٹیاں ساتھ لے آنا میں بھی اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ساتھ لے آؤں گا۔ نساء کا عموماً معنی عورت کا لیا جاتا ہے لیکن جب نساء ابنا کے ساتھ آئے تو پھر نساء کے معنی بیٹیاں ہوتا ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پ۱ سورۃ بقرہ آیت ۴۹ میں فرعون کے کرتوت بنی اسرائیل کو یاد دلاتے فرماتا ہے کہ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ خالق کائنات فرماتا ہے او

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہودیو یاد کرو وہ وقت جب فرعون بے ایمان تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا پتہ چلا اگر نساء ابناء کے ساتھ آجائے تو نساء کا معنی بیٹیاں کیا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم بھی اپنے بیٹے بیٹیاں لے کر میدان میں آ جانا میں بھی بیٹے بیٹیاں لے کر آ جاؤں گا پھر دعا کریں گے کہ اے مولا کریم جھوٹوں پر لعنت بھیج اور جھوٹے کو تباہ و برباد فرما۔ جب سرکار نے یہ فرمایا تو عیسائیوں کے رنگ اڑ گئے پیروں تلے زمین نکل گئی لیکن عزت بچانے کیلئے کہنے لگے ٹھیک ہے ہمیں آپ کی یہ بات منظور ہے ہم مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا اچھا کب مباہلہ کرو گے اب یا بعد میں؟ عیسائی کہنے لگے جی اتنی جلدی نہ کریں کچھ وقت ہونا چاہیے فرمایا تم بتاؤ کتنا ٹائم لینا چاہتے ہو؟ کہنے لگے تین دن کا ٹائم تو ہونا چاہیے میرے آقا نے فرمایا ہمیں منظور ہے تین دن کے بعد اسی ٹائم فلاں جگہ پر تم بھی آ جانا ہم بھی آ جائیں گے۔ تین دن کے بعد سب سے بڑا عیسائیوں کا پادری جس کا نام ابوحارثہ وہ ساٹھ پادریوں کو ساتھ لے کر میدان مباہلہ میں پہنچ گیا۔

مباہلے کا منظر:

لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی تشریف نہیں لائے تھے کیونکہ ابھی وقت نہیں ہوا تھا عیسائیوں کا سب سے بڑا پادری اپنے ساتھیوں کو کہنے لگا ساتھیو آج فیصلہ ہو جائے گا میں بھی بہت بڑا علامہ ہوں توریت انجیل زبور کا عالم ہوں، کئی ہزار شاگردوں کا استاد ہوں۔ آج جب مسلمان میدان میں آئیں گے تو ایسی بددعا کروں گا کہ کوئی مسلمان زندہ نہیں بچے گا سارے کے سارے میری بددعا میں آکر میری بددعا کے شکار ہو جائیں گے آج میدان ہمارا ہوگا آج فتح ہماری ہوگی، آج جیت ہماری، آج عیسائیت کا دن ہوگا، آج تثلیث کا جھنڈا بلند ہوگا، آج مسلمانوں کو آنے تو دو میں یہ کردوں گا وہ کردوں گا۔ جیسے مخالفین باتیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔ سارے پادری عیسائی مولوی اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کو داد دینے لگے کہنے لگے حضور خداوند یسوع مسیح نے آپ کو بڑی طاقتیں بڑی قوتیں بڑی عظمتیں بخشی ہیں آپ واقعی بڑے عظیم ہیں آپ بددعا کر کے مسلمانوں کو ہلاک کرسکتے ہیں۔

حضرات! ادھر عیسائی طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے ادھر جنت کا والی سدرہ کا راہی اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی اپنی بیٹی سیّدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے کون فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کا ٹکڑا ہے جن کی بارگاہ میں امام اہل سنت کشتۂ عشق رسالت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ یوں عرض کرتے ہیں کہ

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

جب سرکار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے تو باادب بیٹی اپنے مقدس بابا کیلئے اٹھ کے کھڑی ہوگئی ہاتھوں کو بوسہ دیا بابا بیٹھے فرمایا بیٹا بیٹھنا نہیں تیاری کرو سر پہ چادر تطہیر اوڑھ لو شہزادے حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کہاں گئے ان کو بھی بلاؤ ان کو بھی تیار کر کے ساتھ لے لو سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان خیریت تو ہے ہمیں کہاں لے جانا چاہتے ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا بیٹی آج عیسائیوں سے مباہلہ ہے آج فلاں جگہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کن دعا ہوگی جو سچا ہوگا بچ جائے گا جو جھوٹا ہوگا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوگا۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فوراً سر پر چادر تطہیر اوڑھی ابھی چادر پاک اوڑھ ہی رہیں تھیں کہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی آگئے امام حسین رضی اللہ عنہ بھی آگئے جن کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

وہ حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ رضی اللہ عنہا نے بچوں کو تیار کیا فرمایا بیٹی میرا ویر علی رضی اللہ عنہ کہاں ہے ابو جی کیوں؟ فرمایا بیٹا علی رضی اللہ عنہ کو بھی ساتھ لے جانا ہے ابھی بات ہو ہی رہی تھی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے کون علی رضی اللہ عنہ؟ شیر خدا عزّ وجل علی رضی اللہ عنہ' حیدر کرار علی رضی اللہ عنہ' مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ جس کے بارے امام اہل سنّت فرماتے ہیں کہ

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی یا نبی فرمایا! تم بھی تیار ہو جاؤ میرے ساتھ چلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تیار ہو گئے سبحان اللہ اب یہ نورانی قافلہ بن ٹھن کے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نورانی حجرے سے باہر نکلا۔

حضرات! ذرا منظر تو دیکھئے کیسا تھا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان کربلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گودی میں اٹھا لیا' سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی انگلی پکڑ لی فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کی جی ابو جی فرمایا بیٹی تم میرے پیچھے پیچھے آؤ میرے قدموں پر قدم رکھنا' فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا' فرمایا تم میری بیٹی کے قدموں پر قدم رکھنا عرض کی آقا ایسا ہی ہوگا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر پاؤں رکھتی ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نشان قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں گویا میرے آقا نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نقش قدم کا بھی پردہ کرا دیا اگر زمین دیکھے تو اسے امام الانبیاء علیہم السلام کے نقش قدم نظر آئیں اگر آسمان دیکھے تو اسے مولا علی رضی اللہ عنہ کے نشان قدم نظر آئیں۔

حضرات! کیسا پیارا قافلہ ہوگا وہ جس کی قیادت اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے اُچیاں تے سچیاں کلاواں دی محفل
اے قرآں درو داں سلاماں دی محفل
اے سوہنے نبی دے غلاماں دی محفل
اے پنجاں تے باراں اماماں دی محفل
اے نبی ﷺ دے صحاباں کراماں دی محفل
اے شہیداں دے آقا تے سرداراں دی محفل
اے مولا علی رضی اللہ عنہ دے سدایاں دی محفل
اے مہر علی دے غلاماں دی محفل

جب یہ نورانی قافلہ چلا تو میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن رضی اللہ عنہ بیٹا حسین رضی اللہ عنہ بیٹا سب نے کہا جی آقا' فرمایا میں عیسائیوں کیلئے بد دعا کروں گا تم سب نے میری دعا پر آمین کہنا ہے' سب نے کہا حضور ہم ایسے ہی کہیں گے جیسے آپ فرما رہے ہیں' پھر میرے آقا نے اپنا نورانی چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھایا پھر عرض کی اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ اے خالق کائنات یہ میری اہل بیت ہے یہ میرے ساتھ عیسائیوں کے مقابلے میں جا رہے ہیں یا اللہ عزوجل اب ہماری عزت تیرے ہاتھ میں ہے اب تو نے کرم کرنا ہے' مہربانی فرمانی ہے جب سرکار چھوٹا سا نورانی قافلہ لے کر میدان میں پہنچے تو عیسائی پادریوں کی نگاہ پڑی پادریوں نے اپنے بڑے پادری سے کہا استاد جی تیار ہو جاؤ وہ دیکھو محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر مباہلہ کیلئے آ رہا ہے عیسائیوں کے پادری نے نگاہ اٹھا کر سرکار کی طرف دیکھا پھر امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا پھر باپردہ خاتون سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا جب ان پاک ہستیوں کو دیکھا تو اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ پکار کر اپنی برادری کو کہنے لگا اپنے ساتھیوں کو کہنے لگا' خبردار خبردار اس پاک گروہ سے کبھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی مباہلہ نہ کرنا نہیں تو تمہارا سب کا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔ تم سب تباہ و برباد جاؤ گے تمہارا نام و نشان مٹ جائے گا۔ عیسائی علماء کہنے لگے لاٹ صاحب علاّ صاحب کیا کہہ رہے ہو ابھی ابھی تو کہہ رہے تھے کہ میں یہ کر دوں گا میں وہ دوں گا میں ایسی بددعا کروں گا کہ بہہ جا بہہ جا کرا دوں گا اب وہ آئے ہیں آپ خود بیٹھ گئے ہیں ان کا لاٹ پادری بڑا پادری کہنے لگا ساتھیو واقعی میں بڑ باتیں کر رہا تھا بڑی بڑھکیں مار رہا تھا لیکن یہ ساری باتیں اس وقت تک تھیں جب تک میں نے اِن کو دیکھا نہیں تھا ان کی زیارت نہیں کی تھی ساتھیوں نے کہا ا کیا ہو گیا ہے تو ان کے بڑے پادری نے کہا یَا مَعْشَرَ النَّصَارٰی اے عیسا اے گروہ نصارٰی اِنِّیْ لَاَرٰی وُجُوْهًا بے شک مجھے ایسے چہرے نظر آ رہے ہیں کیسے چہرے؟ لَوْ سَاَلُوا اللّٰهَ اگر یہ مقدس لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کر کہ اَنْ یُّزِیْلَ جَبَلًا مَّکَانَهٗ لَاَزَالَهٗ کہ یا اللہ عزّ وجل ان پہاڑوں کو اپنی جگہ ہٹا کر دوسری طرف پھیر دے۔ حالانکہ یہ بندے کیلئے ناممکن ہے لیکن یہ اللہ تعا کے اتنے مقدس بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی بات ٹالنی نہیں وہ ضرور پہاڑو کو ان کی جگہ سے ہٹا دے گا۔

حضرات! توجہ فرماؤ عیسائی پادری کیا کہتے ہیں کہ یہ اتنے اللہ تعالیٰ مقبول ہیں پیارے ہیں اگر یہ پہاڑوں کو دعا کر کے اپنی جگہ سے ہٹانا چاہیں تو سکتے ہیں۔ دیکھئے عیسائی ہیں، کافر ہیں، مشرک ہیں، بے ایمان ہیں، غیر مسلم ہیں عقیدہ کیا ہے کہ یہ اتنے بااختیار ہیں کہ پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلوا سکتے ہیں دوسری طرف آیئے ایک مسلمان مولوی غیر مقلدین کی مایہ ناز شخصیت نجدی مولوی اسماعیل دہلوی اپنی رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵ پر لکھتا کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا صفحہ ۴۳ پر لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد علی ﷺ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں، توبہ میرے دوستو! ہندوستان میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پہلے فرقہ پرستی کا بیج بونے والا یہ بندہ ہے سرکار کی بے ادبی کرنے والا یہ
سلمان حالم ہے۔ اس کی عقل تو دیکھئے رسول بھی کہتا ہے اور بے اختیار بھی مانتا
ہے کتنی بے وقوفی کی دلیل ہے ایک بندہ کہے کہ فلاں ضدی شخص پاکستان کا وزیر
ظم ہے پھر کہے کہ اس کا اختیار کوئی نہیں بتایئے لوگ کیا کہیں گے؟ کہ کمال ہے
ر عجیب جانور ہو وزیر اعظم بھی مانتے ہو اور بے اختیار بھی۔ میاں یہ نہیں ہوسکتا
لہ وزیر اعظم بھی ہو پاکستان کا صدر بھی ہو اور اختیار بھی نہیں جو وزیر اعظم ہوگا۔
: پاکستان کا صدر ہوگا وہ ضرور ضرور بااختیار ہوگا ہر قسم کے اختیارات کا مالک
گا' سلطان جو ہوا صدر جو ہوا۔

حضرات! جب پاکستان کا سلطان بااختیار ہے جب تمہارے ووٹوں سے بنا
وزیر اعظم بااختیار ہے تو اس کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کا کیا عالم
گا جس کو خالق کائنات نے جس کو مالک کل نے پوری کائنات کیلئے حاکم بنا کے
بجا ہے سلطان بنا کے بھیجا ہے مختار بنا کے بھیجا ہے جس کی حاکمیت کی گواہیاں
ہ تعالیٰ قرآن میں دے رہا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ سوہنا
ے تیرے رب عزوجل کی قسم کوئی بندہ مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اپنے
م معاملات میں تجھے اپنا حاکم اپنا سردار تسلیم نہ کرے۔ (پ ۵ سورۃ نساء، آیت ۶۵) پھر
رے ملک کے صدر اور وزیر اعظم کا اختیار لوگوں تک محدود ہے پر رب عزّ وجل
ے یار کا اختیار صرف انسانوں تک محدود نہیں یہ کملی والا وہ بااختیار نبی ہے جس کا
تیار جانوروں پر بھی چلتا ہے درندوں پر بھی چلتا ہے پرندے بھی اس کا حکم
نتے' پتھر بھی اس کا حکم مانتے ہیں دریا بھی اس کا حکم مانتے ہیں' زمین بھی اس کا
م مانتی ہے نہیں نہیں آسمان بھی اس کا حکم مانتے ہیں' ستارے بھی اس کے غلام
' سورج بھی اس کے حکم کا منتظر ہے چاند بھی اس کے اشارے کا منتظر ہے۔
ید ناصر چشتی نے کیا خوب فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے نبیؐ دی شان کی پچھنا ایں فلکوں چا ہوے تے چن اتار سکدا
امت واسطے غار حرا اندر اتھرو کیر کے دوزخ نوں ٹھار سکدا
اوہدے خلق نے کیتا ہے اے کم جیہڑا کدی ہوا نہیں نال تلوار سکدا
اوہدے خادماں نے مارے شیر ناصرتوں تے کملیا چوہا نئیں مار سکدا

ہاں تو عرض کر رہا تھا کہ عیسائیوں کے لاٹ پادری سب سے بڑے عا
نے کہا اور عیسائی پادریو اس مقدس گروہ سے مناظرہ نہ کرنا یہ بڑے مقدس لوگ
ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں ا
رب عزّ وجل کے پیارے ہیں اشارہ کریں تو پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دیں لہٰذا
مشورہ یہ ہے کہ فَلَا تَبْتَهِلُوْا ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ فَتَهْلِكُوْا تم سب ہلا
ہو جاؤ گے۔ برباد ہو جاؤ گے تمہارا بیڑہ غرق ہو جائے گا صرف تم ہی نہیں "و
يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ نَصْرَانِیٌّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" بلکہ پوری دنیا
قیامت تک کوئی عیسائی باقی نہیں بچے گا۔ جب عیسائی پادریوں نے اپنے بڑ
پادری کی بڑے علاّمہ کی بات سنی تو وہ ڈر گئے کہ واقعی ہمارے پادری صاحب
کہتے ہیں کہیں ہم غرق ہی نہ ہو جائیں ہمارا نام ونشان ہی نہ مٹ جائے آؤ س
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے معافی مانگتے ہیں وہ سارے پادری اکھٹے
کر سرکار کی بارگاہ میں آئے ہاتھ باندھ کر بڑے ادب سے عرض کی حضور ہم
بے ادبی ہوگئی ہے' گستاخی ہوگئی ہے کہ ہم آپ کے مباہلے کا چیلنج قبول کر ب
ہیں۔ سرکار ہمیں معافی دیں ہم مباہلہ نہیں کرتے ہم آپ سے صلح کرنا چاہتے
فرمایا کیسے صلح کرو گے' عرض کی' آقا' ہم ہر سال آپ کو دو ہزار قیمتی جوڑ
تینتیس ذرہ تینتیس اونٹ چونتیس گھوڑے بطور فدیہ کے دیا کریں گے بس آ
ہمیں معاف فرما دیں اور ہم سے صلح کرلیں۔ اللہ اکبر۔ میرے آقا نے چہرۂ ا
آسمانوں کی طرف اٹھایا' مولا کریم' یہ مباہلہ نہیں کرتے یہ فدیہ دے کر صلح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہتے اب بتا تیری کیا رائے ہے تیرا کیا حکم ہے میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا! گر یہ ہار گئے ہیں تو ٹھیک ہے ان سے ان شرائط پر صلح کرلو۔ سبحان اللہ! کبھی یہ بھی وقت تھا کہ عیسائی میرے آقا اور میرے آقا کے گھرانے کو دیکھ کر صلح پر مجبور ہو جاتے تھے لیکن آج مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان امریکہ اور برطانیہ کے اشارے پر ناچ رہے ہیں شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کتنی پیاری بات فرما گئے کہ

ہائے اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں سے ان شرائط پر صلح کر لی۔ پھر میرے آقا نے مقدس قافلے کو مخاطب کر کے فرمایا علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جی حضور فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اِنَّ الْعَذَابَ قَدْتَدَلّٰی عَلٰی اَھْلِ نَجْرَانَ بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب عیسائیوں اہل نجران کے سروں کے بالکل قریب تھا وَلَا تَلَاعَنُوْا اگر یہ لوگ میرے ساتھ مباہلہ کرتے لَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ تو ان کی شکلیں تبدیل ہو کر بندروں اور سور کی طرح ہو جاتیں اور ان کی ساری وادی میں آگ بھڑک جاتی نجران والے یہاں تک کہ درختوں کے پرندے بھی تباہ و برباد ہو جاتے سال پورا نہ ہوتا کہ ساری دنیا کے عیسائی ہلاک ہو جاتے۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۵۸۸ تفسیر خازن جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۶۳ تفسیر مدارک جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۶۱ تفسیر ابن کثیر پ ۳ صفحہ ۵۷،۴ تفسیر حقانی تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۳۹ تفسیر بیہقی پ ۳ ۲۸۰، ۲۸۱ تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی تفسیر نعیمی پ ۳ صفحہ ۵۶۶، ۵۶۷ تفسیر تبیان القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۵۵، ۳۶۲ مواهب لدنیہ خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۶۸، ۶۹ سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۹۹، ۴۱۰ تاریخ الخلفاء معارج النبوت مدارج النبوت العباد آل رسول اول ۵۸، ۶۳)۔

حضرات! ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ خالق کائنات نے اپنے محبوب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کو بڑی عظمتیں بڑی شانیں بڑے مقامات عطاء فرمائے ہیں لیکن افسوس کہ شیعہ حضرات ان روایات کو پڑھ کر قوم کو سنا کر آگے سے عوام کو کہتے ہیں کہ حضرات دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مباہلہ پر اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر گئے لیکن سنّی حضرات کہتے ہیں کہ نبی پاک کی چار بیٹیاں تھیں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں ہوتیں تو نبی پاک ان کو ساتھ لے کر کیوں نہ گئے پتہ چلا بیٹی ایک ہے چار نہیں عوام بھی ماشاء اللہ آگے ہے ان پڑھ اور بدھو ہوتی ہے وہ آگے سے کہتے ہیں نعرہ حیدری یا علی رضی اللہ عنہ'

میرے دوستو! جو حضرات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بیٹی کہتے ہیں وہ قرآن وحدیث پاک اور اپنی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے اگر شیعہ حضرات ایمان داری سے ان کا مطالعہ کرتے تو کبھی بھی سرکار کی بیٹیوں کا انکار نہ کرتے پر افسوس چار دوہڑے چار رباعیاں یاد کر کے لوگوں کو سنا کر قوم سے پیسے بٹور کر ان کا ایمان ضائع کر کے چلے جاتے ہیں۔ پڑھئے قرآن مجید کے پ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۹ خالق کائنات فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ اے غیب کی خبریں دینے والے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج پاک کو اور اپنی بیٹیوں کو اور تمام مومن عورتوں کو فرما دیں جب وہ باہر نکلیں تو اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں۔

حضرات! توجہ فرمائیں میرے پیارے رب العالمین نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کیلئے ازواج فرمایا یہ جمع کا صیغہ ہے۔ عربی میں جمع کم از کم تین افراد پر بولی جاتی ہے اس کی واحد ہے زوجہ اس کا معنی ہے ایک بیوی پتہ چلا میرے آقا کی ایک بیوی نہیں تھی بلکہ زیادہ تھیں کیونکہ جمع کا صیغہ فرمایا میرے آقا کی آباد بیویاں گیارہ تھیں آگے فرمایا وبنتك یہ بھی جمع کا صیغہ ہے اس کا واحد ہے بنت اگر میرے آقا کی ایک بیٹی ہوتی تو خالق کائنات جمع نہ فرماتا واحد کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صیغہ استعمال فرماتا لیکن واحد نہیں فرمایا جمع کا صیغہ فرمایا۔ پتہ چلا میرے آقا کی بیٹیاں چار تھیں ایک نہیں تھی۔ یہ آیت کریمہ ہجرت کے پانچویں سال اس وقت نازل ہوئی جب میرے آقا نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(منتخب التواریخ باب اول صفحہ ۵۲، منتہی الامال صفحہ ۲۸ عقائد جعفریہ جلد ا صفحہ ۴۳۳، ۴۳۴)

یہ تو قرآن کی بات تھی آپ شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں کا مطالعہ فرمائیں اس میں بھی لکھا ہے بٹیاں میرے آقا کی چار تھیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے محدث اور مجتہد محمد بن یعقوب کلینی رازی اپنی کتاب اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۳۹ میں لکھتے ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۶ پر یہ بات لکھی اور مراۃ العقول شرح اصول کافی جلد نمبر ا صفحہ ۳۵۶ میں لکھی۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد شیخ عباس قمی نے منتہی الامال جلد نمبر ا صفحہ ۱۴۵ میں یہ بات لکھی کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی تو فَوُلِدَ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ آپ کے بطن پاک سے اعلان نبوّت سے پہلے اَلْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَ زَيْنَبُ وَ اُمُّ كُلْثُوم حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ وَوُلِدَ لَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ وَالطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَالْفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ اور اعلان نبوّت کے بعد حضرت طاہر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۷، ۱۷۰) شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سگی ایک بیٹی نہیں تھی بلکہ چار بیٹیاں تھیں۔ الحمد للہ!

ہم سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چاروں بیٹیوں کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

نازش صدق و صفا تم پر سلام
دختران مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم پر سلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زینب رضی اللہ عنہا عالی نسب بنت رسول
پیکر صبر و رضا تم پر سلام
اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا و رقیہ رضی اللہ عنہا نیک دل
جسم و جان مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تم پر سلام
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تمہیں کہتے ہیں سب
بنت شاہ انبیا تم پر سلام
کیوں نہ ہو مداح تم سب کا نصیر
تم پر ہے فضل خدا (عز و جل) تم پر سلام

حضرات! جب اَن پڑھ شیعہ حضرات کو باحوالہ بات بتائی جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں تو فوراً سوال کرتے ہیں کہ اچھا جی چلو مان لیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں تو مباہلہ میں صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہی ساتھ کیوں لے گئے دوسری بیٹیوں کو ساتھ لے کر کیوں نہ گئے؟

حضرات! اس کا جواب یہ ہے کہ مباہلہ ہوا ہے سن دس ہجری کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری بیٹیاں دنیا سے پردہ فرما گئی تھیں۔ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سن ۲ ہجری میں وفات فرما گئی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سن ۸ ہجری میں دنیا سے انتقال فرما گئیں، حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سن ۹ ہجری میں پردہ فرما گئیں۔ جب دوسری بیٹیاں تھیں ہی نہیں تو مباہلہ میں کیسے تشریف لے جاتیں۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مباہلے پر گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ نہیں لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں گئے ان کی اولاد نہیں گئی صرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولاد گئی پتہ چلا باقی سب صحابہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخلص نہیں تھے اگر مخلص ہوتے تو صحابہ بھی جاتے ان کی اولاد بھی جاتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! ایسے اعتراض کرتے ہوئے بھی شرم آنی چاہئے ہے کہ یہ لوگ ان صحابہ پر بھی اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے جن کے ایمان کی گواہیاں خالق کائنات نے قرآن میں دیتے ہوئے فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہ وہ لوگ ہیں جو پکے مومن ہیں جو سچے مسلمان ہیں۔ (پ۱۰ سورۃ انفال آیت ۷۴)

دوسرے مقام پر فرمایا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اللہ تعالیٰ یار کے صحابہ سے راضی ہے یہ صحابہ اپنے اللہ پاک سے راضی ہیں۔ سورۃ توبہ آیت ۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ تو یار کے صحابہ کے سچے مومن ہونے کی اور اپنے راضی ہونے کی گواہیاں دے رہا ہے یہ کتنے بدنصیب ہیں کتنی بری قسمت والے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاص پر اعتراض کر رہے ہیں جنہوں نے اپنا وطن اپنے بچے اپنی جائیداد اپنی جان اپنا تن من سب کچھ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدقے کر دیا مدینے شریف میں رہ کر کئی مرتبہ میرے آقا کافروں سے لڑائی کیلئے جاتے ہیں تو یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پروانوں کی طرح اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر قربان کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ کون سا مقام ہے جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جان کے تحفے سرکار کے قدموں پر نچھار نہیں کیے لیکن جب مباہلہ ہوتا ہے تو میرے آقا صحابہ کو خود نہیں لے جاتے کیوں؟ اس لیے کہ وہاں لڑنا نہیں تھا صرف دعا کرنی تھی صرف ہاتھ اٹھانے تھے اگر میرے آقا اپنے بچوں کو چھوڑ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے جاتے انکی اولاد کو لے جاتے تو عیسائی طعنے دیتے عیسائی مذاق اڑاتے کہ دیکھو جی نبی کو اپنی نبوت پر شک تھا تبھی اپنی اولاد کو گھر چھوڑ کر آیا ہے مریدوں کو ساتھ لے آیا ہے مریدوں کے بچوں کو ساتھ لے آیا ہے تاکہ مریں تو مرید مریں ہلاک ہوں تو مریدوں کے بچے ہلاک ہوں میرے بچے بچ جائیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منہ بند کرنے کے لئے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لیا معصوم امام حسن رضی اللہ عنہ کو لیا شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ کو لیا تاکہ بے ایمانوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو مشرکوں کو عیسائیوں کو پتہ چل جائے میں جھوٹا نہیں میں مصنوعی رسول نہیں میں بناوٹی پیغمبر نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا سچا اور آخری پیغمبر ہوں عیسائیوں آؤ آج میدان لگتا ہے آج امتحان ہونا ہے آج آزمائش ہونی ہے کون سچا ہے کون جھوٹا۔ یہ تھی بچوں کو ساتھ لے جانے کی وجہ لیکن دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا کیا کہنا شروع کر دیا۔ پر صدقے جاؤں سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے جو طریقت کے پانچویں امام ہیں انہوں نے بات کر کے دشمنوں کا منہ بند کر دیا سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں لوگوں کو درس حدیث اور درس قرآن دے رہے ہیں درس قرآن دیتے دیتے ہی مباہلہ والی آیت آگئی آپ نے مختصر ترجمہ فرمایا مختصر تشریح فرمائی امام باقر رضی اللہ عنہ کے ایک مرید نے عرض کی حضور اگر ناراض نہ ہوں۔ تو ایک بات پوچھوں ایک مسئلہ حل کرا لوں؟ میرے آقا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا ہاں ہاں سجنا ضرور پوچھو پوچھو ضرور پوچھو میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نواسہ ہوں اب یہاں سے نہیں اٹھوں گا جب تک تیری تسلی نہ ہو جائے تجھے اطمینان نہ ہو جائے سوالی نے عرض کی حضور یہ جب مباہلہ ہوا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں کے مقابلے میں کن کن حضرات کو ساتھ لے گئے تھے سیّدنا محمد رضی اللہ عنہ باقر مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا جب میرا بابا مباہلے کے لیے جانے لگا تو فَجَاءَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَوَلَدِهٖ وَبِعُمَرَ وَوَلَدِهٖ وَبِعُثْمَانَ وَوَلَدِهٖ وَبِعَلِیٍّ وَوَلَدِهٖ ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ میدان مباہلہ میں تشریف لے گئے۔ (تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۰ سفینہ نوح جلد ۲ صفحہ ۲۳) اے ملنگو! اے ذاکرو! اب لگاؤ نعرہ۔ نعرہ حیدری یا علی رضی اللہ عنہ۔ حق سن کر نعرہ لگانے میں مزہ بھی تو آئے اب جو بارہ اماموں کو معصوم مانتا ہے وہ تو مان لے گا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی فیملی کے ساتھ میدان مباہلہ میں تشریف لے گئے تھے۔ جو ازلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدنصیب ہے وہ اپنی قسمت پر ماتم ہی کرتا رہے گا۔

انعام ربانی

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس شہزادے امامین کریمین طیبین طاہرین نیرین منیرین سعدین شہیدین سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے دوائی دی گئی علاج کیا گیا لیکن آرام نہ آیا ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہزادوں کی تیمارداری کے لئے بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے کہاں سیّدہ فاطمۃ الزہرا کے مکان پر حضرات سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کوئی عالی شان بنگلہ نہیں تھا کوئی کوٹھی نہیں تھی کوئی بلند و بالا فلیٹ نہیں تھا بلکہ ایک چھوٹا سا مکان دیواریں کچی کھجور کی چھت جو بارش میں پانی سے ٹپکتی رہتی تھی اس گھر میں کوئی بیڈ روم نہیں کوئی فرنیچر نہیں کوئی بچھونے نہیں کوئی مخملی بستر ے نہیں کوئی میز کرسی نہیں بلکہ چند چار پائیاں چند پرانے بستر ے مٹی کے چند گھڑے دو مٹی کے پیالے یہ تھا جنت کی ملکہ کا گھر یہ تھا کائنات کی عورتوں کی سردار کا مکان' یہ تھا جگر گوشہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ٹھکانہ یہ تھا مخدومہ کونین کی رہائش گاہ یہ تھی والدہ حسنین رضی اللہ عنہما کی کلی۔ یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا گھر تھا یہ حسنین رضی اللہ عنہما کا گھر تھا یہ خاتون جنت کا مکان تھا کون فاطمہ رضی اللہ عنہا؟

وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی ۔۔۔ وہ کملی اوڑھنے والے محمد نور کی بیٹی
ملا تھا اور بھی حصہ اسے عز و شرافت کا ۔۔۔ اسی کی گود سے دریا ابلتا تھا شہادت کا

کون فاطمہ رضی اللہ عنہا؟ جس کی صورت۔ صورت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھی۔ جس کی سیرت سیرت امام الانبیاء علیہم السلام تھی جس کی گفتار گفتار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھی جس کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عکس تھا جو سیّدہ بھی تھی طیبہ بھی، جو زاہدہ بھی تھی طاہرہ بھی، جو عابدہ بھی تھی راکعہ بھی، جو ساجدہ بھی تھی نیرہ بھی، جو عالمہ بھی تھی عاملہ بھی، جو کاملہ بھی تھی ناصحہ بھی، جو راشدہ بھی تھی مرشدہ بھی، جو ہادیہ بھی تھی مہدیہ بھی، جو فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھی اور زہرا بھی،

جس دی تربت تے دھوں نواں باہجوں نہ کوئی غوث ہووے نہ کوئی ولی ہووے
جس دے پتر حسنین رضی اللہ عنہما جیئے لال ہون۔ تے سرتاج جسدا مولا علی رضی اللہ عنہ ہووے
جس دے در اتے خدمت کرن خاطر۔ ہر اک حور بہشت کھلی ہووے
اہدی دیاں تے دیاں مثال کیویں۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی گود وچہ پلی ہووے

جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے جھرمٹ میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو نواسوں کو دیکھا شدید بیمار ہیں میرے آقا نے رحمت بھرے ہاتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے اٹھا دیئے کون سے ہاتھ جن ہاتھوں کو خالق کائنات فرماتا ہے بجا یہ تیرے ہاتھ نہیں یہ میرے ہاتھ ہیں، میرے آقا نے شہزادوں کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار کی دعا پر آمین کہا دعا کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا بھائی جی یہ کب سے بیمار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چند دنوں سے بڑا علاج کیا ہے بڑی دوا کی ہے لیکن ابھی ٹھیک نہیں ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ہماری مانو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزوں کی منت مان لو کہ یا اللہ عزّ وجل میرے بچوں کو صحت عطا فرما اگر یہ ٹھیک ہوگئے تو میں شکریئے کے طور پر اتنے روزے رکھوں گا انشاءاللہ دیکھنا جلدی ٹھیک ہوجائیں گے میرے آقا نے سنا تو سرکار نے بھی تائید فرمائی علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ ٹھیک کہہ رہے ہیں واقعی یہ کام کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا اگر یہ بات ہے تو میں آج ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منت مانتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بچوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحت دے دی تو میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تین روزے مسلسل رکھوں گا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو آپ نے بھی کہا بابا میں بھی تین روزے بچوں کی صحت کی خوشی میں رکھوں گی مولا علی رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز تھی خادمہ تھی جس کا نام دائی فضہ تھا اس نے عرض کی آقا میں بھی شہزادوں کی صحت کی خوشی میں تین روزے رکھوں گی جب امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے امی جان ابو جان کی باتیں سنیں تو دونوں بھائی کہنے لگے نانا جانی اگرچہ ہم بچے ہیں روزے فرض نہیں لیکن ہم بھی منت مانتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحت عطا فرما دی تو ہم بھی تین روزے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے جب صبح شہزادے اٹھے تو بالکل ٹھیک ہو چکے تھے صحت یاب ہو چکے تھے جب صبح ہوئی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے سرتاج علی رضی اللہ عنہ فرمایا سیدہ رضی اللہ عنہا کیا بات ہے عرض کی دیکھئے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے شہزادے ٹھیک ہو گئے ہیں اب صبح سب کو روزے رکھنے چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل تمام گھر والوں نے روزے رکھ لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ تمام نے پانی پی کر روزہ رکھ لیا کیونکہ قحط سالی کا زمانہ تھا کھانے پینے کی بڑی قلت تھی جب سورج نکلا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی یا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کیا بات ہے حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں نے عرض کی روزہ تو جوں توں کر کر کے ہم نے رکھ لیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے لیکن آپ جانتے ہیں گھر میں کوئی آٹا وغیرہ نہیں شام کو روزہ کس سے کھولیں گے اس کا کوئی بندوبست فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا بھی بندوبست انشاء اللہ ہو جائے گا آپ گھر سے اٹھے اپنے پڑوسی کے گھر تشریف لائے جس کا نام شمعون تھا اور مذہب کے لحاظ سے یہودی تھا اور صوف یعنی اون کا کاروبار کرتا تھا۔ اون لے کر مدینے شریف کی عورتوں سے چرخے پر کتواتا تھا پھر اس کو آگے منڈی میں فروخت کر دیتا تھا وہ ایک صاع یعنی ایک کلو تین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھٹاک صُوف کاتنے کے بدلے چار کلو جو دیتا تھا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شمعون عرض کی جی یا علی رضی اللہ عنہ فرمایا یار کچھ صُوف کتوانے والا پڑا ہے جو کتوانا ہو شمعون نے کہا جی ہاں پڑا ہے حکم فرمایئے کیا بات ہے فرمایا تول کر صاع تین صاع صوف دو میں گھر لے جانا چاہتا ہوں شمعون نے پوچھا کون کاتے گا فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں کاتے گی اس نے تین صاع صوف کو تول دیا فرمایا ایک صاع کی مزدوری بھی دے دو میں شام کو ایک صاع کتوا کر دے جاؤں گا شمعون نے چار کلو جو بھی دیئے سیّدنا حیدر کرار صوف بھی لے آئے اور ایک صاع کی مزدوری بھی لے آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب صوف اور جو دیکھے تو عرض کی حضور یہ کیا لائے ہو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے تمام بات بتائی کہ سیّدہ مزدوری فی الحال تھی کوئی نہیں میں نے سوچا چلو روزے جو پورے کرنے ہیں یہی مزدوری کر لیتے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بڑی خوش ہوئیں عرض کی ع حسنین رضی اللہ عنہما کے ابا آپ نے بہت اچھا کیا ہے یہ کام لے آئے ہو میں صوف کات لیتی ہوں دائی فضہ جو پیس کر کھانا پکا لیتی ہے انشاء اللہ تین روزے تو بخوبی گزر جائیں گے آگے اللہ تعالیٰ اور کہیں سے عطا فرمائے گا۔ اب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صوف کاتنے شروع کر دیئے سبحان اللہ ہے جنتی عورتوں کی سودار پر صوف کات کر گھر کا نظام چلا رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جنتی رزق پکا پکایا بھیج سکتا تھا' کام کے لئے جنت کی حوریں بھیج سکتا تھا مگر نہیں سیّدہ خود اپنے ہاتھوں سے محنت کر رہی ہیں کیوں تا کہ قیامت تک آنے والے غریب گھروں کی عزت رہ جائے مسکین عورتوں کا پردہ رہ جائے اگر انہیں غریب یا د آئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت یاد کر کے دل کو تسلی دے لیا کریں کہ جب نبی کی بیٹی جنت کی عورتوں کی سردار محنت کر کے گھر کا نظام چلا سکتی ہے تو ہم تو اُس کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں اگر ہم نے کام کاج کر لیا تو ہماری شان میں کو نسا فرق آجائے گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں سارا دن چرخے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر صوف کاتے حضرت فضہ نے جو پیس کر پانچ روٹیاں بنائیں ادھر روزہ کے افطار کا وقت ہو گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اہل بیت کے مقدس افراد نے پانی سے روزہ افطار کیا روزہ افطار کرنے کے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیّدہ عرض کی جی حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا فرمایا الحمد للہ پانی سے روزہ تو افطار کر لیا ہے اب نماز با جماعت ادا کر لیں پھر کھانا کھائیں گے عرض کی بالکل ٹھیک ہے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تمام گھر کے افراد کو لے کر مسجد نبوی شریف میں پہنچے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اور دائی فضہ نے عورتوں کے ساتھ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے مردوں کے ساتھ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے با جماعت نماز پڑھنے کے بعد سارے حضرات گھر تشریف لائے دائی فضہ نے دستر خوان بچھایا پھر روٹیاں رکھیں پانی رکھا پھر سارے مل کر کھانا کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھ گئے بسم اللہ پڑھ کر کھانے ہی لگے تھے کہ کسی نے دروازے پر آ کر صدا لگائی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه و آله وسلم ۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو تم پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سلامتی ہو میں ایک مسکین بندہ ہوں بھوکا ہوں کئی دن سے کھانا نہیں کھایا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مجھے بھی کھانے سے کچھ حصہ عطا ہو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے جنت کا کھانا عطا فرمائے سبحان اللہ سوالی نے کتنے حسین انداز سے سوال کیا اور ملنے کی صورت میں کتنی پیاری دعا بھی کی حضرات دعا کرو اللہ تعالیٰ مانگنے کا طریقہ بھی عطا فرمائے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فوراً ہاتھ کھانے سے پیچھے ہٹا لیا سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضور کیا بات ہے ہاتھ پیچھے کیوں کر لیا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ سے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں آپ نے مسکین کی صدا نہیں سنی وہ کھانے کا سوال کر رہا ہے سیّدہ میں تو اپنے حصہ کا کھانا مسکین کو دینے لگا ہوں میں تو آج کا بھوکا ہوں خدا عزوجل جانے یہ مسکین کب کا بھوکا ہو گا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو عرض کی حضور اگر آپ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنا حصہ دے سکتے ہیں تو میں بھی سید العالمین کی بیٹی ہوں میرا نام بھی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے مجھے تو بابا جانی نے سبق ہی مسکینوں، غریبوں سے پیار کرنے کا دیا ہے لہٰذا میرا حصہ بھی مسکین کو دے دیجئے ہمیں اللہ تعالیٰ اور عطا فرمائے گا دائی فضہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو انہوں نے بھی اپنا اپنا حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کر دیا عرض کی حضور ہمارا بھی حصہ اس مسکین کو دے دیجئے۔ کرتے بھی کیوں نہ سخیوں کا گھرانہ تھا کریموں کا دراوزہ تھا اہل بیت نبوت کی چوکھٹ تھی۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسن جی بابا فرمایا بیٹا یہ سارا کھانا اٹھا کر مسکین کو دے آؤ۔ میرے دوستو! توجہ کرو مسکین نے سوال سارے کھانے کا نہیں کیا صرف کچھ حصہ کا کیا پر نبی پاک کی اولاد کا ایثار دیکھو کچھ نہیں دیا سب دے دیا۔ یہ ہے صبر یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا۔ خود بھوکے ہیں مگر کھانا دوسروں کو کھلا رہے ہیں۔ اپنی بھوک نہیں دیکھی مسکین کی بھوک دیکھی پھر کیوں نہ کہیں کہ۔

بھوکے رہتے تھے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والے

مولا علی رضی اللہ عنہ دے نام توں جاں صدقے
جیہڑا رکھے ہر اک مسکین دی لاج
علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کر دا ولی ہو جاوے
رب عزوجل رکھے اس تیرے یقین دی لاج
اوتاں لاڈلا علی رضی اللہ عنہ تے فاطمہ رضی اللہ عنہا دا
جہنے رکھی قرآن مبین دی لاج
کربل وچ دیوانیہ جان دے کے
رکھ لئی حسین رضی اللہ عنہ نے دین دی لاج

سارا کھانا مسکین کو دے دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے بھوکے سو گئے صبح سحری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وقت پانی پی کر پھر سب نے روزہ رکھ لیا دوسرے دن پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سارا دن چرخے پر صوف کاتتی رہیں دائی فضہ نے جو چکی پر پیس کر آٹا بنایا پھر سب کے لئے ایک ایک روٹی تیار کی جب شام ہوئی روزہ افطار کرنے کا وقت آیا تو تمام گھر والوں نے پانی پی کر روزہ افطار کیا پھر نماز پڑھنے کے لئے مسجد نبوی میں پہنچے تمام حضرات نے با جماعت نماز ادا کی جب نماز پڑھ کے گھر آئے تو دستر خوان بچھایا کھانا لگایا گیا جب سب کھانا کھانے لگے تو پھر کسی نے آواز دی کہ اَلسَّلَامُ یَا اَھْلَ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو تم پر اللہ تعالیٰ سلامتی فرمائے میں ایک یتیم ہوں لاوارث ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دنیا میں میرا کوئی سہارا نہیں کئی دن سے کھانا نصیب نہیں ہوا بڑی آس امید لے کے آپ کے در پر آیا ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے مجھے کچھ کھانا چاہئے میں دعا کرونگا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہیں جنت کا کھانا عطا فرمائے گا۔

یتیم کا سوال سن کے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کی جی حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا فرمایا سوالی کی آواز سن رہی ہو عرض کی سن رہی ہوں فرمایا کیا خیال ہے؟ کھانا خود کھاؤ گی یا اللہ تعالیٰ کے راستے یتیم پر خرچ کرو گی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا آپ کا کیا پروگرام ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیّدہ میں تو اللہ تعالیٰ کے نام پر یتیم کو کھانا دینے کو ترجیح دونگا میرا پروگرام ہے خود بھوکا رہ جاؤں مگر یتیم کو خالی نہ لوٹاؤں سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میری بھی یہی رائے ہے اپنا اور میرا کھانا یتیم کو دے دیجئے۔ دائی فضہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت حسین پاک رضی اللہ عنہ نے عرض کی بابا جانی ہمارا بھی کھانا یتیم کو دے دیجئے سبحان اللہ کیا ایثار کا جذبہ ہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اٹھے سارا کھانا اٹھا کر یتیم کو دے دیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کل کی طرح آج بھی پانی پی کر صبر و رضا کے ساتھ سو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے رشک عرش اعلی آستانہ کملی والے کا
ہے افضل سب گھرانوں سے گھرانہ کملی والے کا
محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور ہے ہر نور سے اعلیٰ
محمد مصطفیٰ ﷺ کا خون ہے ہر خون سے بالا
کسی کا خون بھی خون پیمبر ہو نہیں سکتا
نبی کی آل کا کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا

جب صبح ہوئی تو پھر صابر گھرانے نے پانی پی کر روزہ رکھ لیا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آج پھر دو دن کی طرح سارا دن صوف چرخے پر کاتا دائی فضہ نے جو پیس کر آٹا تیار کیا پھر ہر فرد کے لئے ایک ایک روٹی بنائی شام کا ٹائم ہو گیا سید المؤذنین حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی نبی کی آل نے بسم اللہ پڑھ کے پانی سے روزہ افطار کیا تمام گھر والوں نے باجماعت مسجد نبوی میں نماز ادا کی جب دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تو پھر کسی نے دروازے پر آواز دی کون سی کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اے نبی ﷺ کے گھر والو تم پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی نازل فرمائے میں ایک مسلمان قیدی ہوں میں کافروں کی قید میں تھا انہوں نے ہم پر بڑی سختی کی کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا آج ہی آزادی ملی ہے بڑی بھوک لگی ہے سخیوں کا در دیکھ کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر مجھے کچھ کھانے میں سے دو اللہ تعالیٰ تمہیں جنتوں کی نعمتوں سے مالا مال کرے گا۔

میرے دوستو! تو جہ کرو کتنا نازک موقع تھا ہوتا کوئی ہماری طرح کا انسان وہ چار گالیاں دے کر سوالی کو گھر سے بھگا آتا کہتا کہ تم نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے ہر روز کوئی نہ کوئی مانگنے آجاتا ہے میاں چلے جاؤ ہم تمہیں دیں یا اپنا پیٹ پالیں لیکن نہیں وہ نبی کی آل تھی وہ کریموں کا دروازہ تھا وہ نبی ﷺ کے پیارے تھے حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہماری منت پوری ہوگئی ہمارے روزے مکمل ہوگئے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم سب کچھ کھا پی لیں گے اگر تم سارے گھر والے چاہو تو یہ سارا کھانا اس قیدی کو نہ دے دیں شاید اللہ کریم ہم پر اس کے صدقے کرم فرما دے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر سارے گھر والے بولے حضور ہمیں منظور ہے یہ کھانا اس قیدی کو دے دیجئے ہمارا اللہ عزّ وجل مالک ہے سبحان اللہ۔

ان کے در سے کوئی خالی جائے یہ ہوسکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے سارا کھانا اٹھایا اس قیدی کو دے دیا آج تین دن ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے نے کھانا نہیں کھایا بھوک سے حالت غیر ہوگئی مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں عرض کی جی حضور فرمایا آؤ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چلتے ہیں شاید وہاں کوئی کھانے پینے کی چیز مل جائے بچوں کو تو کھلائیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور آپ چلیں میں دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کرلوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں کو لے کر سرکار کی خدمت میں پہنچے

کر کر فاقے مسلسل تے ودھ حدوں لاغر شبر شبیر ہو گئے
حاضر انگلی پکڑ شہزادیاں دی حیدر نبی وچہ دربار آ گئے

مولا علی رضی اللہ عنہ جب بچوں کو لے کر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر ہوئے تو میرے آقا نے کیا دیکھا۔ بچوّں کے رنگ پیلے پڑے ہوئے ہیں جسم کانپ رہا ہے حالت غیر ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ یہ کیا ماجرا ہے یہ بچوں کو کیا ہوگیا ہے؟ رنگ کیوں پیلے ہیں جسم کیوں کانپ رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو سارا واقعہ عرض کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالت حیدر نے عرض تمام کیتی فاقے جیویں سی لیل و نہار ہو گئے
سن کے حال عظیم ایثار والا مصطفیٰ ﷺ آقا بے قرار ہو گئے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ میری بیٹی نہیں آئی آقا وہ نفل پڑھ رہی ہے سرکار نے فرمایا تمہارے گھر چلتے ہیں ذرا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حالت بھی دیکھ لیں سرکار جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ سیدہ رضی اللہ عنہا کی حالت بھی بڑی خراب ہے مصلیٰ پر کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی ہے مگر چہرہ بھوک کی وجہ سے زرد ہو رہا ہے سیدہ رضی اللہ عنہا نے سلام پھیرا بابے کے استقبال کے لئے آگے بڑھیں تو میرے آقا نے آگے بڑھ کر بیٹی کو گلے لگالیا میرے آقا کی آنکھوں میں آنسو آگئے چہرۂ انور آسمانوں کی طرف اٹھا کر عرض کی مولا کریم میری یہ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اس نے تین دن تیرے راستے میں اپنا کھانا صدقہ دیا ہے اب اس کی حالت پر نظرِ کرم فرما تو دیکھ میرے آقا نے جب چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھایا تو خالق کائنات نے اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بارگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھیجا جبرئیل نے آتے ہی سلام عرض کیا اور عرض کی آقا اللہ تعالیٰ نے تین دن آپ کی بیٹی کا اور آپ کے داماد کا اور آپ کے رشتہ داروں کا امتحان لیا ہے ان کی آزمائش کی میرے آقا نے فرمایا جبرئیل سنا پھر میری بیٹی اور اس کے گھر والے فیل ہوئے ہیں یا پاس پورے نمبر لئے ہیں یا آدھے سیدنا جبرئیل نے عرض کی آقا آپ کی بیٹی اور انکے گھر والے پاس ہو گئے ہیں اور پاس بھی فسٹ پوزیشن میں' اللہ تعالیٰ نے یہ پوزیشن لینے پر انعام بھیجا ہے نور کی ٹرافی بھی بھیجی ہے فرمایا وہ کیا انعام ہے؟ وہ کون سی ٹرافی ہے حضرت جبرئیل نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ نے اس امتحان کی کامیابی میں اہل بیت کی عزت کی خاطر اہل بیت کی شان کی خاطر قرآن مجید میں چوبیس آیات نازل فرمائیں ہیں خالق کائنات فرماتا ہے وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ ۔ نبی ﷺ کے گھر والے کھانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے پیار کی خاطر اس کی رضا کی خاطر۔ کن کو کھانا کھلاتے ہیں فرمایا۔ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۔ مسکین کو یتیم کو اور قیدی کو آقا اب سورۃ کے ختم تک ساری آیتیں تیری ہیں اور تیری بیٹی کے گھر والوں کے لئے آئی ہیں تاکہ جب تک رب عزوجل کا قرآن رہے تیری بیٹی اور اس کے گھر والوں کی عزت کے ڈنکے بجتے رہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۲۷۶ تفسیر خازن و مدارک جلد ۴ صفحہ ۲۴۰ الریاض النظرہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ جامع المعجزات صفحہ ۱۲۲،۱۱۹ نورالابصار جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ تفسیر روح البیان ۲۹ صفحہ ۲۴۳،۲۶۰)

امام المفسرین یہ واقعہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں نَحْنُ لَانَشُكُّ فِيْ صِحَّةِ الْقِصَّةِ ہمیں اس واقعہ کی سچائی میں کوئی شک نہیں بلکہ یقین ہے کہ یہ واقعہ صحیح ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیات سنانے کے بعد مقام اہل بیت بیان کرنے کے بعد عرض کی آقا اپنی بیٹی سے پوچھئے کہ ان کو پتہ ہے تین دن تک ان کے در کا بھکاری بننے والا، مسکین بننے والا یتیم بن کر آنے والا قیدی بن کر آنے والا کون تھا؟ سرکار نے پوچھا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا ہمیں تو کوئی پتہ نہیں ہم نے تحقیق نہیں کی پتہ نہیں یہ کون لوگ تھے؟ کہاں سے آئے تھے اور کدھر چلے گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہم نے اپنا تن نہیں دیکھا بلکہ اُن کا من دیکھا اللہ تعالیٰ کے نام پر کھانا صدقہ کر دیا حضرت جبرئیل نے عرض کی آقا اپنی بیٹی کو بتا دیجئے کہ یہ تین دن بھکاری بن کے آنے والا مسکین بن کے آنے والا یتیم بن کر آنے والا قیدی بن کے آنے والا کوئی مدینے کا انسان نہیں تھا کوئی دیہاتی نہیں تھا بلکہ میں آپ کا خادم جبرئیل تھا جو روپ تبدیل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اِن کا امتحان لیتا رہا اِن کی آزمائش کرتا رہا۔

گھلیا مینوں سی رب عزوجل نے روز تینے
مینوں ای کھانا سی سمجھ فقیر دتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ساں آیا یتیم مسکین بن کے
میں ای ہو کا سی بن کے اسیر دتا
ایس بخشش دا صلہ کمال سب نوں
ہے خدائے سمیع و بصیر دتا
سورت دھر دیاں آیتاں رب عزوجل سچے
تیری آل نوں تحفہ منیر دتا
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ دی شان دے کے
صائم رب عزّوجل انعام کثیر دتا

پنجتن پاک کا واسطہ:

سیّدنا ومولانا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کون جعفر صادق؟ جو طریقت کے چھٹے امام ہیں پہلے امام مولا علی رضی اللہ عنہ دوسرے امام سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ تیسرے امام سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ چوتھے امام سیّدنا علی المعروف زین العابدین رضی اللہ عنہ پانچویں امام سیّدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ چھٹے سیّدنا محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرات توجہ کرنا طریقت کے مشہور امام بارہ ہیں پھر ان بارہ اماموں سے طریقت کے سلسلے چلے اور انشاء اللہ یہ قیامت تک سلسلہ چلتا رہے گا لیکن جو بات کرنی ہے وہ قابل توجہ ہے قابل غور ہے کہ بارہ اماموں کو صادق کیوں نہیں کہتے؟ صادق کا لفظی معنی ہے سچا تو کیا دوسرے امام سچے نہیں تھے؟ تھے بالکل تھے وہ امام ہی نہیں جو سچا نہ ہو پھر کیا وجہ ہے کہ امام جعفر کو صرف صادق کر کے کیوں بلایا جاتا ہے؟ تو آؤ سنیئے آج سے چودہ سو سال پہلے یہی سوال کسی نے سیّدنا امام جعفر صادق سے بھی کیا کہ حضور یہ آپ کو صادق کہا جاتا ہے آپ کے بابا محمد باقر کو آپ کے دادا امام زین العابدین کو آپ کے جد امجد کو صادق نہیں کہا جاتا اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی حکمت کیا ہے؟ سیّدنا امام محمد جعفر صادق مسکرا پڑے فرمایا اے سوالی صادق تو سارے تھے سچے تو سارے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن مجھے لفظی نہیں معنوی طور پر صادق کہا جاتا ہے۔ سوالی نے عرض کیا حضور وہ کیسے؟ فرمایا بات یہ ہے کہ وَلَدَنِی الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ اِحْقَاقُ الْحَق

(صفحہ ۷ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب صفحہ ۱۹۵)

مجھے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے وزیر جانشین نے دو مرتبہ جنم دیا ہے سوالی بڑا حیران ہوا عرض کی حضور وہ کیسے فرمایا میری والدہ ماجدہ کا نام تھا ام فروہ رضی اللہ عنہا' یہ بیٹی تھیں حضرت قاسم کی' یہ بیٹے تھے محمد کے اور یہ بیٹے تھے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے۔ یہ میں نانے کی طرف سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں اب سنیئے نانی کی طرف سے میری ماں ام فروہ رضی اللہ عنہا کی ماں کا نام تھا اسما انکے والد کا نام تھا عبدالرحمن انکے والد کا نام تھا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس طرح مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ جنم دیا ہے۔ سعادت الکونین صفحہ ۱۹۷ یہی بات شیعہ حضرات کے معتبر عالم دین ابوالحسن علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ صفحہ ۲۲۰ میں یہی شیعہ حضرات کے چوٹی کے مجتہد ملا باقر مجلسی نے جلاء والعیون جلد ۲ صفحہ ۳۸۶ میں لکھی۔ تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی بڑی ہی شان ہوئی کہ صدیقی بھی ہوئے اور حسینی بھی ہوئے سبحان اللہ کیا تعلقات تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ صحابہ اور اہل بیت میں پر بُرا ہو ان لوگوں کا جنہوں نے صبر کے جھوٹے واقعات بنا بنا کے عوام کے سامنے پیش کیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑی عداوت تھی بڑی دشمنی تھی امام جعفر صادق کا نسب دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ دشمنی نہیں تھی پیار تھا عداوت نہیں تھی محبت تھی اور یہ ہے بھی حقیقت اللہ تعالیٰ حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تو خیر عرض کر رہا تھا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خالق کائنات نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو اور سیّدہ حوا کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کو کچھ عرصے کے لئے جنت میں بھیج دیا تا کہ دونوں جنت کو دیکھیں جنت کے محلات دیکھیں جنت کی سیر کریں ایک دن حضرت آدم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام اور سیّدہ حوّا جنت میں ایک محل میں تشریف فرما ہیں حضرت آدم نے سیّدہ حوّا کو دیکھ کر فرمایا۔ حوّا نے عرض کی جی حضور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں اٹھارہ ہزار مخلوقات پیدا فرمائیں مگر حوّا ساری کائنات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے تجھے حسین وجمیل بنایا ہے تجھے خوبصورت بنایا ہے۔

حضرات! یہ بات ہے بھی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ساری کائنات سے بڑھ کر حسین بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود فرتا ہے:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (پ۲۸ سورۃ تغابن آیت ۳)

اور اے انسان اس نے تمہاری صورت بڑی خوبصورت بنائی۔

میرے رب العالمین نے قرآن مجید کے پ۳۰ میں فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پ۳۰ سورۃ تین آیت ۴)

بے شک ہم نے انسان کو شکل، عقل اور جسم کے لحاظ سے بڑا ہی خوبصورت بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حسین وجمیل کیوں فرمایا اس کی تفصیل سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالق کائنات کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسان کی عزت اور عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ کہ اے میرے غلاموں جب تم میں سے کوئی بندہ اپنے کسی بھائی سے کسی وجہ سے لڑ پڑے جھگڑ پڑے بات ہاتھا پائی تک آجائے تو میرے آقا نے فرمایا اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ تو اپنے بھائی کے چہرے پر ڈنڈا یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھپڑ نہ مارو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا کیوں؟ میرے آقا نے فرمایا اس لئے کہ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت اور اپنی شکل پر بنایا ہے۔ سبحان اللہ۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۱۹ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۷ مشکوٰۃ شریف ۳۹۷)

حضرات! اللہ تعالیٰ شکل سے صورت سے پاک ہے لیکن انسان کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے انسان کی عزت کو چار چاند لگانے کے لئے یہ لفظ بولا گیا یہ جملے اللہ تعالیٰ نے یار کی زبان سے کہلوائے ہیں تاکہ انسان اپنے آپ کو معمولی نہ سمجھے بلکہ اپنی شکل اپنی سوہنی اور پیاری صورت دیکھ کر میرا زیادہ شکر ادا کرے میری زیادہ حمد بیان کرے پر افسوس اتنی پیاری شکل والا انسان اتنی سوہنی صورت والا بندہ وہ کام کر رہا ہے جس سے حیوان بھی پناہ مانگتے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں انسان بنائے پھر اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا غلام بنائے آمین۔ تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے سیدہ حوا کے حسن و جمال کو دیکھا خوبصورتی کو دیکھا تو فرمایا حوا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز خوبصورت بنائی ہے حسین و جمیل بنائی ہے پر تو اپنی مثال آپ ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے جیسا کوئی حسین و جمیل نہیں بنایا ٹھیک ہے حوریں، رضوان جنت، غلامان جنت، فرشتے نوری خاکی سب حسین ہیں پر حوا تیرے حسن و جمال کی مثال کہاں سے پیش کروں خالق کائنات نے بھی یہ بات سنی میرے پیارے رب العالمین نے آواز دی جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا کیا کر رہے ہو عرض کی اے رب ذوالجلال سدرہ کی چوٹی پر بیٹھ کر تیرے ذکر کی ضربیں لگا رہا ہوں خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل جی مولا کریم فرمایا میرا نبی آدم علیہ السلام اور اس کی بیگم حوا جنت میں محل میں بیٹھ کر گفتگو کر رہے ہیں میرا آدم اپنی بیوی کو اس کے حسن و جمال پر داد دے رہا ہے ذرا جاؤ جا کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس کی زوجہ کو فردوس اعلیٰ کی سیر کراؤ جہاں قیامت کے دن میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کی آل اصحاب نے ڈیرے لگانے ہیں عرض کی مولا کریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے ٹھیک ہے سیّدنا جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑے ادب سے عرض کی حضور آپ یہاں تشریف فرما ہیں آیئے آپ کو ساری جنت اور جنت میں جو اعلیٰ درجے کا مقام ہے فردوس اس کی سیر کراؤں حضرت آدم اور حضرت حوا بڑے خوش ہوئے فرمایا چلو اب سیّدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام دونوں محترم شخصیات کو ساتھ لے کر سیر کرانے کے لئے چل پڑے ساری جنتیں دیکھیں جنت کے آٹھ درجات ہیں سب درجات میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ملاحظہ فرمایا وہ نعمتیں دیکھیں جو کسی آنکھ نے نہ دیکھیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اعلیٰ درجے کے بنگلے کوٹھیاں محلات طرح طرح کے باغات پھر ان میں طرح طرح کے فروٹ پھر دودھ شریف شہد کی نہریں اور نہ جانے کیا کیا نعمتیں دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ جانے یا اس کی عطا سے اس کا پیارا محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانے دیکھتے دیکھتے فردوس اعلیٰ میں تشریف لائے فردوس اعلیٰ کو دیکھتے دیکھتے ایک محل کے پاس تشریف لائے۔ یہ محل بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا کتنا خوبصورت تھا کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ اس محل کی دیواریں سونے اور چاندی سے بنی ہوئی تھیں حضرت آدم اور حضرت حوا اس محل کو دیکھنے کے لئے اس کے اندر تشریف لے گئے جب اندر گئے تو کیا دیکھا اس محل میں ہیرے اور جواہرات کے بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے ہیں یہ دونوں معزز شخصیات وہ کمرے دیکھنے لگے کمرے دیکھتے دیکھتے ایک بہت بڑے کمرے میں داخل ہوئے اس کمرے میں کیا دیکھا ایک قیمتی پتھر یاقوت کا تخت بچھا ہوا ہے اس تخت پر ایک نور کا بنا ہوا گنبد بنا ہوا ہے اس گنبد میں ایک بڑی ہی حسین و جمیل شہزادی تشریف فرما ہے جو ایک بے مثال مسند پر تشرف فرما ہے نور کے تکیئے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہے ایک نورانی تاج اس کے سر پر سایہ کیے ہوئے ہے جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہے اس کے دونوں کانوں میں ایک ایک نور کا موتی جگمگا رہا ہے گردن میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک نور کا گلو بند ہے جو چاند کی طرح چمک رہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جب اس شہزادی کے حسن و جمال کو دیکھا۔اس خوبصورت پیکر کو دیکھا تو بڑے حیران ہوئے انگلیاں دانتوں میں ڈال لیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے کہ واہ خالق کائنات کتنی پیاری شہزادی بنائی ہے کتنی حسین بچی بنائی ہے کتنی لاجواب صورت بنائی ہے پھر فرمایا حوّا میں تو تیرے حسن و جمال کے گیت گا رہا تھا یہ دیکھ یہ بچی یہ شہزادی کتنی حسین وجمیل ہے کتنی پیاری ہے کتنی خوبصورت ہے سبحان اللہ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر حضرت جبرئیل سے فرمایا جبرئیل نے عرض کی جی یا نبی فرمایا یار یہ شہزادی سی صورت کس کی ہے یہ تاج کیا ہے یہ نوری موتی کیسے یہ نور کا گلو بند کیا ہے؟ جس کے حسن و جمال نے سارے محل کو سارے باغ کو نور ہی نور بنا رکھا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس شہزادی کا تعارف کراتے ہوئے عرض کی قَالَ فَاطِمَۃُ حضور یہ امام الانبیاء حبیب کبریا سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہزادی کی صورت ہے وَالتَّاجُ اَبُوْھَا اور یہ نورانی تاج جو اس کے سر پر سایہ کر رہا ہے اس کے پیارے بابا سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا نور پاک ہے: اَلطَّوْقُ زَوْجُھَا اور اس کے گلے میں جو گلو بند ہے یہ ان کے شوہر مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں اور جو کانوں میں دو موتی دیکھ رہے ہو یہ ان کے دو شہزادے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں سبحان اللہ کیا شان ہے میرے آقا کے گھرانے کی میرے نبی ﷺ کی پاک بیٹی سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پھر کیوں نہ کہیں کہ

دو جگ وچ آرام جے چاھویں تے نہ چھڈیں در پنجتن دا
ہور کسے تو ڈر نہ بھاویں رکھیں دل وچ ڈر پنجتن دا
نا مقبول عبادت تیری جے نہیں پیار اگر پنجتن دا
اعظم اوہنوں اگ کیوں ساڑے تے جہدے دل وچ گھر پنجتن دا

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا سن کر بڑے حیران ہوئے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت آدم نے جبرئیل یہ حضرات مجھ سے بھی پہلے جنت میں تشریف فرما تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی حضور آپ کی تخلیق سے چار ہزار سال پہلے سے یہ نور یہاں جگمگا رہا ہے۔ (تذکرہ شہادت ۱۱۰-۱۱۶)

سبحان اللہ سیّدنا آدم علیہ السلام نے جب اس گنبد کے اندر نظر کی تو اس گنبد کے اندر ایک نور کی تختی لگی ہوئی تھی جس پر یہ عبارت موجود تھی کہ اَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ خالق کائنات فرماتا ہے اے دنیا والو میں محمود ہوں میرا حبیب محمد ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاَنَا الْاَعْلٰی وَهٰذَا عَلِیٌّ لوگوں میں اعلیٰ ہوں میرے محبوب کا وزیر علی رضی اللہ عنہ ہے وَاَنَا الْفَاطِرُ وَهٰذِهٖ فَاطِمَةٌ میں فاطر ہوں یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے میرے محبوب کی بیٹی ہے وَاَنَا لِمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ میں محسن ہوں یہ حسن رضی اللہ عنہ ہے میرے یار کا نواسہ وَمِنِّی الْاَحْسَانُ وَهٰذَا الْحُسَیْنُ میں احسان کرتا ہوں یہ حسین رضی اللہ عنہ ہے میرے یار کا نواسہ۔ حضرت آدم علیہ السلام سرکار کی شان دیکھ کر عش عش کر اٹھے فرمایا جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے مقدس نبی ان ناموں کو اس عبارت کو زبانی یاد فرمالیں فرمایا کیوں؟ عرض کی حضور ہوسکتا ہے کبھی ان ناموں کی مشکل وقت ضرورت پڑ جائے

اللہ اللہ عزوجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھرانہ
یہ گھرانہ وریٰ الوریٰ ہے
اس میں حسنین رضی اللہ عنہما ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے
اس گھرانے میں مشکل کشا ہے
لب پہ ہیں تذکرے پنجتن کے
پھول مہکے ہیں میرے چمن کے
ایسا ان کے کرم نے نوازا
اپنی قسمت پر دل جھومتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پتہ چلا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا عقیدہ ہے کہ یہ پانچ نام بڑے پیارے ہیں اگر کوئی مشکل پیش آجائے اگر کوئی اوکھا ویلا آجائے اگر کوئی سخت ٹائم آجائے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں پیش کیا جائے ان کا واسطہ اور وسیلہ تو اللہ تعالیٰ ان ناموں کے صدقے سے ان ناموں کی برکت سے مشکل حل فرمادیتا ہے۔ پر شرط ہے کہ مانگنے والا مسلمان ہو مانگنے والا مومن ہو مانگنے والا ان سے سچی محبت رکھتا ہو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ شریف سے باہر سیر کرنے کے لئے نکلے سیر کرتے کرتے ہم ایک پہاڑی پر چڑھ کر بیٹھ گئے اچانک ایک بزرگ ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں ڈنڈا لے کر ہماری طرف آنے لگا ابھی وہ دور تھا قریب نہیں آیا تھا میرے آقا نے اسے دیکھ کر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا نے فرمایا اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو ہماری طرف آرہا ہے میں نے عرض کی آقا دیکھ رہا ہوں فرمایا یہ آنے والا نسل انسانیت میں سے نہیں یہ انسان نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سن کر بڑا حیران ہوا میں سوچنے لگا یہ انسان نہیں تو کون ہے؟ کیونکہ اس کی شکل اس کی صورت اس کا رنگ ڈھنگ آنا چلنا انسانوں کی طرح ہے پر سرکار فرماتے انسان نہیں تو اور کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ وہ بوڑھا ہمارے قریب آگیا جب وہ قریب آیا تو میرے آقا نے فرمایا میاں تم کون ہو؟ اس آنے والے ضعیف نے بڑی محبت سے بڑے ادب سے عرض کی سوھنا میں جن ہوں میرے آقا نے فرمایا جن صاحب ملاقات کر کے بڑی خوش ہوئی اچھا بتایئے آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ عرض کی آقا جس دن شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا میں شیطان کے پاس کھڑا تھا لیکن تھا میں بچہ اب آپ ہی اندازہ فرمالیں میری کتنی عمر ہوگی؟ سرکار نے مسکرا کر فرمایا پھر تو ماشاء اللہ بڑی عمر ہے آپ کی عرض کی آقا واقعی سرکار میں نے آج تک نسل انسانی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام افراد کو دیکھا ہے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا جب قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل کیا میں نے دیکھا سرکار میں نے حضرت شیث علیہ السلام کو دیکھا حضرت نوح علیہ السلام کی زیارت کی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلوے دیکھے یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کو دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال دیکھا عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و کمال دیکھا لیکن آقا میں نے ہر نبی کو آپ کی شان اور عظمت بیان کرتے دیکھا آپ کے کمالات کا چرچا کرتے دیکھا آپ کے معجزات بیان کرتے دیکھا سوہنا میں ہر نبی سے آپ کی شان عظمت سن کر کہا کرتا تھا مولا کریم مجھے اتنی عمر عطا فرما مجھے اتنی زندگی اور حیات عطا فرما تا کہ تیرے مدنی ماہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر سکوں تا کہ ان کے دربار میں حاضر ہو کر میں اپنی ساری خطاؤں کی معافی بھی مانگوں اور تیرے یار کے مقدس ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر کے کلمہ پڑھ کر تیرے محبوب کا مرید بن سکوں۔ سبحان اللہ

بیٹھے لاؤندا اے کیویں مخبوب آکے
اہدی یاد دے در دسہیڑ کے ویکھ
منزل اتے پہنچاؤنا کم اوہدا
گڈی عشق محبت دی ریہڑ کے ویکھ
لگدا آس دی کھیتی نوں پھل ویکھیں
کھوہ اکھاں دا دوستا گیڑ کے ویکھ
مزہ ناصر جے چکھنا ای زندگی دا
کدی ذکر حضور دا چھیڑ کے ویکھ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی بات سن کر مسکرا پڑے اور فرمایا میرے ساتھ ملاقات کرنے کا اتنا شوق کیوں پیدا ہوا؟ جن کہنے لگا آقا میں سارے نبیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے سنتا آیا ہوں کہ آپ سارے نبیوں کے امام ہیں معراج کی رات ہو گی سارے نبی پیچھے ہونگے کملی والے آقا آپ سب سے آگے ہوں گے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو سارے مسلمان سارے مومن سارے ولی سارے قطب سارے ابدال سارے قلندر سارے غوث سارے نیک لوگ سارے نبی سارے رسول تیری طرف دیکھیں گے صرف مخلوق ہی نہیں بلکہ سوہنا خالق بھی پیار سے تجھے دیکھے گا جن نے کہا آقا میں تو ایک معمولی جن ہوں میں نے تو ساری دنیا دیکھی جن کو بھی دیکھا ہے تیرے نام کے نعرے مار رہا ہے کیونکہ

تیرے نام دے تذکرے فرشاں تے
تیرے حُسن دے چرچے عرشاں تے
کوئی تھاں نئیں ایسی جس تھاں تے
تیرے عشق دا سوہنیا شور نہیں

سبحان اللہ میرے اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

جن ہاتھ باندھ کر ادب سے کہنے لگا آقا میں اپنے مقدر پر نازاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی زیارت کروائی ہے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی بات سن کر مسکرا پڑے۔ جن نے عرض کی آقا میری بات سن کر آپ مسکرا رہے ہیں کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں مسکرا اس لئے نہیں رہا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے مسکرا تو اس لئے رہا ہوں کہ اب اپنے حالات بتا رہا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے تیرے حالات پہلے ہی سے جانتا ہوں سبحان اللہ۔ میرے آقا جن کے حالات جانتے تھے۔ میاں جن تو ایک طرف پڑھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احادیث مبارکہ میرا نبی تو قیامت تک ہر ہر ذرّے کی خبر رکھتا ہے اور قیامت والے دن ہر ایمان دار کے ایمان کی اور اس کی نیکیوں کی گواہی دے گا ہر بے ایمان کو کفر کی اور انکی زندگی کے حالات بتائے گا یہ اس وقت ہی ہوگا جب سرکار پاک اپنے روضہ انور میں لیٹے لیٹے سب کے حالات جان رہے ہوں۔ جن نے عرض کی آقا اب یداللہ والے گورے گورے بے مثال ہاتھ آگے کیجئے اور مجھے کلمہ پڑھا کے اپنا مرید بنا لیجئے میرے آقا نے جن کی بیعت فرمائی اسے کلمہ پڑھا کے مسلمان فرمایا ادھر جن نے کلمہ پڑھا اُدھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے صدقے اس جن کی ساری زندگی کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں سرکار بڑے خوش ہوئے جن بھی اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا میرے آقا نے پھر جن کو اسلام کے ضروری ضروری مسائل بتائے اور قرآن مجید کی ایک سورۃ یاد کرائی تا کہ نماز میں کام آئے جن نے اسلام کے احکامات سیکھنے کے بعد عرض کی آقا میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے لئے ایک قبلہ بھی بنایا ہے جس میں بندہ کھڑے ہو کر خشوع خضوع سے اللہ تعالیٰ کے پیار میں ڈوب کر عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ فرمایا؛ بالکل۔ جن نے عرض کی آقا زندگی کا کیا پتہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ دل کی حسرتیں اللہ تعالیٰ نے ساری پوری فرما دی ہیں پتہ نہیں کس موڑ پر موت آجائے ذرا کرم فرمائیں مجھے وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت بھی کرا دیں تا کہ یہ بھی تڑپ ختم ہو جائے میرے آقا نے فرمایا: اچھا یہ بات ہے تو آؤ مکّہ شریف چلتے ہیں پکڑاؤ اپنا ہاتھ مجھے جن نے ہاتھ سرکار کے ہاتھوں میں دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابھی دو چار قدم ہی چلے تھے کہ جن سرکار کے قدموں میں گر پڑا قدم چومنے لگا چومتے چومتے موت آگئی سبحان اللہ وہ مرید کتنا خوش نصیب ہوگا جسے پیر کے قدموں میں موت آئی وہ امتی کتنا خوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصیب ہوگا جسے کملی والے کے قدموں میں اللہ تعالیٰ موت عطا فرمائے۔

ملک الموت میں موت توں نہیں ڈر دا
جو کجھ کھیڈنا کھیڈ دا ڈھنگ جاویں
جیویں امر ہووے اوویں کریں یارا
بے شک رنگ اندر پاؤندا بھنگ جاویں
تے تینوں تیری پرواز دا واسطہ ای
اک میری مراد نوں رنگ جاویں
تے لے کے روح سردار دی اڑے جس دم
تے جاندا جاندا مدینے چوں لنگھ جاوی

مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ جن فوت ہوا تو غسل کفن کے بعد میرے آقا نے اس عاشق کا جنازہ خود پڑھایا اور اس کو قبر میں دفن کر دیا گیا۔ اس کو دفنا نے کے بعد ہم مدینہ شریف آگئے۔ چند دنوں کے بعد سرکار ہمارے پاس تشریف فرما تھے اپنے مواعظہ حسنہ سے ہمیں مستفیض فرما رہے تھے کہ اچانک ایک عورت جو بہت ہی حسین وجمیل تھی اس کے حُسن کی مثال نہیں وہ سرکار کی خدمت میں آنے لگی میرے آقا نے فرمایا صحابہ عرض کی گئی جی آقا فرمایا یہ عورت دیکھ رہے ہو حضور دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ عورت انسانوں میں سے نہیں ہے۔ سبحان اللہ قربان جاؤں نگاہ نبوّت پر ابھی عورتْ سرکار کی بارگاہ میں آئی نہیں تعارف کرایا نہیں نام بتایا نہیں پر میرے آقا پہلے یہ فرما رہے ہیں یہ عورت انسانوں میں سے نہیں جب وہ عورت قریب آئی تو سرکار کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد سرکار کے سامنے ایسے دوزانو بیٹھ گئی جیسے بندہ نماز میں التحیات کے وقت بیٹھتا ہے۔ شکر کرو آجکل کے مولوی سرکار کی بارگاہ میں نہیں تھے نہیں تو انہوں نے اس بی بی پر شرک کا فتویٰ لگا دینا تھا کہ اے بی بی تو مشرک ہوگئی۔ کیوں ملا جی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے کہ تو دوزانو نماز والی شکل میں سرکار کے آگے بیٹھ گئی ہے پر وہ وھابی نہیں صحابی تھے وہ بے ادب نہیں تھے با ادب تھے وہ صرف نام کے مسلمان نہیں بلکہ وہ سرکار کے سچے غلام تھے انہوں نے کلمہ بھی پڑھا اور کلمے والے کا حق بھی ادا کیا کلمہ بھی پڑھا کلمے والے کی تعظیم اور عزت کرنے کی حد کر دی حضرت سلطان العارفین سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا تے دل دا پڑھدا کوئی ھُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیے ملے زبان نہ کوئی ھُو
دل دا کلمہ یارو عاشق پڑھدے تے کی جانن یار گلوئی ھُو
ایہہ کلمہ مینوں پیر پڑھایا تے میں سدا سہاگن ہوئی ھُو

تو خیر وہ بی بی وہ مائی سوکار کو صلوٰۃ وسلام عرض کر کے بڑے ادب سے محبت سے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئی میرے آقا نے فرمایا بی بی تم کون ہو؟ اس نے نہایت ہی ادب سے عرض کی آقا میں جنات میں سے ہوں فرمایا کیسے حاضر ہوئی عرض کی آقا آپ کی قدم بوسی کے لئے آپ کے حسن کے جلوے دیکھنے کے لئے آئی ہوں فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی آقا تیری باندی کو عارفہ کہتے ہیں فرمایا کیسے آنا ہوا صرف ملنے کے لئے یا اور کوئی کام ہے عرض کی آقا زیارت بھی کرنی تھی اور آپ کا کلمہ پڑھ کے آپ کی مریدنی بھی بننا ہے۔ اگر کرم فرماؤ تو میرے مقدر سنور جائیں گے میرے آقا بڑے ہی خوش ہوئے۔ فرمایا: بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتی ہو میرے آقا نے اسے کلمہ پڑھایا وہ پڑھ کے مسلمان ہو گئی میرے آقا نے فرمایا بی بی کس خاندان سے تعلق ہے عرض کی آقا آپ کو یاد ہو گا آج سے چند دن پہلے ایک بزرگ جن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور کلمہ پڑھ کر آپ کا غلام بنا تھا فرمایا ہاں ہاں بالکل یاد ہے عرض کی آقا وہ میرے دادا ابو تھے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بی بی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمان ہونے پر ہمیں بڑی خوشی ہوئی پر یہ بتاؤ یہ مسلمان ہونے کا جذبہ کیسے پید ہوا ہے۔ مومن ہونے کا خیال کیسے آیا ہے وہ بی بی کہنے لگی حضور آج سے چند دن پہلے میں ہندوستان کے ملک کسی کام کے لئے گئی وہاں میں نے ایک باغ میں ایک گلاب کا پودا دیکھا جس پر گہرے سرخ رنگ کے پھول لگے ہوئے تھے بڑے حسین وجمیل تھے بڑے ہی پیارے تھے اس گلاب کے پودے کے ہر پھول کی ہر پتی پر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ اَلْمُصْطَفٰی وَعَلِیٌّ اَلْمُرْتَضٰی آقا میں اس پودے کو دیکھنے لگی کہ اچانک ایک ٹھنڈا ہوا کا جھونکا آیا میں نے کیا سنا گلاب کے ہر پھول کی پتی سے درود وسلام کی آواز آنے لگی ہر ہر پتہ آپ کی ذات پر درود وسلام پڑھتا تھا سبحان اللہ پتہ چلا گلاب کے پھول بھی میرے آقا کی ذات پر درود وسلام پڑھتے ہیں کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو نہ آپ پر درود پڑھتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کو پڑھنے دیتے ہیں اگر کوئی اذان اور نماز کے بعد پڑھے تو فوراً اس پر شرک وبدعت کے فتوے لگ جاتے ہیں پر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ

آسجنا نوں راضی کر لئے تے کی زندگی دا اعتبار اے
نام اوہدے نوں ورد بنا لئے تے جیہڑا عاصیاں دا غم خوار اے
اوہ سوہنا ہر سوہنے نالوں تے نالے دو جگ دا سردار اے
اوہ دلدار نیازی ساڈا تے جیہڑا پاک خدا دا یار اے

وہ بی بی کہنے لگی سرکار میں نے ہر پتی سے آپ پر درود وسلام کی آواز سنی میں سمجھ گئی میں جان گئی میں پہچان گئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے ہر چیز آپ سے پیار کرتی ہے میں نے سوچا جب کملی والے پھولوں کی پتیاں درود وسلام پڑھیں اگر میں اس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھ کے اسلام قبول نہ کروں تو مجھ سے بڑھ کر کون بدنصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا آقا میں اس وقت سے بے چین تھی کہ کب وہ وقت اللہ تعالیٰ لاتا ہے کہ میں آپ کے قدموں میں حاضر ہوکر آپ کی زیارت کر کے آپ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ سرکار اس کی باتیں سن کر بڑے خوش ہوئے اس بی بی نے عرض کی آقا اگر اجازت دو میں اپنے ڈیرے پر چلی جاؤں سرکار نے ضروری مسائل کہہ کر اجازت دی فرمایا عارفہ کبھی کبھی چکر لگاتی رہنا عرض کی آقا آپ فکر نہ کریں میں اکثر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کروں گی اور آپ کی زیارت بھی کروں گی اور دین اسلام کے احکامات بھی سیکھ جایا کروں گی مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ بی بی اجازت لے کر غائب ہوگئی پھر کئی دنوں کے بعد سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی میرے آقا نے فرمایا عارفہ آج بڑے ہی دنوں کے بعد آئی ہو خیر تو تھی کوئی پریشانی یا الجھن تو نہیں تھی؟ عرض کی آقا میری بیٹی امید سے تھی اس کا خاوند باہر گیا ہوا تھا اس لئے مجبوراً مجھے اس کے پاس ٹھہرنا پڑا میرے آقا نے فرمایا سنا اب بیٹی کی طبیعت کیسی ہے؟ عرض کی آقا آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بیٹی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے الحمد للہ بچہ اور زچہ دونوں بالکل خیریت سے ہیں۔ میں وہاں سے فارغ ہوکر سیدھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں آقا جب میں بیٹی کے گھر سے فارغ ہوکر آپ کی خدمت میں آرہی تھی میں نے بڑی عجیب بات دیکھی میرے آقا نے فرمایا وہ کیا عرض کی آقا جب میں واپس آرہی تھی تو میرا گذر سمندر سے ہوا میں نے سمندر کے درمیان کیا دیکھا شیطان لعین تکیہ لگا کر الٹا لیٹا ہوا ہے اور آسمانوں کی طرف دیکھتا جاتا تھا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہا تھا اے خالق کائنات میں برا کمینہ ہوں بڑا نافرمان ہوں بڑا ہی خطا کار ہوں مولا واسطہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا مجھ پر کرم فرما مجھ پر رحم فرما عارفہ کہنے لگی حضور یہ کلمات سن کر میں شیطان کے پاس کھڑی ہوگئی میں نے کہا اے ابلیس تم ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کو جانتے ہو جن کا وسیلہ جن کا صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دے رہے ہو شیطان نے کہا ہاں عارفہ میں ان مقدس ہستیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں میں جب فرشتوں کے ساتھ مل کر عبادت کرتا تھا تو چوراسی ہزار سال فرشتوں میں رہا میں جب کبھی جنت کی سیر کرنے جاتا تو جنت کے ہر درخت کے ہر پتے پر محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا دیکھتا تھا اگرچہ شیطان ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہو کر نکل چکا ہوں لیکن پھر بھی نام محمد ﷺ کے ساتھ بڑی امیدیں وابستہ ہیں حضرات غور فرمائیں ساری دنیا کو محمد ﷺ کے وسیلے سے منع کرتا پھرتا ہے کہ لوگو وسیلہ مانگنا شرک ہے بدعت ہے لیکن خود بے ایمان سمندر میں لیٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن کا وسیلہ پیش کر رہا ہے کتنی دوغلی پالیسی ہے اسی طرح آجکل کئی مولوی ہیں جو کہتے ہیں کہ کوئی پیر فقیر نہیں کوئی حاجت روا نہیں کوئی مشکل کشا نہیں لیکن جب خود مشکل میں پھنس جاتے ہیں تو پھر یہی فتوے باز مولوی کبھی داتا علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتے ہیں کبھی حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر، کبھی مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر، کبھی شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر، کبھی امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر، کبھی فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر، کبھی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر جا کر ان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں یا اللہ اپنے اس مقبول بندے کا واسطہ ہماری مشکل کشائی فرما بابا جی نگاہ کرم فرماؤ تاکہ مشکل آسان ہو جائے لیکن عوام کے سامنے کہتے ہیں کوئی پیر فقیر نہیں میرے پڑوس میں ایک مولوی ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے اس نے کئی لوگوں کی شادیاں دس محرم کو کرائی ہیں اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو جس کی شادی بھی دس محرم کو ہوئی ہے کسی کی بھی اولاد نہیں یہ بے چارہ خود بھی بے اولاد ہے کہتا ہے۔ اگر میرا بیٹا ہوا تو میں نام یزید رکھوں گا لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی دیکھئے ابھی تک بچہ رب نے دیا ہی نہیں کیوں نہیں دیا؟ ربّ العالمین ہی جانتے ہیں جہاں تک میرا خیال ہے تو وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے نہیں دیا کہ اگلے یزید کو چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں اس کا جھگڑا ختم نہیں ہوا یہ نیا دے دیا تو اور کوئی فساد نہ کر دے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فی الحال وہ دروازہ ہی بند کر دیا ہے نہ پیدا ہو نہ قوم خون خرابے میں پڑے تو خیر عارفہ نے عرض کی آقا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن کا وسیلہ پیش کر رہا تھا۔ میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا عارفہ کوئی شک نہیں کہ ان اسماء میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے پر برکت ان کے لئے ہے جو ان سے دل و جان سے پیار کرتا ہے۔

(جامع المعجزات ۸۴۸۰)

پتہ چلا پنجتن کے نام میں فائدہ اسے ملتا ہے جس کا عقیدہ ٹھیک ہو یعنی اصحاب کا بھی غلام اور آل کا بھی غلام ہو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سیدنا آدم علیہ السلام کو کیا عرض کیا تھا کہ حضور ان مقدس ہستیوں کا نام یاد کر لو کبھی کام آئیں گے حضرت آدم علیہ السلام نے ان مقدس ہستیوں کے نام زبانی یاد کر لئے پھر یہ نام کام آئے کہ نہ آئے؟ پڑھو کتابیں جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے گندم کا دانہ کھانے کی وجہ سے جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا تو آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تین سو سال تک رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگتے رہے لیکن وہاں سے جواب نہ آیا جب تین سو سال تک رونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے کرم نہ فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے السلام علیکم حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا وعلیکم السلام حضرت جبرئیل نے عرض کی حضور سناؤ کچھ کام بنا ہے تو بہ قبول ہوئی ہے اللہ تعالیٰ راضی ہوا ہے؟ فرمایا جبرئیل ابھی تو معاملہ وہی کا وہی ہے ابھی کرم نہیں ہوا ابھی تو بہ قبول نہیں ہوئی حضرت جبرئیل نے عرض کی حضور وہ نام یاد ہیں وہ الفاظ یاد ہیں جو جنت میں حفظ کیے تھے فرمایا بالکل یاد ہیں عرض کی حضور پھر انہیں ناموں کا وسیلہ کیوں نہیں پیش کرتے وہی ناموں کا واسطہ پیش کریں حضرت آدم علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اسی وقت پنجتن کے نام کا واسطہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا کہ یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اے خالق کائنات تجھے واسطہ سیّدنا محمد ﷺ کا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا' اِغْفِرْلِیْ مولا مجھے ان کا صدقہ بخش دے۔ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ میری توبہ قبول فرما لے سبحان اللہ سیّدنا آدم علیہ السلام کون ہیں ہمارے باپ ہیں ہمارے والد ہیں ہمارا باپ ہمارا والد تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن پاک کا واسطہ دیتا ہے لیکن بیٹے کتنے نالائق ہیں یہ شرک بدعت کے فتوے لگاتے جاتے ہیں الحمد للہ! ہم پنجتن کے ماننے والے اس کا وسیلہ پیش کرنے والے بیٹے ہیں۔ جب سیّدنا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن کا وسیلہ پیش کیا تو خالق کائنات نے آواز دی آدم جا ہم نے ان ناموں کے صدقے بخش دیا تیری توبہ قبول کر لی یَا آدَمُ لَوْسَاَلْتَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ ذُرِّیَّتِکَ لَغَفَرْتُ لَھُمْ اے آدم علیہ السلام ان ناموں کے صدقے سے وسیلے سے تم اپنی تمام اولاد کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو میں ان کے صدقے تمام تیری اولاد کو بخش دیتا۔ سبحان اللہ

(نزہۃ المجالس جلد۲ص ۴۴۳ آل رسول جلد۲ص ۱۳۶،۱۳۴ معارج النبوت جلد۲ص ۱۳۰،۳۱ نیز درمنثور جلد اکنز العمال جلد اص ۲۳۴)

حضرات! پتہ چلا سیّدنا آدم علیہ السلام کی توبہ پنجتن پاک کے صدقے قبول ہوئی اگر سیّدنا آدم علیہ السلام پر پنجتن پاک کا صدقہ ہو سکتا ہے تو آج ہم بھی اس کا صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں تو انشاء اللہ ہمارا بھی بیڑا پار ہو سکتا ہے کیوں؟ اس لئے

جلوہ نورِ خدا عزوجل ہیں مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت
مظہر بدر الدجیٰ ہیں مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عاصیوں کو بخشوائیں گے یقیناً حشر کو
شافع روز جزا ہیں مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مقام شان اہل بیت سمجھ کر اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا وعظ مبارک

محبت صحابہ اور اہل بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ

(الحجر: ۴۷)

ترجمہ: اور ہم نے نکال لئے کینے جو ان کے سینوں میں تھے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔

تمام حضرات بلند آواز سے سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ سدرہ کے راہی اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی سیدنا مولانا محمد ﷺ پر محبت کے ساتھ پیار کے ساتھ جھوم جھوم کر درود وسلام کا نذرانہ پیش فرمائیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ حضرات جھجک محسوس نہ کریں سرکار کی ذات پر درود وسلام پڑھیں اور خلوص دل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پڑھیں کیونکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے خالق کائنات اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے دس درجے دنیا میں اور دس آخرت میں بلند فرما دیتا ہے۔(تفسیر مظہری دلائل الخیرات مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶) ایک اور مقام پر میرے آقا نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سب لوگوں میں سے وہ بندہ میرے زیادہ قریب ہوگا جو دنیا کی زندگی میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔(ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۶۴ کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ سعادۃ الدارین ۶۰) حضرت علامہ امام شمس الدین سخاوی القول البدیع میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔ جو بندہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے اس بندے کے لئے رحمت اور بخشش کی دعائیں فرماتے ہیں۔ درود پاک پڑھنے سے انسان کے گناہ خود بخود معاف ہوتے رہتے ہیں۔ جو بندہ درود پڑھتا ہے تو وہ درود کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ وہ قیراط مدینے شریف کے احد پہاڑ کے برابر وزنی ہوتا ہے۔ احد پہاڑ آٹھ میل لمبا چار میل چوڑا ہے۔ جو بندہ درود پاک کو ہر وقت اپنا وظیفہ بنالے اس کے سارے دین و دنیا اور آخرت کے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے۔ درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ جاتا ہے درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی میرے آقا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور دیں گے اور شفاعت کر کے اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔(آب کوثر صفحہ ۹۸) سبحان اللہ

حضرات! درود پاک کے کتنے دینی دنیاوی فوائد ہیں بڑا ہی بدنصیب ہے وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسان جو سرکار پر درود وسلام پڑھ کے یہ فوائد حاصل نہ کرے با آواز بلند پڑھئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک مقدس آیت کریمہ حصول برکت کی خاطر آپ حضرات کی خدمت میں تلاوت کی ہے انشاءاللہ آج کی اس بابرکت محفل میں محبت صحابہ اور اہل بیت کے سلسلے میں چند گزارشات پیش کروں گا اور انشاء اللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عرض کروں گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک میں کتنی محبت تھی کتنا پیار تھا اور آپس میں کیا تعلقات تھے دعا کرو اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس نعلین پاک کا فقیر کو حق بیان کرنے اور آپ کو حق سننے اور ہم سب کو ان حق باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عرب کی تاریخ:

حضرات! آپ عرب کی تاریخ پڑھ کر دیکھیں اسلام کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے پوری دنیا میں ظلمت ہی ظلمت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا خاص کر عرب میں جہالت کا دور دورہ تھا انسانیت کی تذلیل ہو رہی تھی لوگ تکبر اور غرور کے پتلے تھے۔ ظلم کی آندھیاں چل رہی تھیں لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کے پجاری بن چکے تھے بندہ بندے کا دشمن تھا صدیوں سے دشمنی کی چکی میں پستے آرہے تھے کوئی کسی کا لحاظ نہیں کرتا تھا بڑا چھوٹے پر شفقت نہیں کرتا تھا چھوٹا بڑے کا ادب نہیں کرتا تھا پوری دنیا میں کفر ہی کفر تھا اسلام کا نام ونشان نہیں تھا جب ہر طرف شیطان نے ڈیرے جما لئے تو خالق کائنات کو اپنے بندوں پر رحم آگیا پیار آگیا اس نے اپنے پیارے حبیب سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت کا تاج پہنا کے ختم نبوت کی پگڑی پہنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے شفقت کی چادر اُڑھا کے عرب کی سرزمین میں مبعوث فرمایا پھر کیا ہوا میرے آقا نے نگاہ رحمت اٹھائی کرم کی نظر اٹھائی سرکار کی نگاہ پاک کے صدقے سے عرب کی زمین پر ایک برکت کا انقلاب آگیا رحمت کا انقلاب آگیا وہ زمین جہاں پہلے کفر ہی کفر تھا اب اسلام کی بہاریں آگئیں۔ جہاں حسد نفرت کے انگارے تھے وہاں الفت اور ایثار کے پھول کھلنے لگے جہاں فتنہ اور فساد کی آندھیاں چل رہی تھیں وہاں محبت اور پیار کی ہوائیں چلنے لگیں وہ لوگ جو پہلے غرور اور تکبر کے پیکر تھے وہ عاجزی اور انکساری کے مجسمے بن گئے جو ظالم تھے وہ عادل بن گئے جو بتوں کے پجاری تھے اللہ تعالیٰ کے پجاری بن گئے جو ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے ایسے بھائی کہ اگر ایک بھائی کو دکھ پہنچتا تو دوسرا تڑپ جاتا ایک کو کانٹا چبھتا تو دوسرے کو تکلیف ہوتی۔ میرے نبی ﷺ کے صحابہ میں اتنا پیار تھا اتنی محبت تھی کہ اتنا پیار اتنی محبت آج سگے بھائیوں میں بھی نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا آلِ نبی ﷺ کا پیار دیکھ کے محبت دیکھ کے خالق کائنات نے بھی انکی محبت کا تذکرہ قرآن مجید میں بیان فرمایا: مگر افسوس اور بے حد افسوس ہمارے مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دن رات تحریر کے ذریعے تقریر کے ذریعے لوگوں کو یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک میں بڑی دشمنیاں تھیں بڑی عداوتیں تھی وہ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے حضرات یقین جانیئے۔ یہ سب باتیں من گھڑت ہیں یہ اسلام کے دشمنوں کے ایجاد کردہ قصے کہانیاں ہیں اگر میری باتوں پر یقین نہ آئے تو آیئے قرآن مجید کا مطالعہ کیجئے کون سا قرآن؟ جس میں کوئی شک نہیں کوئی کمی نہیں کوئی زیادتی نہیں کون سا قرآن؟ جو خالق کائنات کا کلام ہے جو رب ذوالجلال کا فرمان ہے۔

قرآن مجید کیا بتاتا ہے؟ صحابہ اور آلِ نبی ﷺ میں عداوت تھی یا محبت دشمنی تھی یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیار؟ جو فیصلہ قرآن کر دے وہ ہر مومن کو ہر مسلمان کو مان لینا چاہئے خالق کائنات قرآن مجید کے پ ۴ آیت ۱۰۳ سورۃ آل عمران میں اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا لوگو اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو سب مل کر وَلَا تَفَرَّقُوْا اور جدا جدا نہ ہو جانا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اے میرے محبوب کے صحابہ یاد کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو جو اس نے تم پر فرمائی۔ کب فرمائی؟ میرے رب العالمین فرماتے ہیں اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً جب تم سب آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے ایک دوسرے کے ویری تھے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے پھر ہوا کیا فرمایا: فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ خالق کائنات نے تمہارے دلوں میں تمہارے سینوں میں الفت اور محبت پیدا فرما دی۔ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا پھر تم بن گئے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے صدقے آپس میں بھائی بھائی وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ اور تم سب کھڑے تھے جہنم کے کنارے پر فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا بس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے صدقے اپنی نعمت عظمٰی کے صدقے تمہیں جہنم میں گرنے سے بچا لیا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم ہدایت پر ثابت قدم رہو۔

حضرات! ذرا توجہ فرماؤ خالق کائنات اس آیت کریمہ میں اپنے محبوب ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی نعمت یاد دلا رہا ہے کون سی نعمت؟ فرمایا اے میرے یار کے غلامو! اے میرے محبوب کے صحابہ! اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار کر کے کلمہ پڑھنے والے مومنو! یاد کرو اللہ تعالیٰ نے تم پر کتنا کرم فرمایا ہے کتنی مہربانی فرمائی ہے کتنی شفقت فرمائی ہے کہ تم آپس میں لڑتے تھے' تمہاری آپس میں دشمنیاں تھیں' تم ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر سکتے تھے' اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل فرمایا احسان فرمایا تمہیں یار کے صدقے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تم جہنم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے کنارے پر کھڑے تھے محبوب کے صدقے تمہیں جنت کا وارث بنا دیا۔ قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ سے پتہ چلا اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھائی بھائی بھی بنا دیا اور جہنم سے بھی بچالیا۔ اب جو لوگ نعوذ باللہ سرکار کے صحابہ کے ایمان میں شک کریں یا انہیں کہیں کہ وہ آپس میں دشمن تھے تو وہ صحابہ پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ وہ براہ راست قرآن اسلام اور خالق کائنات کی ذات پر اعتراض کر رہا ہے کیونکہ قرآن کہے کہ یہ جنتی ہیں یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن ملنگ کہے ذاکر کہے نام نہاد محبانِ علی رضی اللہ عنہ کہیں کہ نہیں وہ آپس میں دشمن تھے (نعوذ باللہ) وہ ناری تھے۔ بتایئے؟ قرآن کی مانیں یا ذاکر کی مانیں؟ خالق کائنات کی مانیں یا نام نہاد محبان علی رضی اللہ عنہ کی مانیں؟

حضرات! ہمارا ایمان ہے کہ قرآن بھی سچا ہے اور بھیجنے والا میرا رب العالمین بھی سچا ہے ہم قرآن اور خالق کائنات کی بات کی تائید کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت پاک آپس میں ایک دوسرے کے پیارے تھے سبحان اللہ۔

حضرات! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل پاک کتنی خوش نصیب ہستیاں تھیں۔ جو دن رات صبح شام ہر وقت ہر لحہ ہر ساعت سرکار کے جلووں میں گم رہتے تھے جنہیں ہر وقت سرکار کی زیارت نصیب ہوتی تھی آج ہم تڑپتے ہیں پھڑکتے ہیں کاش کبھی سرکار خواب میں ہی کرم فرما جائیں اور اپنا دیدار کرا جائیں۔

جے سوہنا میرے ویہڑے آوے تے میں صدقے ہو ہو جاواں
پلکاں نال بہاری دیواں تے نالے دل دی سیج سجاواں
خاک مقدس قدم اوہدے دی تے میں چم چم سینے لاواں
اعظم سر قدماں تے رکھاں تے اکھاں پیراں ہیٹھ وچھاواں

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور اہل بیت پاک کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیار کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید پ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۶۲ میں فرماتا ہے:
هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ۔ وہ رب العالمین جس نے تمہیں طاقت دی اپنی مدد کے ساتھ اور مسلمانوں کی مدد کے ساتھ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ۔اور اسی رب العالمین نے اُلفت پیدا فرمائی ان کے دلوں میں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں) لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر آپ خرچ کرتے ظاہری دنیا کا سامان جو کچھ زمین میں ہے سارے کا سارا تو نہ الفت نہ پیار پیدا کر سکتے تھے ان کے دلوں میں وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ لیکن اللہ تعالیٰ نے محبت اور پیار پیدا فرما دیا ان کے درمیان بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی طرف توجہ فرماؤ میرے پیارے رب العالمین فرماتے ہیں سجنا تیری آمد سے پہلے تیرے یہ غلام تیرے یہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے اس قدر جانی دشمن تھے اگر آپ کائنات کی ساری دولت ان کے دلوں کو جوڑنے کے لئے خرچ کر دیتے دنیا کی ساری پونجی ان کے پیار کے لئے ان میں تقسیم فرما دیتے تو یہ پھر بھی دشمن کے دشمن رہتے یہ پھر بھی آپس میں لڑتے رہتے ان کے دلوں میں پھر بھی عداوت ختم نہ ہوتی میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ میرا کرم ہے یہ میری مہربانی ہے اور تیرا صدقہ ہے تیرا کمال ہے کہ ان کے دل سے ساریاں دشمنیاں ساری عداوتیں سارے جھگڑے ختم ہوگئے یہ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے ایسے بھائی بنے ایسے ان کے دل آپس میں جڑے ہیں اب قیامت آسکتی ہے پر سجنا ان کے دلوں میں دشمنیاں اور عداوتیں پیدا نہیں ہوسکتیں

بد خلق تھے جو وہ نیک ہوئے
لڑتے تھے ہمیشہ وہ ایک ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھگڑے تو نے آکر مٹا دیئے
تیری فہم و ز کا کا کیا کہنا۔

میرے دوستو! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پاک کا مطالعہ کر کے دیکھو جو بھی میرے نبی ﷺ کے دروازے پر آیا وہ خالی جھولی نہیں گیا وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی طلب کے مطابق سرکار سے لے کر گیا بھکاری آیا تو دین و دنیا کا تاجدار بن گیا' ذرّہ تھا تو آفتاب بن گیا' ادنیٰ تھا اعلیٰ بن گیا' پتھر تھا تو لعل بن گیا' کانٹا تھا تو پھول بن گیا' برا تھا تو اچھا بن گیا' شقی تھا تو سعید بن گیا' ناپاک تھا تو پاک بن گیا' رہزن تھا رہبر بن گیا' جہنمی تھا تو جنتی بن گیا قطرہ تھا تو دریا بن گیا کالا تھا تو رشک قمر بن گیا غلام تھا تو آقا بن گیا مقتدی تھا تو امام بن گیا' ابوبکر آیا تو صدیق رضی اللہ عنہ بن گیا' عمر رضی اللہ عنہ آیا تو فاروق بن گیا' عثمان رضی اللہ عنہ آیا تو ذوالنورین بن گیا' علی رضی اللہ عنہ آیا تو شیر خدا بن گیا' حبشی رضی اللہ عنہ آیا تو قریشیوں کا سردار بن گیا' فقیر آیا تو غنی بن گیا' اعرابی آیا تو صحابی بن گیا۔

تو نے قطروں کو دیکھا گوہر کر دیا
تو نے ذرّوں کو دیکھا تو زر کر دیا
تو نے حبشی کو رشکِ قمر کر دیا
اُلٹا سورج پھرانا تیرا کام ہے

پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے سے یار کی نگاہ کرم سے محبت پیدا فرمائی ہے پیار پیدا فرمایا ہے الفت پیدا فرمائی ہے ان کے دل بالکل صاف تھے ان کے دلوں میں آپس کی کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہیں تھی کوئی لڑائی جھگڑا والی بات نہیں تھی۔ اگر کہیں کہ ان کے سینوں میں دشمنیاں تھیں تو قرآن پر حرف آتا ہے قرآن کی بات غلط ہوتی ہے حالانکہ کائنات کی ہر بات غلط ہوتی سکتی ہے پر میرے رب العالمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بات غلط نہیں ہو سکتی خالق کائنات فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یہ وہ شان والی بلند مقام والی کتاب ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں۔

حضرات! شک کیسے ہو سکتا ہے قرآن بھیجنے والا رب العالمین بھی شک سے پاک، لانے والا جبرئیل بھی شک سے پاک جو کتاب آ رہی ہے وہ بھی شک سے پاک جس مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اقدس نازل ہوئی وہ بھی ہر قسم کے شک سے پاک جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگے قرآن پہنچایا وہ بھی شک سے پاک، پھر کتاب کیوں نہ ہو شک سے پاک۔

حضرات! بعض لوگ عام مسلمانوں کو صراط مستقیم سے مسلک حق اہلسنّت سے ہٹانے کے لئے یہ اعتراض کرتے ہیں یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے پھر اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لڑائی ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی آپس میں جنگ ہوئی جن میں تقریباً پچاس ہزار مسلمان فریقین اور دونوں پارٹیوں کے لوگ مارے گئے۔ تم کہتے ہو محبت تھی الفت تھی اچھی الفت اور محبت تھی؟

حضرات! لڑائی کی جنگ کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت دین میں اختلاف کی وجہ سے۔ نمبر۲: ذاتی عداوت کی۔ نمبر۳: اختلاف رائے یا غلط فہمی کی وجہ سے۔ بلکہ ان کی لڑائیاں اختلاف رائے کی وجہ سے یا غلط فہمی کی وجہ سے تھیں۔ یہ لڑائی یہ جنگ محبت اور الفت کے خلاف نہیں۔ قرآن پڑھ کے دیکھ سیّدنا یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا سلوک کیا یہ سارے مسلمان جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود نہ یوسف علیہ السلام کے بھائی کافر ہوئے نہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا دشمن ہوئی۔ یہ عمل اختلاف رائے اور غلط فہمی پر مبنی تھے اسی لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خالق کائنات نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا تو ان میں صلح کراؤ۔ (تفسیر نعیمی پ ۱۰ صفحہ ۵۸۴)

حضرات گرامی! پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں بھائی بھائی تھے آپس میں جو عداوت تھی اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے ہمیشہ کے لئے دور فرمادی خالق کائنات نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیار کا تذکرہ کرتے ہوئے تیسرے مقام پر فرمایا وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۔ (پ ۱۴) اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب نکال دیئے ہیں میرے محبوب کے تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں اور قیامت والے دن جنت کے نورانی تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے سبحان اللہ۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے بیمار کربلا حضرت سیّدنا علی المعروف سیّد سجاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ سیّدنا ابوبکر صدیق، سیّد فاروق اعظم، سیّدنا عثمان غنی، سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ نے یار کے پیارے خلفاء راشدین کے سینوں کو ہر قسم کے کینوں سے پاک فرما کر بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ حضرات! جن کے سینوں کو میرا پیارا رب العالمین صاف فرمائے وہاں حسد، عداوت، لڑائی جھگڑا کیسے آسکتا ہے۔

(تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۰۱ تفسیر روح المعانی جلد ۱۲ صفحہ ۵۸ صواعق محرقہ ۶۵ نورانی مواعظ جلد ۵ صفحہ ۳۱)

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب مولا علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں بزرگوں کو بیعت کی دعوت دی تو سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر ہیں خلفاء راشدین کے مشیر ہیں آپ کے ایمان تقویٰ پرہیزگاری میں کسی کو شک نہیں آپ ہی امارت کے لائق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں لیکن لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں نے آپ کی فوج میں پناہ لے لی ہے آپ براہ کرم پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے بدلہ لیں پھر ہم آپ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ حضرات بالکل بجا فرمارہے ہیں ہونا بھی یہی چاہیے لیکن جب تک ملزم نامزد نہ ہو جائیں ملزم اقرار نہ کرلیں ان کو سزا کیسے دی جا سکتی ہے۔ بس یہاں سے دونوں فریقین کا اختلاف شروع ہوا ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری طرف حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر اسی غلط فہمی کی وجہ سے جنگیں ہوئیں لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ جب یہی آیت پڑھتے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ تو رو پڑتے آپ کے غلام عرض کرتے حضور روتے کیوں ہو؟ فرماتے: لوگو مجھے امید ہے مجھے یقین ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسی آیت کے مصداق ہیں یہ آیت ہماری ترجمانی کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی برکت سے ہمارے دلوں میں سے ہمارے سینوں میں سے جو عداوتیں تھیں جو حسد تھا جو کینہ تھا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہمارے سینے صاف فرما دیئے ہیں ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(تفسیر کنزالایمان صفحہ ۳۱۶ تفسیر ضیاء القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۲۳)

اٹل فیصلہ:

حضرات خالق کائنات نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت پیار، اخوت، شفقت کا اٹل فیصلہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ جان عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اور وہ سعادت مند وہ لوگ جو آپ کے ساتھی ہیں اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ وہ کافروں بے ایمانوں منکروں منافقوں پر بڑے ہی سخت ہیں رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ اور آپس میں بڑے ہی شیر و شکر ہیں بڑے رحیم شفیق ہے آپس میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے پر جان نچھاور کرنے والے ہیں تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا اے دیکھنے والے تو دیکھتا ہے انہیں کبھی رکوع کرتے ہوئے کبھی سجدہ کرتے ہوئے۔

میرے دوستو! توجہ فرماؤ میرے پیارے رب العالمین نے اس آیت کریمہ میں اپنے یار کے صحابہ کی چند صفات کا ذکر خیر فرمایا پہلی صفت یہ کہ ان کو میرے یار کی غلامی نصیب ہوئی یار کی سنگت مل گئی یار کی محبت مل گئی جن کے صدقے سے وہ سارے مسلمانوں کے پیشوا بن گئے دوسری صفت یہ فرمائی کہ میرے یار کی سنگت میں رہنے والے میرے یار کا کلمہ پڑھنے والے جب کافروں کے مقابلے میں آتے ہیں بے ایمانوں کے سامنے آتے ہیں تو پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے پر یار کے غلام دشمن کے سامنے سے نہیں ہل سکتے تیسری صفت یہ ہے کہ آپس میں جب ملتے ہیں تو بڑی محبت سے بڑے پیار سے بڑی شفقت سے حضرات یہ فیصلہ کسی انسان کا نہیں میرے پیارے رب العالمین کا ہے میرے خالق کائنات فرماتے ہیں وہ بڑے رحیم ہیں میاں جن کے سینوں میں جن کے دلوں میں میرا ربّ العالمین پیار پیدا فرمائے ان کے سینوں میں کبھی بغض نہیں آسکتا کبھی کینہ نہیں آسکتا کبھی عداوت نہیں آسکتی کبھی دشمنی نہیں آسکتی اگر کہوں کہ نہیں جی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کے درمیان دشمنیاں تھیں لڑائیاں تھیں تو قرآن کی صداقت پر حرف آئے گا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر داغ لگ جائے گا رب کائنات کی بات پر حرف آجائے گا لوگ کہتے ہیں کہ فلاں تاریخ میں فلاں روایت میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان عداوت تھی حضرات ہم ایسی روایات کو ہر ایسی تاریخ کو ردی کی ٹوکری میں ڈالتے ہیں جس روایت سے جس تاریخ سے قرآن کی صداقت پر حرف آتا ہو ایسی تاریخ کو نہیں مانتے وہ روایت وہ تاریخ کسی دشمن انسان کی گھڑی ہوئی ہوگی کسی منکر صحابہ کی تاریخ ہوگی ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ دیکھیں یا خالق کائنات کا قرآن پڑھیں میرے رب العالمین نے فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (پ۵ سورۃ نساء آیت ۸۷) اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوسکتی ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلاً (پ۵ نساء آیت ۱۲۲)

کون زیادہ سچا ہے اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں' سرکار کے سارے صحابہ اور سرکار کی ساری اہل بیت آپس میں سگے بھائیوں سے زیادہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے پیار کرتے تھے چاہے وہ مہاجر ہوں یا انصاری صحابہ وہ مکی ہوں یا مدنی وہ قریشی ہوں یا غیر قریشی چوتھی صفت کون سی فرمائی کہ اے لوگو! اے دنیا والو! میرے یار کے صحابہ کو جب بھی دیکھو گے تو وہ بیکار نہیں بیٹھے ہوں گے یا وہ دیدار یار میں مست ہوں گے یا عبادت خدا عزّ وجل میں مصروف ہوں گے ان کا ایک ایک لمحہ ایک ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتی ہے۔ سبحان اللہ۔ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا حضور اگر آپ کو تلاش کرنا ہو تو کہاں تلاش کریں حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج ولیوں کے سلطان مسکرا پڑے فرمایا میرے ملنے کے دو پتے ہیں حضور وہ کونسے فرمایا اگر دن کو ملنا ہو تو علی میدان کارزار میں ہوگا رات کو ملنا ہو تو علی مسجد کے محراب میں ہوگا اللہ غنی مولا علی رضی اللہ عنہ کہاں رہتے تھے یا میدان جہاد میں یا محراب میں حضرات مولا علی رضی اللہ عنہ پیدا بھی اللہ کے گھر میں ہوئے شہید بھی اللہ کے گھر میں ہوئے پیدا ہوئے تو ربّ ربّ کرتے ہوئے شہید ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے پھر بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں نیزے اور خنجر کے نیچے سجدہ کیوں نہ کرتا

جے کر بانجھ نمازاں ملدی بخشش تے اولیائی
پیر حسین رضی اللہ عنہ نے کیوں وچہ سجدے گردن سی کٹوائی
جے کر بانجھ نماز سلاماں تے ہو جاندا چھٹکارا
تے پیر حسین رضی اللہ عنہ نے کیوں وچہ کربل تے ساتھ کوہایا سارا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے ملنگ کہاں رہتے ہیں یا امام باڑوں میں یا بوٹی والی دوری میں۔ علی رضی اللہ عنہ کی تہجد کبھی قضا نہیں ہوئی ملنگ نے کبھی جمعہ بھی نہیں پڑھا کہتے ہیں جانے یا علی رضی اللہ عنہ۔

ڈٹھا وکھرا رواج نہ کوئی روزہ نہ نماز
کہندے فیصلے ملنگاں دے مکانے یا علی رضی اللہ عنہ
ہتھیں مل کے مکالا ' پی کے بھنگ دا پیالہ
جدوں پچھیے تے کہندے نے کہ جانے یا علی رضی اللہ عنہ

میرے دوستو! پتہ چلا سرکار کے سارے صحابہ آپس میں مہربان تھے شیر وشکر تھے آپس میں رحیم و کریم تھے ان میں کوئی لڑائی کوئی بغض نہیں تھا حضرت علامہ ابوالحیان محمد بن یوسف اندلسی اور حضرت علامہ آلوسی اس آیہ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَقَالَ الْجَمْهُوْرُ جَمِيْعِ اَصْحَابِهٖ تمام علماء اکثر علما فرماتے ہیں کہ اس آیہ کریمہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں پیار ہی پیار تھا۔ تفسیر بحرالمحیط۔ تفسیر روح المعانی۔ یہی آیہ کریمہ جب تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان پیار تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ 'حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 'حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کتنا پیار ہوگا' کتنی محبت ہوگی' کتنا تعلق اور واسطہ ہوگا۔ قرآن مجید سننے کے بعد آیئے سیرت صحابہ کا مطالعہ کیجئے خلفاء راشدین کی حیات طیبہ کا باب کھولئے آپ کو پتہ چلے گا کہ ان پاک لوگوں میں کتنی محبت اور کتنا پیار تھا۔

محبت صدیق رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ:

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کا ٹائم حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکلے تا کہ سرکار کی زیارت کروں سرکار کے جلوے دیکھوں سرکار کی سنگت میں یہ وقت گزاروں۔ حضرات! سرکار کے صحابہ کتنے خوش نصیب تھے جب چاہتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار کر لیتے کوئی پابندی نہیں کوئی رکاوٹ نہیں کوئی ویزے کی ضرورت نہیں کوئی پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہم سرکار کے در پر جاتے ہیں لاکھوں خرچ کر کے ویزے لے کے پاسپورٹ لے کے لیکن پھر بھی سرکار کے مزار کی دیواریں نظر آتی ہیں پر صدقے جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر' عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ پر' جابر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ پر' سرکار کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ پر وہ ٹکٹ بھی نہیں بھرتے بغیر ٹکٹ کے بغیر پیسے کے دیوار ہی نہیں بلکہ سرکار کے دیدار کی بہاریں دیکھتے تھے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ وقت دکھائے کہ سرکار کے جلوے دیکھ لیں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

خیر تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار کے جلوے دیکھنے کے لئے سرکار کے دیدار کے مزے لینے کے لئے گھر سے نکلے سرکار کے آستانے کی طرف چل پڑے جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در پاک کے قریب پہنچے تو دوسری طرف سے اتفاق سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا نبیؐ کے ویر سنیوں کے پیر سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر پیار سے محبت سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سلام فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بڑی ہی محبت سے سلام کا جواب دیا اب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ اتنی گرمی میں اتنی دھوپ میں کدھر جا رہے ہو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی گھر میں اکیلا بیٹھا تھا فارغ تھا سوچا کیوں نہ سرکار کے جلوے کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلوں بس یہ نیت کر کے گھر سے نکلا تھا آگے آپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیارت ہوگئی اب مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے یار غار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی جدھر آپ جا رہے ہیں میرا بھی وہی ارادہ ہے میں بھی سرکار کی دید کے مزے لوٹنے جا رہا تھا چلو اچھا ہوا دونوں مل کر جائیں گے اللہ تعالیٰ کا ماہی خوش ہو جائے گا ہم پر کرم ہو جائے گا۔ دونوں سرکار کے وزیر چل پڑے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پیار بھری گفتگو کرتے کرتے سرکار کا آستانہ عالیہ قریب آ گیا سوہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈیرا قریب آ گیا مختار کائنات کا دربار نزدیک آ گیا جب دروازے کے قریب پہنچے تو دروازہ بند سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور آگے قدم بڑھائیے دروازے پر دستک دیجئے تاکہ سرکار دروازہ کھولیں ہم زیارت کریں دل کی پیاس بجھائیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قدم روک لئے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ دروازہ میں نہیں کھٹکھٹاتا آپ کھٹکھٹائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں آپ سے آگے کیسے بڑھ سکتا ہوں حالانکہ مقام شان مرتبہ آپ کا مجھ سے زیادہ ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں نے ایک دن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا تھا سرکار فرما رہے تھے لوگو میرے بعد دنیا میں اگر کوئی افضل ترین انسان ہے تو وہ میرا یار غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے نبیوں کے بعد سب سے اونچا مقام میرے صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنی عظمتوں والے شانان والے بزرگ سے آگے میں کیسے ہو سکتا ہوں؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر مسکرا پڑے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے لیکن میں نے بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا میرے آقا فرما رہے تھے لوگو میں نے علی کے نکاح میں وہ اپنی لخت جگر دی ہے جو سیّدۃ النساء ہے جو ساری عورتوں کی سلطان ہے۔ جنتی عورتوں کی ملکہ ہے۔ لہٰذا سچا شان تو آپ کی زیادہ ہوئی؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا مسکرا پڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا بھائی جی آپ نے بالکل صحیح فرمایا لیکن میں نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا میرے آقا فرما رہے تھے لوگو جو بندہ میرے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیارا سینہ پیاری چھاتی دیکھنا چاہتا ہے وہ میرے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے اور چھاتی کو دیکھ لے۔ سجنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ایک دن میرے آقا نے فرمایا لوگو جو بندہ حضرت آدم علیہ السلام کی بزرگی دیکھنا چاہے یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کو دیکھنا چاہے موسیٰ علیہ السلام کی عبادت دیکھنا چاہے عیسیٰ علیہ السلام کا تقویٰ اور پرہیزگاری دیکھنا چاہے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق عظیم دیکھنا چاہے وہ میرے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ سجنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی ابوبکر بالکل سچ فرما رہے ہو لیکن میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب نے فرمایا لوگو قیامت کا دن ہوگا ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگی سب حسرت اور شرمندگی کی وجہ سے سر جھکا کر کھڑے ہوں گے سوائے نبیوں کے ہر بندہ پریشان ہوگا خالق کائنات آواز مارے گا اے ابوبکر وہ سامنے دیکھ جنت کے دروازے کھل چکے ہیں اے ابوبکر خود بھی جنت میں چلا جا اور اپنے چاہنے والوں کو بھی جنت میں لے جا۔ سبحان اللہ۔ سجنا بتا مقام تیرا زیادہ ہے کہ نہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی بالکل صحیح فرما رہے ہو لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا لوگو جب قیامت کا دن ہوگا تو میرا علی اور اس کی اولاد جنتی اونٹوں پر سوار ہو کر جب جنت میں چلے گی تو ایسے لگے گا کہ کوئی نبی آرہا ہے لوگ سوال کریں گے اے رب کائنات یہ کس نبی کی سواری آگے آگے چل رہی ہے تو خالق کائنات فرمائے گا لوگو یہ نبی نہیں بلکہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ویر علی رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو لے کر جنت میں آرہا ہے سجنا بتا مقام کس کا بلند ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا مسکرا پڑے فرمایا بھائی جی بالکل سچ کہتے لیکن میں نے خود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرکار سے سنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے تھے لوگو قیامت کے دن جنت کا رضوان جنت کا نگہبان فرشتہ جنت اور جہنم کی چابیاں لائے گا اور آ کر کہے گا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے وہ تمہیں سلام پیش فرما رہا ہے اور اس نے یہ جنت اور جہنم کی چابیاں بھی تجھے عطا فرمائی ہیں تاکہ جس کو تو چاہے جنت عطا کرتا جا جسے چاہے جہنم میں بھیجتا جا تجھے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں بجنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا کر فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ سچ فرما رہے ہو لیکن میں نے خود سرکار سے سنا سرکار فرما رہے تھے لوگو جب قیامت کا دن ہوگا جنتی جنت میں چلے جائیں گے جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت میں جاؤں گا تو دائیں طرف میرا محل ہوگا بائیں طرف میرے دادا ابراہیم علیہ السلام کا محل ہوگا ہمارے درمیان میرے ویر علی رضی اللہ عنہ کا محل ہوگا بجنا بتا شان کس کی زیادہ ہوئی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی سچ فرماتے ہو لیکن ایک دن میرے آقا نے فرمایا لوگو اگر ایک پلڑے میں نبیوں کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا ایمان رکھ دیا جائے دوسرے پلڑے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان رکھ دیا جائے تو پلڑا وہی بھاری ہوگا جس پلڑے میں میرے صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ہوگا بجنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی بالکل صحیح فرماتے ہو لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن فرمایا تھا لوگو میرا ویر علی رضی اللہ عنہ وہ شان والا ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر یتیموں مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ میرے علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن کی آیتیں نازل فرماتا ہے بجنا بتا شان مقام کس کا زیادہ ہے؟

حضرات! یہ دونوں نبی پاک کے دیوانے سرکار کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے بلکہ ایک دوسرے کی عزت عظمت شان بیان فرما رہے ہیں ایک دوسرے کے مرتبے گن رہے ہیں۔ صاحب انصاف ہو ایمان سے بتانا کیا کبھی دو دشمن بھی اس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دوسرے کے اوصاف بیان کرتے ہیں؟ کیا دو ویری بھی ایک دوسرے کی عزت وعظمت اور شان کے قصیدے پڑھتے ہیں؟ کیا ایک مخالف بھی دوسرے مخالف کے اس طرح کے حسین اوصاف بیان کرتا ہے؟ نہیں کہہ دیجئے ہرگز نہیں ایسا پیار ایسی محبت دو سگے بھائیوں میں بھی نہیں پائی جاتی جیسے اور جتنا پیار سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ میں موجود تھا ادھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ دروازہ نبوّت کے سامنے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں ادھر خالق کائنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں کی باتیں سنیں تو قدرت مسکرا پڑی۔ فرمایا: جبرئیل۔ عرض کی جی ربّ جلیل۔ فرمایا: میرے یار کے غلاموں کی پیار بھری باتیں سن رہے ہو؟ عرض کی مولا سن رہا ہوں فرمایا کتنا پیار ہے میرے محبوب کے صحابہ کے درمیان کتنی محبت ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیروں کے درمیان عرض کی مولا کریم بڑی محبت ہے بڑا پیار ہے۔ خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل یہ ان کا کمال نہیں ہے سب صدقہ ہے میرے محبوب کی نگاہ کمال کا جس کے صدقے سے ان کے دلوں میں میں نے محبت عزت وعظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔

جس طرف چشم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرے سامنے آئے سب ستارے ہو گئے

اب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کو دروازہ کھلوانے کے لئے کہتے ہیں لیکن کوئی بھی ان میں سے آگے بڑھ کر دروازہ نبوّت پر دستک نہیں دیتا خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے ادب واحترام کی وجہ سے ایک دوسرے سے آگے نہیں بڑھیں گے جا تو یار کی بارگاہ میں چلا جا اور جا کر عرض کر سوہنا آپ خود اٹھیں اور دروازہ کھول کر یاروں کو سینے سے لگا کر ان کو ان کی شان سے آگاہ فرمائیں سبحان اللہ سیّدنا جبرئیل علیہ السلام کا شانہ نبوّت پر اجازت لے کر حاضر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے ادب سے محبت سے صلاۃ وسلام کی لڑیاں نچھاور کیں درودو سلام کے گجرے پیش کیئے پھر عرض کی آقا ساری آسمانی مخلوق آپ کی خدمت پاک میں سلام عرض کر رہی ہے میرے آقا نے سن کر مسرت کا اظہار فرمایا پھر فرمایا جبرئیل آج کیسے آنا ہوا؟ عرض کی آقا آپ کے دو یار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کاشانہ نبوّت کے سامنے کھڑے ہو کر محبت سے پیار سے گفتگو کر رہے ہیں ان کی یہ محبت بھری گفتگو آسمانوں کے فرشتے آسمانوں پر بیٹھ کر سن رہے ہیں۔

حضرات! اگر فرشتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی باتیں آسمانون پر بیٹھ کر سن سکتے ہیں تو کیا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آستانہ عالیہ میں بیٹھ کر نہیں سن سکتے؟ بتایئے؟ بولئے؟ اگر نہیں سن سکتے تو پتہ چلا کہ فرشتوں کی سماعت سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہوئی حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری کائنات کے نبی ہیں ساری کائنات کے رسول ہیں ساری مخلوق میرے رسول کے امتی ہے جن' انسان' فرشتے' حور وملک' عرشی' فرشی' خاکی' نوری' سب سرکار کے اُمتی ہیں۔ جب سرکار کے امتیوں کی سماعت کا یہ عالم ہے تو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سماعت کا کیا عالم کیا ہوگا قرآن مجید پ۱۹ آیت ۱۸ کا مطالعہ کر کے دیکھو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سن لی یہ سلیمان علیہ السلام معراج کی رات تیرے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے میاں جب مقتدیوں کی سماعت کا یہ عالم ہے تو محبوب خدا عزّ وجل کی سماعت کا کیا ہوگا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم سرکار کی بارگاہ میں حاضر تھے اچانک سرکار نے اپنا چہرۂ انور اوپر اٹھایا اور ہمیں مخاطب کر کے فرمایا صحابہ عرض کی گئی جی آقا فرمایا جو میں سن رہا ہوں کیا تم سن رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا آپ کے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں ہم کچھ بھی نہیں سن رہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے آقا نے فرمایا اَسْمَعُ اَطِیْطَ السَّمَآءِ میں تو مدینے بیٹھے بیٹھے ساتوں آسمانوں کی آوازیں سن رہا ہوں۔ (مواھب لدنیہ شرح زرقانی جلد۴ صفحہ ۹۰)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ہمیں تو کچھ سنائی نہیں دیتا تو میرے آقا نے فرمایا اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ میرے غلامو! جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے۔ (مشکوٰۃ شریف ۴۵۷ مواھب لدنیہ زرقانی جلد۴ صفحہ ۸۹ المستدرک جلد۲۲ صفحہ ۵۱۰ ترمذی شریف جلد۲ صفحہ ۵۷ دلائل النبوۃ جلد۲ صفحہ ۴۲۲ ابن ماجہ شریف)

میرے امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
ہم یہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت پر لاکھوں سلام

محترم سامعین کرام! پتہ چلا میرے آقا اللہ تعالیٰ کی عطا سے دور نزدیک والوں کی آوازیں سنتے بھی ہیں اور نگاہ رحمت سے دیکھتے بھی ہیں اچھا سوال پیدا ہوگا اگر سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی آوازیں سن رہے تھے اور دیکھ رہے تھے تو پھر اٹھ کر خود بخود دروازہ کیوں نہ کھولا جبرئیل نے آ کر کیوں عرض کیا؟

حضرات! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تیری طرح اور میری طرح کے عام انسان نہیں کہ اپنی مرضی کریں سرکار اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں بلکہ نبیوں کے نبی ہیں سلطان انبیاء ہیں سرکار کا ہر کام خالق کائنات کا تابع ہے میرے پیارے رب العالمین فرماتے ہیں مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی لوگو میرا نبی اپنی مرضی سے اپنی ذاتی خواہش سے کچھ نہیں کرتا کچھ نہیں بولتا جب تک اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یار کی طرف وحی نہ فرمائے۔ تو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے اٹھتے کیسے دروازہ کھولتے جب تک اللہ تعالیٰ یار کو حکم نہ فرماتا۔ جب سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا تیرے دو یار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تیرے آستانے کے سامنے کھڑے ہیں ادب سے ایک دوسرے کے احترام کی وجہ سے دروازہ نہیں کھٹکھٹا رہے سوہنا آپ کرم فرماؤ دروازہ کھول کر ان کو سینے سے لگا کر ان کا مقام بتاؤ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کے صدقے آپ کے طفیل عطا فرمایا ہے امام الانبیاء حبیب کبریا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھے دروازہ کھولا سامنے میرے آقا کے دو پروانے' دو مستانے سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ 'سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں دونوں آگے بڑھے میرے آقا نے دونوں کو سینے سے لگا لیا دونوں کی پیشانی کو بوسہ دیا محبت سے ماتھا چوما صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی سوہنا فرمایا کیا بات ہے صدیق؟ عرض کی آقا میں کہتا ہو علی رضی اللہ عنہ کا مقام زیادہ ہے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تیرا مقام زیادہ ہے حضور آج دربار سج گیا ہے آج سرکار کی محفل سج گئی ہے آج بات نکھر جائے آج فیصلہ ہو جائے کہ مقام کس کا زیادہ ہے میرا یا بھائی علی رضی اللہ عنہ کا؟ سبحان اللہ فیصلہ کرانے والے صدیق رضی اللہ عنہ ہیں فیصلہ کرنے والے نبی ہیں فیصلہ سننے والے علی ہیں کیا حسین عدالت ہوگی کیا جمیل جج ہوگا کیسا پیارا مقدمہ ہوگا میرے آقا مسکرا پڑے۔

ایہہ کچہری اے حق دی حق دے لئی تے ایتھے ہور نہ کوئی دلیل ہووے
ایتھے کوئی نہیں کم سفارشاں دا بھاویں موسیٰ تے بھاویں خلیل ہووے
جیہڑا حق دا فیصلہ ہو جاوے اوہدی پھر نہ کدی اپیل ہووے
اوہ رفیق مقدمہ کیوں ہارے جہدے ولوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکیل ہووے

سرکار مسکرا پڑے پھر فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ جی آقا فرمایا مجھے قسم اس خالق کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اتنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمتیں اتنی شانیں اتنے مقامات عطا فرمائے ہیں اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں سارے درخت قلمیں بن جائیں ساری مخلوق تمہاری شان لکھتے جائیں تو سیاہی ختم ہوسکتی ہے قلمیں ٹوٹ سکتی ہیں کائنات لکھنے سے عاجز ہوسکتی ہے لیکن تمہارے فضائل تمہاری عظمت کا ایک باب بھی ختم نہیں ہوسکتا۔

(نورالابصار جلد ۱ صفحہ ۲۲۱۹)

حضرات! توجہ فرماؤ یہ صدیق رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ سرکار کے غلام یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ کہہ دیں سرکار کے غلام ہیں جب سرکار کے غلاموں کی یہ شان یہ عظمت ہے یہ مقام ہے تو ایمان سے بتانا جس کے صدقے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ کو صداقت ملی جس کے وسیلے سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت ملی اس آقا کی عظمت کا کیا مقام ہوگا کیا شان ہوگی۔ سیّدنا ومولانا امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ایمان افروز بات کی ہے فرماتے ہیں آقا اگر تیرے یاروں کا یہ مقام ہے تو تیرا کیا مقام ہوگا پھر مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں کہ

وَاللّٰـهِ لَـوْ اَنَّ الْبِـحَارَ مِدَادُهُمْ
وَالشُّـعْـبُ اَقْلَامٌ جُـعِـلْنَ لِذَاكَا

اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تمام سمندر سیاہی بن جائے۔ اور تمام درخت قلمیں بن جائیں پھر انہیں سرکار کی عظمت لکھنے پر لگا دیا جائے تو

لَـمْ يَـقْـدِرِ الثَّـقَلَانِ يَجْمَعُ نَزْرَهُ
اَبَـدًا وَمَـا اسْـطَـاعُوْا لَـهُ اَوْرَاكَا

سارے انسان جن سرکار کی عظمت لکھنا شروع کر دیں تو قیامت تک ساری کائنات میرے آقا کے اوصاف کا معمولی حصہ بھی نہ لکھ سکے کیونکہ ساری کائنات سرکار کے اوصاف لکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔ (قصیدہ نعمان صفحہ ۴۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بات کا ترجمہ حسانِ پاکستان محمد اعظم چشتی مرحوم نے یوں فرمایا کہ

اک پاسے محبوبِ خدا دا تے اِک پاسے کل خدائی
ایڈی شان تے ایڈی عظمت تے کسے ہور انسان نہ پائی
سارے نبیاں نالوں اُچا تے ایڈا اُچا ہور نہ کائی
اعظم اس نوں کون گھٹاوے تے جہدی ربّ کرے وڈیائی

مولا علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم:

سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ کے پیارے صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں سرکار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپ کے اردگرد مجمع کی صورت میں تشریف فرما ہیں سبحان اللہ کیا حسین و جمیل وہ منظر ہوتا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا ماہی غلاموں کی جھرمٹ میں بیٹھ کر نبوّت کا فیض لٹاتا ہوگا جب سرکار غلاموں میں گھرے ہوتے تھے ایسا لگتا تھا جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں گھرا ہوا ہے۔ کیونکہ سرکار تھے آسمانی نبوّت کا چاند اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے آسمانی نبوّت کے ستارے۔ تو حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہیں مسجد نبوی غلامانِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی کسی کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ دائیں طرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بائیں طرف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سرکار کے سامنے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تشریف فرما ہیں حضرت انس فرماتے ہیں کہ اچانک مولا علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے جو کسی کام کے لئے باہر گئے ہوئے تھے جب مسجد میں آئے تو سرکار کی بارگاہ میں درود وسلام کے گجرے پیش کئے میرے آقا نے کریمانہ طریقے سے سلام کا جواب دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر سرکار کا دیدار کرنے لگے کیونکہ جگہ تو ہے ہی نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا میرا ویر علی رضی اللہ عنہ کھڑا ہے بیٹھنے کی جگہ نہیں سرکار نے نگاہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوّت اٹھائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف پیار سے دیکھا۔کہا کچھ نہیں صرف دیکھا کیوں دیکھا؟ کہ میرے غلاموں سے کون ہے جو میرے پیارے علی رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے؟ پر نگاہ نبوّت کی رمز کو کوئی جان نہ سکا کوئی پہچان نہ سکا کہ سرکار نے نگاہ انور کیوں اٹھائی ہے کیا فرمانا چاہتے ہیں کیا راز ہے نگاہ اٹھانے کا؟ جب میرے آقا نے نگاہ پاک اٹھا کر صحابہ کی طرف دیکھا تو اچانک سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی نگاہ اٹھائی یارِ غار سمجھ گئے راز دار نبوّت پہچان گئے سرکار کا یار پہچان گیا کہ میرے آقا نے نگاہ کیوں اٹھائی۔ صدقے جاؤں نگاہ نبوّت پر جو صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ' عثمان رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ' بلال رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ سرکار کے سارے صحابہ کو پڑھ رہی تھی عارفوں کے سلطان سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ ایسی ہی نگاہ رحمت کی بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سبھ روزے سبھ نفل نمازاں تے سبھ سجدے کر کے تھکے ہو
سبھ واری مکے حج گزاراں تے دل دی دوڑ نہ مکے ہو
چلے کٹے تے جنگل پھر یا تے اس گل تھیں نہ پکے ہو
سارے مطلب حاصل ہوئے حضرت باہو پیر نظر ایک تکے ہو

سارے صحابہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ 'فاروق اعظم رضی اللہ عنہ 'عثمان غنی رضی اللہ عنہ ' حیدر کرار رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ تھے مرید میرے آقا تیرے آقا نبیوں کے امام سرکار کائنات تھے پیر۔تو سرکار نے نگاہ پاک اٹھائی کہ کون ہے جو میرے علی رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے پر اس رمز کو اس اشارے کو کوئی سمجھ نہ سکا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جان گئے سارے نقشبندیوں کے امام پہچان گئے صدیقوں کے سلطان جان گئے فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ اے حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا فرمایا کیا بات ہے؟ سیّدنا صدیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھُھُنَا اے ابوالحسن ادھر آؤ اجلس یہاں بیٹھ جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی صدیق رضی اللہ عنہ آپ بیٹھیے خیر ہے میں کھڑے ہو کر دیدار کے مزے لیتا رہوں گا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر حسنین رضی اللہ عنہما کا بابا ولیوں کا سلطان حیدر کرار کھڑا ہو اور ابوبکر بیٹھا رہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زبردستی مولا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھا دیا آپ کھڑے ہو گئے آقا نے جب یہ منظر دیکھا تو مسکرا پڑے تبسم فرمایا میرے سوہنے نبی مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ جی سوہنا فرمایا تو بھی بیٹھ جا میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھ گئے پھر سرکار نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: یَا اَبَا بَکْرٍ اے ابوبکر! عرض کی جی سوہنا فرمایا تو نے علی رضی اللہ عنہ کا ادب کر کے مجھے خوش کر دیا ہے عرض کی آقا اگر آپ خوش ہیں تو صدیق رضی اللہ عنہ بھی خوش ہے میرے آقا نے فرمایا: اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ لِاَھْلِ الْفَضْلِ ذُوالْفَضْلَ اے صدیق رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا قدر والا ہی قدر والے کی شان عزت مقام کو جانتا اور پہچانتا ہے اے ابوبکر چونکہ تو خود کمال والا ہے اس لئے تو نے کمال والے علی رضی اللہ عنہ کی شان کو پہچانا ہے۔ (الریاض النضرۃ جلد ا صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳ صواعق محرقہ صفحہ ۱۷۵)

حضرات! پتہ چلا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں محبت تھی، پیار تھا، عشق تھا۔ اتنی محبت پیار آجکل کے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ملنگ کو بھی نہیں ہو گی۔

لکھاں ہون گے یار جہان اندر پر صدیق رضی اللہ عنہ ورگا یارِ غار کتھے
جتھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ دے ہین ڈیرے ایہو جیہا اے کوئی مزار کتھے
اہل بیت تھیں جیویں صدیق رضی اللہ عنہ کیتا کرنا کسے نے ایسا پیار کتھے
صائم صدقے سرکار صدیق رضی اللہ عنہ اُتوں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا ایسا حب دار کتھے

یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں یہ تو شیر خدا ہیں آپ سیرت صدیق رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کر کے دیکھیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد پاک حضرت ابوقحافہ عثمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن عامر مسلمان ہوئے تو سرکار نے فرمایا ابو بکر مبارک ہو تیرا باپ جہنم سے نکل کر جنت کا وارث بن چکا ہے صدیق رضی اللہ عنہ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے میرے آقا نے فرمایا صدیق رضی اللہ عنہ روتے کیوں ہو عرض کی آقا کاش میرے والد کی جگہ آپ کے پیارے چچا ابو طالب آپ کا کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیتے تو خدا عزّ وجل کی قسم مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی۔ فرمایا: وہ کیوں؟ عرض کی آقا ابو طالب کے مسلمان ہونے سے آپ کی مقدّس آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک پہنچتی۔ فرمایا: تجھے میرے رشتہ دار اتنے پیارے ہیں تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ سوہنیا مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ قَرَابَتِیْ۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان مجھے سرکار کے رشتے دار مجھے اپنے آقا کا سارا قبیلہ اپنے خاندان اپنے رشتے داروں اپنے قبیلے سے زیادہ پیارا ہے زیادہ محبوب ہے زیادہ عزیز ہے۔ میرے آقا نے فرمایا: صَدَقْتَ یَا اَبَابَکْرٍ اے ابو بکر! تم بالکل سچ اور حق کہتے ہو تیری اس بات کی صداقت کی گواہی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود دیتا ہوں سبحان اللہ۔ (الریاض النضرہ اول صفحہ ۳۲۲ صواعق محرقہ ۱۷۴)

حضرات! کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان بڑا اختلاف تھا بڑا جھگڑا تھا بڑی عداوت تھی۔ یہ سب غلط ہے یہ سب گھڑی ہوئی باتیں ہیں یہ کسی یہودی کی سازش ہے جس نے ایسے واقعات گھڑ کے مسلمانوں میں اختلاف کے دروازے کھولے مجھے رب العزت کی قسم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاص کر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان دشمنی نہیں بلکہ پیار تھا پیار بھی ایسا کہ اتنا سگے بھائیوں میں بھی نہیں ہوگا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے بڑا ہی پیار تھا بڑی ہی محبت تھی کتنا پیار کتنی محبت؟ پڑھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کئی کئی گھنٹے مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کو تکتے ہی رہتے تھے دیکھتے ہی رہتے تھے ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جماعت کرائی سارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے سرکار کے سچے جانشین کے پیچھے نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھی مولا علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پڑھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھی امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھی جب جماعت ختم ہوگئی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مصافحہ فرمایا سلام کیا دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار بیٹھ گئے سرکار کے دین کے معاملے میں بات ہونے لگی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بات بھی کرتے ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بھی دیکھتے جاتے ہیں مسئلہ بھی بیان کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھتے جاتے ہیں۔

ام المومنین سیّدہ طیبہ طاہرہ محبوبہ محبوب رب العالمین صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں جو مسجد نبوی کے بالکل ساتھ تھا وہاں کھڑی پردے کے پیچھے اپنے بابا جان کی اس بات کو نوٹ فرما رہی تھیں کافی دیر تک یہ مجلس جمی رہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بڑے ہی غور سے دیکھتے رہے جب مجلس ختم ہوئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لئے ان کے حجرے میں تشریف لے گئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بڑی ہی محبت سے اپنے بابا کا استقبال فرمایا بڑی عزت سے بٹھایا باپ بیٹی باتیں کرنے لگے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو جان ایک بات پوچھوں بتاؤ گے؟ فرمایا بیٹی کون سی بات؟ عرض کی بابا جانی میں نے کئی مرتبہ یہ بات نوٹ کی ہے اور آج بھی یہ منظر دیکھا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے باتیں بھی کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بھی دیکھتے ہیں۔ ابو جان خیر تو ہے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے میں کوئی خاص بات ہے؟ کیا خاص کشش ہے؟ آپ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت بلالؓ حضرت عباسؓ حضرت عبداللہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے کو کبھی اس طرح غور سے نہیں تکتے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ سیّدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹی کے اس سوال پر اس بات پر مسکرا پڑے فرمایا بیٹی بڑی اچھی بات پوچھی ہے بڑا اچھا سوال کیا ہے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی میں علی کے چہرے کو عبادت کی نیت سے دیکھتا ہوں سبحان اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیران ہو کر عرض کی بابا یہ کیا فرما رہے ہو علی کے چہرے کو عبادت کی نیت سے دیکھتے ہو؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی ابو یہ عجیب بات ہے میں نے تو سنا تھا وضو کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز عبادت تسبیح عبادت قیام عبادت رکوع عبادت سجدہ عبادت نوافل عبادت ہیں۔ روزہ عبادت حج عبادت زکوٰۃ عبادت' قرآن عبادت۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی یہ کس نے بتایا ہے کہ یہ تمام چیزیں عبادت ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا یہ میرے آقا نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے ماہی نے فرمایا ہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رسول نے جس اللہ تعالیٰ کے محبوب نے یہ چیزیں عبادت فرمائیں ہیں میں نے اسی نبی کی زبان سے اسی رسالت والی زبان سے سنا ہے کہ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ لوگو علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (صواعق محرقہ ۱۷۵ انوالابصار جلد ۱ صفحہ ۸۰ المستدرک شریف ینابیع المودۃ جلد ۱ صفحہ ۱۰۳۔ الریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ

یا یوں کہہ لیجئے کہ

علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کردے لکھاں ولی ہو گئے
ولیاں سارے دا پیشوا حیدر رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشتی دین اسلام دی پار ہوئی بنیا

جدوں ایہدا ناخدا حیدر رضی اللہ عنہ

وادی کشمیر کا قلندر یوں دعا کرتا ہے کہ

آل اولاد تیری دا منگتا تے میں کنگال زیانی

پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ

حضرات! ذاکرین حضرات شیعہ کے علماء ملنگ حضرات اکثر اپنی عوام کو یہ حدیث پاک سناتے ہیں کہ شیعہ حضرات حدیث سنو اور دیکھو ہمارے مولا علی رضی اللہ عنہ کا کتنا مقام ہے کتنی شان ہے کہ آپ کے رخ انور کو دیکھنا آپ کے چہرے کو تکنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ لیکن افسوس اس حدیث کے راوی کا ذکر کبھی نہیں کیا کیوں؟ اس لئے کہ راوی کا ذکر کریں تو ان کے مذہب کی چھت زمین بوس ہو جائے گی۔ اس حدیث کا راوی ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

حضرات! میں دعوے سے عرض کرتا ہوں اہل بیت پاک کی شان کی حدیث مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان کی احادیث سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان کی احادیث حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مقام والی احادیث کے راوی سرکار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ نام نہیں لیتے کیوں کہ شیعہ مذہب کے نزدیک یہ تمام صحابہ نعوذ باللہ مرتد ہو گئے تھے۔ اب نام اس لئے نہیں لیتے۔

حضرات! یہ حدیث کا اصول ہے کہ راوی بے ایمان ہو گا تو روایت غلط ہوگی۔ اے رافضیو اگر شان اہل بیت بیان کرنا چاہتے ہو اگر شانِ مولا علی رضی اللہ عنہ سنانا چاہتے ہو اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کرنا چاہتے ہو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے درجات لوگوں کو سنانا چاہتے ہو تو آؤ پہلے شان صحابہ تسلیم کرو پہلے مقام صحابہ کو مانو پہلے عظمت صحابہ کے نعرے لگاؤ اگر صحابہ کا انکار کرو گے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شان اہل بیت مقام علی شان فاطمہ رضی اللہ عنہا عظمت حسین کہاں سے تلاش کرو گے کیوں کہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی تمام روایتیں یا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اب جو ایمان دار شیعہ ہو گا پہلے شان صحابہ مانے گا بعد میں شان اہل بیت بیان کرے گا نہیں تو ہم کہیں گے

ہے منکر جس دے دل اندر نہیں عشق صدیق رضی اللہ عنہ ولی دا
او وی جان ایمان تو خالی تے جیہڑا دشمن عمر جری دا
اووی جنت جا نہیں سکدا جنوں نہیں پیار عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا
اعظم او وی وڈا کافر تے جیہڑا نہیں حب دار علی رضی اللہ عنہ دا

مولا علی رضی اللہ عنہ کا چلو:

حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ایک دن میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا آپ کی زیارت سے مستفید ہو رہا تھا آپ کے ملفوظات عالیہ سن رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے بہت سارا مال اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں حضور یہ فلاں علاقے سے مال لایا ہوں قبول فرمایئے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ مال لے کر اپنے پاس رکھ لیا وہ بندہ چلا گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاضرین کی طرف دیکھا جو جو آپ کی خدمت میں زیارت کے لئے مسائل سننے کے لئے حاضر تھے فرمایا لوگو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بظاہر دنیا چھوڑ کر اپنی قبر انور میں تشریف لے گئے ہیں کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی آدمی ہے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی چیز دینے کا وعدہ فرمایا ہو لیکن وہ وعدہ وفا نہ ہو سکا ہو اگر کوئی ایسا آدمی ہے تو اٹھے اور وہ وعدہ یاد دلائے میں سرکار کا غلام اس کا وعدہ پورا کروں گا حضرت حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب سرکار کے نائب نے سرکار کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے عرض کی اے امیرالمومنین مجھ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ وعدہ وفا نہ ہوسکا تو میرے آقا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سا وعدہ؟ حضرت جابر نے عرض کی امیرالمومنین میرے آقا نے فرمایا تھا اے جابر کہیں سے مال آیا کہیں سے کھجوریں آئیں تو میں تمہیں تین بک تین چلو تین کف کھجوریں عطا کروں گا اب سرکار تو دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں آپ نے بات فرمائی تو مجھے وہ وعدہ یاد آ گیا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا جابر تجھے ضرور سرکار کے فرمان کے مطابق کھجوریں ملیں گی ذرا صبر کرو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو فرمایا کہ جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ کو گھر سے بلا لاؤ اگر گھر ہیں تو وہ خادم گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لایا جب مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ' عرض کی جی امیرالمومنین فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جابر سے اپنی ظاہری زندگی میں تین چلو کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیرالمومنین کیا ہوگا وہ وعدہ ضرور پورا فرمایئے لیکن مجھے کیوں بلایا گیا ہے؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ پھر بسم اللہ کیجئے اپنے چلو سے حضرت جابر کو کھجوریں عطا فرمایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین چلو ایک ایک کر کے حضرت جابر کو عطا فرمائے جب پہلا چلو بھر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! ذرا ٹھہریئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جابر ذرا گنو علی کے چلو میں کتنی کھجوریں آئی ہیں حضرت جابر نے گنیں تو ساٹھ کھجوریں تھیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ دوسرا چلو دو آپ نے دوسرا چلو ڈالا فرمایا جابر یہ گنو کتنی کھجوریں ہیں حضرت جابر نے ساٹھ کہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اب تیسرا چلو ڈالو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرا اڈالا گیا تو اس میں بھی ساٹھ کھجوریں تھیں سیّدنا صدیق اکبر ؓ نے جب گنتی سنی تو مسکرا کر فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل سچ اور حق فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا امیرالمومنین اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا سچ فرمایا؟ تو سیّدنا صدیق اکبر ؓ نے فرمایا جب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکّہ شریف چھوڑ کر مدینہ کی طرف آرہا تھا تو غار ثور سے نکلتے وقت سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اے ابوبکر میں نے عرض کی جی آقا فرمایا میرا بک میرا چلو اور علی ؓ کا چلو دونوں بالکل برابر ہیں جتنی چیز میرے چلو میں آتی ہے اتنی ہی چیز میرے ؓ علی کے چلو میں آتی ہے پھر سرکار نے چلو بھر کے مجھے دکھایا میں نے دیکھا سرکار کے چلو میں بھی ساٹھ کھجوریں آئیں تھیں آج مولا علی ؓ نے چلو میں کھجوریں اٹھائی ہیں تو حضرت علی ؓ کے بک میں چلو میں بھی ساٹھ کھجوریں آئیں ہیں۔ سبحان اللہ۔

(ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ عقائد جعفریہ ۳ جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت صدیق اکبر ؓ کو مولا علی ؓ سے کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے کہ گھر سے بلوا کر حضرت جابر کو حصّہ بھی حضرت علی ؓ کے ہاتھ سے دلوایا پھر حضرت علی ؓ کی شان اور عظمت بھی بیان فرمائی اگر صدیق اکبر ؓ مولا علی ؓ کے دشمن ہوتے تو کبھی بھی گھر سے بلوا کر حصّہ نہ دلواتے کبھی مولا علی ؓ کی شان لوگوں کے سامنے بیان نہ فرماتے افسوس آج ملنگ ذاکر منبر پر کھڑے ہو کر کہتا ہے حضرت صدیق ؓ اور مولا علی ؓ کے درمیان عداوت تھی بغض تھا۔ میاں حضرت صدیق ؓ اور حضرت علی ؓ کے پیار کے ترانے آج کل ملنگ اور شرابی ذاکر کیسے جانیں اگر شان صدیق ؓ اور مقام علی ؓ پوچھنا ہے تو سرکار کے کسی غلام سے پوچھ۔ پیر سیال ؒ سے پوچھ پیر پٹھان ؒ سے پوچھ غازی شاہ عبداللہ ؒ سے پوچھ شہباز قلندر ؒ سے پوچھ سلطان باہو ؒ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوچھ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ مہر علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ داتا علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ غوث جلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ یا معین الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ ان بھنگیوں چرسیوں شرابیوں کو کیا پتہ

علی رضی اللہ عنہ دے بنے ملنگ جو پھردے تے مسجد کولوں ڈردے
پی پی بھنگاں چرساں ظالم تے علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ پئے نی کردے
علی رضی اللہ عنہ دی گل منی ناہیں انج علی رضی اللہ عنہ دے ہن بردے
ایہی مقصود کدی نیں واللہ تے حق دی موتے مردے

جنتی ٹکٹ:

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر المومنین تھے ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر سے کسی کام کے لئے مدینہ منورہ شریف کی گلی میں نکلے چلتے چلتے گلی کا موڑ مڑا آگے اچانک مولا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی سرکار کے دونوں غلاموں نے ایک دوسرے سے سلام کیا مصافحہ کیا خیریت پوچھی جب خیریت پوچھ لی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بات سمجھ نہ آئی کہ امیر المومنین کیوں مسکرا رہے ہیں کیونکہ مسکرانے والی بظاہر کوئی بات نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کی امیر المومنین مَالَكَ تَبَسَّمْتَ کیا بات ہے آپ مسکرا کیوں رہے ہیں کیا وجہ ہے؟ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ جب میں نے آپ کو دیکھا تو مجھے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرمان یاد آگیا اس فرمان کو یاد کر کے مسکرا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کو کتنا مقام کتنی شان عطا فرمائی ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین وہ کون سا فرمان ہے وہ کون سی بات ہے جو خالق کائنات کے یار نے میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارے فرمائی؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا میرے آقا فرمار ہے تھے لوگو قیامت کا دن آنے والا ہے جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ جہنم پر پل صراط بچھوائے گا پل صراط سے ہر انسان گزرے گا اگر نیک ہوا تو سلامتی سے گزر جائے گا اگر نا فرمان ہوا بدکار ہوا فاسق فاجر ہوا خالق کائنات کی ذات صفات اور اس کے رسولوں کا منکر ہوا تو پل سے گر کر جہنم میں چلا جائے گا۔

حضرات! یہ منظر بھی بڑا مشکل ہوگا یہ پل صراط جانتے ہو کتنی بڑی ہوگی بال سے باریک تلوار سے تیز ستر ہزار سال چڑھائی پچاس ہزار سال کا درمیانہ راستہ ستر ہزار سال اترائی سورج سوا نیزے کی نوک پر ہوگا کوئی قسمت والا ہی پل سے پار چڑھے گا۔ مولوی صاحب نے ایک تقریر میں پل صراط کی لمبائی چوڑائی بتائی تقریر میں ایک میراثی بھی بیٹھا تھا سن کر کہنے لگا مولوی صاحب رد بلائے ویسے کہو کہ رب عزّ وجل نے پل بنائی ہی کوئی نہیں بارش آجائے ہم چوڑی چوڑی پلوں سے نہیں گزر سکتے بھلا اس پل سے کیسے گزریں گے؟

حضرات! پل صراط سے کوئی قسمت والا ہی گزرے گا۔ لیکن اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے مارنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانے والے سنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر جان دینے والے سنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مرمٹنے والے سنی اے سرکار کے نقش قدم پر چلنے والے سنی اے اصحاب نبی اور آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے سنی تو نہ گھبرا تو پریشان نہ ہو تو خوف نہ کر انشاء اللہ جب پل صراط پر سے تو گزرے گا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت تیری طرف ہوگی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعائیں تیرے لئے ہوں گی تجھے نہ جہنم ڈرا سکتی ہے نہ پل صراط تو نعرے مار کر گزر جائے گا آمین تمہیں پل صراط سے گزرنے کا آسان طریقہ بتاؤں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب کچھ وار دے آقا دے نام اتوں تیراناں مٹ جائے تے فیر آکھیں
دکھاں سکھاں وچ سوہنے نوں سدیا کر دکھ کوئی آوے تے فیر آکھیں
نعرے مار کے لنگھ جائیں پل اتوں تینوں دوزخ ڈراوے تے فیر آکھیں
کر کے چہرہ مدینہ نوں دیکھ ناصر تیری کنڈ کوئی لائے تے فیر آکھیں

حضرات! تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا سرکار فرمارہے تھے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَجُوْزُ اَحَدُ الصِّرَاطَ کہ لوگو قیامت والے دن کوئی میرا امتی پل صراط سے نہیں گزر سکے گا اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَہٗ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبِ الْجَوَازَ ہاں وہی سلامتی سے گزرے گا جس کو میرا علی جنت کی ٹکٹ دے گا سبحان اللہ۔صدیق نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ تیرا کتنا بلند مقام ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے کتنی شان عطا فرمائی ہے جنت رب عزّ وجل کی پر تقسیم تیری ہوگی ٹکٹیں تو دے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے بھی مسکرانا شروع کر دیا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو مسکراتے دیکھا تو فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ کیوں مسکرا رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بالکل صحیح ہے بات آپ کی بالکل درست ہے لیکن آپ نے اس سے آگے سرکار کا فرمان نہیں سنا تھا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کر کے آگے کیا فرمایا تھا؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سرکار نے کیا فرمایا تھا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات جب فرمائی محفل میں میں بھی موجود تھا میرے آقا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: لَا یَکْتُبُ الْجَوَازَ اِلَّا لِمَنْ اَحَبَّ اَبَابَکْرٍ اے علی رضی اللہ عنہ! جنت کی ٹکٹ اسی کو دینا جنت کی پرچی اسی کو دینا جس کے پاس میرے صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کا پاسپورٹ موجود ہو جس کے سینے میں میرے یار غار کے پیار کا دیوا جل رہا ہو۔ سبحان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ۔(نزہتہ المجالس جلد۲ صفحہ ۱۸۴، الریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ صواعق محرقہ ۴۲۹)

میں کی دساں شان علی رضی اللہ عنہ دا تے جہنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آکھیا بھائی
کوثر تے ہے علی رضی اللہ عنہ دا قبضہ تے ہتھ علی رضی اللہ عنہ دے جنت آئی
کوثر تے ہے علی رضی اللہ عنہ دا قبضہ تے ہتھ علی رضی اللہ عنہ دے جنت آئی
رد کیتی جانی ٹکٹ او صائم تے جے صدیق رضی اللہ عنہ نے مہر نہ لائی

میرے دوستو! توجہ کرو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ جنت تو نے دینی ہے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنت اسے ملے گی جو تیرا غلام ہوگا جو تیرے گیت گائے گا جن کے سینے میں تیری محبت ہوگی

پیراں دا پیر علی رضی اللہ عنہ اے روشن ضمیر علی رضی اللہ عنہ اے
ناطق قرآن علی رضی اللہ عنہ اے کامل تفسیر علی رضی اللہ عنہ اے
سنیا کجھ ہور سی ایتھے کجھ ہور لگے
چٹ صدیق رضی اللہ عنہ دیوے علی رضی اللہ عنہ دی مہر لگے
نبی دی جان علی رضی اللہ عنہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا نور علی رضی اللہ عنہ اے
مومناں تے عاشقاں دے دل دا سرور علی رضی اللہ عنہ اے
پیراں دا پیر علی رضی اللہ عنہ اے روشن ضمیر علی رضی اللہ عنہ اے
ناطق قرآن علی رضی اللہ عنہ اے کامل تفسیر علی رضی اللہ عنہ اے

حضرات! اس قسم کی باتیں دشمن نہیں کرتے ایک دوسرے سے عداوت رکھنے والے نہیں کرتے یہ باتیں وہ کرتے ہیں جس کے سینے میں پیار ہو محبت ہو شفقت ہو اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی یہی کہتا ہے: رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ میرے یار کے صحابہ آپس میں بڑے ہی رحیم ہیں ایک دوسرے پر جان دینے والے ہیں اب قرآن کی مانیں یا ملنگ کی مانیں قرآن کی مانیں یا ذاکر کی مانیں اللہ تعالیٰ کی مانیں یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیعہ حضرات کی۔ ہم تو قرآن کی مانیں گے ہم تو خالق کائنات کا فرمان مانیں گے کیوں کہ انسان کی بات غلط ہوسکتی ہے پر خالق کائنات کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔

حضرات! اس حدیث پاک سے اس روایت سے پتہ چلا جنت میں وہی جائے گا جس کے سینے میں صدیق رضی اللہ عنہ کا پیار ہوگا ہاتھ میں علی رضی اللہ عنہ کی پرچی ہوگی اگر کوئی صدیق رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے تو اسے مولا علی رضی اللہ عنہ جنت کا ٹکٹ نہیں دے گا اگر کوئی علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے تو میرا صدیق رضی اللہ عنہ اس کو جنت کا پاسپورٹ نہیں عطا فرمائے گا۔ جنت میں وہی جائے گا جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوگا کیونکہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر ہیں دونوں سرکار کے پیارے ہیں بلکہ میں تو کہتا ہوں سرکار کے یاروں جیسا سرکار کے پیاروں جیسا نہ کوئی اب تک دنیا میں آیا ہے اور نہ ہی قیامت تک آسکتا ہے کیونکہ

چار و یار نبی دے عاشق کوئی دِسے نہ چاراں ورگا
نہ اس دھرتی پیدا کیتا کوئی ایناں یاراں ورگا
نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہوسی ایناں جان نثاراں ورگا
اعظم شان صدیق رضی اللہ عنہ کی دساں تے اکو یار ہزاراں ورگا

میرے دوستو! غور فرماؤ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ میں کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے بعض حضرات کہتے ہیں نہیں جی ٹھیک ہے پیار ہوگا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی میں ہوگا جب سرکار وصال فرما گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بڑی زیادتیاں کیں یہی وجہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ حضرات! یہ سب شیعہ حضرات کی من گھڑت باتیں ہیں ان باتوں میں کوئی حقیقت نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت صدیق:

آیئے سیرت صدیق رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیجئے سیرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو پڑھیئے کہ کیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلفیہ بنے کیسے میرے مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال وفات شریف کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو متفقہ طور پر خلیفہ بنا لیا تو میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر ختم نبوّت پر تشریف لائے آپ نے پہلا خطبہ دیا حمد و صلاۃ کے بعد فرمایا لوگو اے میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلامو! اللہ تعالیٰ کی عزت و جلالت کی قسم مجھے امیر بننے کا خلیفہ بننے کا کوئی شوق نہیں تھا میں نے اس بارے کبھی سوچا نہیں تھا کہ مجھے لوگ امیر بنا کر میرے کمزور کاندھوں پر امارت کا بوجھ ڈال دیں گے اب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ پاک کے صدقے سے آپ حضرات نے مجھے خلیفہ بنا ہی دیا ہے تو انشاء اللہ میں سرکار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کروں گا امید ہے آپ بھی میری رہنمائی فرمائیں گے یہ بات کرنے کے بعد سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ پر نظر ڈالی مجمع پر نظر دوڑائی کہ کون کون مجمع میں ہے اور کون غیر حاضر ہے آیا میری خلافت سے کسی کو دکھ تو نہیں پہنچا کوئی پریشان تو نہیں کوئی ناراض تو نہیں جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھائی تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دکھائی نہ دیئے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نظر نہیں آرہے وہ دونوں بزرگ کہاں تشریف لے گئے ہیں تو ایک صحابی نے کہا امیر المومنین وہ دونوں اپنے گھر میں ہیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بڑے حیران ہوئے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر میں ہیں پر کیوں؟ کیا وجہ ہے؟ حضور ہمیں تو کوئی پتہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لگتا ہے کہیں یہ دو سرکار کے پیارے صحابی میرے امیر بننے پر ناراض ہوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ دونوں بزرگ تشریف لے جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ وہ کیوں نہیں آئے انہوں نے میری خلافت میری امامت کی تصدیق کیوں نہیں فرمائی اگر وہ ناراض ہیں تو ان کی ناراضگی دور کی جائے اگر کوئی شکوہ شکایت ہے تو احسن طریقے سے دور کیا جائے کیوں کہ ان دونوں کے بغیر محفل سج نہیں رہی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دونوں چل پڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی زید پہلے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلائیں یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا گھر قریب ہے پہلے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھی بلالیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے اب یہ دونوں سرکار کے دیوانے درود و سلام پڑھتے پڑھتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آستانے پر پہنچے فَاَتَیَا مَنْزِلَ عَلِیٍّ فَقَرَعَا الْبَابَ جب دونوں معزز ہستیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ علی پر دستک دی مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اسوقت اتفاق سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بھائی زبیر رضی اللہ عنہ کسی نے دروازے پر دستک دی ہے ذرا دیکھو تو کون ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دروازے کے قریب تشریف لائے فَنَظَرَ الزُّبَیْرُ مِنْ قَتْرَۃٍ دروازے پر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عَلِیٍّ آپ جلدی جلدی واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تشریف لائے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی زبیر رضی اللہ عنہ بڑے جلدی واپس آئے ہو کون تھا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا فَقَالَ ھٰذَانِ رَجُلَانِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یا علی رضی اللہ عنہ ہمارے دروازے پر دو جنتی دو بہشتی انسان کھڑے ہیں سبحان اللہ کیا فرمایا؟ دو دوست آئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں یہ معمولی ہستیاں نہیں بلکہ وہ دونوں جنتی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کون سے جنتی ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا سنا تو آپ باہر تشریف لائے سلام کیا خیریت پوچھی پھر کہا بھائی باہر کیوں کھڑے ہو اندر آجاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی اب وقت نہیں پھر کسی وقت بیٹھیں گے اب جلدی ہے فرمایا جا کہاں رہے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم تو صرف آپ تک اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تک آئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا خیریت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی سارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں آپ نظر نہیں آرہے تھے امیر المومنین نے ہمیں حکم فرمایا کہ آپ کو بلا لائیں اس لئے حاضر ہوئے ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو پھر مسجد نبوی میں چلتے ہیں۔ پھر یہ چاروں بزرگ مسجد نبوی میں تشریف لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا دیکھا کہ مسجد نبوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھری ہوئی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر ختم نبوّت پر کھڑے وعظ فرما رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ مسجد میں جا کر بیٹھ گئے جب بیٹھ گئے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا یَا عَلِیُّ اَنْتَ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ وَصِهْرُهٗ اے میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام عطا فرمایا ہے بڑی عظمت اور بڑی شان عطا فرمائی ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی علی رضی اللہ عنہ ہیں اور سرکار کی پیاری بیٹی سیّدۃ النساء العالمین کے شوہر بھی ہیں سلطان اولیاء بھی ہیں شیر خدا بھی ہیں مرتضی بھی ہیں پیکر شجاع بھی کیا آپ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی متحدہ جماعت میں سرکار کے غلاموں میں اختلاف ہو جائے؟ پھوٹ پڑ جائے؟ مسلمان ٹکڑوں ٹکڑوں میں بٹ جائیں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنکھوں میں آنسو آگئے فرمایا اے امیر المومنین نہیں بالکل نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں سرکار کے غلاموں میں ایسا اتحاد ہو ایسا اتفاق ہو کہ بڑے بڑے بڑے انقلاب بڑے بڑے طوفان بھی سرکار کے غلاموں کو پارہ پارہ نہ کر سکیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی پھر کیا وجہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے متفقہ طور پر امیر تسلیم کر لیا ہے خلیفہ مان لیا ہے حالانکہ میری تمنا نہیں تھی خواہش نہیں تھی لیکن آپ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتنے قریبی ہو کر مجھے خلیفہ نہیں تسلیم کر رہے مجھے امیر نہیں مان رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین کون کہتا ہے کہ آپ کو میں امیر نہیں تسلیم کرتا؟ رب کائنات کی قسم میرے نزدیک آپ ہی سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں کیونکہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یار غار ہیں۔ آپ ہی سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شرافت اور بزرگی سے بلند و بالا ہیں۔ آپ ہی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ظاہری حیات میں اپنے مصلیٰ کا وارث بنایا تھا جس کو میرا نبی مصلے پر چڑھائے تو علی رضی اللہ عنہ کون ہے اسے مصلیٰ سے اتارنے والا علی رضی اللہ عنہ کون ہے اس کی امامت کا انکار کرنے والا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ پھر وجہ کیا ہے کہ کل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے امیر بنا لیا مجھے خلیفہ تسلیم کر لیا سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے میری تصدیق کی میری بیعت کی لیکن آپ نہ کل تشریف لائے نہ آج آئے اس طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پھوپھی زاد بھائی ہیں میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنا حواری فرمایا اپنا مخلص بھائی فرمایا نہ وہ تشریف لائے نہ آپ آئے دنیا کیا سوچے گی کہ صدیق رضی اللہ عنہ نے زبردستی خلافت پر قبضہ کر لیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین ہمارے دلوں میں ایک ناراضگی تھی اس لئے ہم دونوں بھائی نہ مسجد میں آئے نہ آپ کی بیعت کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی ناراضگی کون سا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکوہ کون سا اختلاف تھا جس کی وجہ سے آپ ناراض ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا لَاَنَّا اُخِّرْنَا عَنِ الْمَشْوَرَةِ ناراضگی یہ تھی کہ کل جب امیرالمومنین بنانے کا مشورہ ہورہا تھا تو ہمیں اس مشورے میں کیوں نہ شامل کیا گیا۔ بس یہ ناراضگی ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سن کر مسکرا پڑے فرمایا اچھا تو یہ ناراضگی ہے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ابھی بھی ناراضگی ہے یا گلہ دور ہو گیا ہے۔ اگر غصہ دور نہیں ہوا تو کچھ بندوبست کریں تاکہ آپ خوش ہو جائیں مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا حضور پچھلی باتیں چھوڑیں وہ تو جو ہونا تھا ہو گیا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین اے امیرالمومنین اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُبْسُطْ يَدَكَ اپنا ہاتھ پھیلائیے اپنا ہاتھ آگے کیجئے فرمایا کیوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی تاکہ آپ کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر کے آپ کی امامت کی تصدیق کروں تاکہ دنیا والوں کو پتہ چل جائے ابوبکر زبردستی خلیفہ نہیں بنا تھا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرضی سے بنا تھا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے بنا تھا سبحان اللہ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے کیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی سیّدنا زبیر نے بھی بیعت کی۔

(انساب الاشراف جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۲ مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۲۶ بیہقی شریف جلد ۸ صفحہ ۱۵۲ کنزالعمال جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ حریری جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۲۰۳ ۲۱۵۔ حضرات! اس روایت سے پتہ چلا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دو دن کے بعد اپنی مرضی سے بیعت کی وجہ کیا تھی آپ نے فرمایا کہ مجھے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مشورے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا لیکن علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۰۱ میں حضرت حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے ہی دن لوگوں سے بیعت لی تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی پتہ چل گیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا امام اور امیر المومنین بنانے کے لئے بیعت فرما رہے ہیں تو فَخَرَجَ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے کیسے نکلے عَجَلًا جلدی جلدی میں تیزی سے صرف ضروری کپڑے پہنے ہوئے تھے کیوں جلدی نکلے تا کہ میں بیعت کے معاملے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پیچھے نہ رہ جاؤں جب پہنچے تو حَتّٰی بَایَعَهٗ آتے ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر بیعت کر کے چلے نہیں گئے۔ بلکہ ثُمَّ جَلَسَ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے مولا علی رضی اللہ عنہ بیعت کر کے چلے نہیں گئے بلکہ صدیقی بیعت کا نظارہ کر رہے ہیں کہ کون بیعت کرتا ہے کون نہیں کرتا۔ اللہ اکبر۔ پھر کیوں نہ کہیں کہ

میں صدقے صدیق رضی اللہ عنہ توں جاواں جو ہے جگری یار علی رضی اللہ عنہ دا
عمر فاروق رضی اللہ عنہ دے رتبے اعلیٰ تے جنہوں ملیا پیار علی رضی اللہ عنہ دا
شان عثمان رضی اللہ عنہ بیان کی ہووے تے جیہڑا ہم زلف کرار علی رضی اللہ عنہ دا
رکھے بغض صحابہ نال جو ضائم اوہ نہیں حب دار علی رضی اللہ عنہ دا

میرے دوستو! پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت خود بخود آ کے پہلے دن یا دوسرے دن اپنی مرضی سے فرمائی۔ پر افسوس شیعہ حضرات نے اپنی اپنی کتابوں میں ایسے ایسے من گھڑت واقعات لکھے ہیں جن کو پڑھ کر مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے اور زبان سے توبہ توبہ نکلتا ہے شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم اور مجتہد غلام حسین نجفی اور نجم الحسن کراروی نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی۔ کیوں کہ حق جو علی رضی اللہ عنہ کا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسکرا کر حکم دیا جاؤ علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ تا کہ اس سے بیعت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر لکڑیاں اور آگ لے کر آئے آکر آواز دی علی رضی اللہ عنہ باہر نکلو آکر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرو نہیں تو تمہارے گھر کو آگ لگا دوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے کے قریب آئیں کہنے لگیں عمر رضی اللہ عنہ خیال کرو اندر حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حسنین رضی اللہ عنہما ہیں تو میں کیا کروں علی رضی اللہ عنہ کو باہر نکالو مگر علی رضی اللہ عنہ نہ نکلے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو آگ لگا دی جب شعلے بلند ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دوڑ کر دروازے کے قریب آئیں اور کہا عمر رضی اللہ عنہ یہ کیا کر رہے ہو؟ ابھی تو میرے باپ کا کفن بھی میلہ نہیں ہوا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ پر کوڑا مارا اور دروازہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گرایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ پر ضرب لگی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں ایک بچہ تھا محسن وہ پیٹ میں شہید ہو گیا۔ (چودہ ستارے صفحہ ۱۰۰-۱۰۱ سہم مسموم صفحہ ۲۷۷ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۹۵-۹۷)۔ (استغفر اللہ)۔

حضرات! کتنے دکھ کی بات ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوڑا ماردیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا بہادر جس کا لقب حیدر کرار جس کا نام شیرِ خدا جس کا دعویٰ ہو کہ وَاللّٰہِ لَوْ تَظَاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلٰی قِتَالِیْ لَمَا وَلَّیْتُ عَنْهَا اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تمام عربی لوگ میرے ساتھ لڑنے کے لئے آجائیں تو میں کبھی بھی ان کو پیٹھ نہ دکھاؤں کبھی میدان چھوڑ کر نہ جاؤں (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۸۴ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۴۵ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵) اتنا بڑا دلیر اور بیوی کی بے عزتی برداشت کر جائے خاتون جنت پر ظلم دیکھ کر برداشت کر جائے کم از کم ایک مسلمان تو تسلیم نہیں کرے گا۔ ظالمو ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیر خدا کہتے ہو ادھر بزدل بنا کر پیش کرتے ہو کچھ خدا عزّ وجل کا خوف کرو کیوں مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مبارک روحوں کو تکلیف دیتے ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے کے ساتھ ظلم نہیں کیا بلکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیار کیا ہے عداوت نہیں کی محبت کی ہے کیوں اس لئے کہ

چن لے جناں نوں کملی والا اوہ ظلم کما نہیں سکدے
پڑھیا علم نبی تو جہاں اوس تھیں بھلا نہیں سکدے
دین سکھاوے نبی جہناں نوں اوہ دین گوا نہیں سکدے
کہوے نبی جہناں نو جنتی صائم اوہ دوزخ جا نہیں سکدے

میرے دوستو! یاد رکھو جب حضور ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی ڈر کے بغیر کسی خوف کے اپنی مرضی اور اپنی رضا سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی بیعت فرمانے کے بعد آپ نے بلاناغہ پانچ وقت باجماعت نماز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھنی شروع کر دی جب تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ رہے امیر المومنین رہے مولا علی رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ فَاِنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ یُفَارِقِ الصِّدِّیْقَ فِیْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ کہ بیعت کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کسی وقت بھی نماز کے اوقات میں جدا نہیں ہوئے وَلَمْ یَنْقَطِعْ فِیْ صَلَاۃٍ مِّنَ الصَّلٰوتِ خَلْفَہٗ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے رہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۹)۔ یہی بات شیعہ حضرات کے چوٹی کے مجتہدین نے بھی لکھی علامہ حیدری نے حملہ حیدری کے اندر علامہ باقر مجلسی نے مراۃ العقول کے اندر علامہ قمی نے تفسیر قمی میں علامہ مجرسی نے احتجاج مجرسی میں علامہ طوسی نے تلخیص الشافی میں لکھا کہ ثُمَّ قَامَ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے وَتَھَیَّا لِلصَّلٰوۃِ اور نماز کی تیاری کی وَحَضَرَ الْمَسْجِدَ اور مسجد نبوی میں حاضر ہوئے وَوَقَفَ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَلّٰی لِنَفْسِہٖ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو کر نماز پوری فرمائی (حملہ حیدری جلد ۳ صفحہ ۲۵۹

مراۃ العقول شرح اصول صفحہ ۳۸۸ تفسیر قمی صفحہ ۲۹۵ احتجاج طبری صفحہ ۵۳ تلخیص الشافی صفحہ ۳۵۴ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۶۲۶۳)۔سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب امیر المؤمنین بنے آپ نے ایک علماء کا بورڈ بنایا مفتیوں کا ایک پینل بنایا تا کہ پوری دنیا کے مسلمان جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنا چاہیں تو علماء اور مفتیان کرام کی ایک جماعت ہونی چاہئے تا کہ لوگ ان سے رہنمائی حاصل کریں اور بورڈ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو ایک ممتاز مقام عطا فرمایا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صاحب عقل اور سمجھ دار لوگوں کے مشورے کی ضرورت پیش آتی تو آپ مہاجرین اور انصار کے فقہاء کرام کو بلاتے خاص کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ‘حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ‘حضرت علی رضی اللہ عنہ ‘حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ‘حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ‘حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ‘حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلاتے تھے کیوں؟ اس لئے کہ وَکُلُّ ھٰٓؤُلَاءِ یُفْتِیْ فِیْ خَلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ یہ تمام سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس صحابی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتویٰ دیتے تھے وَاِنَّمَا تَصِیْرَ فَتْوَی النَّاسَ اِلٰی ھٰٓؤُلَاءِ اورلوگ فتویٰ حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان سے رابطہ کرتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۔یہی بات شیعہ حضرات کے علاّمہ عباسی تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۳۸ پر بھی لکھی رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۲۷۳،۲۷۴)

میرے دوستو! اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عداوت ہوتی دشمنی ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی بھی اپنی مرضی سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے با جماعت نماز ادا نہ فرماتے کبھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے مفتی کا عہدہ قبول نہ فرماتے۔پتہ چلا ان دونوں بزرگوں میں عداوت نہیں محبت تھی دشمنی نہیں تھی پیار تھا میاں پیار ہوتا بھی کیوں نہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ لوگو میرے یار کے صحابہ آپس میں بڑے ہی رحیم ہیں آپس میں ان کا بڑا ہی پیار ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنازہ صدیق رضی اللہ عنہ:

کتنا پیار تھا کتنی محبت تھی ذرا توجہ کرنا جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ بے قرار ہو گئے طبیعت اداس ہو گئی آنکھوں سے آنسو آ گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے عرض کی امیر المومنین اگر آپ حکم فرمائیں تو طبیب کو نہ بلا لیا جائے حکیم کو بلا لیا جائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں مجھے حکیم دیکھ چکا ہے عرض کی گئی کیا کہتا ہے آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے میں جو چاہوں کروں مجھے کوئی روکنے والا نہیں لوگ سمجھ گئے آپ کا آخری وقت آ گیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فرمایا بھائی جی ذرا مہربانی کرو مولا علی رضی اللہ عنہ کو تو بلا لاؤ وہ بندہ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لے آیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے تو سلام کر کے خیریت پوچھی پھر پاس بیٹھ گئے ہاتھوں میں ہاتھ لے کر تسلی دینے لگے جیسے بیمار بندے کو دی جاتی ہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا بھائی لگتا ہے میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے میری موت نزدیک آ گئی ہے جب میں مر جاؤں جب میری روح نکل جائے تو بھائی علی رضی اللہ عنہ مجھ پر ایک احسان کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے فرمایا امیر المومنین ایسی بات نہ کرو آپ حکم کرو علی رضی اللہ عنہ کی جان بھی حاضر ہے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غسل دیا تھا۔ پھر مجھے کفن پہنا کے خوشبو لگا کر سرکار کے شہر کی گلیوں میں سے پھرا کے کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ انور پر لے جانا۔ سبحان اللہ۔ تا کہ پتہ چل جائے کہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
اور محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

حضرات! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جنہیں موت مدینہ شریف کی پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیف بہاروں میں آتی ہے اور پھر قبر سرکار کے نورانی شہر مدینہ پاک میں بنتی ہے۔

وقت آخر مدینہ جے میں پہنچ جاں
روح میرے جسم نوں چھوڑ جاوے جدوں
تسی میرا جنازہ میرے ساتھیو
لے کے لگناں مدینے دے بازار چوں
پہنچ ساحل تے سب دے سفینے گئے
بختاں والے ہزاراں مدینے گئے
میرے بختاں دی کشتی وی نام خدا
پار کر دے غماں دے منجدھار چوں

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی جب میرا جنازہ ہو جائے تو مجھے سرکار کے روضہ انور کے سامنے لے جانا کنڈی نہیں ہلانی دروازہ نہیں کھٹکھٹانا آواز نہیں مارنی تا کہ یار کے آرام میں خلل نہ آئے سرکار کے آرام میں فرق نہ آئے کیونکہ یہ وہ محبوب ہے جس کو معراج کی رات اللہ تعالیٰ بھی بڑے پیارے سے بڑی محبت سے جبرئیل کو بھیج کر تلیاں چوموا کر جگواتا ہے میرا جنازہ رکھ کر ہاتھ باندھ کر پہلے سلام عرض کرنا پھر درودوں کی لڑیاں نچھاور کرنا پھر مودبانہ عرض کرنا آقا ذرا نگاہ رحمت اٹھا کر تو دیکھو تیرے دروازے پر کون آیا ہے؟ تیری چوکھٹ پر کس کا جنازہ آیا ہے؟ تیرے آستانے پر کون آ کے لیٹا ہے؟ پھر کہنا سوہنا یہ ابوبکر ہے جس کو آپ نے صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا تھا۔ جو آپ کا یاز غار ہے۔ جسے آپ نے اپنی زندگی میں مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا تھا جو تیرا دیوانہ ہے آقا اس کی تمنا ہے اس کی آرزو ہے اس کی خواہش ہے کہ یہ تیرا رفیق مزار بھی بنے تیرے قدموں میں لیٹنے کی سعادت بھی حاصل کر کے تیری جنت کی کیاری میں اپنی آخری آرام گاہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنائے۔سوہنا پر یہ کام تب ہوگا جب آپ کی اجازت ہوگی جو آپ کا حکم ہوگا جب آپ کا دروازہ خود بخود کھلے گا نہیں تو اسے جنت البقیع میں دفن کر دیں گے۔ بھائی علی رضی اللہ عنہ پھر تھوڑی دیر انتظار کرنا اگر سرکار کرم فرمائیں سرکار لجپالی فرمائیں اجازت فرمائیں تو قدموں میں دفن کر دینا نہیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔تا کہ لوگ یہ نہ کہیں دیکھو ابوبکر زبردستی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے میں دفن ہوا تھا۔علی میں چاہتا ہوں قبر میری ہو اجازت نبی کی ہو دفن کرنے والا میرا ویر علی رضی اللہ عنہ ہو۔تا کہ کائنات کو پتہ چل جائے کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ ہے جس پر نبی بھی راضی تھا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی راضی تھا۔سبحان اللہ

حضرات! خداعزّ وجل کے لئے توجہ فرماؤ صدیق رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سامنے رکھ کر دفن کرنے کے لئے نبی سے اجازت لینا یہ کب کی بات ہے جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا سے پردہ فرمائے دو سال تین مہینے دس دن گذر چکے تھے۔گویا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے صحابی پہلے خلیفہ پہلے جانشین پہلے نائب کا عقیدہ تھا کہ اگر چہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ڈھائی سال دنیا کو چھوڑے ہو گئے ہیں پھر آج بھی سرکار اپنی قبر انور میں اپنے روضہ انور میں اسی طرح زندہ حیات ہیں جیسے آپ دنیا میں زندہ حیات تھے اگر آپ کا یہ عقیدہ نہ ہوتا بولو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ وصیت فرماتے؟ نہیں بالکل نہیں پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے وصیت سن کر آگے یہ نہیں فرمایا امیر المومنین کیا کہہ رہے ہو سب صحابہ سے بزرگ ہو سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی گواہی دینے والے ہو ساری زندگی سرکار کے ساتھ گزارنے والے ہو پر بات کیا کر رہے ہو؟ سرکار سے اجازت؟ کیا آپ کو پتہ نہیں سرکار تو وصال فرما گئے اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر میں کہاں؟ جیسے کہ آجکل مولوی کہتے پھرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر میں ہیں ہی نہیں بلکہ وہ تو جنت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ کوئی کہتا پھرتا ہے اگر سرکار زندہ ہیں تو نعوذ باللہ مدینہ میں برائیاں کیوں ہو رہی ہیں سرکار منع کیوں نہیں کرتے اگر زندہ ہیں تو میں آواز مارتا ہوں دیکھتا ہوں قبر سے کیسے نکلتے ہیں۔ مولوی سعید احمد ملتانی دیوبندی خارجی۔ ایک مولوی کہتا ہے کہ سرکار نے خود فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۷) مولوی اسماعیل دہلوی وہابی غیر مقلد۔

حضرات! کتنے دکھ کی بات ہے یہ سرکار کی حیات کا انکار کرنے والے یہودی نہیں عیسائی نہیں مشرک نہیں۔ ہندو نہیں سکھ نہیں، مجوسی نہیں، پارسی نہیں، کافر نہیں، بلکہ مسلمان ہیں دین کے ٹھیکیدار ہیں توحید کے مبلّغ ہیں۔

میرے دوستو! شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ جو کہ دسویں صدی میں ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے جنہوں نے دین کی تعلیم مدینہ شریف میں حاصل کی جو سرکار کے حکم سے دہلی میں تشریف لائے جنہیں ہر روز سرکار کی زیارت ہوتی تھی وہ اپنی کتاب جذب القلوب صفحہ ۲۱۲ میں لکھتے ہیں کہ آج تک یعنی دسویں صدی ہجری تک حیات انبیاء علیہم السلام میں کسی کا اختلاف نہیں ہوا۔ یعنی اور مسئلوں میں اختلاف ہوتا آیا ہے پر نبیوں کی حیات میں کبھی بھی کسی کا اختلاف نہیں ہوا۔ سارے ہی مانتے آئے ہیں کہ ہر نبی اپنی قبر میں زندہ ہے حیات ہے (حیات نبی پر گفتگو فقیر کی آنے والی لاجواب تالیف ذوق خطیب جلد ۴ میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ)

میرے دوستو! اس روایت سے پتہ چلا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور ظاہری حیات کی طرح موجود ہیں صحابی کہتے ہیں نبی زندہ ہیں پر وہابی کہتے ہیں نجدی کہتے ہیں خارجی کہتے ہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں بتایئے صحابی کی مانیں یا وہابی کی مانیں؟ میاں ہم تو صحابہ کی مانیں گے اور کہیں گے کہ تو زندہ واللہ تو زندہ ہے واللہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ کیا حسین عقیدہ ہے کیا پیارے اللہ تعالیٰ کے ماہی کے بارے پاکیزہ خیالات ہیں سنیوں کے تاجدار کشتہ عشق رسالت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم اے سرکار! آپ زندہ ہیں آپ زندہ ہیں

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو جمادی الاخریٰ کا مہینہ تھا چاند کی بائیس تاریخ تھی صدیقوں کا سلطان صحابہ کا امام خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دنیا کو چھوڑ کر خالق کائنات کی بارگاہ میں تشریف لے گئے سرکار کے پیار کے جلوؤں میں گم ہوگئے۔ جب صحابہ کو پتہ چلا تو سب کی آنکھوں میں آنسو آگئے ہر آنکھ بے قرار ہوگئی ہر دل بے تاب ہوگیا ہر زبان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ثنا خوانی کرنے لگی صحابہ کہتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو لوگ اس طرح رونے لگے جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر روئے تھے۔ تذکرہ شہادت ۶۹۔ جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپ بھی تشریف لے آئے اور آکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے پاس کھڑے ہوگئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے خود بخود آنکھیں مینہ برسانے لگیں پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مبارک چہرے سے کپڑا اٹھایا سرکار کے عاشق کا چہرہ دیکھا کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانثار کا رخ انور دیکھا۔ چہرہ مبارک دیکھ کر فرمایا لوگو دیکھو یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ تھا ہمارا امام تھا۔ آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب بھی ہمیں چھوڑ کر جارہا ہے آج رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین بھی ہم سے جدا ہو رہا ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھ پر رحمت فرمائے اللہ تعالیٰ تجھے اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے کیونکہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا پیار سچی محبت کرتے تھے آپ سرکار کے محرم راز تھے آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص مشیر تھے آپ لوگوں میں سے سب سے پہلے نبی ﷺ کا نعرہ مار کر ایمان لانے والے تھے آپ ایمان کے لحاظ سے پکے مخلص تھے آپ کا مقام تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ تھا آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بمنزلہ کان اور آنکھ کے تھے آپ نے نبی کو اس وقت مانا جب ساری کائنات کے لوگ آپ کی تکذیب کر رہے تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے کافی دیر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور عزت بیان فرمائی جب آپ خاموش ہوئے تو سارے مدینے کے مرد عورتیں بچے بوڑھے زارو قطار رونے لگے سارے مدینے والوں نے کہا یا علی رضی اللہ عنہ آپ نے جو فرمایا ہے بالکل ٹھیک فرمایا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واقعی ایسے تھے۔ (الاستیعاب جلد ا صفحہ ۴۲ اسد الغابہ جلد ا صفحہ ۹۰ ریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۵ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۳۳۳ تا ۳۳۴)

حضرات! خدا عزّ وجل کے لئے انصاف کر کے بتاؤ کیا کبھی دشمن بھی کسی دشمن کی اس طرح شان بیان کرتا ہے کیا کبھی دشمن بھی کسی دشمن کی اس طرح مدح سرائی کرتا ہے جیسے مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور مدح سرائی بیان فرمار ہے ہیں۔ اگر یہی دشمنی ہے یہی عداوت ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کا دشمن بنا دے۔ پر یہ دشمنی کی دلیل نہیں یہ تو پیار کی علامت ہے محبت کی دلیل ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے وصیت کے مطابق آپ کو غسل دیا پھر کفن پہنایا پھر مدینہ کی خوشبو لگائی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا جب جنازہ ہو گیا تو مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی چار پائی لے کر آپ کا جنازہ مبارک لے کر سرکار کے روضے کا سامنے سبز گنبد کے پاس آئے آکر چار پائی رکھ دی گئی سرکار کے روضے کے دروازہ بند ہے کنڈی لگی ہوئی تالا چڑھا ہوا ہے چابی اماں عائشہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہے کیونکہ آپ کے حجرہ پاک میں ہی میرے نبی ﷺ کا روضہ بنا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ باندھ لیئے پھر بڑے ہی ادب سے پیار سے عقیدت سے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ ناز میں درودوں کے ہار سلاموں کے گجرے عقیدت کے پھول پیش کیئے۔ صلاۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ اے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب هٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یہ ابوبکر ہے یہ آپ کا یار غار ہے یہ آپ کا حضر سفر کا ساتھی ہے یَسْتَاْذِنُ یہ آپ کے قدموں میں لیٹنے کی اجازت مانگتا ہے یہ یار مزار بھی بنا چاہتا ہے آقا اب آپ کا کیا حکم ہے اب آپ کی کیا منشا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے سرکار کی بارگاہ میں گذارش کی تو پھر ہوا کیا فرماتے ہیں فَرَاَيْتُ الْبَابَ قَدْ فُتِحَ ۔ میں نے دیکھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا فَسَمِعْتُ قَائِلاً اور میں نے روضہ انور میں سے آواز سنی آواز آرہی تھی کہ اُدْخِلُو الْحَبِيْبَ اِلَى حَبِيْبِهٖ محبوب کو محبوب کے پاس پہنچادو کیوں کہ فَاِنَّ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ تحقیق محبوب کب سے محبوب کے لئے بے تاب ہے۔ سبحان اللہ۔ او حیات نبی ﷺ کے منکرو بتاؤ یہ روضہ کا دروازہ کیسے کھلا یہ روضے سے آواز کیسے آئی اگر نبی زندہ نہیں تھا تو یہ آوازیں کیسے آئیں۔

جو حیات رسول دے ہین منکر دسن کون روضے وچوں بولیا سی
نالے اپنے یارِ غار دے لئی دسو کس دروازے نوں کھولیا سی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی آقا آپ کا یار غار آپ کے در پر آگیا ہے قدموں میں جگہ مانگتا ہے سوہنا اب بتاؤ کیا کروں؟ میرے آقا نے فرمایا اُدْخِلُوْهُ وَادْفِنُوْهُ عِزًّا وَّكِرَامَةً اے علی رضی اللہ عنہ! میرے یار کو عزت کے ساتھ اور احترام کے ساتھ اندر لے آؤ اور میری دائیں طرف بڑے ادب سے لٹا دو۔ آگے صدیق رضی اللہ عنہ جانے نبی جانے۔ (تذکرہ شہادت ۹۶ نورالابصار جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ نزہۃ المجالس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شواہد النبوۃ سیرت حلبیہ جلد ۲ تکریم المومنین صفحہ ۳۶ تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۶۸۵ خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ جمال الاولیاء صفحہ ۲۹ فضائل حج ۱۶۰)

حضرات! قربان جاؤں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان پر جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملی۔ جس کو کسی ولی کے ساتھ قبر کی جگہ مل جائے کسی غوث کے ساتھ جگہ مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے پر صدقے جاؤں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت پر انہیں کسی ولی، کسی قلندر، کسی قطب، کسی غوث کے ساتھ جگہ نہیں ملی بلکہ امام الانبیاء سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جگہ ملی ہے جس کے صدقے کائنات میں بہار لگی ہوئی ہے۔

ساری خالق کی رحمت سمیٹے ہوئے جس جگہ ہیں صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے
اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے پہ قربان میں رشک فردوس جنت کی کیا بات ہے

میرے دوستو! پتہ چلا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت نہیں تھی بلکہ پیار تھا محبت ہی محبت تھی ایسی محبت ایسا پیار سگے بھائیوں میں بھی نہیں ہوتا جتنا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرات! یہ پیار یہ محبت صرف حضرت سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے ہی درمیان نہیں تھی بلکہ میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک سے بھی بڑی ہی محبت فرماتے تھے جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال پاک ہوا تو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بچے تھے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے آپ کو امیرالمومنین مان لیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے چند دن بعد حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر پاک پر بیٹھ کر سرکار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ فرمارہے تھے شریعت اور طریقت کے مسائل بتا رہے تھے کہ اچانک سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ بچے تھے کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی میں تشریف لائے امام حسن رضی اللہ عنہ پہلے جب بھی مسجد نبوی میں تشریف لاتے تو نبی کریم ﷺ منبر مبارک پر بیٹھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب فرمارہے ہوتے لیکن آج معاملہ اُلٹا تھا آج سبز پر آپ کے مقدس نانا جان نہیں تھے بلکہ شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جب یہ منظر دیکھا کہ میرے نانے کے منبر پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں تو بچے تھے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اَنْزِلْ عَلٰی مَجْلِسِ اَبِیْ اے چچا جان اے میرے پیارے بابا محمد رسول اللہ ﷺ کے منبر سے نیچے اتر آیئے۔ اللہ اکبر۔

حضرات! امام حسن رضی اللہ عنہ کس کو منبر سے نیچے اترنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کا صدر نہیں یہ پاکستان کا وزیر اعظم نہیں یہ امریکہ کا صدر نہیں یہ ہندوستان کا سلطان نہیں یہ شام کا بادشاہ نہیں یہ عراق کا صدر نہیں یہ عرب کا سلطان نہیں بلکہ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ سلطان ہے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کا امیر ہے ہوتا آجکل کا کوئی سیاستدان ہوتا آجکل کا کوئی وزیر یا صدر وہ غصہ میں آجاتا وہ اپنی بے عزتی سمجھ کر پورے خاندان کو سزا دیتا مگر صدقے جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ تیری وفا تیرے پیار پر تیرے ادب پر تیرے عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ نے جب سنا کہ میرے باپ کے میرے نانا کے منبر سے اتر جایئے آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا سر چوما منہ چوما پھر سینے سے لگا کر میرے آقا صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صَدَقْتَ اے بیٹا حسن آپ نے بالکل سچ اور حق فرمایا ہے یہ منبر پاک میرے بابے کا نہیں آپ کے بابے کا ہے میرے نانے کا نہیں آپ کے نانے کا ہے پھر سرکار کو یاد کر کے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے آنکھوں سے آنسو آگئے اتنا روئے اتنا روئے کہ میرے آقا صدیق رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی عشق رسول علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام میں آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگی۔ اللہ غنی

جیڑا بندہ حضور دی یاد اندر دیوے بال دا بال دا تھکد انئیں
اوہدے عیباں دے اتے کریم سوہنا پردے ڈال دا ڈال دا تھکد انئیں
اون بھاویں ہزار ھا غم دل کے آقا ٹالدا ٹالدا تھکدا نئیں
ناصر شاہ ہے اکو تے سچ پرور لجاں پالدا پالدا تھک دا نئیں

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تو مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں کسی کام میں مصروف تھے کسی بندے نے جب بات مولا علی رضی اللہ عنہ کو جا کر بتا دی کہ آپ کے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سارے کام چھوڑ دیئے سیدھے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو امام حسن رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گودی میں بیٹھے تھے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو روتے دیکھا تو فرمایا امیرالمومنین میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے خلیفہ کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا اے امیرالمومنین میرے بیٹے حسن نے جو بات کہی ہے وہ خود کہی ہے نا سمجھی کی وجہ سے بچہ ہونے کی وجہ سے کہی ہے یہ دل میں خیال نہ کرنا کہ کہیں میں نے سکھائی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو مسکرا پڑے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ کیوں پریشان ہوگئے ہیں میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتا کہ آپ ایسی بات کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم آپ اس بات سے بالکل پاک ہیں۔ سبحان اللہ۔ (صواعق محرقہ ۱۰۵ الریاض النضرہ جلد نمبر ۱ جلد ۳۲۳، تاریخ الخلفاء ۱۴۷)

امام المحدثین حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کے اندر یہ بات لکھی علامہ امام علاؤ الدّین علی المتقی حسام الدّین نے کنزالعمال شریف میں یہ بات لکھی شیعہ حضرات کے چوٹی کے محدث اور امام علامہ علی بن عیسیٰ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشف الغمہ میں یہ بات لکھی، شیعہ حضرات کے بہت بڑے مورخ علاّمہ احمد بن ابی یعقوب نے تاریخ یعقوبی میں یہ روایت درج کی۔ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیرالمومنین بنے تو آپ نے ایک دن عصر کی جماعت کرائی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے پیچھے پڑھی جب جماعت ختم ہوگئی تو سارے صحابہ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں اٹھے گھر کی طرف چلے چلتے چلتے دونوں ایک گلی کا موڑ مڑے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا دیکھا حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے پیار سے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ سبحان اللہ وقت کا امیرالمومنین ہے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا جانشین ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امام ہے پر آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے پیار دیکھو شہزادہ مٹی میں کھیل رہا ہے سارے کپڑے مٹی سے خراب ہیں پر صدقے جاؤں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مٹی نہیں دیکھی نسبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا سلطان العارفین حضرت سیّدنا سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ۔

جناں عشق حقیقی پایا تے او مونہوں کجھ نہ الاون ہو
ذکر فکر وچہ رھن ہمیشہ تے دم نوں قید لگاون ہو
نفسی قلبی روحی سیّدی تے خفی آ خفی ذکر کماون ہو
میں قربان انہاں تھیں باہو جیہڑے اکو نگاہ جگاون ہو

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھایا تو پہلے پیار کیا پھر ہاتھ چومے پھر سر چوما پھر کندھے پر بٹھا لیا پھر فرمایا! حسن تیرے قدموں پر میرے ماں باپ قربان، پھر فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیرالمومنین میرے آقا صدیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! بھائی علی رضی اللہ عنہ دیکھ تو سہی بیٹا تیرا ہے لخت جگر تیرا ہے دل کا ٹکڑا تیرا ہے فرزند تیرا ہے نور نظر تیرا ہے پر تیری صورت، تیری نہیں تصویر تیری نہیں حلیہ تیرا نہیں بلکہ یہ تو ہو بہو کملی والے کی شکل پاک پر گیا ہے یہ تو نرا سرکار کی صورت پاک پر گیا ہے علی رضی اللہ عنہ دیکھ تو سہی وہی مازاغ کی آنکھوں جیسی آنکھیں ہیں وہی یوحی کی طرح لب ہیں وہی والضحیٰ کے چہرے کی طرح چہرہ ہے۔ وہی الم نشرح کی چھاتی کی طرح اس کی چھاتی ہے وہی ید اللہ کے ہاتھوں جیسے ہاتھ ہیں۔علی میں تیرے بیٹے کو دیکھ رہا ہوں پر شکل صورت مجھے اپنے نبی کی نظر آ رہی ہے۔مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات سنتے ہیں یُضْحَكُ مسکرانا شروع کر دیتے ہیں فرماتے ہیں امیرالمومنین آپ نے بالکل سچ فرمایا بیٹا میرا ہے پر صورت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہے سبحان اللہ۔ (بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ ۵۳۰، کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۰۳ کشف الغمہ جلد نمبر ا صفحہ ۵۵۰، تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۱۷، رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱، تحفہ جعفریہ جلد ۷ صفحہ ۶۵۴ ۶۵۵)

مولا حسن امام سردار میرے تے ہر اک راز نوں رکھیا راز دل دے وچہ
چڑھ کے پشت رسول تے کھیڈے حسن ہندے جدوں رسول نماز دے وچہ
زلفاں نبی دیاں کھچن لگام وانگوں بہہ کے موہڈیاں تے آکے ناز دے وچہ
ملدی جلدی سی نبی دے نال صائمؔ نہیں سی ذرا وی فرق آواز دے وچہ

حضرات! پتہ چلا کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن پاک سے بھی بڑی محبت فرماتے تھے۔صرف امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہی نہیں بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد سے پیار کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی شریف میں جماعت کرا کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہیں کہ اچانک سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی میں تشریف لے آئے جب مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے تو میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور جا کر سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا پیار کیا محبت فرمائی ہاتھ چومے رخسار چومے پھر انہیں گود میں لے کر بیٹھ گئے پھر ننھے حسین پاک سے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ باتیں بھی کرتے جاتے چومتے بھی جاتے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب سیّدنا صدیق کو چومتے دیکھا تو آقا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی پیارے چاچا آپ مجھے بار بار کیوں چوم رہے ہیں میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حسین میں تمہیں اس لیے چوم رہا ہوں کہ تم مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے، تم مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چاچا جانی وجہ کیا ہے؟ بچے تو اور بھی مدینے شریف میں ہیں بڑے ہیں لیکن میں آپ کو زیادہ کیوں عزیز ہوں؟ میں آپ کو کیوں پیارا ہوں؟ میرے آقا صدیق رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا حسین تم مجھے اس لیے پیارے لگتے ہو کیونکہ تم میرے آقا میرے سردار میرے محبوب میرے نبی سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہو میرے آقا کی بیٹی کے بیٹے ہو سبحان اللہ۔ قربان جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ تیرے عشق نبی پر صدقے جاؤں تیری محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو نے غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق ادا کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں وی نوکر ہاں سوھنے دے نوکراں داتے مینوں شہر مدینے دا گیسٹ کرلیو
بوند بوند حضور حضور کردی تے میرے جسم دا خون وی ٹیسٹ کرلیو
سوہنے باجھ نہیں کسے داغم اےتھے تے چیک نال مشیناں دے چیسٹ کرلیو
کتھے جاوے گا چھوڑ کے در اقدس تے ناصر شاہ نوں ہنے اریسٹ کرلیو

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ تم مجھے اس لیے پیارے لگتے ہو کیونکہ تو سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہو میرے پیارے بھائی اور پیارے دوست علی کے لخت جگر ہو اور سیّدۃ النساء حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دل بند ہو۔ پھر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کچھ پیسے نکالے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیئے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چاچا جانی یہ کیا ہے؟ فرمایا بیٹا یہ حقیری رقم ہے گھر لے جاؤ امی جان سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میرا سلام بھی عرض کرنا اور یہ پیسے بھی دینا کہ رکھ لو گھر کی ضروریات میں کام آئیں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے پیسے لے لیے آقا حسین رضی اللہ عنہ جب گھر جانے لگے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی چاچا جانی۔ فرمایا! بیٹا جب کبھی کسی چیز کی آپ یا آپ کی امی جان کو ضرورت پڑے تو فوراً میرے پاس آجایا کرو میں آپ کی ہر ضرورت پورا کروں گا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چاچا اگر آپ نہ ملے تو؟ فرمایا پھر اپنی نانی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے جانا وہ آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرے گی۔ سبحان اللہ، (اخلاق حسین صفحہ ۱۲)

میرے دوستو! ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام آل سے بڑی ہی محبت تھی بڑا ہی پیار تھا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کرتے تھے امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے شفقت فرماتے تھے لیکن آج رولا پڑا ہوا ہے کہ نہیں جی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت غصب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے خود خلیفہ بن گئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حصہ وراثت نہ دے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناراض کر بیٹھے۔

حضرات! یہ سب من گھڑت باتیں ہیں ایسی کوئی حقیقت نہیں کوئی صداقت نہیں یہ صرف اپنے جھوٹے مذہب کو بچانے کے لئے باتیں گھڑی گئیں ہیں وگرنہ ان میں کوئی لڑائی کوئی جھگڑا کوئی اختلاف نہیں تھا وہ بھائی بھائی تھے آپس میں بڑے ہی شفیق تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ایک بہتان

حضرات! شیعہ حضرات لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نفرت دلانے کے لئے یہ بات سناتے ہیں کہ جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حق مانگنے کے لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دربار میں گئیں تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دربار سے دھکے دے کر نکال دیا ملاں باقر مجلسی رافضی اپنی کتاب بحارالانوار کتاب الفتن میں لکھتے ہیں کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حق نہ دیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ چالیس دن تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں میں چکر لگاتے رہے کہ ہماری مدد کرو اور ہمارے ساتھ مل کر ہمارا حصہ لے کر دو لیکن کسی صحابی نے ساتھ نہ دیا۔ علامہ احمد بن علی طبرسی شیعہ اپنی کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کا حق نہ دیا تو سیّدہ روتی روتی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پر گئیں اور رو رو کر صدیق کی شکایت کرتی رہیں۔ توبہ استغفراللہ

(آیات بینات جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۵)

میرے دوستو! کتنا جھوٹ اور کتنے من گھڑت واقعات بنائے ہیں شیعہ حضرات نے قوم کو دھوکہ دینے کے لئے۔ ویسے آپ سارے صاحب عقل ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک منٹ کے لئے سوچئے عقل دوڑائیں کہ جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لخت جگر، ہو مولا علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں جان، ہو کائنات کی ملکہ، ہو جنتی عورتوں کی سردار اور جائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دربار میں چند کھجوریں لینے کے لئے جن کے دروازے پر جبریل منگتا بن کے آئے جن کے بچوں کو فرشتے جھولا جھلائیں جس فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چکی جنت کی حوریں آ کر چلائیں وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا صدیق سے وراثت مانگنے جائیں کیا آپ کا ضمیر اس بات کو مانتا ہے کیا آپ کا ایمان اس کو تسلیم کرتا ہے کیا آپ کی محبت یہ برداشت کر سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

او مالک کل جہاناں دی تے نئی منگدی کھجیاں چارا ے
او دختر نبی سرور دی تے کل جنت دی سردار اے

حضرات! سوچو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دھکے لگیں سیّدہ کو اس کے باپ کا حق نہ ملے مولا علی رضی اللہ عنہ دیکھتے رہیں کون علی رضی اللہ عنہ جو شیر خدا عزوجل ہے جو مشکل کشا ہے جو حیدر کرار ہے جو اسد اللہ الغالب ہے جو جنگ کرے تو فرشتے مولا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں یوں نعرے لگائیں۔

شاہِ مرداں شیرِ یزاں قوتِ پروردگار
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

کون علی رضی اللہ عنہ جس کا یہ اعلان ہے کہ واللہ اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم **لَوْ تَظَاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلٰى قِتَالِيْ** اگر سارے عرب کے لوگ میرے مقابلہ پر آجائیں **لَمَا وَلَّيْتُ عَنْهَا** میں میدان چھوڑ کر کبھی نہ بھاگوں میں ان کی گردنیں اتار اتار کر رکھتا رہوں۔ (نہج البلاغہ جلد ۴۵ صفحہ ۲۱۸ مناقب ابن ابی شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۱۴) کون علی رضی اللہ عنہ جو فرماتے ہیں کہ **اَلذَّلِيْلُ عِنْدِيْ عَزِيْزٌ حَتّٰى اٰخُذَ الْحَقَّ لَهٗ** ہر ایک ذلیل میرے نزدیک عزیز ہے جب تک میں اس کے غیر سے اللہ کا حق نہ لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوں۔ وَالْقَوِیُّ عِنْدِیْ ضَعِیْفٌ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ اور ہر ایک قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک کہ مستحق کا حق اس سے نہ دلایا جائے۔

(نہج البلاغہ جلد ۳۷ صفحہ ۸۱ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵،۱۴۷)

حضرات! جو علی پوری دنیا سے نہیں ڈرتے وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کیسے ڈر گئے وہ علی رضی اللہ عنہ جو کسی کا حق دلانے کے لئے چین سے نہیں بیٹھتا وہ علی اپنی بیوی کا حق غصب ہوتے دیکھ کر کیسے برداشت کر گیا؟ کچھ سوچو۔

آیئے اصل بات میں عرض کروں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال مبارک ہو گیا تو سرکار کے وصال پاک کے بعد سیّدہ رضی اللہ عنہا نے سوچا جیسے ہر والد کی وفات کے بعد اس کے بچوں کو اس کا حق ملتا ہے تو میرے والد بھی سلطان کائنات تھے آپ کی میرے علاوہ اور کوئی بچی بچہ نہیں کیوں نا اپنے والد کی جائیداد مال لے کر اپنے کنٹرول میں کرلوں جب یہ خیال مبارک آیا تو پھر کیا ہوا حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْئَلُهٗ مِیْرَاثَهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کہ سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کسی آدمی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کیوں بھیجا؟ تاکہ ان سے اپنی میراث کے بارے پوچھا جائے جو انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ملنی تھی۔

(بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۷، صفحہ ۵۸)

میرے دوستو! غور کرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ سیّدہ خود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں گئیں بلکہ اپنا کوئی خاص عزیز بھیجا اگر کسی روایت میں یہ بات ملتی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خود گئیں ہیں تو محدثین کرام فرماتے ہیں یہ مجازی طور پر لفظ بولا گیا ہے جیسے وکیل کہتا ہے کہ میرا مقدمہ ہے یہ میرا کیس ہے حقیقت میں مقدمہ اور کیس ملزم کا ہوتا ہے ایسے ہی حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے عزیز کو بھیجنا یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی جانا تصور ہو گیا۔ خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک عزیز بھیجا کہ جاؤ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری وراثت کے بارے میں پوچھو کہ کب اور کیسے ملے گی۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو اس آنے والے شخص سے فرمایا کہ آپ جائیں سیّدہ سے خود بات کرلوں گا وہ آدمی واپس آ گیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام کام کر کے شام کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر پاک بیبیاں بھی گھر میں جلوہ فرما ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی محبت سے بڑے پیار سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیر مقدم کیا پاس بٹھایا سلام دعا کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ کا ایک نمائندہ میرے پاس گیا تھا اور وراثت کی بات کی تھی اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر آپ حکم فرمائیں؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں ہاں آپ ضرور فرمائیں! امیر المومنین سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا ملاں باقر مجلسی شیعہ حق الیقین میں لکھتا ہے مرزا محمد تقی شیعہ ناسخ التواریخ میں لکھتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ میرے پیارے آقا امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی ہیں آپ ہم میں سے سب سے زیادہ نیک ہیں سعادت اور خیر آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ گفتار میں سچی ہیں، عقل اور سمجھ میں سب سے بڑھ کر ہیں، قیامت تک ہر مسلمان آپ کی عزت کرتا رہے گا، کوئی بدنصیب ہی آپ سے دشمنی کرے گا، آپ طیبہ بھی ہیں طاہرہ بھی ہیں، عابدہ بھی، زاہدہ بھی، سیّدہ رضی اللہ عنہا مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم، مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام رشتے دار تمام قبیلے والے تمام خاندان والے اپنے تمام رشتے داروں سے زیادہ پیارے ہیں زیادہ عزیز ہیں اے سیّدہ رضی اللہ عنہا تم مجھے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ پیاری ہو سیّدہ رضی اللہ عنہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے اپنا حق مانگا ہے کوئی آپ کو آپ کے حق سے محروم نہیں کر سکتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے خود آپ کے پیارے بابا جان کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے سرکار نے فرمایا تھا کہ لَا نُوْرِثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَـدَقَةٌ کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا انبیاء علیہم السلام میراث چھوڑ کر نہیں جاتے نہ چاندی نہ سونا نہ گھر نہ زمین یہ ہماری وراثت نہیں ہوتی ہماری وراثت صرف اللہ تعالیٰ کا دین علم کی کتابیں حکمت کے خزانے اور علم شریعت ہوتی ہے ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ سارا مال صدقہ ہوتا ہے ہاں اس مال کی آمدنی سے نبی پاک ﷺ کی ساری اولاد کھائے گی پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سیّدہ رضی اللہ عنہا! وَاللّٰهِ لَا اَدَعُ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں ویسے ہی اپنے دور میں کروں گا جیسے اللہ تعالیٰ کے محبوب نے کیا تھا میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ (حق الیقین باب ۵ صفحہ ۱۲۶ ناسخ التواریخ باب زندگانی فاطمہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۱۴۷ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۸۴ ۸۶ بخاری شریف مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۵ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۲)

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پریشان ہو گئیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی پریشان کیوں ہوتی ہے میں ابوبکر ابھی زندہ ہوں اگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو میں حاضر ہوں میرے ذاتی مال میں سے آپ جو لینا چاہئیں آپ کو مکمل اختیار ہے میں سارا مال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں سیّدہ رضی اللہ عنہا میرا سب کچھ مال و زر آپ کے قدموں پر قربان۔ سبحان اللہ۔ (حق الیقین صفحہ ۱۲۷ ناسخ التواریخ جلد ۱ صفحہ ۱۵۷ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۸۴)

حضرات! یہ تھا سارا واقعہ جس کو شیعہ حضرات نے بڑھا چڑھا کر کتابوں میں لکھا لوگوں کو غلط قسم کے واقعات سنائے جس سے قوم صدیوں سے آپس میں لڑتی آتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں کرتی آتی ہے۔ جب صدیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارک قسم اٹھا کر سنائی تو سیّدہ خاموش ہوگئیں پھر آپ نے وصال مبارک تک وراثت کا کبھی ذکر نہیں فرمایا۔ ہوسکتا ہے کوئی شیعہ دوست یا اپنا سُنّی بھائی بھی اعتراض کرسکتا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سن کر خاموش ہوگئیں حالانکہ بخاری شریف میں لکھا ہوا ہے کہ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ حُزْنَ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر آپ سے ناراض ہوگئیں وَهَجَرَتْ اَبَابَكْرٍ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر سے بات کرنا چھوڑ دی فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتُهٗ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ اور ہمیشہ کے لیے بولنا چھوڑ دیا یہاں تک کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے چھ ماہ بعد تک زندہ رہیں آپ کہتے ہیں کچھ نہیں ہوا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا کوئی عداوت نہیں تھی کوئی اختلاف نہیں تھا لیکن آپ کی بخاری شریف کہتی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں بولنا چھوڑ دیا آپ کی مانیں یا بخاری شریف کی؟

حضرات! مانتے ہیں یہ الفاظ بخاری شریف کے اندر موجود ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ الفاظ ہیں کس کے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہیں؟ یہ عبارت حضرت خاتون جنت کی زبان سے نکلی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں یہ سیّدہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ نہیں یہ خاتون جنت کا فرمان نہیں بلکہ یہ راوی کے اپنے الفاظ ہیں اس حدیث کے ایک راوی ہیں صالح انہوں نے یہ الفاظ اپنی طرف سے کہے ہیں کہ شاید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غضب ناک ہوگئیں ہوں انہوں نے بولنا چھوڑ دیا ہو۔ راوی کا خیال ضروری نہیں کہ صحیح بھی ہو ہوسکتا ہے صحیح نہ بھی ہو۔ اعتراض تو اس وقت ہوتا کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ ہوتے۔ (باغ فدک صفحہ ۶۵ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱)

میرے دوستو! اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دبا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے غصب کر جاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیتے اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق کھا جاتے تو اور کوئی نہ آواز اٹھاتا تو کم از کم مولا علی رضی اللہ عنہ تو تلوار نکال کر میدان میں آ جاتے لیکن تاریخ گواہ ہے حدیث گواہ ہے ایسا قدم مولا علی رضی اللہ عنہ نے نہیں اٹھایا ہو سکتا ہے کوئی چالاک شیعہ یہ کہہ دے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے مقابلہ میں نہیں آئے تا کہ اسلام میں فتنہ فساد پیدا نہ ہو۔ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت فتنہ و فساد کو مدنظر رکھتے ہوئے آواز نہ اٹھائی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے امیر المومنین کا عہدہ سنبھالا تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام مال پر اور باغ فدک پر قبضہ کر کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے کیا ؟ نہیں ہرگز سیّدہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے نہیں فرمایا۔ بلکہ کتابیں پڑھ کے دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی خلافت کے دوران وہی طریقہ اپنایا جو آپ سے پہلے سیّدنا صدیق اکبر' سیّدنا فاروق اعظم' سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے طریقہ اختیار کیا تھا مولا علی رضی اللہ عنہ نے اصحاب ثلاثہ کے قوانین پر عمل کر کے ان کے فیصلے پر صداقت کی مہر لگادی۔ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو فیصلے فرمائے تھے وہی حق اور سچ تھے۔ سبحان اللہ۔

جب مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کسی مرید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ یا امام اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں مکمل کنٹرول آپ کے پاس ہے اب تو باغ فدک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے فرمادیں اب تو آپ کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تو سنو میرے آقا مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا شیعہ حضرات کے معتبر مجتہد علامہ ابو حامد عبدالحمید المعروف علامہ ابن حدید اپنی کتاب ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۴ صفحہ ۹۴ میں لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فَقَالَ اِنِّی لَاَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس بات کی فرمایا: اَنْ اَرُدَّ شَیْأً مَنَعَ مِنْهُ اَبُوْبَکْرٍ وَاَمْضَاهُ عُمَرُ کہ وہ چیزیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے کروں جو میرے بھائی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہیں کی تھیں۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

حضرات! مولا علی رضی اللہ عنہ تو صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا حیا کر گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ سے شرم آ گئی پر شیعہ حضرات کو اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا نہ آیا جو دن رات جھوٹے واقعات سنا سنا کر قوم کو دھوکہ دے کر گمراہ کر رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کر کے خود بھی جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں اور قوم کو بھی جہنم کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی سے ہر مسلمان کو ہر مومن کو محفوظ فرمائے آمین۔

امام باقر رضی اللہ عنہ کا اعلان

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابن حدید اپنی کتاب ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے طریقت کے پانچویں امام سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں آپ کا ایک غلام ایک مرید جس کا نام تھا ابوعقیل وہ کہنے لگا یا امام آپ کے قدموں پر میری جان قربان ہو جائے ایک بات تو بتایئے سیدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی بات؟ ابوعقیل نے عرض کی اَرَأَیْتَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ هَلْ ظَلَمَکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا حضور لوگوں میں مشہور ہے کہ ابوبکر و عمر نے آپ کے باپ دادا کے ساتھ بڑی زیادتیاں کیں انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق دبا لیا حق غصب کر لیا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ابوبکر، عمر نے آپ کے حقوق میں کچھ ظلم کیا آپ کا حق دبا گئے غصب کر گئے؟ تو سنئے طریقت کے پانچویں امام نے کیا فرمایا امام حسین رضی اللہ عنہ کے باغ کے ایک پھول نے کیا فرمایا شیعہ مصنف لکھتا ہے فرمایا: فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے اپنے خاص بندے سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا تا کہ وہ تمام جہانوں کو ڈرائیں مَا ظَلَمَنَا مِنْ حَقِّنَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ انہوں نے ہمارے حقوق سے ایک رائی کے برابر بھی ہم پر ظلم نہیں کیا ابو عقیل نے جب سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا تو عرض کرنے لگا کہ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ابو عقیل کہتے ہیں میں نے بڑے ہی ادب سے عرض کی کہ میری جان آپ پر قربان اَفَلَا تَوَلَّاهُمَا اگر انہوں نے آپ پر ظلم نہیں کیا زیادتی نہیں کی تو میں ان سے پیار نہ کروں ان سے محبت نہ کروں؟ سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَيْحَكَ تَوَلَّهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تو برباد ہو جائے پیار کا جملہ فرمایا۔ فرمایا ابو عقیل ابوبکر وعمر کو تو ایسا دوست بنالے کہ وہ دنیا میں بھی تمہارے دوست ہوں آخرت میں بھی تمہارے دوست ہوں اگر ان کی دوستی سے تمہیں کوئی نقصان پہنچا تو میں تیرا ذمہ دار ہوں سبحان اللہ

(تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲ وفاء الوفا جلد ۳ صفحہ ۱۰۰۱)

حضرات! توجہ کرو امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کیا فرمارہے ہیں کتاب شیعہ حضرات کی لکھنے والا شیعہ مجتہد کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کرام پر کوئی ظلم نہیں کیا کوئی زیادتی نہیں کی کوئی حق نہیں دبایا لیکن یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کرنے والے کیا کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر مولا علی رضی اللہ عنہ پر بڑے ظلم کیے بڑی زیادتیاں کیں۔

میرے دوستو! انصاف کرو بات پاک امام کی مانیں یا جھوٹے محبان اہل بیت کی؟ انصاف آپ کریں؟

فیصلہ کن بات

میرے دوستو! توجہ کرو میں ایک اور بات عرض کرتا ہوں۔ بالفرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد آپ کا مال تقسیم ہونا تھا باغ فدک سیّدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا حق تھا کیونکہ سرکار کی لخت جگر تھیں یہ تسلیم کرلیا جائے تو پھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مال پر سیّدہ کا حق نہیں بنتا وہ کیسے؟ سنیئے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے پردہ فرما گئے تو سرکار کی نو بیویاں زندہ تھیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سرکار کے چچا موجود تھے۔ اگر مال تقسیم ہوتا تو بیویوں کو بھی شرعی طور پر حصہ ملنا چاہیے تھا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا لیکن تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پاک کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کسی بیوی کو بھی حق نہیں دیا وراثت کا مال نہیں دیا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بھی موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی موجود ہے اگر سرکار کی وراثت تقسیم ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حصہ مانگ سکتی تھیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی اپنا حق مانگ سکتی تھیں دیگر ازواج پاک بھی اپنا حق مانگ سکتی تھیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اپنا حصہ مانگ سکتے تھے لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی قریبی کو کوئی حصہ نہیں ملا ہاں اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کو حصہ دے دیتے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حصہ دے دیتے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حصہ نہ دیتے پھر زیادتی ہوتی پھر حق کے غصب کا الزام لگایا جاسکتا تھا۔ میاں جب سیدنا ابوبکر نے اپنی بیٹی کو سرکار کی زوجہ کو محبوبہ محبوب رب العالمین کو بھی حق نہیں دیا تو سوچو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر حق غصب کرنے کا الزام لگانا کتنا ظلم ہے۔

ام المومنین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال پاک ہوا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک نے مشورہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا جائے تاکہ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مال میں سے ہمارا حق دیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کی یہ بات سنی تو میں نے کہا کیا تمہیں پتہ نہیں کیا تم جانتی نہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا تھا کہ نبیوں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا یہ جو کچھ دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔ بخاری شریف' مسلم شریف' جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج نے یہ بات سنی تو پھر ساری زندگی اپنا حصہ نہیں مانگا سبحان اللہ۔

میرے دوستو! پتہ چلا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہی کیا جو حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کا فرمان اور حکم تھا کوئی زیادتی کوئی ظلم کوئی حق نہیں دبایا۔

پھر دیکھو جب سیّدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وصال مبارک سے پہلے بیمار ہوئیں میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو آپ گھر تشریف لائے آپ نے اپنی بیوی سیّدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ میرے آقا میرے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری لخت جگر بیمار ہے تم ایسے کرو سیّدہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلی جاؤ جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوتیں تو ان کی خدمت کرو کھانا پکاؤ برتن دھوؤ' گھر کی صفائی کرو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی خدمت کرو جب ٹھیک ہوں تب گھر آنا۔

حضرات! خدا کے لئے انصاف کرو کیا اتنا پیار اتنی محبت آج سگے بھائیوں میں بھی ہوتی ہے؟ جو میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت پاک سے تھی پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی عام آدمی نہیں کوئی کونسلر نہیں کوئی ناظم نہیں MPA نہیں کوئی MNA نہیں کوئی وزیر نہیں کوئی سفیر نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے امیر ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلّے کے وارث ہیں خلیفہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پر فرما کیا رہے ہیں کہ جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں جان سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خدمت کرو آج سگے بھائی کی بیوی بیمار ہو جائے تو بھائی اپنی بیوی کو بھائی کی اہلیہ کی خدمت کرنے کے لئے نہیں بھیجتا مگر صدقے جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ تیری وفا پر تیرے عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوتی ہیں تو سیّدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے کوئی نوکرانی نہیں بھیجتے کوئی لونڈی نہیں بھیجتے بلکہ اپنی بیوی بھیجتے ہیں۔

حضرات! سوچو اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دشمن ہوتے تو کیا اپنی بیوی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کی خدمت کے لئے بھیجتے کیا کوئی انسان دشمنوں کے گھر اپنی بیوی بھیج سکتا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئیں خدمت کرنی شروع کر دی ایک دن سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی جی سیّدہ فرمایا لگتا ہے میرا آخری وقت آ گیا ہے اگر میں دنیا سے پردہ کر جاؤں تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تم بی بی سلمٰی جو ابورافع کی بیوی ہے وہ غسل دینا۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۴۷۸ الاستیعاب جلد ۴ صفحہ ۶۱ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۱۶۱)

پھر فرمایا جب میت کو چارپائی پر رکھ کے قبرستان لے کر جایا جاتا ہے تو جسم کا پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مردہ جسمانی طور پر بھاری تھا یا دبلا تھا کیونکہ میت پر کفن کے بعد ایک ہی چادر ہوتی ہے میں نہیں چاہتی کہ میں اس طرح بلا پردے کے قبرستان جاؤں کوئی ترکیب بتاؤ تاکہ میرے جسم کی بے پردگی نہ ہو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی بی بی جی جب میں ہجرت کر کے حبشہ گئی تھی تو وہاں پر میں نے عورتوں کی باپردہ چارپائی دیکھی تھی جس پر عورتوں کو قبرستان لے جایا جاتا تھا اگر حکم فرماؤ تو میں ویسی ہی چارپائی بنا کر نہ دکھاؤں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا دکھاؤ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مدینہ پاک سے کھجور کی گیلی ٹہنیاں منگوائیں انہیں جھکا کر آپس میں ان کے سرے ملا کر باندھ دیا پھر ان پر کپڑا ڈالا تو وہ ایک باپردہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چارپائی بن گئی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ باپردہ چارپائی دیکھی تو مسکرا پڑیں فرمایا اسماء رضی اللہ عنہا بڑی اچھی ہے یہ باپردہ چارپائی اس طرح میت اٹھانے سے پہچان نہیں ہوتی کہ مرد کی میت ہے یا عورت کی قَالَتْ فَاطِمَةُ پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ فَاِذَا مِتُّ اے اسماء رضی اللہ عنہا جب میں فوت ہو جاؤں فَغَسِّلِيْنِيْ اَنْتِ مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا سبحان اللہ (کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۵۰۳ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۵ مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۱۶۲ طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۸ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۱۵۹،۱۵۹)

حضرات! یہ ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی محبت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرماتی ہیں مجھے غسل بھی تم دینا۔ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا تو پورے مدینہ شریف میں کہرام مچ گیا ہر مرد ہر عورت کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں ایسے لگتا تھا جیسے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کا دن آج ہے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنی تو شیعہ حضرات کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ تَعَزِّيَانِ عَلِيًّا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال مبارک پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں مقدس ہستیاں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تعزیت کے لئے آئے افسوس کرنے آئے وَيَقُوْلَانِ لَهٗ يَا اَبَا الْحَسَنِ پھر دونوں نے فرمایا اے ابوالحسن! یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے اے بھائی علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی فرمایا: لَا تَسْبِقْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلٰى ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بیٹی کا جنازہ اٹھانا تو ہمیں بھی بتانا ہمیں بھول نہ جانا تا کہ ہم بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی کے جنازے میں شریک ہو سکیں۔

(ناسخ التواریخ جلد ا صفحہ ۱۸۱ کتاب سلیم بن قیس صفحہ ۲۲۲ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۱۲۸،۱۲۹)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے پردہ فرما گئیں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء، حضرت سلمٰی نے غسل مبارک دیا پھر کفن پہنایا پھر باپردہ چارپائی پر جنازہ مبارک اٹھایا گیا پورے مدینے شریف کے لوگ اردگرد کے رہنے والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام جمع ہو گئے اس جنازے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی حضرت جابر بھی موجود ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عرضیکہ تمام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو مدینہ شریف میں تشریف فرما تھے تمام کے تمام سیّدہ مقدسہ حضرت خاتون جنت کے جنازے میں شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں جنازے کے لئے صفیں درست کرلو صفیں درست ہو گئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق سے کہا کہ امیر المومنین سیّدہ کا جنازہ پڑھایئے میرآ قا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ پڑھائیں ہم آپ کے پیچھے پڑھیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین آپ کیا فرما رہے ہیں آپ کے ہوتے ہوئے علی مصلٰی پر کھڑا ہو یہ نہیں ہوسکتا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کیوں نہیں کھڑے ہوتے مولا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا شیر خدا نے فرمایا صدیق اس مصلے پر میرے نبی نے آپ کو اپنی ظاہری حیات میں کھڑا کیا تھا یہ مصلٰی میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو عطا فرمایا تھا جب فرضی نماز میں آپ ہمارے امام ہیں آپ ہمارے پیشوا ہیں آپ ہم سے مقدم ہیں تو بھلا نماز جنازہ میں ہم آپ سے آگے کیسے کھڑے ہوسکتے ہیں مہربانی فرمایئے آیئے خاتون جنت کا جنازہ پڑھایئے تاکہ محبان اہل بیت کا نعرہ مارنے والوں کو پتہ چل جائے جتنی محبت جتنی عقیدت جتنا پیار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے سے تھی اتنی محبت اتنی عقیدت اتنا پیار کسی اور کو نہیں ہوسکتا نعرے مار سکتے ہیں پر پیار صدیق رضی اللہ عنہ جیسا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باوفا اہل بیت پاک سے کر گیا سبحان اللہ۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ مجتہد علامہ ابن حدید اپنی کتاب ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ میں یہ لکھتے ہیں کہ اَنَّ اَبَابَکْرٍ هُوَ الَّذِیْ صَلّٰی عَلٰی فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَکَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا بیشک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے پر چار تکبیریں پڑھیں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۹ سنن کبری جلد ۴ صفحہ ۲۹ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۱۴ ریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۸۲۳ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۱۲۱، ۱۲۰ سفینۃ نوح جلد ۲ صفحہ ۵۱، ۵۳)

حضرات! بتایئے اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دشمن ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خاتون جنت کا جنازہ پڑھانے دیتے؟ میاں جنازے وہی پڑھاتا ہے جو سب سے زیادہ عزیز ہو مولا علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جنازہ پڑھوا کر ثابت کر دیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھے بڑے ہی پیارے ہیں کیوں نہ ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو پیارے ہوئے۔

میرے دوستو! پتہ چلا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مابین کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں تھا کوئی جھگڑا نہیں تھا کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہیں تھی بلکہ پیار ہی پیار تھا محبت ہی محبت تھی یہ مسئلہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے پاک قرآن نے سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک حدیث نے ہمیں بتائی ہے۔

حضرات! آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ان مقدس لوگوں کے درمیان روحانی محبت کے علاوہ قریبی اور نسبی تعلقات بھی موجود تھے۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسرال

ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی لاڈلی بیٹی سیدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبوب زوجہ پاک تھیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد ہاشم بن محمد علی خراسانی اپنی کتاب منتخب التواریخ فارسی صفحہ ۶۴ پر لکھتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا دختر ابوبکر بود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی۔ ومادر عائشہ رضی اللہ عنہا وعبدالرحمن بن ابی بکر ام رومان بنت عامر بن عمر بود۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کی والدہ ام رومان بنت عامر بن عمر تھیں۔ علامہ خراسانی آگے لکھتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکہ مکرمہ میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے پہلے ماہ شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک دس سال کی تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ترپین سال تھی۔ خلفاء ثلاثہ اور اہل بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں صفحہ ۷ شیعہ حضرات کے بہت بڑے فاضل علامہ سید علی حیدر نقوی اپنی کتاب تاریخ آئمہ صفحہ ۱۴۷ پر لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ سن ۱۰ بعثت میں جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ انتقال کر گئیں تو ان کی جدائی پر سرکار کو بڑا صدمہ ہوا یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سرکار کی خدمت میں لائے اور عرض کی آقا یہ میری بچی ہے یہ آپ کے صدمے کو کچھ کم کرے گی۔ سرکار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا مگر زفاف کی رخصتی کی نوبت نہیں آئی جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مدینہ پہنچ گئے تو آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی حضور آپ اپنی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر کیوں نہیں لے جاتے؟ میرے آقا نے فرمایا ابوبکر ابھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے مہر کی رقم نہیں جب رقم آ گئی تو لے آئیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ابو نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہ اوقیہ مہر ادا کرنے کو دیا تب سرکار نے وہ مال ہمارے پاس بھیجا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۱)

حضرات! صاحب انصاف ہو ایمان داری سے بتانا شیعہ حضرات کے بقول جب اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پریشان ہوتے ہیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کا غم دور کرنے کے لئے اپنی بیٹی کو نکاح کے لئے پیش کردیتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس وقت عمر مبارک ہے صرف چھ سال میرے آقا کی عمر مبارک ہے پچاس سال پھر بیٹی کا حق مہر بھی خود ادا فرماتے ہیں دنیا میں کوئی ایسی مثال دے سکتا ہے کہ جیسے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کی ترکیب سوچی ایسی ترکیب کسی امتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے سوچی ہو۔ اگر شیعہ حضرات میں رتی برابر بھی انصاف ہو تو وہ کبھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دشمن رسول خدا اور دشمن اہل بیت نہ کہیں لیکن

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرات شیعہ حضرت کی مستند کتابوں سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے اب جو میرے آقا کی بیوی ہے وہ میری اور آپ کی اور پوری کائنات کے مومنوں کی کیا لگتی ہے؟ آیئے یہ بات قرآن مجید سے پوچھ لیتے ہیں کہ اے خالق کائنات کی پاک کتاب یہ تو بتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں مومنوں کی کیا لگتی ہیں تو پڑھیئے قرآن کا پارہ ۲۱ رکوع ۱۷ سورۃ احزاب آیت ۶ خالق کائنات کا قرآن فرماتا ہے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یہ نبی ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ آگے فرمایا وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔ سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! قرآن کی آیت سے ثابت ہوا حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پوری کائنات کے مومنوں کی ماں ہے جو ماں نہ مانے وہ بے ایمان وہ کافر جو ماں سمجھے اور ماں سمجھ کر بے ادبی گستاخی کرے ماں کو گالیاں دے ماں پر لعنت بھیجے وہ کبھی مومن نہیں ہوسکتا۔ اب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گستاخ کون ہے؟ تو سنیئے شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد اور عالم۔ ملا محمد تقی نے اپنی کتاب صدیقۃ المتقین صفحہ ۱۱۴ پر یہ لکھا ہے کہ ہر نماز کے بعد خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعنت بھیجنا سنت ہے اور نماز اس وظیفے کے بغیر مکمل اور نامقبول ہوتی ہے۔ استغفر اللہ (آئینہ شیعہ نما صفحہ ۷۳، ۷۴)

میرے دوستو! کتنی گستاخی ہے کتنی بے ادبی ہے واقعی ایسا بندہ کبھی ملا ہی نہیں ہوسکتا ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کے غلام نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

اُمّاھاتھم دا میں معنیٰ سناواں ۔۔۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیاں ازواج مومن دیا ماواں
او جاہل حیا کر حلالی دا کم نہیں ۔۔۔ کیونکہ ماواں دے شکوے حرامی کریندن

حضرات! پتہ چلا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی مطہرہ ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسر ہوئے۔ اب سنئے کہ میرے آقا نے اپنے سسرال کی کیا شان بیان فرمائی۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ سیّد علی جبری رضوی لاہوری نے اپنی تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲ صفحہ ۴۷۶ میں یہ بات درج کی کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ زَوَّجَنِیْ وَتَزَوَّجَ مِنِّیْ مِنَ الْاُمَّۃِ اَحَدٌ کہ میری امت میں سے جس نے مجھ سے شادی کی اور جس کو مجھ سے رشتہ ملا لَایَدْخُلُ النَّار وہ کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ لِاَنِّیْ سَئَلْتُ اللّٰہَ عَنْہُ وَوَعَدَنِیْ بِذٰلِکَ اس سلسلے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ سجنا گھبرا نہیں جو تیرے داماد بنے ہیں یا جن کا تو داماد بنا ہے وہ کبھی جہنم میں نہیں جائیں گے سبحان اللہ۔ خلفاء ثلاثہ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل بیت اطہار کے تعلقات اور شتہ داریاں صفحہ ۹۔ میرے دوستو! اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، مولا علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کبھی جہنم میں نہیں جاسکتے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرکار کے سسر ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ میرے آقا کے داماد ہیں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابوبکر کا رشتہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے تھے حضرت محمد بن ابوبکر، مولا علی رضی اللہ عنہ کے لخت جگر تھے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یہ دونوں بزرگ آپس میں ہم زلف تھے پنجابی میں کہتے ہیں ساڈو۔ کیونکہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیوی شہر بانو اور محمد بن ابوبکر کی بیوی آپس میں دونوں سگی بہنیں تھیں۔ شیعہ حضرات کے معتبر مجتہد علامہ شیخ عباس قمی نے منتہی الامال جلد ۲ صفحہ ۸۳ میں یہ روایت نقل کی کہ شیخ مفید روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جریث بن جابر کو مشرقی علاقے میں کسی شہر کا افسر بنا کر بھیجا اس نے یزد جرد کی دو بیٹیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکی جس کا نام شاہ زناں تھا اس کا نکاح امام حسین رضی اللہ عنہ سے کردیا اس سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ دوسری لڑکی کا رشتہ محمد بن ابوبکر سے کر دیا اس سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے لہٰذا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ آپس میں خالہ زاد بھائی ہوئے۔ حضرات! پتہ چلا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بہو اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی بہو آپس میں سگی بہنیں تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ آپس میں ہم زلف تھے امام سجاد اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جب جوان ہوئے تو آپ نے اپنے چچا عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹی عطا فرمائی آپ نے اس کا نام رکھا ام فروہ ادھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جوان ہوئے تو آپ نے اپنے چچا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام عبداللہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اللہ تعالیٰ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو بیٹا عطا فرمایا آپ نے نام رکھا محمد باقر رضی اللہ عنہ جب امام محمد باقر رضی اللہ عنہ جوان ہوئے تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا رشتہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے کردیا اللہ تعالیٰ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کو لڑکا عطا فرمایا تو آپ نے نام رکھا جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ تو رشتہ کو آپ غور سے دیکھیے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رشتے میں سیّدنا صدیق کے نواسے لگتے ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے پوتے لگتے ہیں اسی لئے آپ کا لقب ہے صادق حالانکہ طریقت کے بارہ امام ہیں کسی امام کے ساتھ صادق کا لقب نہیں لیکن آپ کو جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے کیوں؟ اس کا جواب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خود دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ وَلَدَنِی الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ (احقاق الحق صفحہ ۷) لوگو میں صادق ہوں کیونکہ میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دو طرح سے اولاد ہوں کسی محب نے آپ سے عرض کی حضور سنا ہے آپ ابوبکر کو گالیاں دیتے ہیں آپ نے سنا تو جلال میں آگئے فرمایا اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ جَدِّیْ شرم کر حیا کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے نانا ہیں ھَلْ یَسُبُّ اَحَدٌ اٰبَاءَ ہٗ پھر فرمایا کیا کوئی شریف انسان اپنے بڑوں کو گالی دینا پسند کرتا ہے؟ لَاقَدَّمَنِیْ اِنْ لَّا اُقَدِّمَہٗ احقاق الحق صفحہ ۷ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے کسی قسم کی عزت اور شان نہ دے اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عزت اور شان کو نہ مانوں سبحان اللہ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۳)

امام حسین رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رشتہ

سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ ازواج پاک تھیں ان پاک بیبیوں میں سے ایک بی بی کا نام تھا حضرت سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ حضرت سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی ایک ماں جائی بہن تھی جس کا نام تھا قریبۃ الصغریٰ یہ بی بی سیّدنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن کے نکاح میں آئیں اس رشتے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر ہم زلف ٹھہرے اور ام المومنین سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن کی سالی رشتے میں ٹھہری۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قریبۃ الصغریٰ کے بطن سے ایک لڑکی عطا فرمائی حضرت عبدالرحمٰن نے اس بچی کا نام حفصہ رضی اللہ عنہا رکھا جب حفصہ رضی اللہ عنہا جوان ہوئی تو اس کا نکاح حضرت عبدالرحمٰن نے منذر بن زبیر سے کردیا منذر کو اللہ تعالیٰ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین بچے عطا فرمائے دو لڑکے اور ایک لڑکی لڑکے عبدالرحمٰن اور ابراہیم تھے اور بچی کا نام تھا قریبۃ منذر کی وفات کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔ اس رشتے کے لحاظ سے امام حسین رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے داماد ہوئے۔

(طبقات ابن سعد جلد ۸ تذکرہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۹۸)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابوالحامد عبدالحمید نے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے ملفوظات نہج البلاغہ کی شرح کی ہے ابن حدید کی جلد ۴ صفحہ ۵ پر علامہ عبدالحمید لکھتے ہیں کہ قَالَ تَزَوَّجَ الْحَسَنُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ مداینی نے روایت کی ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اسی کتاب کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ تَزَوَّجَ الْحَسَنَ هِنْدَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِبْنِ اَبِیْ بَکْرٍ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن کے بعد ھند بنت عبدالرحمٰن سے شادی فرمائی۔

(بحار الانوار جلد ۴۴ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

حضرات! اس روایت سے پتہ چلا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے گھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو پوتیاں باری باری نکاح میں آئیں۔ ذرا سوچ اگر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف ہوتا لڑائی ہوتی دشمنی ہوتی تو کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دوسرے کو رشتے دیتے لیتے کیا دشمن بھی آپس میں رشتے داریاں کرتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔

حضرات! رشتے داریاں دشمنوں میں نہیں ہوتی بلکہ پیاروں میں ہوتی ہیں پتہ چلا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل پاک میں کوئی دشمنی نہیں تھی بلکہ روحانی، نورانی اور جسمانی محبت پیار اور تعلق تھا اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاتون جنت کا رشتہ

میرے دوستو! جس طرح سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل پاک کے خادم تھے۔ اسی طرح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل سے پیار محبت کرتے تھے سیرت فاروق کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جتنی محبت جتنا پیار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کملی والے آقا کی آل سے تھا اتنا پیار سگے بھائیوں کو بھی اپنے بھائیوں سے نہیں ہوتا۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہدین جن کے کاندھے پر شیعہ مذہب قائم ہے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں یہ بات لکھی ہے شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی نے کتاب الامالی جلد ۱ صفحہ ۳۸ ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون صفحہ ۱۲۵ بحار الانوار جلد ۴۳ صفحہ ۱۲۵، ۱۳۰ مرزا محمد تقی نے ناسخ التواریخ زندگانی فاطمہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۴۶ علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۳، ۳۰۴ مرزا محمد رفیع مشہدی ایرانی نے حملہ حیدری صفحہ ۶۱ جلد ۱ میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم یہ تینوں بزرگ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے باتیں ہو رہی تھیں تینوں ہم کلام تھے باتیں کرتے کرتے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری بیٹی سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں باتیں ہونے لگی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار ... رے قبیلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لوگوں نے سرکار سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا ہے کہ حضور اپنی بچی کا رشتہ ہمیں دے دو لیکن میرے آقا نے کسی کو ہاں نہیں فرمائی بلکہ سرکار نے ہر رشتہ مانگنے والے کو فرمایا ہے رشتہ میں نے نہیں کرنا بلکہ میری بچی کا رشتہ خود خالق کائنات نے فرمانا ہے جس کے بارے وہ حکم کرے گا میں بچی کا رشتہ اسی کو عطا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی رشتہ مانگا ہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں سارے اکابرین قریش نے رشتہ مانگا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں مانگا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا وجہ کیا ہے؟ آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں رشتہ مانگا وہ سرکار کے اتنے قریبی ہیں انہیں چاہیے تھا وہ بھی سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ تو مانگنا تھا لیکن میرا گمان ہے انہوں نے مال اور پیسے کی کمی کی وجہ سے رشتہ نہیں مانگا پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے یہ ہے اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ رشتہ مانگ لیتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ضرور ہاں کر دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رشتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہی رکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد نے فرمایا اب اس کے بارے کیا سوچنا چاہئے اس مسئلہ کا کیا حل ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوچنا کیا؟ آؤ میرے ساتھ چلو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ سرکار کی بارگاہ سے جا کر رشتہ مانگے اگر مال اور اپنی فقیری کا اظہار فرمائیں تو ہم تینوں مل کر ان کی مدد کرتے ہیں تاکہ ان کی شادی ہو جائے ان کا گھر آباد ہو جائے شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ کشف الغمہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فَاِنْ مَنَعَهُ قِلَّةُ ذَاتِ الْيَدِ وَاسَيْنَاهُ وَاسْعَفْنَاهُ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تنگدستی نے روک رکھا ہے تو ہم ان کی ہر طرح سے مدد کرتے ہیں ملا باقر مجلسی رافضی جلاء العیون اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بحارالانوار میں لکھتے ہیں کہ اگر تنگدستی اُورا مانع شدہ باشد اورا دریں باب مدد کنیم اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فقر وفاقہ اور غریبی نے روک رکھا ہے تو ہم ان کی ہر طرح کی مدد کریں سبحان اللہ یہ ہے پیار یہ ہے محبت یہ ہے الفت حضرت سعد نے فرمایا: ابوبکر تم پر خالق کائنات کا کتنا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے چلو چلیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر ملتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد یہ تینوں سرکار کے پیارے صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں مسجد سے نکلے چلتے چلتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر سے پوچھا کہ بھائی علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں گھر والوں نے جواب دیا کہ وہ تو صبح سے مزدوری پر گئے ہیں پوچھا کہاں گئے ہیں گھر والوں نے جواب دیا فلاں انصاری کے باغ میں مزدوری کر رہے ہیں یہ تینوں بزرگ اس باغ کی طرف چل پڑے جب باغ کے قریب پہنچے تو کیا دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس باغ میں اپنے اونٹ سے کنوئیں سے پانی نکال کر باغ کو پانی دے رہے ہیں جب باغ کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی دیکھ لیا آپ کام چھوڑ کر تینوں بزرگوں کے استقبال کے لئے ان کی طرف تشریف لائے تینوں سے سلام دعا ہوئی پھر اپنی چادر بچھا کر تینوں کو بٹھایا آپ بھی پاس بیٹھ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج کیسے صبح صبح کرم فرمایا خیریت تو ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسکرا کر فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ الحمد للہ بالکل خیریت ہے بس ایک مشورے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون سا مشورہ؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا علی جیسا کہ آپ کو بھی پتہ ہو گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ماشاء اللہ جوان ہو چکی ہے اکابرین قریش نے سرکار سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا ہے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کو انکار فرما دیا ہے اور جواب یہی فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ وہی ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اے علی رضی اللہ عنہ ماشاء اللہ تم جوان ہو نیک ہو بلکہ ہر نیکی میں سب سے آگے بڑھنے والے ہو حسین وجمیل ہو سرکار کے قریبی عزیز ہو سب سے پہلے سرکار کا کلمہ طیبہ پڑھ کے غلامی رسول میں آنے والے ہو اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا کرم ہے کیا وجہ ہے آپ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ کیوں نہیں مانگا؟ مجھے امید ہے کہ اگر آپ رشتہ مانگتے تو اللہ تعالیٰ کا محبوب یہ رشتہ تمہیں ضروری عطا فرما دیتا۔ لگتا ہے یہ رشتہ تمہاری خاطر ہی رکا ہوا ہے اٹھو ہمت کرو اور سرکار سے رشتہ مانگ ہی لو سبحان اللہ۔

حضرات! جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے تینوں بزرگوں کی بات کو سنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ شدت جذبات سے رو پڑے آنکھوں میں آنسو آ گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ روتے کیوں ہو؟ بات کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی ابوبکر آپ نے بڑی پیاری بات کی ہے بلکہ میرے دل کی ترجمانی کی ہے میرا بھی دل چاہتا ہے میں سرکار کی بارگاہ میں جاؤں اور جا کر رشتہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے دامن پھیلاؤں لیکن کیا کروں یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِكَ قِلَّةُ ذَاتِ الْیَدِ غریبی' مفلسی اور تنگ دستی آڑے آ گئی ہے غربت کچھ کرنے نہیں دیتی فقیری سرکار کے آگے دامن پھیلانے نہیں دیتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات فرمائی تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے فرمایا کیا شیعہ حضرات کے علامہ علی بن عیسیٰ کشف الغمہ میں تحریر کرتے ہیں کہ لَا تَقُلْ ھٰذَا یَا اَبَا الْحَسَنِ اے ابوالحسن اے بھائی علی رضی اللہ عنہ ایسی بات نہ کرو اپنا دل چھوٹا نہ کرو کیوں؟ اس لئے کہ فَاِنَّ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعِنْدَ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَھَبَاءٍ مَّنْثُوْرٍ یہ ساری دنیا اور کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تم ہمت کرو اور اٹھو رشتہ مانگو اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا ہم تینوں تیرے بھائی اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حضور آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے مشن میں کامیابی اور نصرت فرمائے۔ سبحان اللہ

حضرات! یہ ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کیسے پیار کیسے محبت سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو تسلیاں دی جا رہی ہیں کیسے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر کو آباد کرنے کے لئے مشورے دیئے جا رہے ہیں شیعہ حضرات ایمان داری سے سوچیں کتابیں بھی ان کی لکھنے والے مولوی بھی ان کے کہ یہ دشمنی ہے یا پیار یہ عداوت ہے یا محبت اگر یہ دشمنی کی باتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ایسی دشمنی عطا فرمائے لیکن ایک غیر مسلم بھی کہے گا یہ دشمنی اور عداوت کی باتیں ہیں یہ تو پیار اور محبت کی گفتگو ہے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ پیار بھری تسلی دی تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے عرض کی آپ حضرات کی بڑی کرم نوازی آپ نے مجھے بڑی تسلی دی ہے میں اپنا اونٹ گھر باندھ کر ابھی سرکار کی بارگاہ میں رشتہ کے لئے دامن پھیلاتا ہوں آپ تکلیف نہ فرمائیں بلکہ اپنے گھر تشریف لے جائیں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی کیسی باتیں کر رہے ہو ایسی کون سی تکلیف کی بات ہے ہمارے ویر علی رضی اللہ عنہ کا گھر آباد ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کون سی خوشی ہوگی بھائی علی رضی اللہ عنہ ہم نے گھر نہیں جانا ہم آپ کا انتظار کریں گے آپ جائیں سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر رشتہ مانگیں پھر جو جواب ملے ہمیں آ کر بتائیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ سرکار نے آپ کو کیا جواب عطا فرمایا ہے مرزا محمد رفیع مشہدی ایرانی شیعہ عالم اپنی کتاب حملہ حیدری جلد ۱ صفحہ ۶۱ پر واضح لکھتا ہے کہ بعد ترغیب یاراں علی ولی بروز دگر رفت نزد نبی۔ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں جانے کی ترغیب دلائی تو مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کی بارگاہ میں رشتہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ گھر جا کر باندھا پھر سرکار کی بارگاہ میں حاضری کے لئے چل پڑے۔ جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آستانہ نبوت پر حاضر ہوئے تو دروازے پر دستک دی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیوی سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے فرمایا مَنْ دَقَّ الْبَابُ کون ہے دروازہ کھٹکھٹانے والا ابھی مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا میرے آقا نے فرمایا غیب کی خبریں رکھنے والے میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نام نہ پوچھ جا جاکر دروازہ کھول دے عرض کی آقا یہ کون ہے؟ میرے لجپال نبی نے فرمایا فَھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبَّاہُ ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ وہ بندہ ہے یہ وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچی محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس آنے والے بندے سے محبت کرتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو حیران ہو گئیں؟ عرض کی آقا اس آنے والے بندے کا نام کیا ہے؟ سبحان اللہ گویا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے آنے والے کے دل کی کیفیات کو بھی جانتا ہے اور آنے والے کا نام بھی جانتا ہے اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو بولو نام پوچھتیں؟ نہیں ہرگز نہیں یہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ سرکار کی پاک بیویوں کا عقیدہ اور سپاہ صحابہ کا کیا عقیدہ ہے نجدیوں کا کیا عقیدہ ہے دیوبندیوں کا کیا عقیدہ ہے وہابیوں کا کیا عقیدہ سنیئے اور ان کے عقیدے سے توبہ کیجئے مولوی خلیل احمد دیوبندی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھتا ہے کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی پتہ نہیں توبہ بتائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ دیوار کے پیچھے کھڑے ہیں کہ نہیں؟ بولو کھڑے ہیں سرکار کی بیوی پوچھتی ہے آقا یہ دیوار کے پیچھے دروازے پر آنے والا کون ہے؟ سرکار یہ نہیں فرماتے مجھے پتہ نہیں بلکہ سرکار نے فوراً فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ آنے والا میرے چاچے کا بیٹا اور میرا ویر علی رضی اللہ عنہ ہے قربان جاوں نگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نام نہیں بتایا تعارف نہیں کرایا پہچان نہیں کروائی ام سلمہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں کہ کون ہے؟ میرے آقا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نام نہ پوچھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جا جا کر دروازہ کھول دے یہ علی رضی اللہ عنہ ہے بولو کون ہے؟ علی رضی اللہ عنہ ہے میرے آقا آپ کو کیسے پتہ چلا فرمایا اِنِّی اَرَا مَا لَاتَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ ۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف) میرے آقا نے اعلان کر دیا فرمایا لوگو جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ حضرات یہ تو مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں میاں جن نگاہوں سے خود خالق کائنات نہیں چھپا یہ دنیا کیسے چھپ سکتی ہے۔

جب رب دل دیا اکھیاں دیوے تے چانن ہوے نوروں
محبوباں نوں نظریں آوے تے کیا نیڑے کیا دوروں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سرکار نے فرمایا کہ آنے والا علی رضی اللہ عنہ ہے تو مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی میں نے دروازہ کھولا میں کمرے میں چلی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے اور آتے ہی صلوٰۃ والسلام کی لڑیاں سرکار کی بارگاہ میں پیش کیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ بولو درود بھی پڑھا اور سلام بھی اچھا کون سا درود سلام پڑھا؟ درود ابراہیمی پڑھا؟ نہیں کیوں کہ درود ابراہیمی میں صلوٰۃ ہے درود تو ہے پر سلام نہیں نجدی وہابی دیوبندی کہتے ہیں صرف درود ابراہیمی پڑھا کرو۔

حضرات! ٹھیک ہے درود ابراہیمی پڑھنا چاہئے پر ہر وقت نہیں یہ درود نماز کے ساتھ خاص ہے اگر نماز کے علاوہ درود پڑھو تو ایسا درود پڑھو جس میں درود بھی ہو سلام بھی، ہو کیونکہ خالق کائنات کا حکم ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پارہ۲۲) اے ایمان والو میرے یار پر صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو۔ اسی لئے شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ایسا درود جو بغیر سلام کے ہو پڑھنا سارے علماء کے نزدیک مکروہ ہے (تاریخ مدینہ صفحہ ۲۸۵) پتہ چلا صرف درود پڑھنا مکروہ ہے اب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کون سا درود پڑھا تو حضرات مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ صرف مولا علی رضی اللہ عنہ ہی نہیں پڑھتے تھے بلکہ میرے آقا کا ہر صحابی جب سرکار کی بارگاہ نازنین میں حاضر ہوتا تو یہی درود وسلام پڑھتا تھا ولی کامل حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی مصری رضی اللہ عنہ نسیم الریاض فی شرح شفاء شریف جلد ۳ صفحہ ۴۵۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ وَالْمَنْقُوْلُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْ تَحِيَّةِ کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی بھی صحابی سرکار کی بارگاہ میں سلامی کے لئے زیارت کے لئے حاضر ہوتا تو سرکار کی بارگاہ میں تعظیم کے لئے عزت کے لئے ادب کرتے ہوئے عرض کرتا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مدینہ شریف سے باہر جنگل کی طرف گیا تو فرماتے ہیں فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّلَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس پتھر کے پاس سے گزرتے جس درخت کے پاس گزرتے وہ پتھر وہ درخت سرکار کی زیارت کر کے دیکھ کر کے پڑھتا تھا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (سیرت حلبیہ جلد ا صفحہ ۳۷۱)

حضرات! پتہ چلا صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھتے تھے اور مدینے شریف کا ذرہ ذرہ بھی یہی صلوٰۃ وسلام پڑھتا تھا پر کتنے بدنصیب ہیں نجدی دیوبندی وہابی نہ تو خود پڑھتے ہیں نہ پڑھنے دیتے ہیں جو پڑھے اسے بھی مشرک کہتے ہیں۔

حضرات! ان بدنصیبوں سے پوچھو اگر یہ درود وسلام پڑھنا شرک ہے تو کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرک کرتے رہے ہیں میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا شرک سن کر برداشت کرتا رہا ہے؟ کیا میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شرک مٹانے آیا تھا یا شرک پھیلانے آیا تھا کچھ خداعزوجل کا خوف کرو مرنا ہے قبر میں جانا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جا کر کیا منہ دکھاؤ گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ عربی میں لکھی ہے اس کا ترجمہ مولوی محمد اسلم قاسمی دیوبندی نے کیا ہے اس ظالم نے یہ درود اور سلام ترجمے میں سے صلوٰۃ کاٹ دیا ہے اور صرف لکھا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کیوں کاٹا تاکہ ہمارے مسلک پر حرف نہ آئے کوئی عام آدمی پڑھ کر ہم پر اعتراض نہ کرے کہ مولوی صاحب تم تو کہتے ہو کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یہ درود ہے ہی نہیں یہ بریلوی کا درود ہے یہ احمد رضا بریلوی کا بنایا ہوا اور گھڑا ہوا درود ہے یہ سردار احمد فیصل آباد کا درود ہے یہ مدینہ والوں کا درود نہیں تو پھر ہم کیا جواب دیں گے چلو درود کو بھی کاٹ دو نہ ہوگا نہ کوئی اعتراض کرے گا پر ظالموں گھبراؤ نہیں جب تک سرکار کے اصلی اور سچے غلام سُنّی حنفی بریلوی موجود ہیں تمہاری بے حیائی سے اس طرح پردہ چاک کرتے رہیں گے اور کہتے جائیں گے کہ

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو خیر عرض کر رہا تھا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام کی مقدس لڑیاں نچھاور کیں میرے آقا نے بڑے پیار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کا جواب عطا فرمایا پھر پیار سے اپنے پاس بٹھالیا حضرت علی رضی اللہ عنہ شرم سے سر جھکا کر سرکار کی بارگاہ میں بیٹھ گئے بیٹھ تو گئے لیکن شرم سے بات نہ کرسکے میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا یار بات کرو کیوں سر جھکا کے خاموش بیٹھ گئے ہو لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ چپ ہیں میرے آقا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کمر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا لگتا ہے تم کوئی چیز مانگنا چاہتے ہو لیکن شرم کی وجہ سے مانگ نہیں رہے فرمایا علی رضی اللہ عنہ شرم نہ کرو کہہ دو جو کچھ تمہارے دل میں ہے مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو انشاء اللہ تمہیں ضرور ملے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھجکتے اور شرم کرتے ہوئے بات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شروع کی۔ عرض کیا: آقا آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں چھوٹا سا بچہ تھا کہ میں آپ کی خدمت میں آ گیا آپ نے کرم فرماتے ہوئے بچپن میں مجھے میرے والد ابوطالب سے مانگ لیا تھا آپ نے ظاہری باطنی میری پرورش فرمائی آپ نے جو پیار جو محبت و شفقت مجھے عطا فرمائی ہے مجھے میری ماں اور باپ بھی نہ دے سکتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے صدقے سے کفر سے نجات دی باطل دین سے نکال کر سچے دین کی طرف پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے صدقے سے صراط مستقیم پر پہنچا دیا ہے میری ساری زندگی کی کمائی صرف اور صرف آپ کی محبت ہے آقا اب میں آپ کی دعا سے جوان ہوں میرا دل بھی چاہتا ہے کہ میرا بھی کوئی الگ گھر ہو گھر میں میری بیوی ہو میرے بچے ہوں آقا بڑے دنوں سے میری خواہش تھی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں آپ سے آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگوں لیکن خیال آتا تھا کہیں گستاخی نہ ہو جائے کہیں بے ادبی نہ ہو جائے کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں لیکن آج ہمت کر کے آپ کی خدمت میں دامن پھیلا کر جھولی کھول کے آ ہی گیا ہوں کیا یہ کرم ہو سکتا ہے کہ میرا رشتہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہو جائے؟ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کمرے میں بیٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کی باتیں سن بھی رہی تھی اور سرکار کے نور بھرے چہرے کو دیکھ بھی رہی تھی کہ سرکار علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر خوش ہو رہے ہیں یا ناراض سیّدہ اُمِ سلمٰی فرماتی ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ کا رشتہ مانگا تو میں نے کیا دیکھا میرے آقا کے چہرے پر مسرت کے پھول کھلنے لگے آقا کا چہرہ پھولوں کی طرح کھل اٹھا سبحان اللہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ کس کا مانگا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کون فاطمہ؟

وہ کملی اوڑھنے والے مجسم نور کی بیٹی
وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ خواہر ام کلثوم و رقیہ اور زینب کی
وہ سب بہنوں سے چھوٹی اس لئے نور نظر سب کی
وہ قاسم کی بہن وہ طیّب و طاہر کی ماں جائی
جو ماں کی گود میں اتمام نعمت کی طرح آئی

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ مانگا تو میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا ابھی تم میرے پاس نہیں آئے تھے تیرے آنے سے پہلے جبریل میکائیل عزرائیل اور اسرافیل یہ چاروں فرشتے میرے پاس آئے تھے ہر فرشتہ کے ساتھ ایک ایک ہزار فرشتہ بھی تھا ہر فرشتہ کے پاس ایک ایک جنتی ٹرے بھی تھا جو جنتی رومال سے ڈھکا ہوا تھا ان چاروں نے فرشتوں کی جماعت میں مجھے سلام کیا پھر جبریل نے کہا آقا اللہ تعالیٰ سلام دیتا ہے اور ساتھ ہی فرماتا ہے میرے حبیب میں نے تیری بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا ہے یہ جنتی طشت ہیں جنتی ٹرے ہیں اس میں جنتی جوڑے ہیں اور جنتی پھل ہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہم تحفے لے کر آئے ہیں۔ سرکار نے فرمایا جبریل تیری بڑی مہربانی یہ چیزیں واپس لے جا اور خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کرنا مولا کریم یہ جنتی چیزیں جنت میں ہی سوٹ کریں گی یہ جنتی لباس جنتی خوراک جنت میں ہی مزا دے گی لہٰذا یہ جنت میں جا کر استعمال کریں گے پھر سرکار نے فرمایا جبریل عرض کی جی میرے آقا فرمایا یار یہ تو بتا آسمانوں میں میری بیٹی کا نکاح کیسے ہوا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا جب نکاح کا وقت آیا تو خالق کائنات نے جنت کے پہرے دار کو فرمایا کہ اے جنت کے رکھوالے جنتی دروازے کھول دے پھر خالق کائنات نے جہنم کے پہرے دار کو فرمایا اے جہنم کے رکھوالے جہنم کے دروازے بند کر دے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے عرش کو سجاد و کرسی کو مزین کر دو طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کو بھی خوب آراستہ کر دو جنت کو بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوب سجادو جب سب تیاری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے تمام حوروں کو غلمان جنت کو حکم فرمایا کہ جنتی درخت طوبی کے پاس جمع ہو جاؤ جب سب جمع ہو گئے تو خالق کائنات نے ایسی پیاری ہوا چلائی کہ ہر طرف عنبر کستوری اور مشک کی خوشبوئیں آنے لگیں جنتی پرندے خوشی میں نغمے گانے لگے ساری نوری مخلوق وجد میں آ گئی عجیب کیفیت اور سرور پیدا ہو گیا پھر خالق کائنات نے ہیروں اور جواہرات کی بارش برسانا شروع کر دی فرشتوں نے عرض کی اے خالق کائنات یہ آج کس کی خوشی میں جشن منایا جارہا ہے تو خالق کائنات نے فرمایا اے میرے فرشتو یہ جشن یہ میرے کمال کی رحمت کی بارش علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے سلسلے میں تم پر برسائی جارہی ہے۔ سبحان اللہ

حضرات! جب جبریل نے یہ واقعہ سنایا تو میرے آقا خالق کائنات کا شکر کرنے لگے کہ اے خالق کائنات تیرا شکر ہے کہ تو نے میری بیٹی کی اتنی عزت افزائی فرمائی ہے حضرت جبریل نے عرض کی آقا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیسے کیا ہے؟ فرمایا جبریل کیسے کیا ہے؟ عرض کی آقا آپ کی طرف سے خود خالق کائنات وکیل بنا تھا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے وکیل بنایا تھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قبول کیا پھر خالق کائنات نے خود نکاح پڑھایا تھا آسمانوں پر نکاح خالق کائنات نے پڑھایا ہے اب زمین پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ پڑھا دیجئے۔ (جامع المعجزات صفحہ ۲۴۵، ۲۴۷)

حضرات! ذرا توجہ کرو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھانے والا خود خالق کائنات ہے اور بیٹی کس کی ہے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سبحان اللہ میرے دوستو! شریعت کا یہ قانون ہے کہ جب رشتہ ہوتا ہے تو لڑکے والے لڑکی کے والد سے رشتہ مانگتے ہیں اہل محبت کہتے ہیں اہل ذوق کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا جبریل عرض کی رب جلیل فرمایا میں یار کی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کرنے لگا ہوں اجازت کی ضرورت تو نہیں کیونکہ میں خالق ہوں وہ مخلوق ہے میں پیدا کرنے والا ہوں وہ پیدا ہونے والا ہے میں مالک ہوں وہ مملوک ہے میں رازق ہوں وہ مرزوق ہے وہ میری رضا میں راضی ہے لیکن محبت کا پیار کا دستور ہے کہ پہلے یار سے اجازت لی جائے جبریل جا میرے یار سے نکاح کی اجازت لے آ۔ حضرت جبریل آ گئے عرض کی آقا آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ چاہیے میرے آقا نے فرمایا کون مانگ رہا ہے؟ عرض کی خدا عزوجل مانگ رہا ہے فرمایا کس کے لئے مانگ رہا ہے عرض کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے میرے آقا نے فرمایا جبریل جا جا کے رب سے کہہ دے مولا کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تیری ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بابا بھی تیرا ہے ہم کون ہیں اعتراض کرنے والے جہاں چاہے کردے ہم تیری رضا میں راضی ہیں۔ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ابھی جبریل آسمان تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ تو نے دروازہ کھٹکھٹایا جا تمہیں میں نے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ دے دیا ہے اب نکاح کی تیاری کرو تھوڑی دیر کے بعد میں بھی مسجد میں آ رہا ہوں سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے تیرے نکاح کا اعلان ہوگا۔

حضرات! جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی زبان سے سنا کہ سرکار نے رشتہ کی ہاں کر دی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی۔ خوشی ہوتی بھی کیوں نا خاتون جنت تمام جنتی عورتوں کی سردار جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آنے والی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ خوشخبری سن کر جب باہر نکلے تو پھر کیا ہوا شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ علی بن عیسیٰ کشف الغمہ کے اندر مرزا محمد تقی ناسخ التواریخ کے اندر کہتے ہیں کہ فَاسْتَقْبَلَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے فَقَالَا مَا وَرَآءَ كَ تو ان دونوں نے پوچھا بھائی علی رضی اللہ عنہ سناؤ کیا خبر لائے ہو سرکار نے کیا جواب دیا ہے انکار ہوا ہے یا اقرار؟ ہاں ہوئی کہ نہیں؟ رشتہ ملا ہے یا خالی ہاتھ آئے ہو تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا اے ابوبکر اے عمر رضی اللہ عنہ سرکار نے مجھے بیٹی کا رشتہ دینے کا وعدہ فرمالیا ہے اور مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خود پڑھا بھی دیا ہے اور سرکار نے مجھے مسجد میں جانے کا حکم دیا ہے تھوڑی دیر کے بعد سرکار خود بھی مسجد نبوی میں تشریف لا رہے ہیں شیعہ عالم علامہ علی بن عیسیٰ لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فَفَرِحَا بِذٰلِكَ فَرَحًا شَدِيْدًا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر دونوں کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی پھر کیا ہوا وَرَجَعَا مَعِيَ اِلَى الْمَسْجِدِ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں میرے ساتھ مسجد میں تشریف لے آئے سبحان اللہ مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھے رہے مولا علی رضی اللہ عنہ کو مبارک بادیاں دیتے رہے پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر تشریف لے آئے کہ ابھی نکاح میں دیر ہے گھر سے ہو کے آجاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھ کر سرکار کا انتظار کرنے لگے گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد سرکار بھی مسجد میں تشریف لے آئے چند صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو مسجد میں بیٹھے تھے انہوں نے سرکار کا استقبال کیا میرے آقا آکر بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد حضرت جبریل بھی تشریف لے آئے عرض کی آقا اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دیجئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی مسجد میں موجود تھا میرے آقا نے فرمایا انس رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی جی آقا فرمایا فَانْطَلِقْ فَادْعُ لِيْ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ عمر رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ اور فلاں فلاں انصاری کو بلا لاؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ شریف میں گیا سب کو بلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر لے آیا میرے آقا نے خطبہ پڑھا پھر کیا ہوا ثُمَّ اِنِّی اُشْهِدُكُمْ اَنِّی قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ میرے آقا نے فرمایا اے ابوبکر اے عمر رضی اللہ عنہ اے عثمان رضی اللہ عنہ اے طلحہ رضی اللہ عنہ اے زبیر رضی اللہ عنہ اے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا تم سب گواہ ہو جاؤ میں نے تمہارے سامنے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے چار سو مثقال چاندی (ڈیڑھ سو تولہ چاندی) حق مہر کے عوض کر دی۔

(کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۳۴۰ بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۶۰ جلاء العیون صفحہ ۱۲۵)

حضرات! جب نکاح ہو گیا تو چند دنوں کے بعد رخصتی کا وقت آ گیا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا فرمایا یہ چند روپے لے جاؤ اور اپنی مرضی سے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز خرید کر لاؤ تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی کی جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے آقا میں حاضر ہوں سرکار نے مٹھی بھر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں درہم دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے گنے تو وہ ۶۳ درہم تھے میں لے کر چلنے لگا تو سرکار نے فرمایا: سلمان نے عرض کی جی آقا بلال جی آقا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار چلے جاؤ یہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز خریدے گا تم اٹھا اٹھا کر گھر پہنچاتے جانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بازار تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک مصری بچھونا ایک چمڑے کا گدا ایک چمڑے کی رضائی ایک خیبری چادر پانی کا ایک مشکیزہ ایک کوزہ ایک گھڑا وضو کے لئے ایک برتن صوف کا ایک باریک کپڑا ایک قمیص ایک اوڑھنی ایک چارپائی ایک لکڑی کا پیالہ خریدا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ سامان میں نے اٹھالیا اور کچھ سامان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا کچھ سامان حضرت سلمان نے اٹھالیا ہم سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جلاء العیون صفحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۶مناقب لاخطب خوارزم صفحہ ۲۵۲ ادھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت سلمان جہیز کا سامان اکٹھا کر رہے ہیں ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کی تیاری میں مصروف ہیں حضرت نشھا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے مدینہ شریف کی وادی بطحا سے بہترین مٹی منگوائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مکان کو جس میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رخصت ہوکر جانا تھا خوب اچھی طرح لیپائی کی پھر اُس میں چارپائیاں بچھائیں پھر کھانے پینے کا سامان گھر میں رکھا میٹھے پانی کا انتظام کیا کپڑے لٹکانے کے لئے کیل ٹھونکے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محبت سے پیار سے رخصت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے بہترین شادی کسی کی نہیں دیکھی ابن ماجہ شریف کتاب النکاح باب الولیمہ۔

(تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۶ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۴۹، ۶۱ معارج النبوت جلد۳ صفحہ ۵۰، ۵۵ رحماء بینھم جلد۲ صفحہ ۱۹۱، ۱۹۵)

حضرات! ان تمام واقعات کو پڑھنے کے بعد اگر ایمان داری سے سوچا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سرکار کی آل سے بڑی محبت بڑا پیار تھا اگر محبت نہ ہوتی پیار نہ ہوتا سرکار کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح بڑھ چڑھ کر نبی ﷺ کی بیٹی سے پیار نہ کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کو آباد کرنے کی کوشش نہ کرتے گھر وہی آباد کرتے ہیں جن کے سینوں میں محبت ہوتی ہے پیار ہوتا ہے۔

شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ اپنی کتاب کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۲۴۳ پر لکھتے ہیں کہ جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر پہنچی کہ ابوسفیان دس ہزار کا لشکر لے کر آ رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مدینہ شریف کا گھیراؤ کر کے مدینہ شریف پر حملہ کر دیا جائے تو سرکار نے بھی اس کا راستہ روکنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے اپنے تین ہزار سپاہیوں کو ساتھ لیا اور سرکار مدینہ شریف سے باہر تشریف لے آئے مدینہ شریف کی حفاظت کے لئے میرے آقا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر خندقیں کھودنی شروع کر دیں تا کہ دشمن اس جگہ سے آگے نہ بڑھ سکے ادھر سے کافروں کی فوجیں بھی آ گئیں ادھر میرے آقا بھی اپنے غلاموں کو لے کر لڑائی کے لئے تیار ہیں کافروں میں بڑے بڑے بہادر اور جنگجو موجود ہیں جن کی بہادری اور قوت کو سارا عرب تسلیم کرتا ہے کافروں میں ایک بہادر پہلوان تھا جس کا نام تھا عمرو بن عبدود یہ بہت بڑا لڑاکا اور جنگ جو تھا یہ اکیلا ایک ہزار آدمی سے لڑ سکتا تھا۔

حضرات! آپ اندازہ کریں یہ کتنا قوی ہوگا اس کا جسم کتنا چوڑا ہوگا اور کتنا لمبا ہوگا جب عمرو گھوڑے پر بیٹھتا تھا تو اس کے وزن سے گھوڑا دب جاتا تھا یہ بے ایمان گھوڑے پر سوار ہوا اور سرکار کی فوج کے سامنے آنے کے لئے راستہ تلاش کرنے لگا لیکن خندق کی وجہ سے آگے نہ آ سکا پھرتے پھرتے ایک جگہ خندق کم چوڑی تھی اس نے گھوڑے کو دوڑایا تو گھوڑا بھاگ کر خندق عبور کر گیا اب وہ سرکار کی فوج کے سامنے آ گیا جب سامنے آیا تو مغروری اور تکبر میں آ کر کہنے لگا ھَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ میں تیری خندق عبور کر کے تیرے سامنے آ گیا ہوں ہے کوئی تیرا غلام جو میرے ساتھ مقابلہ کرے؟ اگر ہے تو بھیج تا کہ پتہ چل جائے کہ تیرے غلاموں میں کتنی قوت ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس بے ایمان کے یہ مغرورانہ الفاظ سنے تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا میرے غلامو! ہے کوئی تم میں سے جو اس بے ایمان کو تکبر کا مزا چکھائے۔ سرکار کی بات سن کر تین ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی صحابی نہیں اٹھا کیونکہ ہر صحابی کو پتہ تھا یہ بے ایمان ایک بندے کے قابو میں نہیں آئے گا جب سارے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوئے تو مولا علی شیر خدا اٹھ کے کھڑے ہو گئے عرض کی اَنَا اُبَارِزُہٗ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر اجازت ہو تو اس مغرور کا میں مقابلہ کرتا ہوں میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ تم بیٹھ جاؤ یہ عمرو بن عبدود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے کیونکہ رب کے ماہی کا حکم تھا کیسے ٹال سکتے تھے عمرو نے پھر للکارا صرف للکارا ہی نہیں بلکہ طنز بھی کرنے لگا کہ مسلمانوں تمہاری عزت کدھر گئی تم تو کہتے ہو کہ کافروں سے لڑنا بڑا ثواب ہے بندہ بچ جائے تو غازی مر جائے تو شہید اور شہید کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں آؤ اب میرا مقابلہ کرو اگر بچ گئے ثواب ملے گا اگر مر گئے جنت ملے گی کیوں خاموش ہو میرا جواب دو؟ سرکار نے پھر نظر اٹھائی فرمایا میرے غلامو! چپ کیوں ہو ہے کوئی تم میں سے جو اس بے ایمان کی زبان کو خاموش کرے لیکن کسی کی طرف سے جواب نہیں آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہو گئے عرض کی اگر اجازت دیں میں جا کر اس بے ایمان کا غرور خاک میں نہ ملا دوں؟ میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ یہ عمرو بن عبدود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا اگر یہ عمرو بن عبدود ہے تو میں بھی آپ کا غلام علی ہوں میں بھی حیدر کرار ہوں سرکار آپ اجازت تو دیں اگر آپ کی دعا کے صدقے آپ کی نگاہ کرم کے توسل سے اس کی لاش کو مدینے کی زمین پر نہ تڑپاؤں تو مجھے علی رضی اللہ عنہ نہ کہنا میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا اچھا یہ بات ہے تو یَا عَلِیُّ اُدْنُ اے علی رضی اللہ عنہ میرے قریب آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب ہوئے سرکار کے قدموں کو چوما ہاتھوں کو بوسہ دیا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومی پھر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک سے عمامہ شریف اتارا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ دیا پھر زرہ پہنائی پھر اپنی تلوار جس کا نام تھا ذوالفقار وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی پھر فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ جاؤ اس کافر کو میں نے تمہارے حوالے کیا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا سبحان اللہ پھر میرے آقا نے اپنے گورے گورے یداللہ والے ہاتھوں کو اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے رب کائنات بدر کے دن تو عبیدہ بن حارث کو اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس بلالیا اُحد کے میدان میں میرے پیارے چچا امیر حمزہ کو تو نے اپنے پاس بلالیا اب یہ علی رضی اللہ عنہ ہے یہ تیرا بندہ ہے میرے چچا کا بیٹا ہے میرا بھائی ہے اب میں اس کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اس کی مدد فرما اسے مرنے نہ دینا اس کی آپ حفاظت کرنا جیسے جا رہا ہے ویسے ہی اس کو صحیح سلامت واپس میرے پاس لے کر آنا سبحان اللہ جس کی سلامتی کے لئے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا مانگے پھر اسے کوئی تکلیف پہنچا سکتا ہے۔؟ اسے کوئی مار سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں اب مولا علی رضی اللہ عنہ چلنے لگے میدان خندق میں جانے لگے تو آخری بار سرکار سے اجازت لی اور چل پڑے محمد حفیظ جالندھری مرحوم فرماتے ہیں کہ

کی تعظیم جھک کر اور ھادی کی رضا لے کر
چلا میداں میں شیرا خدا نام خدا لے کر
نہ سینے پر زرہ تھی اور نہ سر پر خود پہنا تھا
فقط تلوار تھی تلوار ہی مردوں کا گہنا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب میدان کی طرف چلے تو پیدل کیونکہ سواری کے لئے گھوڑا نہیں ادھر عمرو بن عبدود کے پاس گھوڑا ہے جس پر وہ سوار ہے سر سے لے کر پیروں تک لوہے کے لباس میں ملبوس ہے دو تلواریں پاس ہیں نیزہ بھی ساتھ ہے مکمل اسلحہ سے لیس ہے مگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی گھوڑا نہیں کوئی لوہے کا لباس نہیں کوئی خود نہیں کوئی نیزہ نہیں صرف ایک تلوار یا کملی والے کی نگاہ پاک ہے جب مولا علی رضی اللہ عنہ میدان میں آئے تو عمرو نے کہا آؤ نوجوان تو کون ہے؟ تیرا نام کیا ہے؟ تیرے والد کا نام کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بعد میں تعارف کراؤں گا پہلے تو اپنا تعارف کرا کیونکہ مقابلہ کے لئے بلایا تو نے ہے اس نے کہا کہ

پکارا جان جاؤ عمرو بن عبدود میں ہوں
ذرا پہچان جاؤ اور کوئی ہے کہ خود میں ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزار سوار کا ایک شہسوار بے بدل ہوں میں
مسلمانو سمجھ جاؤ کہ پیغام اجل ہوں میں

عمرو بن عبدود نے بڑے ہی تکبرانہ انداز میں جواب دیا کہ اُو نوجوان مجھے معمولی سپاہی نہ سمجھنا میں عمرو ہوں میرے والد کا نام عبدود ہے ساری دنیا جانتی ہے میں اکیلا ایک ہزار آدمی سے لڑ سکتا ہوں اب بتا تو کون ہے؟ تیرا تعارف کیا ہے؟ تیری پہچان کیا ہے؟ تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ

یہ سنتے ہی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دی صدا میں ہوں
فدا کار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نام خدا میں ہوں
کہا مجھ کو علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اک بندہ خدا کا ہوں
میرا اتنا ہی دعویٰ ہے کہ خادم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے جب اپنا تعارف کرایا تو عمرو کہنے لگا اچھا علی رضی اللہ عنہ تم ہو؟ تم ہی ابوطالب کے بیٹے ہو؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں ہی علی رضی اللہ عنہ ہوں میں ہی ابوطالب کا بیٹا ہوں۔ عمرو کہنے لگا بیٹا تیرا باپ میرا بڑا یار تھا میرا اور اس کا بڑا پیار تھا میں نہیں چاہتا کہ اپنے یار کے بیٹے سے لڑوں جا واپس چلا جا تو تو میرے دوست کا بیٹا ہے دوسرا تو کل کا بچہ ہے نا تجربہ کار ہے لڑائی میں مزہ نہیں آئے گا۔

کہا تو ہے ابوطالب کا بیٹا جانتا ہوں میں
بزرگوں کا بھی تیرے مرتبہ پہچانتا ہوں میں
تیری ناتجربہ کاری ہے میرے سامنے اڑنا
پلٹ جا اے علی رضی اللہ عنہ تجھ سے نہیں میں چاہتا لڑنا

جب عمرو نے یہ بات کہی تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلا جاتا ہوں لیکن کسی بات پر عمرو نے کون سی بات پر جائے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ تیرا قول ہے تیرا کہنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مجھ سے تین سوال کرے تین باتوں کی درخواست کرے تو ان میں سے ایک ضروری مان لیتا ہے؟ عمرو نے کہا بالکل صحیح سنا ہے آپ نے فرمایا پھر میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے نبی کا کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جا عمرو نے کہا یہ نہیں ہوسکتا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا اگر مسلمان نہیں ہوتا تو میدان چھوڑ کے واپس چلا جا؟ عمرو نے کہا اگر میں میدان چھوڑ کر واپس چلا گیا تو عرب کی عورتیں مجھے طعنہ ماریں گی کہ دیکھو بڑا بہادر بنا پھرتا ہے لڑائی کے میدان سے بھاگ گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو مسلمان بھی نہیں ہوتا میدان چھوڑ کر جا بھی نہیں سکتا تو پھر آ علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کر عمرو نے تکبر سے غرور سے ہنسنا شروع کر دیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمرو ہنستا کیوں ہے؟ عمرو کہنے لگا علی مجھے یہ امید نہ تھی کہ اس آسمان کے نیچے کوئی مجھے بھی کہے گا کہ لڑائی کے لئے تیار ہو جا؟ عمرو نے کہا علی اب بھی وقت ہے واپس چلے جاؤ میں نہیں چاہتا کہ تیرا خون میرے ہاتھوں سے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا کر فرمایا عمرو میں تو ارادہ کر کے آیا ہوں اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تیری گردن کاٹ کے جاؤں گا عمرو نے جب یہ بات سنی تو غصے میں لال پیلا ہو گیا گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور آتے ہی مولا علی رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کرنے شروع کر دیئے مولا علی رضی اللہ عنہ تلوار کے واروں کو بچاتے رہے آخرکار اس نے ایسا وار کیا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ٹوٹ گئی تلوار مولا علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر آ لگی جس سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو معمولی زخم آ گیا ادھر عمرو کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہو رہی ادھر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ مَعَ الْکُفْرِ کُلِّہٖ لوگو! دیکھو آج مکمل ایمان علی مکمل کفر عمرو بن عبدود سے لڑ رہا ہے ادھر میرے آقا نے یہ فرمایا ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے فرمایا عمرو اب تک تو وار کرتا رہا ہے میں برداشت کرتا رہا ہوں اب علی رضی اللہ عنہ کا وار آ رہا ہے خیال کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے ذوالفقار حیدری سے ایسا وار کیا کہ عمرو کے سر پر لگا سر پر لوہے کی ٹوپی لوہے کی خود کے دو ٹکڑے ہو گئے پر تلوار سر پر پہنچی سر کے دو ٹکڑے پھر لباس پر آئی لوہے کے لباس کے دو ٹکڑے جب عمرو کے دو ٹکڑے ہوئے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے میدان خندق میں بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی شان میں نعرہ بلند کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نعرہ بلند کیا تو میرے آقا نے فرمایا لوگو مبارک ہو میرے علی رضی اللہ عنہ نے کفر اور غرور کے پیکر عمرو کو قتل کر دیا ہے۔

آؤ بتاؤں میں تمہیں شان حیدر
اس جہان سے اونچا ہے جہان حیدر
آج بھی جنگ میں اعزاز کمال جرأت
مرد میدان کو ملتا ہے نشان حیدر

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے عمرو کو قتل کیا تو عمرو کے ساتھیوں ضرار بن خطاب نوفل بن عبداللہ ہبیرہ بن کعب' عکرمہ بن ابوجہل نے مل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے ایسی جرأت کا مظاہرہ کیا کہ وہ بھی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے جب ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے سنا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا ہے تو اُن کے حوصلے پست ہو گئے۔

نبی ہے بادشاہ تو وزیر علی رضی اللہ عنہ ہے
ہر جنگ میں بھی اللہ کی شمشیر علی رضی اللہ عنہ ہے
دنیا میں مانتا ہوں کہ میں گناہگار ہوں
پر کیا خوف حشر کا کہ دستگیر علی رضی اللہ عنہ ہے

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے میدان خندق کو فتح فرمایا عمرو کو جہنم رسید کر لیا کئی کافروں کو واصل فی النار کر لیا تو اب مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کی بارگاہ میں تشریف لائے سرکار نے سینے سے لگا لیا فرمایا علی رضی اللہ عنہ عمرو سے لڑتے وقت کوئی خوف کوئی ڈر تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محسوس نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا آپ کی دعاؤں کے صدقے کسی قسم کا خوف ڈر محسوس نہیں ہوا یہ تو عمرو بن عبدود تھا سوہنا مجھے تیری عزت اور پیار کی قسم ہے لَوْ كَانَ كُلُّ اَهْلِ الْعَرَبِ فِیْ جَانِبٍ وَاَنَا فِیْ جَانِبِ الْاٰخِرِ لَقَدَرْتُ عَلَيْهِمْ ۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ جلد ۳۰۱) اگر میدان خندق میں تمام عرب کے لوگ ایک طرف ہوتے تو میں پھر بھی تیری دعا کے صدقے ان پر غالب آجاتا۔ کیوں نہ غالب آتے جس کو دیکھ کر رب عزوجل کے فرشتے کہیں کہ

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے عمرو کو قتل کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا تو اس حوالے سے علامہ علی بن عیسیٰ شیعہ عالم کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کامیابی پر بہت ہی خوشی ہوئی پھر کیا ہوا علامہ علی لکھتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ میدان خندق سے واپس تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوشی میں مسرت میں استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَقَبَّلَا رَاْسَ عَلِیٍّ دونوں نے اٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر کو چومنا شروع کر دیا بوسے لینے شروع کر دیئے مبارکیں دینی شروع کر دیں (نورالابصار جلد ا صفحہ ۳۰۹، ۳۱۲ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میدان خندق میں کامیابی ملتی ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان نہیں ہوتے حسد نہیں کرتے کہ ہائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کامیابی کیوں ملی کیوں مقام ملا بلکہ شیعہ عالم کہتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوتے ہیں کہ شکر ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر ہمارا بھائی علی رضی اللہ عنہ میدان سے کامیاب لوٹا ہے تبھی تو اٹھ کر بوسے لیتے ہیں گلے ملتے ہیں مبارکیں دیتے ہیں دوستو اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دشمن ہوتے تو انہیں خوشیاں نہ ہوتیں انہیں مسرت نہ ہوتی پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھائی بھائی تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرات! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جب وفات ہوئی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے تو آپ نے ایک مجلس شوریٰ بنائی تاکہ اُس کے مشورے سے حکومت کا نظام چلایا جائے اس مجلس شوریٰ میں کون کون لوگ چنے گئے یہ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ احمد بن یعقوب بن جعفر العباسی کی زبانی سنیئے جو انہوں نے تاریخ یعقوبی جلد۲ صفحہ ۱۳۸ پر درج کیا وَکَانَ مَنْ یُّؤْخَذُ عَنْہُ الْفِقْہُ فِیْ اَیَّامِ اَبِیْ بَکْرٍ علامہ احمد بن یعقوب کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں فقہی مسائل میں جن حضرات سے مشورہ لیا جاتا تھا وہ یہ حضرات تھے کون سے عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَمَعَاذَ بْنَ الْجَبَلِ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حضرت علی ابن ابی طالب' حضرت عمر بن خطاب' حضرت معاذ ابن جبل' حضرت ابی ابن کعب' حضرت زید بن ثابت' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین (تحفہ جعفریہ جلد۴ صفحہ ۲۱۷' ۲۱۸)

حضرات! شیعہ عالم کی تحریر سے پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مشیروں میں سے ایک مشیر تھے مشیر ہی نہیں بلکہ خلفاء ثلاثہ کے دور میں مفتی اعظم اور چیف جسٹس کے عہدے پر فائز تھے جب بھی کوئی فیصلہ آتا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' مولا علی رضی اللہ عنہ سے فیصلے کرواتے کسی بندے نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو چیف جسٹس کیوں بنایا ہے؟ اور کوئی اس قابل نہیں تھا تو سنیئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب دیا شیعہ حضرات کے مایہ ناز مجتہد علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب امالی جلد ا صفحہ ۲۵۶ میں لکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قَالَ عُمَرُ عَلِيٌّ اَقْضَانَا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چیف جسٹس کا عہدہ اس لیے دیا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اور بڑے قاضی ہیں۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں دو دیہاتی دو پینڈو دو اعرابی لڑائی کر کے جھگڑا کر کے فیصلہ بارگاہ فاروقی سے کرانے کے لئے حاضر ہوئے۔ دونوں نے عرض کی حضور ہمارے درمیان فلاں مسئلے پر جھگڑا ہو گیا ہے اختلاف ہو گیا مہربانی کیجئے ہمارا فیصلہ فرما دیجئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس ہی مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوالحسن ان کی بات سن کر فیصلہ فرما دیجئے مولا علی رضی اللہ عنہ جب فیصلہ کرنے لگے تو ان دونوں میں سے ایک دیہاتی ایک اعرابی کہنے لگا یہ کون ہے ہمارے درمیان فیصلہ کرنے والا میں اس سے فیصلہ نہیں کراتا امیر المومنین فیصلہ آپ فرمائیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب اس اعرابی کی بے ادب گفتگو سنی تو جلال میں آگئے غصہ میں آگئے اٹھ کر اس کا گریبان پکڑ لیا اور گریبان پکڑ کر فرمایا وَيْحَكَ مَا تَدْرِیْ مَنْ هٰذَا اوئے تیرا بیڑا اغرق تو نہیں جانتا یہ کون ہے؟ عرض کی نہیں فرمایا هٰذَا مَوْلَایَ وَمَوْلَا كُلِّ مُؤْمِنٍ یہ میرا بھی مولا ہے اور کائنات کے ہر مومن کا مولا ہے وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ جو میرے علی رضی اللہ عنہ کو مولا نہیں مانتا وہ مومن ہی نہیں سبحان اللہ (صواعق المحرقہ ۱۷۷؛ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۶۸) ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کسی آدمی سے اختلاف ہو گیا اختلاف ایسا ہوا کہ فیصلہ نہیں ہو رہا تھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی لڑتے کیوں ہو آؤ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرا لیتے ہیں وہ سامنے ہی بیٹھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات سن کر وہ بندہ کہنے لگا فَقَالَ الرَّجُلُ هٰذَا الْاَبْطَنُ وہ بطور مذاق کہنے لگا یہ بڑے پیٹ والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیٹ ذرا بڑا تھا تو وہ طنز کر کے بولا یہ بڑے پیٹ والا ہمارا فیصلہ کرے گا جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی فَنَهَضَ عُمَرُ عَنْ مَجْلِسِهٖ تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے غصہ میں آ گئے وَاَخَذَ بِتَلْبِيْبِهٖ اور اٹھ کر اس کا گریبان پکڑ لیا حَتّٰی شَالَهٗ مِنَ الْاَرْضِ پھر گریبان سے پکڑ کر اٹھا کر زمین پر دے مارا پھر سینے پر چڑھ کر فرمایا: اَتَدْرِيْ مَنْ صَغَّرْتَ او بدنصیب تو نہیں جانتا تو کس ہستی پر طنز کر رہا ہے کس کا مذاق اڑا رہا ہے

مَوْلَایَ وَمَوْلَا كُلِّ مُسْلِمٍ یہ میرے بھی مولا ہیں اور دنیا کے ہر مسلمان کے مولا ہیں۔ جو بندہ اپنے مولا اپنے سردار پر طنز کرے اس کا مذاق اڑائے اس پر ہٹ کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا (الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ آل رسول جلد ا صفحہ ۳۹۴)

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاہُ

تے سن پیر علی رضی اللہ عنہ داشان جیدا میں مولا اودا حیدر رضی اللہ عنہ مولا تے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دا ایہہ فرمان

میں علم دا شہر آں اودا علی رضی اللہ عنہ دروازہ تے متاں سمجھیں غلط بیان
افقر جیہڑا دشمن پیر علی رضی اللہ عنہ دا تے انہوں سمجھو پکا بے ایمان

حضرات! پتہ چلا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں لیکن محبت پیار دیکھو فیصلہ آپ نہیں کرتے بلکہ سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ بھائی علی رضی اللہ عنہ تم فیصلہ کرو۔

حضرات! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی ہوتی عداوت ہوتی تو کبھی آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورے نہ کرتے فیصلہ نہ کرواتے فیصلہ اُسی سے کرایا جاتا ہے جس پر اعتبار ہو جس پر اعتماد ہو جو محبوب ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے

شیعہ حضرات کی معتبر حدیث کی کتاب فروع کافی جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ میں علامہ محمد بن یعقوب کلینی رازی کہتے ہیں شیعہ حضرات کی ہی مستند کتاب الاستبصار جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ پر علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی تحریر کرتے ہیں کہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وُجِدَ رَجُلٌ مَّعَ رَجُلٍ فِیْ اَمَارَۃِ عُمَرَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت۔ آپ کے دورِ خلافت میں ایک مرد نے دوسرے مرد سے برائی کی ایک بندے نے دوسرے بندے سے بدفعلی کی جب بدفعلی کر رہے تھے کچھ لوگوں نے برائی کرتے دیکھ لیا تو لوگوں نے ان دونوں کو پکڑ لیا کہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلتے ہیں جو فیصلہ ہوا وہیں ہوگا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دونوں کو لے کر چلنے لگے تو ان میں سے ایک کسی طرح چھڑوا کر بھاگ گیا لوگوں نے بڑا تلاش کیا کہیں چھپ گیا دوسرے کو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ حضور یہ بندہ فلاں بندے سے یہ مرد فلاں لڑکے سے برائی کر رہا تھا۔ ہم نے دونوں کو پکڑ لیا تھا لیکن وہ کسی طرح چھڑوا کر بھاگ گیا ہے اس کو ہم آپ کی خدمت میں لائے ہیں اب آپ جانیں یہ جانے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ برائی کی ہے عرض کی حضور غلطی ہوگئی ہے فرمایا اچھا تو غلطی پر سزا بھی تو ہوتی ہے بندہ اچھا کام کرے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دیتا ہے انعام عطا فرماتا ہے کرم فرماتا ہے اگر نافرمانی کرے گناہ کرے تو پھر اسے سزا بھی ملتی ہے بدلہ بھی ملتا ہے تم نے غلطی کا اعتراف کیا ہے اب سزا بھی ضرور ملے گی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ سے پوچھا کہ آپ حضرات فرمائیں کہ اس کو کیا سزا ملنی چاہئے؟ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَقَالَ ھٰذَا اِصْنَعْ کَذَا وَقَالَ ھٰذَا اِصْنَعْ کَذَا کہ ہر بندے کی ہر مجلس شوری کے رکن کی تجویز مختلف تھی کوئی کہتا اسے یہ سزا ملنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہیے کوئی کہتا اسے یہ سزا ملنی چاہیے جب مختلف تجاویز سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپ مطمئن نہیں ہوئے آپ کے پاس ہی سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے جو ابھی خاموش تھے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مَاتَقُوْلُ یَا اَبَا الْحَسَنْ یا علی اے ابوالحسن آپ کیوں خاموش ہیں آپ بتائیں اسے کیا سزا ملنی چاہیے؟ سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فرمایا میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اِضْرِبْ عُنُقَهٗ اس بدکردار کی گردن ہی اڑا دو یہ زندہ رہنے کے قابل ہی نہیں۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا یا علی آپ نے صحیح فیصلہ فرمایا ہے اس کی یہی سزا ہونی چاہیے پھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کو قتل کردیا جائے اس کی گردن قلم کردو جلاد نے فوراً حکم پر عمل کیا جب وہ قتل ہوگیا اس کے رشتے دار لاش اٹھانے لگے تاکہ اسے کفن دے کے جنازہ پڑھ کے دفن کریں تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین اس کی لاش کو اٹھنے نہ دیا جائے؟ فرمایا کیوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین اس کی سزا ابھی باقی ہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کون سی سزا باقی ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو دفن نہیں کرنا اس نے ایک لڑکے سے زنا کرکے اللہ تعالیٰ کے غصے کو للکارا ہے یہ دفن ہونے کے قابل ہی نہیں بلکہ اس کو آگ میں جلا کر راکھ کردیا جائے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَدَعَا عُمَرُ بِحَطَبٍ سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے لکڑیاں منگوائیں فرمایا ان کو جلاؤ جب وہ خوب جلنے لگی تو فَاَمَرَ بِهٖ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے آگ میں جلا دیا گیا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

شیعہ حضرات کے معتبر عالم دین علامہ محمد بن علی بن شہر آشوب اپنی معتبر کتاب مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ شیعہ حضرات کے ہی بہت بڑے مجتہد علامہ محمد بن یعقوب اپنی کتاب فروع کافی جلد ۷ صفحہ ۲۱۶ میں تحریر کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایک آدمی تھے قدامہ بن مظعون انہوں نے ایک مرتبہ شراب پی لی لوگوں نے دیکھ لیا لوگ پکڑ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے آئے عرض کی امیر المومنین قدامہ نے شراب پی ہے اور یہ آپ کی خدمت میں موجود ہیں فیصلہ فرمایئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خود فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یا علی قدامہ نے شراب پی ہے اس کی کیا سزا ہے؟ تو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ قدامہ کو اسی کوڑے لگائے جائیں تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اسی کوڑے لگانے کا حکم دیا (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سنے فیصلے سنے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لَا اَبْقَانِیَ اللّٰهُ بَعْدَكَ يَا عَلِیُّ اے علی رضی اللہ عنہ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے ہوتے ہوئے زندہ رکھے اگر آپ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے مناقب ابن شہر آشوب جلد۲ صفحہ ۳۶۰ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ فَقَالَ عُمَرُ لَا عِشْتُ فِیْ اُمَّةٍ لَّسْتَ فِيْهَا يَا اَبَا الْحَسَنْ امالی طوسی جلد۲ صفحہ ۱۹۲ اے علی میں ایسے لوگوں میں ایسی امت میں رہنا گوارا ہی نہیں کرتا جن میں اے علی رضی اللہ عنہ اے ابوالحسن آپ نہ ہوں۔ سبحان اللہ

(تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱)

حضرات! کیا پیار ہے کیا محبت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان میاں ایک سگا بھائی بھی سگے بھائی کے لئے ایسے حسین خیالات ایسے پیارے تصورات نہیں رکھتا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے خیالات رکھتے تھے مگر افسوس شیعہ حضرات بجائے تعریف کرنے کے آگے سے پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے یہ فیصلے اس لئے کراتے تھے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں فیصلے کرنے کی اہلیت نہیں علم نہیں تھا صلاحیت نہیں تھی۔

حضرات! یہ بھی بڑا ظلم ہے یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کرنے کی صلایت نہیں تھی شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب تلخیص الشاقی صفحہ ۲۴۷ پر لکھتے ہیں کہ اِنَّ الْحَقَّ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ لوگو! سن لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر ہمیشہ حق ہی بولتا ہے وَاِنَّ مَلَکًا یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِہٖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بولتے ہیں زبان عمر کی ہوتی ہے بولنے والا اللہ تعالیٰ کا معصوم فرشتہ ہوتا ہے۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

حضرات! پتہ چلا میں اور آپ بولتے ہیں تو ہماری زبان پر ہماری مرضی بولتی ہے ہمارا نفس بولتا ہے مگر قربان جاؤں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زبان پر ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے بولتے ہیں جو حق ہی حق ہوتا ہے حق کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

حضرات! جس عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق بولے جس فاروق کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے کلام کریں سوچو کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ نہیں کرسکتا تھا فیصلہ کی صلاحیت نہیں تھی؟ فیصلہ کرسکتے تھے صلاحیت عظیم کے مالک تھے لیکن اگر مولا علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرایا تو یہ محبت کی وجہ سے کرایا پیار کی وجہ سے کرایا۔

حضرات یہ ایران کا علاقہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے فتح ہوا ایران میں اسلام کا جھنڈا لہرایا ہے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں نے لہرایا ہے جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسلام کے عظیم مجاہدین کو ایران فتح کرنے کے لئے ایران میں توحید و رسالت کا پرچم بلند کرنے کے لئے بھیجا تو ایران کے مجوسیوں کو بڑی تکلیف ہوئی ایران کا جو اس زمانے کا بادشاہ تھا اس کا نام تھا یزدجرد اس نے اپنی سلطنت بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تاکہ ہمارا ملک بچ جائے ایران کے بادشاہ نے تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملک کی فوجوں کو تمام لٹیروں کو تمام بہادروں کو حکم نامہ بھیجا کہ عرب کے مجاہدین اسلام کے سپاہی حملہ کرنے کے لئے ہمارے ملک کی طرف بڑے جوش خروش سے آ رہے ہیں لہٰذا تمام فوجیں اپنا جدید لڑائی کا سامان لے کر نہاوند کے علاقے میں تہران کے علاقے میں پہنچ جائیں بادشاہ کا حکم ملتے ہی سارے ملک کی فوجیں جمع ہو گئیں تقریباً ڈیڑھ لاکھ فوجی آ گئے کثیر تعداد میں جنگی ہاتھی آ گئے اس زمانے کے جتنے بھی لڑائی کے ہتھیار تھے جمع ہو گئے اب مجوسیوں نے کافروں نے مشورہ کرنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں سے کیسے اور کہاں لڑا جائے مشورہ ہوا تمام فوجیوں نے تمام سرداروں نے قسم اٹھائی کہ اس وقت تک لڑائی کے میدان سے نہیں ہٹنا جب تک اسلام کے سپاہیوں کو تباہ و برباد نہ کر دیا جائے جب تک اسلام کے جھنڈے کو گرا نہ دیا جائے تاکہ عرب کے مجاہدین کو پتہ چل جائے کہ اگر وہ بہادر ہیں تو ہمارے لوگ بھی کمزور نہیں ان کو جرأت کیسے ہوئی کہ وہ ہمارے ملک میں آ کر ہم سے لڑیں۔ ادھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی کسی نے بتایا حضور ایران کے مجوسیوں کے ارادے بڑے خطرناک ہیں وہ سب کچھ لٹا دیں گے لیکن میدان نہیں چھوڑیں گے آپ جو فوج بھیج رہے ہیں اس کی قیادت کسی سمجھ دار کے حوالے کرنا تاکہ اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہ ہو۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مجلس شوریٰ بلائی تاکہ مشورہ کیا جائے کہ کیا کرنا چاہیے فوج کا جنرل اور قائد کس کو بنانا چاہیے مجلس شوریٰ کے ارکان آ گئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں مشورہ شروع ہو گیا کہ کیا جائے مختلف مشورے آنے شروع ہو گئے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ امیر المومنین ہماری رائے یہ ہے کہ آپ خود بنفس نفیس اس جنگ میں تشریف لے جائیں اور لشکر کی قیادت فرمائیں تاکہ اسلام کے مجاہدین کے حوصلے بڑھیں اور وہ جوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خروش سے اسلام کے دشمنوں سے لڑیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا علی آپ فرمائیں آپ کا کیا مشورہ ہے مجھے خود جانا چاہیے؟ یا کسی اور کو فوج کا جنرل مقرر کیا جائے۔

حضرات! ایمان داری سے عرض کر رہا ہوں سنئے اور غور سنیے اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں تو اسلام کی تاریخ کا مطالعہ بھی کیجئے شیعہ حضرات کی معتبر تاریخ ناسخ التواریخ کی تاریخ الخلفاء کی جلد ۲ کا مطالعہ فرمائیے مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے ملفوظات جو شیعہ حضرات نے نہج البلاغہ کی صورت میں جمع کیے ہیں اس کا صفحہ ۱۴۶ کا مطالعہ فرمائیے آپ کو پتہ چلے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیا مشورہ دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَمْ یَکُنْ نَصْرُہٗ وَلَا خُذْلَانُہٗ بِکَثْرَۃٍ وَّلَا بِقِلَّۃٍ اے امیر المومنین اس امر یعنی اسلام کا غالب آجانا اور مغلوب ہو جانا یہ فوجوں کی زیادتی اور کمی پر منحصر نہیں وَھُوَ دِیْنُ اللّٰہِ الَّذِیْ اَظْھَرَہٗ بلکہ یہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے جس کو اسنے آپ غالب فرمایا ہے یہ سپاہ اسلام اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے جس کی خالق کائنات نے ہر مقام پر مدد فرمائی ہے اس وجہ سے وہ ترقی کر کے اس مقام پر پہنچا ہے ہمارے ساتھ رب العالمین نے نصرت اور مدد کا وعدہ فرمایا ہے انشاء اللہ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا اور اپنے لشکر اسلام کی ضرور نصرت فرمائے گا امیر المومنین آج اگر تعداد کے لحاظ سے اہل عرب کم ہیں اسلام کے سپاہی تھوڑے ہیں لیکن وہ اسلام کی برکت سے بہت زیادہ ہیں اتفاق اتحاد کی برکت سے یہ تمام بے ایمانوں پر غالب آئیں گے پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فَکُنْ قُطْبًا اے امیر المومنین آپ قطب بن جائیے وَاسْتَدِرِ الرَّحَا اور عربی لشکر کی چکی چلائیے اپنے علاوہ کسی کو جنرل بنا کر انہیں لڑائی کے لئے گرم کیجئے اگر آپ خود لڑائی کرنے چلے گئے تو پیچھے مدینے والوں کا کیا بنے گا؟ کہیں عرب کے قبائل مدینہ شریف پر ہی حملہ نہ کر دیں۔ لہٰذا آپ یہیں تشریف رکھیں اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کی آپ مدد فرمائے گا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ میں جانے کا مشورہ کرتے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں امیر المومنین آپ یہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اسلام کی مدد فرمائے گا اسلام کے لشکر کو نصرت عطا فرمائے گا ایمان داری سے بتانا یہ محبت کی دلیل ہے یا کہ دشمنی کی اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل میں عداوت ہوتی تو آپ ضرور فرماتے کہ کسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ جائیں ان کو جنگ میں تکلیف پہنچے میرا راستہ صاف ہو جائے لیکن نہیں مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین اگر آپ چلے گئے تو مدینہ شریف والوں کا کیا بنے گا پتہ چلا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت نہیں تھی محبت تھی دشمنی نہیں تھی پیار تھا۔

میرے دوستو! سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صرف مولا علی رضی اللہ عنہ سے ہی محبت نہیں کرتے تھے بلکہ سیرت فاروق کا مطالعہ کر کے دیکھو میرے آقا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے سارے گھرانے سے پیار کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن علی اپنی کتاب مناقب آل ابی طالب جلد ۳ صفحہ ۱۷ میں مختصر الفاظ میں اور شیعہ حضرات کے عالم علامہ اولاد حیدر فوق بل گرامی اپنی کتاب ذبح عظیم صفحہ ۸۹، ۹۱ میں یہ بات لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آپ کے دور خلافت میں مدائن کا علاقہ فتح ہوا فتح کے بعد تمام غنیمت کا مال جو مجاہدین نے فتح کرنے کے بعد قبضہ میں لیا تھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے حکم دیا کہ یہ سارا سامان مسجد نبوی شریف میں اکٹھا کیا جائے قالین بچھا کر کپڑا اچھا کر سارا سامان رکھ دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا سونا' چاندی' درہم' دینار جو بھی مال تھا سب جمع ہو گیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منادی کرنے والے کو اعلان کرنے والے کو بلایا بلا کر فرمایا جاؤ مدینہ شریف کے بازاروں میں گلیوں میں اعلان کر دو کہ مسجد نبوی میں غنیمت کا مال آیا ہوا ہے تمام لوگ آئیں اور اپنا اپنا حصہ لے جائیں منادی نے اعلان کیا ساری مدینہ شریف کی دنیا اکٹھی ہو گئی لائن لگ گئی قطار بن گئی سارے لوگ اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں جس کا نمبر آتا ہے وہ اپنا حصہ لے رہا ہے۔

حضرات! اس لائن میں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد بھی قطار بنا کر کھڑے ہیں اس لائن میں امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اپنا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی کھڑا ہے اس لائن میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے دو شہزادے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی کھڑے ہیں یہ ہے عدل یہ ہے انصاف جس لائن میں رعیت کھڑی ہے جس لائن میں عوام کھڑی ہے اسی لائن میں امیر المومنین کا لخت جگر بھی کھڑا ہے اور آج کل ہمارے بھی ملک کے صدر ہیں وزیر اعظم ہیں کیا وہ بھی بیٹوں کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے طریقے پر چلا کر انصاف کر رہے ہیں؟ توبہ میاں وزیر اعظم تو ایک طرف ہمارے ہاں کوئی ناظم بن جائے اس کا بیٹا غریب کے ساتھ بات کرنا گوارا نہیں کرتا لائن میں کیسے کھڑا ہو گا۔ خیر تو ہر آدمی لائن میں کھڑا اپنی باری کا انتظار کر رہا ہے جس کی باری آتی ہے حصہ لے کر چلا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر بندے کو اس کی حیثیت کے مطابق حصہ دے رہے ہیں حصہ دیتے دیتے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی باری آ جاتی ہے دونوں شہزادے آ کر کہتے ہیں۔ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ سب سے پہلے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے جو مسلمانوں کو مالِ غنیمت عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا حق مجھے دے دیجئے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بِالْبَرَكَةِ وَالْكَرَامَةِ بیٹا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑی خوشی سے بڑی عزت سے یہ لو اپنا حق سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم اس زمانے کا ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا جب امام حسن رضی اللہ عنہ اپنا حصہ لے کر پیچھے ہوئے تو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بعد میں آئے عرض کی امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا بھی حصہ دیجئے میرے آقا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بسم اللہ بڑی عزت سے بڑی خوشی سے یہ لیں اپنا حصہ آپ نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ہزار روپے عطا فرمائے جب امام حسین رضی اللہ عنہ اپنا حصہ لے کر مڑے تو پیچھے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اپنا بیٹا سیّدنا عبداللہ تشریف لے آئے عرض کی امیر المومنین میرا حصہ بھی مجھے عطا فرمایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالِ غنیمت عطا فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا بڑی خوشی سے لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ سو درہم عطا فرمائے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پانچ سو درہم لے لئے اور سوچنا شروع کر دیا سیّدنا عمر نے فرمایا بیٹا سوچ کیا رہے ہو؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین سوچ رہا ہوں آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹوں کو ایک ایک ہزار اور مجھے صرف پانچ سو عرض کی آپ عدل کے سلطان ہیں عدل کے بادشاہ ہیں لیکن آپ کی تقسیم پر حیران ہوں فرمایا بیٹا حیران کیوں ہو؟ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا رَجُلٌ مُّشْتَدٌّ عرض کی امیر المومنین میں ایک بہادر اور طاقت ور انسان ہوں اَضْرِبُ بِالسَّیْفِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک دور میں آپ کے سامنے تلوار چلاتا تھا کافروں سے لڑائی کرتا تھا جہاد میں جاتا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے لڑتا تھا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ طِفْلَانِ اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اس زمانے میں بچے تھے مدینہ پاک کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے حیران ہوں تُعْطِیْهِمْ اَلْفًا اَلْفًا آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان دونوں کو ایک ایک ہزار وَتُعْطِیْنِیْ خَمْسَ مِاۃٍ اور مجھ جیسے دلیر بہادر سپاہی کو صرف پانچ سو درہم عطا فرمائے ہیں چلو زیادہ نہیں تو کم از کم برابر تو عطا کرتے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کا مقابلہ نہ کیا کر کیونکہ تو عمر کا بیٹا ہے یہ حیدر کے بیٹے ہیں تیری ماں مکے کی رہنے والی ان کی ماں جنتی عورتوں کی سردار ہے بیٹا ان کی ماں بتول رضی اللہ عنہا ہے جن کے آنے پر کائنات کا والی کھڑا ہو جاتا تھا اور ماتھا چوم کر فرماتا تھا فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِنِّیْ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا ہے میں تجھے دیکھوں تو عمر کی شکل یاد آتی ہے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو دیکھوں تو محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک شکل یاد آتی ہے بیٹا تو میرے سینے پر کھیلتا رہا ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک کے سینے پر کھیلتے رہے ہیں بیٹا میں نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سرکار کی زبان چومتے دیکھا ہے میں نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو نبی کریمؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھوں پر کھیلتے دیکھا ہے بیٹا تجھ سے عمر پیار کرتا ہے حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے رب اکبر پیار کرتا ہے بیٹا تو عام انسان ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما وہ ہستیاں ہیں جن پر پوری کائنات درود پڑھتی ہے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا اگر امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جتنا انعام لینا ہے تو پہلے ان جیسا مقام بھی پیدا کر عرض کی ابو جان وہ کیسے فرمایا پہلے ان کی ماں جیسی اپنی ماں لے آ ان کی نانی جیسی اپنی نانی لے آ ان کے باپ جیسا باپ لے آ ان کے نانا جیسا نانا لے آ ان کی پھوپھی جیسی اپنی پھوپھی لے آ ان کی خالہ جیسی اپنی خالہ لے آ ان کے ماموں جیسے ماموں لے آ ان کے چچا جیسے چچا لے آ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا دیکھ ان کی ماں فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ان کی نانی خدیجۃ الکبریٰ ان کا باپ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کا نانا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا ان کی پھوپھی اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا ان کی خالہ رقیہ رضی اللہ عنہا کلثوم رضی اللہ عنہا زینب رضی اللہ عنہا ان کے ماموں ابراہیم رضی اللہ عنہ، قاسم رضی اللہ عنہ طیب طاہر ان کا چچا جعفر طیار رضی اللہ عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانے ناہیں توں باپ انہاں دا تے حیدر رضی اللہ عنہ شیر الٰہی
سوہنے پاک رسول اللہ دا تے چاچے جایا بھائی
ماں انہاں دی سیّدہ زہرا رضی اللہ عنہا تے بیٹی جو سرور دی
نانی پاک خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا تے بیوی پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی
خود حضرت سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے نانا پاک انہاں دا
کیوں نہ فیر ودھ تیرے توں تے ہدیہ دتا جاندا

بیٹا اگر تو نے بھی حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے برابر حصہ لینا ہے تو پھر

لے آ توں وی وانگ لنہاں دے تے اپنا باپ تے بھائی
تینوں وی فیر نال انہاں دے تے حصہ مل سی بھائی

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا یہ نہ سمجھنا تیرا باپ امیر المومنین ہے تیرا والد پوری دنیا کے مسلمانوں کا بادشاہ ہے ٹھیک ہے سلطان کائنات ہوں پوری دنیا کے مومنوں کا امیر ہوں پر یہ میرا کمال نہیں یہ سب صدقہ ہے حسنین کریمین کے پاک نانا کا بیٹا اگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا نانا نہ ہوتا تو ہم کہاں ہوتے یہ سب صدقہ ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے نانا کا کہ دین بھی مل گیا اور امارت بھی مل گئی۔

جو وی عزت حاصل مینوں تے دان انہاں دے گھر دا
ہر حالت وہ سمجھیں مینوں تے انہاں دا گولا بردا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضرت عبداللہ نے عرض کی ابوجان آپ نے بالکل صحیح فیصلہ فرمایا ہے میرا حق اتنا ہی بنتا تھا جتنا آپ نے مجھے عطا فرما دیا ہے۔

(ازالۃ الخفاء، جلد ۳ صفحہ ۲۹۲، ۲۹۳)

حضرات! ایمان داری سے بتانا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بچوں سے محبت تھی یا عداوت دشمنی تھی یا پیار۔ حضرت ایسی محبت ایسا پیار تو بندہ اپنے بیٹوں سے نہیں کرتا جیسے میرے آقا سیّدنا فاروق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے سے کی ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے پیار کیوں کیا؟ محبت کیوں کی؟ اس لئے کہ کہ یہ دونوں شہزادے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے تھے محبوب تھے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت حقیقت میں تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے پیار اور محبت فرمائی آج ہم بھی شہزادوں سے محبت کرتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ

حب شبیر رضی اللہ عنہ نہیں ہے تو عبادت ہے حرام
نہ نمازیں نہ وظیفے نہ سجود و قیام
روزہ اور حج و تسبیح و زکوٰۃ واحرام
نہیں مقبول اللہ کو یہ بے حب امام
خواہ یہ میری فراست ہے کہ نادانی ہے
حب اولادِ علی رضی اللہ عنہ یہ شرط مسلمانی ہے

قربان جاؤں عمر رضی اللہ عنہ تیرے پیار پر تیری محبت پر بیٹا نہیں دیکھا نسبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے ہوتا آجکل کا کوئی حاکم ہوتا آجکل کا کوئی صدر وزیر اعظم تو مالِ غنیمت کو ہوا بھی نہ لگنے دیتا اپنے کاروبار میں لگادیتا یا امریکہ کے بینکوں میں جمع کرا دیتا لیکن وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے مال گھر نہیں آنے دیا فرمایا مسجد نبوی میں لے جاؤ قوم کے سامنے تقسیم ہوگا تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ عوام کی خیر خواہی ایسی ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے سارا مال تقسیم کردیا ایک روپیہ بھی نہیں بچایا سارے لوگ مال لے کر گھروں کی طرف چلے گئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی گھر تشریف لے گئے جب گھر پہنچے تو دونوں بھائی بڑے ہی خوش بار بار سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب شہزادوں کو دیکھا تو پوچھا بیٹا آج بڑے خوش ہو بار بار بھائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمر رضی اللہ عنہ کو یاد کر رہے ہو خیر تو ہے دونوں شہزادوں نے سارا واقعہ سنایا کہ کس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو ہزار ہزار درہم دیئے اور بیٹے کو پانچ سو درہم دے کر کیا فرمایا جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ سنا مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے شہزادوں نے عرض کی ابو جان آپ مسکرا پڑے ہیں کیا بات ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹا بھائی عمر ایسے کیوں نہ کرتے وہ ہیں جو جنت کے چراغوں میں سے ایک چراغ سبحان اللہ۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ فرمایا کہ عمر جنت کے چراغ ہیں یہ بات کسی نے سن کر آ کے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی بتادی کہ امیر المومنین آپ کو مولا علی رضی اللہ عنہ جنت کا چراغ فرما رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ بھی بڑے خوش ہوئے چند دوستوں کو ساتھ لیا اپنا منشی بلایا فرمایا بھائی کاغذ قلم دوات لے کر ہمارے ساتھ چلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو لے کر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آ گئے دروازہ کھٹکھٹایا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے تشریف لائے دروازہ کھولا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اھلا سھلا کہا خوش آمدید فرمایا پھر گھر میں لے گئے بیٹھک میں بڑی عزت کے ساتھ بٹھایا پانی پلایا خدمت کی پھر عرض کی امیر المومنین آپ نے تکلیف کیوں فرمائی کوئی حکم تھا تو کوئی بندہ بھیج دیتے میں خود حاضر ہو جاتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ کوئی سرکاری کام ہوتا تو ضرور آپ کو تکلیف دیتے یہ سرکاری نہیں یہ میرا ذاتی کام تھا اس لئے میں خود حاضر ہو گیا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کون سا ذاتی کام پڑ گیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ میں نے کسی پکے بندے سے کسی پختہ انسان سے یہ سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ عمر جنت کے چراغوں میں سے ایک چراغ ہے کیا یہ سچی بات ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے بالکل صحیح سنا میں نے ضرور کہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت کا چراغ ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ محبت کی وجہ سے کہا ہے یا کسی اور نے بتایا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین یہ بات میں نے خود نہیں کہی بلکہ یہ بات میں نے امام الانبیاء حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے سنی تھی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منشی کو فرمایا منشی صاحب عرض کی جی امیر المومنین فرمایا یہ کاغذ قلم دوات مولا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کرو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ناراض نہ ہونا جو بات زبانی فرمائی ہے اسے کاغذ پر لکھ کر نیچے سائن بھی دستخط بھی کردو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کاغذ لیا اور لکھنا شروع کر دیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی کہ کچھ لکھ رہا ہوں اس کا میں علی خود ذمہ دار ہوں یہ بات میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے سنی تھی اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرمایا میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ نے عمر جنت کا چراغ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے نیچے لکھا اس کا میں دنیا میں بھی ضامن ہوں قیامت والے دن بھی پھر اس عبارت کے نیچے دستخط کردیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کاغذ لے کر پرچی بنا کر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کردی فرمایا بیٹا عرض کی جی ابو فرمایا بیٹا جب میرا وصال ہو جائے جب میں دنیا چھوڑ کر قبر کی منزل کی طرف جانے لگوں تو یہ پرچی میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ اللہ تعالیٰ پوچھے عمر کیا لائے ہو تو آگے مولا علی رضی اللہ عنہ کی پرچی دکھا دوں پھر سیرت فاروقی کا مطالعہ کرو جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آپ کو قبر میں دفن کرنے لگے تو حضرت عبداللہ نے وہ پرچی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کفن میں رکھ کر آپ کو قبر میں دفن کیا۔

(نور الابصار جلد ۱ صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵ الریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۶۸۲ سفینہ نوح جلد ۱ صفحہ ۲۰، ۲۱ الریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

حضرات! یہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا پیار صرف دعوے نہیں عمل کیا اور پیار کر کے دکھایا آج ہم بھی دعوے کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ہمیں نبی ﷺ کی آل سے پیار ہے ہم آلِ نبی ﷺ کے غلام ہیں لیکن عمل کبھی نہیں کیا صرف دعوے ہی دعوے سلطان باہو شورکوٹ کا قلندر فرماتا ہے کہ

تسبیح پھری پر دل نہ پھریا تے کی لینا تسبیح پھیر کے ہو
علم پڑھیا پر ادب نہ سکھیا تے کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو
چلے کٹے تے کچھ وی نہ کھٹیا تے کی لینا چلیا وچہ وڑ کے ہو
جاگ بناں دودھ جمدا ناہیں حضرت باہو تے بھاویں لال ہووے کڑھ کڑھ کے ہو

یمن کے حُلّے

سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے حاکم نے یمن کے گورنر نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں چند حلے بھیجے چند بہترین کرتے بھیجے تاکہ مجاہدین اسلام میں تقسیم کردیے جائیں جب وہ حلے آئے تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ تمام حلے سرکار کے غلاموں میں تقسیم کردیے جب تمام کپڑے تقسیم ہو گئے تو ادھر سے مولا علی رضی اللہ عنہ کے دونوں شہزادے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تشریف لے آئے عرض کی چاچا جان آپ نے تمام لوگوں کو حلے دیئے ہیں لیکن ہمارا حصہ کہاں ہے؟ سیّدنا فاروق نے دونوں شہزادوں کو محبت سے پیار سے سینے سے لگالیا فرمایا بیٹا گھبراؤ نہیں جو حلے تھے جو کرتے تھے وہ تو تقسیم ہو گئے ہیں تمہاری خاطر اور یمن سے منگوا لیتے ہیں شہزادوں سے عرض کی چچا جان آپ کو پتہ تھا آپ جانتے تھے ہم نے بھی اپنا حصہ لینا ہے ان میں سے ہمارا حصہ کیوں نہیں رکھا؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا مجھے پتہ تھا میں جانتا تھا لیکن رکھے اس لئے نہیں کہ ان میں کوئی کرتہ کوئی حلہ تمہاری شایان شان نہیں تھا ہم یمن کے گورنر کو پیغام بھیجتے ہیں کہ گورنر صاحب پہلے حلے بھیجے تھے اپنی مرضی کے اب حلے بھیجنے ہیں ہماری مرضی سے کیونکہ یہ حلے امام الانبیاء حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادوں نے پہننے ہیں سبحان اللہ۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی وقت ایک سفیر کو گورنر یمن کی طرف بھیجا کہ گورنر صاحب جلدی یمن کے بہترین دو کرتے دو حلے شہزادے حسن اور شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ کے لئے بھیجو گورنر نے پیغام ملتے ہی حکم کی تعمیل کی بہترین قسم کے کپڑے بہترین قسم کے حلے بارگاہ فاروقی میں بھیجے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں کو بلوایا اپنے سامنے دونوں کو کرتے پہنائے جب شہزادوں نے کرتے پہن لیے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا مجھے لوگوں کو حلے پہنتے دیکھ کر اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی تمہیں پہنا کر ہو رہی ہے کیونکہ تم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے اور شہزادے ہو۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۸ الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹ اخلاق حسین صفحہ ۱۴۰) سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مالِ غنیمت کثرت سے آنے لگا تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کے ارکان سے مشورہ کر کے مدینہ شریف کے ہر بندے کا وظیفہ مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا جب آپ وظیفہ مقرر کرنے لگے تو آپ نے تمام ساتھیوں سے تمام ارکان شوریٰ سے مشورہ کیا کہ سب سے پہلے مدینہ شریف میں وظیفہ دینے کی ابتداء کہاں سے کی جائے تو تمام ارکان شوریٰ نے تمام ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ آپ وظیفہ کی ابتدا اپنے نام سے شروع کریں کیونکہ آپ ہمارے امام ہیں آپ ہمارے امیر المومنین ہیں آپ ہمارے پیشوا ہیں آپ ہمارے سردار ہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا ساتھیوں محبت کا جذبہ دیکھو میں تو صرف امام ہوں لیکن کملی والا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو امام الانبیاء ہیں میرے آقا تو اماموں کے بھی امام ہیں میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو سلطانوں کا سلطان ہے کیوں نہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبیلے سے وظیفہ کی ابتدا کی جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی اس ابتدا کو اس تقسیم کو دیکھ کر خوش ہو جائے ہم سب کا بیڑا پار ہو جائے۔ سبحان اللہ سیّدنا فاروق اعظم نے سرکار کے قبیلے بنی ہاشم سے وظیفہ کی ابتداء فرمائی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بدر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میدان میں شریک ہوئے تھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو پانچ پانچ ہزار درہم وظیفہ سالانہ مقرر فرمایا جو اصحاب بدر کے بچے تھے ان کا دو دو ہزار درہم وظیفہ مقرر فرمایا لیکن سیرت فاروقی کا مطالعہ کر کے دیکھو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا بھی وہی وظیفہ مقرر فرمایا جو بدر کے اصحاب کا وظیفہ مقرر کیا تھا حالانکہ بدر کی لڑائی کے وقت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے پھر وظیفہ اتنا کیوں مقرر کیا صرف سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اور پیار کی وجہ سے کہ یہ دونوں شہزادے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادے ہیں۔

(الریاض النضرہ ۵ جلد ۱ صفحہ ۱۸۰ الحسین صفحہ ۴۰ اخلاق حسین صفحہ ۱۳)

ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا بیٹا تم کتنے بادشاہ ہو کبھی ہمیں گھر ملنے کے لئے ہی نہیں آئے بیٹا کیا ہوا لوگوں نے مجھے اپنا امام بنالیا ہے مجھے امیر المومنین کا عہدہ مل گیا ہے میں ابھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں تیرے نانا کا غلام ہوں تیرے بابے کا بھائی ہوں یار کبھی کبھی ملنے کے لئے زیارت کرانے کے لئے تشریف لایا کرو بیٹا تمہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے کہ میرے نبی رضی اللہ عنہ کا نواسہ آیا ہے شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ عمر مبارک نو دس سال کی عرض کرتے ہیں چاچو ضرور آؤں گا۔ چند دن گزرے تو ایک دن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ میں آپ سے ملنے کے لئے آؤں گا لیکن اتنے دن بیت گئے بیٹا آپ آئے ہی نہیں؟ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کا محبت سے ہاتھ پکڑ لیا پھر پیار سے عرض کی امیر المومنین میں فلاں دن آپ سے ملنے کے لئے آیا تھا لیکن ملاقات ہی نہیں ہوسکی میں واپس آ گیا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا کب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے تھے؟ عرض کی چچا جان فلاں دن آیا تھا آپ اندر کوئی ضروری مشورے کر رہے تھے میٹنگ ہو رہی تھی ملکی معاملات کے بارے کوئی صلاح ہو رہی تھی آپ کے دروازے پر پہرہ دار بھی کھڑا تھا میں آپ سے ملنے کے لئے انتظار کرنے لگا کہ پہرہ دار سے اجازت لے کر آپ کی زیارت بھی کرتا ہوں آپ کی خدمت میں سلام بھی عرض کرتا ہوں ابھی اجازت لینے کے لئے میں سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کا بیٹا عبداللہ تشریف لائے ان کو بھی آپ کے ساتھ کوئی ضروری کام تھا میں نے سوچا چلو اچھا ہوا بھائی عبداللہ تشریف لائے ہیں یہ اجازت لیں گے جب اندر جانے لگیں گے تو میں بھی اندر جا کر سلام عرض کرلوں گا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا پھر کیا ہوا تم اندر کیوں نہیں آئے عرض کی چچا جان جب بھائی عبداللہ نے پہرہ دار کو فرمایا کہ میں اندر جا کر امیر المومنین کو ملنا چاہتا ہوں ایک طرف ہو تو پہرہ دار نے جواب دیا کہ آپ اندر نہیں جا سکتے کیونکہ امیر المومنین کوئی ضروری مشورہ کر رہے ہیں اور امیر المومنین کا حکم ہے کہ اندر کسی کو نہ آنے دینا حضرت عبداللہ نے جب سنا تو واپس آ گئے میں نے سوچا جب امیر المومنین کے بیٹے کو اجازت نہیں ملی تو علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو کیسے اجازت ملے گی میں یہ سوچ کر آپ کو بغیر ملے واپس آ گیا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو بڑے افسوس کا اظہار فرمایا کہ افسوس آپ آئے بھی سہی لیکن ملاقات نہ کر سکے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا بیٹا جب تم آئے تھے تو تم اجازت کی انتظار میں کیوں کھڑے رہے اندر آ جاتے امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان جب حضرت عبداللہ کو اجازت نہیں ملی تھی میں کیسے اندر آ جاتا تو سنئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا فَقَالَ وَاَنْتَ عِنْدِیْ مِثْلَهٗ فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کیا تمہاری شان تمہارا مقام تمہاری عظمت عبداللہ بن عمر جیسی ہے؟ ناں ناں حسین رضی اللہ عنہ یہ خیال بھی نہ کرنا تیرا اور مقام ہے عبداللہ کا اور مقام ہے تو حیدر کا بیٹا ہے وہ عمر کا بیٹا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہاں علی رضی اللہ عنہ کا لخت جگر کہاں عمر کا بیٹا بھلا یہ بھی کوئی مقابلہ ہے بھلا یہ بھی کوئی جوڑ ہے بیٹا حسین رضی اللہ عنہ یہ جو کچھ ہمیں عزت شہرت عظمت ملی ہے یہ سب کچھ آپ لوگوں کا صدقہ ہے اِذَا جِئْتَ فَلَا تَسْتَأْذِنْ آپ جب تشریف لایا کریں تو بغیر اجازت کے اندر آجایا کریں کوئی اجازت کی ضرورت نہیں (تہذیب ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۳۲۱ سیرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما صفحہ ۱۶۴ برکات آل رسول صفحہ ۲۶۰ ازالہ الخفاء جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ صواعق محرقہ صفحہ ۱۷۷ شرح نہج البلاغہ علامہ ابن ابی حدید شیعہ عالم صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ایک دن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور میں اکٹھے مدینہ شریف کے بازار سے گزر رہے ہیں کہ آگے سے اچانک مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی جلوہ فرما ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو دائیں کندھے پر بٹھایا ہوا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو دعا سلام کرنے کے بعد اچانک سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں سے آنسو بہنے شروع ہو گئے وقت کا امیر المومنین ہے زمانے کا سلطان ہے مسلمانوں کا بادشاہ ہے پر زارو قطار رو رہا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کے کندھے پر پیار سے ہاتھ رکھ کر فرمایا بھائی عمر خیر تو ہے آپ رو کیوں رہے ہیں؟ آخر وجہ کیا ہے؟ کیا پریشانی ہے؟ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی مجھے ایک بات نے رلا دیا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین کون سی فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ لوگوں نے مجھے اپنا امام بنایا ہے اپنا والی بنایا ہے اپنا امیر المومنین چنا ہے اپنا حاکم تسلیم کیا ہے میرے پاس پوری دنیا کے لوگ عدل کرانے آتے ہیں فیصلے کرانے آتے ہیں میں اپنی حیثیت کے مطابق اپنے علم کے مطابق اپنی عقل کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں فیصلے کر دیتا ہوں رو اس لئے رہا ہوں پتہ نہیں وہ فیصلے صحیح بھی ہوتے ہیں کہ نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر فیصلے غلط ہو گئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں کیا جواب دوں گا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین حوصلہ کریں روئیے نہیں آپ کا ہر فیصلہ بے مثال ہوتا ہے آپ کا ہر فیصلہ عین قرآن اور حدیث کے مطابق ہوتا ہے آپ عدل وانصاف کے پیکر ہیں آپ مجسمہ انصاف ہیں بھائی عمر قیامت تک دنیا میں بڑے بڑے عادل آئیں گے منصف آئیں گے پر تیرے جیسا کوئی عادل نہیں آئے گا امیر المومنین میں قسم اٹھاتا ہوں کہ آپ کا ہر فیصلہ بالکل صحیح ہوتا ہے سبحان اللہ کیا محبت ہے کیا پیار ہے کیا اخوت ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ باتیں فرمائیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کے بعد شہزادہ حسن نے بھی فرمایا چچا جان چپ ہو جایئے ابا حضور نے جو کچھ فرمایا ہے بالکل صحیح اور سچ فرمایا ہے آپ کا ہر فیصلہ بالکل قرآن و حدیث کے مطابق ہوتا ہے آپ پریشان نہ ہوں فکر نہ کریں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا چچا جان آپ کیوں روتے ہیں کیوں پریشان ہوتے ہیں آپ کا کوئی فیصلہ غلط نہیں ہوا نہ کسی نے آپ کی اب تک شکایت کی ہے چچا جان آپ تو عدل کے سلطان ہیں انصاف کے بادشاہ ہیں تیرے جیسا عادل قیامت تک اب ماں کوئی جن سکتی نہیں آپ گھبرائیں نہیں حوصلہ رکھیں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا مولا علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رونا بند کر دیا پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں کو سینے سے لگا کر فرمایا اے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کیا میں واقعی عادل ہوں؟ کیا میں واقعی منصف ہوں؟ کیا واقعی میرا ہر فیصلہ حق اور سچ پر مبنی ہوتا ہے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں چچا بالکل سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا اگر اس بات کی گواہی کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں دینی پڑی تو وہاں بھی دو گے ناں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھائی عمر گھبرا نہیں صرف حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہی تیرے عدل کے گواہ نہیں میں بھی تیرے عدل کی گواہی دوں گا۔ سبحان اللہ (الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳، ۲۴۴)

اہل بیت کی غلامی

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ابھی زیادہ نہیں بچے ہی ہیں مدینے شریف کے چوک میں دوسرے بچوں سے کھیل رہے ہیں۔

حضرات! وہ بچے عام بچے نہیں وہ بچے تیرے میرے بچے نہیں وہ بچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بچے ہیں وہ بچے خلفاء راشدین کے بچے ہیں وہ بچے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک صحابہ رضی اللہ عنہم کے بچے ہیں ان بچوں میں وقت کے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بچہ عبید اللہ بھی کھیل رہا ہے کیا مساوات ہے کیا برابری ہے کوئی فرق نہیں کوئی تمیز نہیں کہ یہ گورنر کا بچہ ہے یہ وزیر کا بچہ ہے یہ صدر کا بچہ ہے نہیں سب برابر ہیں محبت سے کھیل رہے ہیں کھیلتے کھیلتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہو گیا کوئی جھگڑا ہو گیا بات توں توں اور میں میں تک پہنچ گئی امام حسین رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے غصے میں آ گئے علی رضی اللہ عنہ کا لال طیش میں آ گیا جب جلال میں آئے تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے فرمانے لگے عبد اللہ اس بات پر ناز نہ کرنا کہ تم امیر المومنین کے بیٹے ہو اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ تم خلیفہ وقت کے لڑکے ہو سنو تمہاری حیثیت یہ ہے کہ تم ہمارے غلام ہو تمہارا بابا میرے نانا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے اگر تمہیں یہ عزت یہ شان یہ شوکت یہ امارت یہ خلافت یہ سرداری یہ مرتبہ یہ عہدہ یہ مقام ملا ہے تو ہمارے صدقہ سے ملا ہے ہمارے نانا کی برکت سے ملا ہے وگرنہ تمہیں یہ مرتبہ نصیب نہ ہوتا۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بات سن کر امیر المومنین کا بیٹا کوئی جواب نہ دے سکا جواب کیا دیتا بات ہی لاجواب تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لختِ جگر یہ سن کر رو پڑا کہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے میری اور میرے ابو کی عزّت کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا لختِ جگر روتے روتے بارگاہ فاروقی میں پہنچا سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اپنے احباب کے ساتھ تشریف فرما ہیں جب بیٹے کو روتے دیکھا تو اٹھ کر سینے سے لگا لیا پیار کیا سر منہ چوما پھر چپ کرا کے پوچھا بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ کیا بات ہے؟ کس سے لڑائی ہوئی ہے؟ کس نے مارا ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے عرض کی ابو ہم فلاں مقام پر فلاں فلاں لڑکے کھیل رہے تھے ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ بھی تھے میرا ان سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے ایسی باتیں کیں کہ مجھے بے اختیار رونا آ گیا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا آخر وہ کون سی باتیں بھائی علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کر دی ہیں۔ کہ جس کی وجہ سے تم رونے لگ گئے ہو؟ عرض کی ابو حسین نے مجھے طعنہ مارتے ہوئے یہ کہا کہ عبیداللہ یہ ناز نہ کرنا کہ تم امیر المومنین کے بیٹے ہو تم خلیفہ وقت کے صاحبزادے ہو بلکہ تو ہمارا غلام ہے تیرا بابا میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے بابا مجھے بڑا دکھ لگا ہے مجھے بڑا صدمہ ہوا میری بڑی بے عزّتی ہوئی بابا بتایئے ناں ہم کوئی غلام ہیں؟ کیا ہمارا خاندان کبھی ان کا غلام رہا ہے ابو بولتے کیوں نہیں ہمارا خاندان عرب میں ایک معزز خاندان ہے لوگ ہمارے خاندان کی عزّت کرتے ہیں مگر دیکھیے تو سہی علی رضی اللہ عنہ کا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ مجھے اور آپ کو غلام کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر حضرات ہوتا آجکل کا کوئی صدر وزیر مشیر سفیر ایم این اے ایم پی اے تو بیٹے کی بات سن کر غصہ میں آ جاتا بھڑک جاتا اس کے دوست بھی کہتے صدر صاحب وزیر اعظم صاحب اس بچے کی یہ مجال کہ وہ آپ کو آپ کے بیٹے کو غلام کہے جلدی کرو کسی کیس میں اس کو اس کے پورے خاندان کو جیل کر دیا جائے تاکہ پتہ چل جائے کہ صدر کی یا اس کے بچے کی بے عزّتی کرنے والے کا کیا حال ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! پر وہ آجکل کے صدر نہیں تھے آجکل کے وزیر اعظم نہیں تھے یہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے یہ وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا جس کو میرے نبی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اسلام کے لئے مانگا تھا یہ وہ عمر تھا جس کی زبان پر خدا عزوجل بولتا تھا یہ وہ عمر تھا جس کی مرضی پر قرآن کی کئی آیتیں نازل ہوئیں تھیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی بات سنی تو مسکرانے لگے گویا کہنے لگے کہ

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی

اس در کا تو دربان بھی جبریل امین ہے

حضرت عبداللہ نے جب والد کو مسکراتے دیکھا تو عرض کی ابوجان آپ مسکراتے کیوں ہیں؟ میں رو رہا ہوں آپ مسکرا رہے ہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا تم کہہ رہے ہو ناں کہ حسین رضی اللہ عنہ نے تمہیں بھی اور مجھے بھی اپنا اور اپنے نانا کا غلام کہا ہے عرض کی جی ابو فرمایا پر مجھے یہ یقین نہیں آرہا کہ بھائی علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے یہ بات کہی ہو عرض کی ابوجان یقین کیجئے میں سچ کہہ رہا ہوں انہوں نے مجھے یہ باتیں کہیں ہیں وگرنہ مجھے کیا ضرورت تھی الزام لگانے کی اگر یقین نہ آئے تو فلاں فلاں لڑکا موجود تھا ان کو بلا کر پوچھ لو اگر ان پر بھی یقین نہ آئے تو خود چچا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھ لو میں جھوٹ نہیں بول رہا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا یہ بتاؤ اب حسین رضی اللہ عنہ ہے کہاں؟ عرض کی ابو وہیں کھیل رہا تھا شاید اب بھی وہاں کھیل رہا ہو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا چلو میرے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر وہاں آئے جہاں علی رضی اللہ عنہ کا لال سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر زینب رضی اللہ عنہا کا ویر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نواسہ کھیل رہا تھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو جھڑکا نہیں غصہ نہیں ہوئے بلکہ جاتے ہی اٹھا کر سینے سے لگا لیا پیار کیا پھر محبت سے پوچھا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا بیٹا تو نے میرے بیٹے کو کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ بات کہی کہ تو میرا غلام ہے تیرا بابا میرے نانا کا غلام ہے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان کیسے ہیں کیا آپ میرے نانا کے غلام نہیں؟ سیّدنا فاروق نے فرمایا بیٹا یہی تو تصدیق کرنی تھی کہ یہ آپ نے کہا ہے کہ نہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک روضے پر لے آئے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ تجھے نانا کی عزت و عظمت کی قسم تجھے خالق کائنات کی قسم جب کل قیامت کا دن ہو اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے تو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی یہ گواہی دینا اے اللہ عزوجل اے وحدہ لاشریک اے بے نیاز میں حسین رضی اللہ عنہ گواہی دیتا ہوں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے اور اس کی ساری زندگی میرے نانا سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں گزری ہے عرض کی چچا حوصلہ کریں میں حسین رضی اللہ عنہ ہوں میں علی رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر ہوں میں وعدہ کرتا ہوں کہ قیامت کے دن بھی تیری غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی دوں گا۔

حضرات! قربان جائیں محبت حسین رضی اللہ عنہ اور محبت عمر پر ہر بندہ کہتا ہے مجھے غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ناز ہے میں غلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں پر یہ دعوی ہے کہ گواہ کوئی نہیں عمر تیری غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدقے جاؤں تیرا دعویٰ ہی نہیں تیرا گواہ بھی موجود ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان میں گواہی دوں گا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے رو کر فرمایا لوگو عمر رضی اللہ عنہ کی اس سے بڑھ کر کیا عزت ہوگی کیا سعادت ہوگی کہ عمر نبی کا بھی غلام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا بھی غلام ہے۔ سبحان اللہ۔ (اخلاق حسین صفحہ ۱۴)

ایران کی شہزادی

حضرات! یہ ایران کا علاقہ یہ ملک ایران سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوا تھا یہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلام کی سرحدوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داخل ہوا تھا یہاں اسلامی حکومت آنے سے پہلے مجوسیوں کی بے ایمانوں کی حکومت تھی جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ نے اسلام کے سپاہیوں کو یہ علاقہ فتح کرنے کے لئے بھیجا جب لشکر اسلام جانے لگا تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجاہدین اسلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ساتھیوں تم اسلام کی سربلندی کے لئے جارہے ہو تم دین کی حفاظت کے لئے جارہے ہو تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا جھنڈا بلند کرنے جارہے ہو جب کافروں سے بے ایمانوں سے آمنا سامنا ہو تو میدان چھوڑ کر بھاگ نہیں جانا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزّت کی خاطر کافروں کو ایسا سبق سکھانا کہ وہ میدان چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں یہ نہ سمجھنا تم اکیلے ہو بلکہ تمہارے ساتھ خالق کائنات کی نصرت اور سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ کرم کا سایہ عاطفت ہو گا میری دعائیں تمہارے شامل حال ہوں گی اب مدینہ شریف اس وقت نہیں آنا جب تک کافروں بے ایمانوں کے علاقے پر اسلام کا پرچم لہرانے نہ لگ جائے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی اور حافظ ہو گا۔ اسلام کی فوجیں جب ایران کے علاقے میں پہنچیں تو مجوسیوں نے خوب بے دردی سے مسلمانوں کا مقابلہ کیا مسلمانوں کو اذیتیں دی تکلیفیں پہنچائیں کئی مسلمان شہید ہو گئے لیکن آخر میں خالق کائنات نے کرم فرمایا سارا ایران کا علاقہ فتح ہو گیا مجوسی اپنا سامان وہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئے کئی گرفتار بھی ہو گئے ایران کا بادشاہ یزدجرد قتل ہو گیا اس کے گھر والے مسلمانوں نے قیدی بنالئے کافروں کا مال سونا چاندی ہتھیار تمام اپنے قبضے میں لے لیا فتح کے بعد نصرت کے بعد تمام فوجی مدینہ شریف میں حاضر ہوئے ساری صورت حال امیر المومنین کو بتائی پھر مالِ غنیمت اور قیدی امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تمام مالِ غنیمت اور قیدی مسجد نبوی میں لے جاؤ تاکہ مسلمانوں میں یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مال تقسیم کر دیا جائے امیر المومنین کے حکم کے مطابق تمام مالِ غنیمت مسجد نبوی میں آ گیا تمام قیدی بھی مسجد نبوی میں لائے گئے ان قیدیوں میں شاہ ایران کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام تھا شاہ جہاں بڑی خوبصورت بہت ہی حسین و جمیل سر سے لے کر پاؤں تک سونے سے لدی ہوئی عالیشان لباس پہنے ہوئے وہ بھی مسجد نبوی میں قیدیوں کے ساتھ لائی گئی تھوڑی دیر کے بعد امیر المومنین بھی مسجد میں تشریف لائے تا کہ تمام مدینہ شریف والوں میں مالِ غنیمت اور قیدی تقسیم کر دیئے جائیں۔

حضرات! جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مالِ غنیمت کی تقسیم شروع فرمائی جب سارا مال تقسیم ہو گیا تو اب قیدیوں کی تقسیم کا وقت آیا تو ہر سپاہی کی تمنا تھی کہ ایران کی شہزادی مجھے ملے تا کہ میں اس سے نکاح کروں ایک کہتا مجھے ملے دوسرا کہتا مجھے ایک سپاہی نے کہا سارے چپ کر جاؤ یہ ایران کی شہزادی ہے کسی شہزادے سے اس کا رشتہ اچھا رہے گا اتنے میں ایک سپاہی بولا: یہ ایران کے سلطان کی بیٹی ہے یہ مدینے کے سلطان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے کو ہی اچھی لگے گی امیر المومنین نے یہ بات سنی تو جلال میں آ گئے فرمایا دوستو خبردار یہ نہ کہو بلکہ شاہ جہاں پہلے ایران کی شہزادی ہے اب مدینہ کی شہزادی بنے گی پہلے دنیا کی شہزادی ہے اب دین کی شہزادی بنے گی پہلے زمین کی شہزادی ہے اب جنت کی شہزادی بنے گی پہلے یزدجرد کی بیٹی ہے اب محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو بنے گی لوگوں نے کہا سرکار یہ کیسے؟ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کا نکاح مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ سے کروں گا کیونکہ سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ جو انسان چاہتا ہے کہ میں دنیا میں کسی جنتی کو دیکھوں تو فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ (عساکر صفحہ ۱۳۴ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۴۲) ایک روایت میں ہے اِلٰی سَیِّدِ شَبَابِ اَهْلِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ جو بندہ دنیا میں کسی جنتی سردار کو دیکھنا چاہے تو وہ علی رضی اللہ عنہ کے لال حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ (شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۲۶۴)

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا اگر تم اجازت دو تو میں شاہ جہاں کا نکاح تیرے لال حسین پاک رضی اللہ عنہ سے نہ کر دوں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین کیوں؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دنیا والوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتنا اہل بیت کا میں محب ہوں اتنا کوئی اہل بیت کا محب نہیں ہو گا دعوے بڑے بڑے لوگ کریں گے پر عمل عمر کر کے جائے گا سبحان اللہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین اجازت ہے پھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایران کی شہزادی کو فرمایا بیٹا تیرا کیا خیال ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حسن اخلاق دیکھ کر محبت پیار دیکھ کر عرض کی امیر المومنین نکاح بعد میں کرنا پہلے مجھے حسین رضی اللہ عنہ کے نانا کا کلمہ پڑھا کے غلام تو بنا دو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھایا فرمایا بیٹا پہلے تو شاہ جہاں تھی اب شہر بانو کہلائے گی پھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شہر بانو کا نکاح سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے پڑھایا پھر بیت المال سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے حق مہر بھی ادا کیا گیا (جلاء العیون صفحہ ۴۹۷) نکاح پڑھانے کے بعد شہر بانو کا ہاتھ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑا کے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کو سنبھال لو امام حسین رضی اللہ عنہ جب شہر بانو کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہوئے تو سر سے لے کر پاؤں تک سونے اور ہیرے جواہرات سے لدی ہوئی ہے ایک سپاہی نے عرض کی امیر المومنین شہر بانو تو آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کو دے دی ہے لیکن یہ ہیرے جواہرات سونا تو لے لیتے جو لاکھوں کروڑوں روپے کا شہر بانو نے پہنا ہوا ہے امیر المومنین مسکرا پڑے فرمایا بھائی ٹھیک کہتے ہو لیکن سوچو اگر میں نے شہر بانو سے سونا ہیرے جواہرات اتروا لئے تو کل کوئی نام نہاد محبان اہل بیت مجھ پر یہ الزام نہ لگا دے کہ عمر نے کسی مجبوری سے شہر بانو کو علی رضی اللہ عنہ کے لال کو دے دی تھی لیکن مال ہضم کر گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا دوستو میں ان نام نہاد محبان اہل بیت کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی محبت جتنا پیار جتنا اُنس عمر رضی اللہ عنہ کو اہل بیت سے ہے اتنا پیار اتنی محبت اتنی عقیدت میرے بعد کوئی کرسکتا ہی نہیں۔ (شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۲۷۰،۲۸۱)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے سے کتنا پیار ہے لیکن شیعہ حضرات ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بے ادبیاں کرتے ہیں گستاخیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت تھی وہ زبردستی خلیفہ بن گئے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا جو انہوں نے دبالیا بجائے مولا علی رضی اللہ عنہ کے خود خلیفہ بن بیٹھے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ غاصب خلیفہ تھے برحق نہ تھے۔ ٹھیک ہے بقول شیعہ حضرات کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق نہ تھے ہم ایک وقت کے لئے مان لیتے ہیں، شیعہ حضرات سے میں سوال کرتا ہوں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق نہیں تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے دس سال تک نمازیں کیوں پڑھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چیف جسٹس یعنی جج کا عہدہ کیوں قبول کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کیوں فیصلے کرتے تھے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ سالانہ پانچ ہزار درہم وظیفہ کیوں قبول کرتے تھے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عطیات کیوں وصول کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غاصب خلیفہ تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے لئے مالِ غنیمت میں سے ایران کی شہزادی شہر بانو کا تحفہ کیوں قبول کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام میں شک تھا آپ عادل خلیفہ نہ تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کیوں پڑھوایا؟

حضرات! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں ذرا سی بھی کمی ہوتی تو شیر خدا کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لحاظ نہ کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عہدے نہ لیتے وظیفے قبول نہ کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ سب کچھ قبول کر کے سیّدنا فاروق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعظم رضی اللہ عنہ کے ایمان اور عادل اور خلیفہ برحق ہونے پر صداقت کی مہر لگا دی ہے۔

حضرات محترم! اگر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دل و جان سے مولا علی رضی اللہ عنہ اور آل علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ بھی دل دل و جان سے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرتے تھے کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے محبت یک طرفہ نہیں ہوتی بلکہ دونوں طرف سے ہوتی ہے شیعہ حضرات اور اہلسنّت حضرات دونوں مسالک کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ بھی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ٹوٹ کر پیار کرتے تھے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دس سال ایسی عدل کے ساتھ حکومت فرمائی کہ آج چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں آج تک ایسا دنیا میں کوئی حاکم نہیں آیا جس نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح حکومت کی ہو آپ ایسے عادل حاکم تھے کہ انگریز بھی کہتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا ایک اور مسلمانوں میں امیر المومنین آ جاتا تو پوری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوتا اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ ہوتا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت آ گیا تو مغیرہ بن شعبہ کا ابولولو فیروز نامی ایک مجوسی غلام تھا' نام تھا ابولولو فیروز اس بے ایمان نے ذوالحجہ کے مہینے میں ۲۲ھ میں مہینہ کے آخری تاریخوں میں چاند کی ۲۳ تاریخ تھی بدھ کا دن تھا آپ صبح کی نماز باجماعت پڑھا رہے تھے اس بے ایمان نے حملہ کر دیا جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو اٹھا کر گھر لے آئے آپ حملے کے بعد تین دن تک حیات رہے ان تین دنوں میں پورے مدینہ شریف کے لوگ آپ کو پوچھنے کے لئے آتے رہے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی ان تین دنوں میں کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں تشریف لائے ایک بار مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف فرما ہیں سیّدنا فاروق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعظم رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پریشانی کے آثار ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی امیر المومنین آپ پریشان دکھائی دیتے ہیں خیر تو ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی عبداللہ لگتا ہے میری زندگی کے دن ختم ہو گئے ہیں میں دنیا چھوڑ کر آخرت کی طرف جارہا ہوں پریشانی یہ ہے کہ پتہ نہیں قبر میں حشر میں قیامت کے دن میرا کیا بنے گا اللہ اکبر۔ حضرات! سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پر توجہ کریں کیا فکر آخرت ہے حالانکہ ہمارا ایمان ہے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جنتی ہی نہیں بلکہ جنت کے سردار ہیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔ پوری کائنات کے لوگوں کے محسن ہیں اسلام کا سب سے پہلے کھل کر نعرہ لگانے والے ہیں جن کے سائے سے شیطان ڈرتا ہے جن کی زبان پر حق نکلتا ہے جن کی مرضی پر قرآن کی اکیس آیات نازل ہوئی ہیں جن کے گھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دولہا بن کے آئے ہیں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ ہوتے اتنی شان کے مالک اتنی عظمتوں والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہا ہے پتہ نہیں میرا آخرت میں کیا بنے گا؟ ہمیں بھی سوچنا چاہیے ہم دن رات گناہ کرتے ہیں دن رات نافرمانیاں کرتے ہیں دن رات کھیل کود میں گزار دیتے ہیں قیامت والے حشر والے دن قبر میں ہمارا کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ ہم پر رحمت فرمائے آمین تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی عبداللہ پریشان ہوں قبر حشر میں میرا بنے گا کیا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا امیر المومنین ایسی بات نہ کریں آپ تو بڑے خوش نصیب ہیں فرمایا کیسے عرض کی امیر المومنین آپ جب مسلمان ہوئے تو مسلمانوں کو آپ کے صدقے عزت نصیب ہوئی آپ نے ہجرت کی تو کافر مبہوت ہو گئے آپ امیر المومنین بنے تو ہر طرف انصاف اور عدل کا بول بالا ہوا آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین ہیں جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا چھوڑ کر جانے لگے تو آپ سے راضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوکر گئے پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ بھی آپ سے خوش ہوکر گئے آپ جب امیر المومنین بنے تو پوری دنیا کے مسلمانوں میں سے کسی ایک نے بھی آپ کی خلافت پر اعتراض نہیں کیا جب اتنے اعزازات کے آپ مالک ہیں تو پھر پریشانی کی کیا وجہ ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا عبداللہ یہ باتیں سچ ہیں کیا تو اس بات کی گواہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی دے گا حضرت عبداللہ سن کر چند لمحے کے لئے خاموش ہو گئے پاس ہی حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: نَعَمْ نَشْهَدُ بِذٰلِكَ اے امیر المومنین پریشان نہ ہوں فکر نہ کریں یہ عبداللہ کیا ہم سارے لوگ جنہوں نے آپ کی خلافت دیکھی ہے آپ کی عظمت کی اور ان تمام باتوں کی گواہی دیں گے۔ سبحان اللہ (کتاب الآثار صفحہ ۲۰۷ سیرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۹۳ شیعہ حضرات کی کتاب شرح نہج البلاغہ ابن حدید صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

حضرت ابومطر تابعی فرماتے ہیں جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر ابولؤلو مجوسی نے حملہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں لوگ اٹھا کر گھر لے گئے تو مولا علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عیادت کی خاطر تشریف لے گئے جب مولا علی رضی اللہ عنہ پہنچے تو کیا دیکھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ زار وقطار رو رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا حضور کیا بات ہے آپ جیسا بہادر انسان اور روئے بات سجتی نہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ میں زخموں کی وجہ سے نہیں حملے کی وجہ سے ڈر کر نہیں رو رہا بلکہ میں تو قبر کی حشر کی منزلوں کو یاد کر کے رو رہا ہوں پتہ نہیں اب میرا کیا بنے گا میں اَيُذْهَبُ بِیْ اِلَى الْجَنَّةِ اَمْ اِلَى النَّارِ رو اس لئے رہا ہوں پتہ نہیں میں جہنم میں جاؤں گا یا جنت میں جاؤں گا؟ اللہ اکبر۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا بھائی عمر رو نہیں رونا بند کر دے اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ میں تمہیں جنت کی خوشخبری سناتا ہوں میں اعلان کرتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! مولا علی رضی اللہ عنہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنتی فرما رہے ہیں لیکن افسوس بھنگ پینے والی قوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گستاخیاں کر کے اپنا منہ اپنا دل کالا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فتنوں سے ہمیشہ محفوظ فرمائے آمین تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین آپ جہنمی نہیں آپ تو جنتی ہیں کیوں؟ اس لئے کہ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَالَا اُحْصِیْہِ میں نے کئی مرتبہ میں نے بے شمار مرتبہ یہ بات فرماتے ہوئے سنی کون سی کہ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ پختہ عمر والے پکی عمر والے جنتیوں کے سردار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ سبحان اللہ۔ یہ بڑے سوہنے سجے ہوئے پھبے ہوئے سردار ہوں گے یعنی ایسے سردار ہوں گے جیسے سردار ہونے کا حق ہے۔ صدقے جاؤں اللہ تعالیٰ کے ماہی کی تقسیم پر ایک جگہ فرماتے ہیں میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں ایک جگہ فرماتے ہیں میرے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بڑی عمر کے جنتیوں کے سردار ہیں۔ ہم سنی تو سرکار کے غلام ہیں ہمارا ایمان ہے میرے آقا کا فرمان بالکل صحیح ہے اور حق ہے ہم سیّدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو بھی اپنا آقا و مولا تسلیم کرتے ہیں اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اپنا آقا و مولا تسلیم کرتے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک سنایا تو میرے آقا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا: شَاهِدٌ اَنْتَ یَا عَلِیُّ بِالْجَنَّةِ بھائی علی رضی اللہ عنہ کیا اس شہادت کی گواہی میرے جنتی ہونے کی گواہی کل قیامت کے دن بھی دو گے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نَعَمْ ہاں میں اس بات کی گواہی دوں گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادے امام حسن رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے بیٹا حسن عرض کی جی ابو جی فرمایا: وَاَنْتَ یَا حَسَنُ فَاشْهَدْ عَلٰی اَبِیْكَ بیٹا تو بھی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات کی گواہی دینا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق جنتی ہیں صرف جنتی ہی نہیں بلکہ جنتیوں کے سردار ہیں۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۴ فضائل عمر رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۷۴، ۲۷۸)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب سیّدنا فاروق دنیا سے پردہ فرما گئے تو پورے مدینے شریف میں کہرام مچ گیا لوگ اکٹھے ہو گئے ہر بندہ رو رہا تھا ہر انسان افسوس کر رہا تھا ہر آنکھ میں آنسو جاری تھے بڑے چھوٹے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے بخشش کی طلب کر رہے تھے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میری پشت کی طرف سے میرے پیچھے سے ہجوم کے اندر سے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے جب پہنچے تو امیر المومنین کو دیکھ کر صدمے سے سر مبارک جھکا لیا دل سے ٹھنڈی آہ نکلی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر سر اٹھا کر فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقام پر لے جائے گا جہاں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی کوئی بات فرماتے تو فرماتے میں نے اور ابوبکر نے یہ کام کیا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ فلاں جگہ گئے میں اور ابوبکر عمر ایسے چلے امیر المومنین وہ آنکھ کتنی اچھی ہے جو تیرے پیار میں رو رہی ہے اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں تو نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا تو نے نیک اعمال کو مضبوط کیا تو گناہوں سے بچتا رہا تو سرکار کی سنتوں پر چلتا رہا تو ہر قسم کی شرارتوں سے محفوظ رہا تو ہر دم بھلائی چاہنے والا تھا اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں جب تو فوت ہوا تو پاک ہو کر فوت ہوا ہے۔

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۱۹ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۴، سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۰، مسند امام احمد جلد ا صفحہ ۱۱۲، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۵، ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تلخیص الشافی صفحہ ۲۲۸ پر لکھتے ہیں کہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ صحابی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو آپ کو غسل دیا گیا پھر کفن مبارک پہنایا گیا پھر چارپائی پر آپ کو رکھا گیا لوگ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونے لگے تو سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی زیارت کے لئے آخری دیدار فاروقی کے لئے حاضر ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان اور عظمت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی بیان کرنے لگے شان بیان کرتے کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت اور صلوٰۃ نازل فرمائے پھر فرمایا کہ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اللہ تعالیٰ کی عزت و جلالت کی قسم دنیا کا کوئی انسان مجھے اس کفن پوش سے زیادہ پیارا نہیں زیادہ عزیز نہیں اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ بِصَحِیْفَتِہٖ مِنْ ھٰذَا الْمُسَجّٰی بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ میری تمنا ہے میری آرزو ہے میں چاہتا ہوں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جیسے نیک اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ (کتاب الآثار امام محمد صفحہ ۱۴۶ مسند امام احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۶۹ المصنف ابن شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۲۸۰، ۲۹۱، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۱۷)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں باقاعدہ باجماعت تراویح کا انتظام فرمایا رمضان شریف کے دنوں میں مسجد نبوی شریف میں پورا مہینہ خوب لائٹنگ ہوتی قندیلوں کو روشن کیا جاتا چراغ جلائے جاتے تاکہ مسجد نبوی شریف میں خوب روشنی ہو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات شریف کے بعد جب رمضان شریف کا مہینہ آیا تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے کیا دیکھا مسجد نبوی میں قندیلیں جل رہی ہیں قاری صاحب لوگوں کو باجماعت تراویح پڑھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے مسرت کا اظہار کرنے لگے پھر ہاتھ اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں دعا کی اے خالق کائنات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر کو اس طرح منور کردے جیسے وہ تیرے گھر کو دنیا میں منور کر کے گئے ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ ابن حدید جلد ۳ صفحہ ۱۸۰۔ ریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۱۱۴ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

حضرت وھب سوائی فرماتے ہیں کہ ایک دن مولا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی خطبہ دیا تقریر کرتے کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! جب بھی تم لوگ اکٹھے ہو کر جمع ہو کر نیک لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا تذکرہ کرنے لگو تو سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر پاک کیا کرو کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ہمیشہ حق جاری ہوتا ہے لوگوں کو سکون اور نفع دینے والی ہی باتیں نکلتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر حق بات بھی جاری فرماتا ہے۔ سبحان اللہ۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۴۰ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۸۰۷)

حضرت ابی السفر فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے سنا آپ اپنی چادریں جو اوڑھے ہوتے تھے ان کی بڑی ہی تعریف کرتے ان کا بڑا تذکرہ فرماتے چادروں کی شان بیان کرتے ایک دن ایک مرید نے ایک مولا علی رضی اللہ عنہ کے غلام نے عرض کی حضور ایک بات پوچھوں آپ ناراض تو نہیں ہوں گے مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام ہوں ڈر نہیں میں ناراض نہیں ہوتا پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے عرض کی حضور میں کئی مرتبہ آپ کی زبان مبارک سے ان چادروں کی تعریف سن چکا ہوں حالانکہ چادریں اور بھی آئیں ہیں آپ نے ان کی کبھی تعریف نہیں کی جب بھی یہ آپ اوڑھتے ہیں تو تعریف کرتے ہیں وجہ کیا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے امام الاولیا رونے لگ گئے فرمایا بھائی جی جانتے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ چادریں کس کی ہیں؟ عرض کی حضور نہیں فرمایا یہ چادریں میرے خلیل کی ہیں چادریں میرے یار کی ہیں یہ چادریں میرے دوست کی ہیں اس لئے مجھے پیاری لگتی ہیں سوالی نے عرض کی حضور وہ کون سا دوست ہے وہ کون سا یار ہے فرمایا میاں یہ چادریں میرے بھائی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہیں جو مجھے نشانی کے طور پر دے گئے تھے اس لئے یہ چادریں مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہیں سبحان اللہ

(ریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۳۰۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۹)

حضرات! توجہ فرمائیں مولا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت ہے کہ آپ کی چادریں بھی آپ کو پیاری لگتی ہیں جب چادریں اتنی پیاری لگتی ہیں تو سوچو چادر والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کتنا پیارا لگتا ہوگا۔ حضرت نزال بن بسرہ فرماتے ہیں ایک دن میں اور میرے ساتھی ہم مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے جب ہم مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے تو اور لوگ بھی مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے ہم مولا علی رضی اللہ عنہ سے ملے سلام عرض کرنے کے بعد بیٹھ گئے میں نے دیکھا مولا علی رضی اللہ عنہ بڑے خوش بیٹھے ہیں ہم تمام ساتھیوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ مین عرض کی اے امیر المومنین ایک بات عرض کریں اگر جواب عنایت ہو تو؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں بولو کیا بات ہے ہم نے عرض کی حضور ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتایئے وہ کیسے تھے کس شان کے مالک تھے وہ کیسے مسلمان تھے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو کیا جواب دیا سنئے: قَالَ ذَاكَ اِمْرَؤٌ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ بزرگ تھے وہ مقدس انسان تھے سَمَّاهُ اللّٰهُ الْفَارُوْقَ جن کا نام خود خالق کائنات نے فاروق رکھا تھا فَرَّقَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ آپ حق اور باطل میں فرق کرنے والے تھے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ اور میں نے خود سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے سنا آپ دعا فرما رہے تھے آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کررہے تھے کہ اے خالق کائنات عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے سے عمر رضی اللہ عنہ کے طفیل اسلام کو عزت اور غلبہ عطا فرما۔ سبحان اللہ

(تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۶' ریاض النضر ہ جلد ا صفحہ ۲۴۶ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۶۰'۶۱)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ احمد بن داؤد نیسوری اپنی کتاب اخبار الطوال صفحہ ۱۵۲ پر لکھتے ہیں کہ جب مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ۱۲ رجب ۳۶ ھ میں دارالخلافہ مدینہ شریف سے منتقل کرکے کوفہ میں لے آئے تو لوگوں نے عرض کی اے امیر المومنین اے شیر خدا آپ محل میں قصر شاہی میں قیام فرمائیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ مسلمانوں کا امیر تشریف فرما ہے اس طرح عزت اور شان نکھر کر سامنے آئے گی مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے فرمایا: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ نُزُوْلِهٖ مجھے محل میں قصر شاہی میں قیام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں محل میں نہیں رہوں گا بلکہ میں تو مسجد کے حجرے میں رہوں گا عرض کی حضور وجہ کیا ہے آپ امیر المومنین ہیں آپ خلیفہ وقت ہیں آپ نائب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپ ہمارے سردار ہیں آپ کا حق بنتا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا لَاَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يُبْغِضُهٗ میں محلات میں بنگلوں اور کوٹھیوں میں رہنا اس لیے پسند نہیں کرتا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محلات میں رہنا پسند نہیں فرماتے تھے لہٰذا میں بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پر چلتے ہوئے محلات میں نہیں رہوں گا بلکہ اپنی کچی کُٹی میں رہوں گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف لائے وہاں دو رکعت نفل اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے پڑھے پھر آپ مسجد کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ (رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۶۲)

حضرات! توجہ فرمائیں مولا علی رضی اللہ عنہ کو سید فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے آپ چاہتے تو محل میں کوٹھی میں بنگلے میں رہائش رکھ سکتے تھے یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرعاً منع نہیں تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع نہیں فرمایا تھا لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ جو عذر پیش فرماتے ہیں وہ کیا ہے؟ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بنگلوں میں رہنا پسند نہیں فرماتے تھے جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بنگلوں میں نہیں رہے تو میں کیوں رہوں سبحان اللہ تاریخ اسلام میں کوئی ایسا صدر دکھا سکتے ہو کوئی وزیر اعظم دکھا سکتے جس نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پاک پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی آسائش ٹھکرا دی ہوں؟ نہیں لیکن صدقے جاؤں مولا علی رضی اللہ عنہ پر آپ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا کو ٹھوکر مار رہے ہیں۔ کہاں ہیں نام نہاد محبان علی رضی اللہ عنہ جو سینہ پیٹ کر گریبان پھاڑ کر کہتے ہیں ہائے عمر نے علی پر اور علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے پر ظلم کیے۔ حیا کرو اگر مولا علی رضی اللہ عنہ پر ظلم ہوتا تو کبھی بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل نہ کرتے مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے ایک خاص دوست تھے نام تھا ان کا ابو جحیفہ وہ فرماتے ہیں کہ جب مولا علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے وقت کے خلیفہ بنے تو میں ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حاضر ہو کر میں نے ان الفاظ میں سلام کیا کون سے الفاظ فرماتے ہیں فَقُلْتُ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ میں نے کہا اے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں میں سے بہترین انسان آپ پر میرا سلام ہو حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب ان الفاظ میں سلام سنا تو آپ جلال میں آ گئے مجھے غصہ کے انداز میں فرمایا اے ابو جحیفہ یہ کیسے سلام دے رہے ہو میں نے عرض کی کہ امیر المومنین میں نے سچ نہیں کہا کیا آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد افضل ترین بہترین انسان نہیں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بالکل نہیں اور خبردار آج کے بعد مجھے ان الفاظ کے ساتھ سلام بھی نہ کرنا۔ سبحان اللہ۔

حضرات توجہ! فرمائیں ہوتا آجکل کا کوئی سیاسی لیڈر قوم کو دھوکا دینے والا صدر یا وزیر اعظم وہ بڑا خوش ہوتا کہ واہ صاحب واہ اس نے میری بڑی تعریف کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے بڑی بڑائی بیان کی ہے اسے انعام دیا جائے لیکن وہ کوئی سیاسی لیڈر نہیں تھے وہ مولا علی رضی اللہ عنہ تھے وہ باب مدینۃ العلم تھے وہ جانتے تھے اگر میں آج خاموش ہو گیا تو ہر بندہ یہی سمجھے گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پہلا نمبر مولا علی رضی اللہ عنہ کا ہے میری خاموشی اس بات کی دلیل بن جائے گی کہ میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے زیادہ شان والا ہوں مولا علی رضی اللہ عنہ خاموش نہیں ہوئے بلکہ فرمایا یَا اَبَا جُحَیْفَۃَ اَلاَ اُخْبِرُکَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اے بھائی ابوجحیفہ کیا میں تمہیں آج بتا نہ دوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بہترین سب سے افضل ترین انسان کون ہے؟ حضرت ابوجحیفہ نے عرض کی امیر المومنین ضرور بتایئے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَیْنَھَا اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ اس امت کے اندر قیامت تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگر کوئی سب سے افضل اعلیٰ انسان ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرات! یہ بات شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم سیّد مرتضی نے کتاب الشافی صفحہ ۱۷۳ اور علامہ طوسی نے تلخیص الشافی صفحہ ۴۷۳ کے اندر بھی لکھی ہے پتہ چلا شیعہ حضرات نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل ترین ہستیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھیں اور الحمد اللہ ہم بھی مانتے ہیں پھر فرق کیا ہوا حضرات فرق بڑا ہے ہم کہتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا تھا وہ دل و جان سے فرمایا تھا لیکن شیعہ حضرات کے یہ دونوں عالم لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ دل سے نہیں کہا تھا بلکہ سیاسی طور پر کہا تھا زبانی کلامی کہا تھا اوپر اوپر سے کہا تھا کسی مجبوری کی وجہ سے کہا تھا ہم کہتے ہیں کہ اولاد علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو کچھ حیا کرو تم نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سیاسی لیڈروں سے ملا دیا ہے ذرا خیال تو کرو کوفہ کی مسجد ہو مولا علی رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے ہو ولیوں کے سردار ہوں صادقین کے امام ہوں امام الاولیاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں شیر خدا ہوں حیدر کرار ہوں فاتح خیبر ہوں پھر جھوٹ بولیں لوگوں کو دھوکہ دیں زبان سے کچھ اور کہیں دل میں کچھ اور ہو ہمارا ایمان نہیں مانتا ہم تسلیم نہیں کرتے ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی جو بات زبان پر تھی وہی دل میں بھی تھی۔ وقت کا امیر المومنین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وزیر ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کا مشیر ہم لوگوں سے ڈر کر اپنی حکومت بچانے کے لئے ایسی دوغلی پالیسی اپنائے نہیں یہ نہیں ہوسکتا بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ جو زبان پاک سے فرما رہے تھے وہی آپ کے پاک دل میں بھی تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قیامت تک اگر کوئی افضل ترین ہستیاں ہیں تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہستیاں ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمانے کے بعد پھر جو بات فرمائی کمال کر دیا فرمایا ابوحنیفہ تمہیں ایک اور مزے کی بات نہ بتاؤں عرض کی امیر المومنین ضرور ارشاد فرمائیے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوحنیفہ کسی مومن کے دل میں میری محبت ہو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بغض ہو یا کسی کے دل میں میرا بغض ہو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت ہو یہ نہیں ہوسکتا اور نہ قیامت تک یہ ہوگا ابوحنیفہ غور سے سن لے جس دل میں میرا پیار ہوگا وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی پیار ہی ہوگا اور جہاں میری دشمنی ہوگی عداوت ہوگی بغض ہوگا وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی بغض ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۹ تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۴ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸ مسند امام احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۶)

حضرات! پتہ چلا کہ جس سینے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیار ہو لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ کا پیار نہ ہو وہ بھی جھوٹا اسی طرح جس سینے میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا پیار ہو لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت نہ ہو وہ بھی بے ایمان ہے اے سنی حنفی بریلوی تمہیں کروڑوں مرتبہ مبارکیں ہوں تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی غلام ہے آل کا بھی غلام ہے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھتا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرتا ہے رافضی بھی جھوٹے خارجی بھی جھوٹے شیعہ بھی مومن نہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بے ادب بھی مومن نہیں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کشتہ عشق رسالت فنافی الرسول امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے بڑی پیاری بات فرمائی کہ

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

ایک اور عاشق کہتا ہے کہ:

جان نثاران نبی سب اہلسنّت ہی سے تھے
جھوٹ سے نفرت تھی ان کو اور حق سے پیار تھا

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے تھے جن کا نام تھا سیّدنا محمد بن حنیفہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے والد مکرم سے عرض کی ابو جان ایک بات پوچھنی ہے اگر اجازت ہو تو پوچھ لوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے مسکرا کر فرمایا بیٹا پوچھو کون سی بات ہے حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابو جی یہ بتایئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس کے بعد آپ کی امت میں سے بہتر سب سے افضل سب سے اعلیٰ کون انسان ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو مسکرا کر فرمایا: قَالَ اَبُوْبَکْرٍ بیٹا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کے بعد سب سے افضل ترین انسان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں قَالَ ثُمَّ مَنْ میں نے عرض کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ قَالَ عُمَرُ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اعلیٰ اور ارفع ہیں محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں وَخَشِیْتُ اَنْ یَّقُوْلَ عُثْمَانَ کہ میں ڈر گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ میں نے اب سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل کون ہے کہیں بابا جان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے دیں میں نے خود ہی کہا کیا فرماتے ہیں قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ میں نے عرض کیا ابو جی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تو آپ ہی ساری دنیا میں اعلیٰ اور افضل ہیں ناں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو مسکرا کر فرمایا قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بیٹا میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں سرکار کے غلاموں میں سے ایک ادنیٰ سا غلام ہوں۔

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۱۸ ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

حضرات مولا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت پر قربان جایئے کیا پیاری عبارت فرما گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تو شان بیان کر دی لیکن جب آپ کی فضیلت کا وقت آیا تو عاجزی انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا میں تو ایک عام مسلمان ہوں سبحان اللہ۔

شیعہ حضرات کے امام موید باللہ یحییٰ بن حمزہ زیدی نے اطوق الحمامہ میں یہ بات لکھی سنیوں کے امام علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی البغدادی علیہ الرحمتہ نے تلبیس ابلیس صفحہ ۱۵۷ پر یہ روایت درج فرمائی کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آپ اپنے آستانہ عالیہ میں اپنے گھر میں جلوہ فرما ہیں آپ کے ایک مرید ایک ساتھی سوید بن غفلہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سلام عرض کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں بیٹھ گئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سوید کو دیکھا تو وہ بڑے پریشان تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوید عرض کی جی امیر المومنین فرمایا یار آکر خاموش بیٹھ گئے ہو اور چہرے سے بڑے پریشان نظر آرہے ہو خیر تو ہے؟ حضرت سوید نے عرض کی امیر المومنین ایک بات سنی ہے اس کی وجہ سے پریشان ہوں فرمایا کون سی عرض کی حضور تھوڑی دیر پہلے میں کوفہ سے باہر کسی کام کے لئے نکلا تو میرا ایک جماعت کے پاس سے گزر ہوا میں چند لوگوں کے پاس سے گزرا وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ذکر کر رہے تھے ذکر کرتے کرتے انہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گلے اور شکوے کرنے شروع کردیئے ان دونوں کی بارگاہ میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرنی شروع کردیں حضور اگر آپ ناراض نہ ہو تو عرض کردوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ہاں کہو اور کھل کے کہو حضرت سوید نے عرض کی حضور وہ لوگ گلے اور شکوے شاید اس لئے کر رہے تھے کہ آپ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے حضرت سوید نے جب یہ بات کہی تو مولا علی رضی اللہ عنہ جلال میں آگئے اور فرمایا اعوذ باللہ اعوذ باللہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ایسی باتوں سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ان کے گلے اور شکوے کرنے سے پھر فرمایا سوید مجھے قسم ہے رب العالمین کی عزّت وعظمت کی میرے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ان کے لئے برائی نہیں بلکہ میں تو ان سے ایسے ہی محبت کرتا ہوں جیسے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرتا ہوں کیونکہ وہ دونوں مقدس ہستیاں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی تھے سرکار کے وزیر تھے اللہ تعالیٰ ان پر کروڑہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اے سوید تو گواہ ہو جا میری دعا ہے جو انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دیکھ لو صدیق اکبرؓ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گستاخ کے چہرے پر کبھی نور نہیں ہوگا چاہے نمازی ہو حاجی ہو عبادت گزار ہو زوار ہو جتنی عبادت کرے گا رحمت کے بجائے لعنت برسے گی کیوں نہ برسے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوید صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو پھر مولا علی رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے روتے روتے آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر فرمایا سوید عرض کی جی امیر المومنین فرمایا کوفہ میں اعلان کرا دو کہ تمام مسلمان تمام مومن تمام سرکار کے غلام مسجد میں جمع ہو جائیں امیر المومنین خطبہ دینا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی ضروری بات کہنا چاہتے ہیں اعلان ہو گیا دنیا جمع ہو گئی کوفہ کی جامع مسجد لوگوں سے بھر گئی مولا علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے آئے آتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کی پھر فرمایا لوگو! میں نے سنا ہے بعض لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گلے اور شکوے کر کے گستاخی کر رہے تھے سن لو ایسے لوگوں سے میرا کوئی تعلق نہیں میں ان سے بیزار ہوں اگر آج کے بعد میں نے سنا کہ کوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی گستاخی کر رہا ہے تو میں اسے دردناک سزا دوں گا پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس نے انسان کو پیدا فرمایا جس نے زمین سے اناج اُگایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہی بندہ محبت اور پیار کرے گا جو مومن ہو گا جو متقی ہو گا اور ان دونوں سے وہی نفرت کرے گا جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو گا فاجر ہو گا تمہیں کیا پتہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کا۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے سرکار کی غلامی کا حق ادا کر دیا ان لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جیسے محبت کرنے کا حق تھا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دونوں سے بالکل راضی اور خوش تھے۔ جب سرکار دنیا سے جانے لگے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی میں ہی اپنا مصلیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار کی موجودگی میں ہی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تین دن تک نمازیں پڑھاتے رہے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا سے پردہ فرمایا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تمام مومنوں نے متفقہ طور پر آپ کو امیر المومنین بنا لیا' تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی بنو عبدالمطلب میں سے سب سے پہلے میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے لئے راضی نہیں تھے وہ چاہتے تھے کسی اور کو امیر المومنین چن لیا جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کامل انسان تھے ان جیسا انسان اب کوئی نظر نہیں آتا بڑے رحیم بڑے کریم بڑے متقی بڑے امانت دار تھے سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب تک خلیفہ رہے سرکار کے نقش قدم پر چلتے رہے اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر رحمتوں کا نزول فرمائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے جب آپ امیر المومنین بنے سب سے زیادہ مجھے ان کے خلیفہ بننے پر خوشی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بڑی شان کے مالک تھے مومنوں کے لئے کمزوروں کے لئے بڑے ہی رحیم تھے مظلوموں کے مددگار تھے ظالموں کے لئے ننگی تلوار تھے دین کے معاملے میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے جب بولتے تھے تو حق ہی بولتے آپ کی زبان پر ہمیشہ سچ ہی نکلتا تھا ہم سمجھتے تھے شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے بڑی نفرت فرماتے تھے اور ان پر سختی فرماتے پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی اے خالق کائنات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے مریدو! مجھ سے محبت کرنے والو اے یا علی یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو سن لو جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ہر حال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی محبت پیار کرے خبردار آج کے بعد کوئی بندہ ان کی بے ادبی نہ کرے اور مجھے ان سے افضل اعلیٰ بھی نہ سمجھے جو بندہ مجھے ان سے افضل اعلیٰ سمجھے گا اور مجھے پتہ چل گیا تو میں اس شخص کو وہ سزا دوں گا جو کذاب کو جو جھوٹے کو سزا دی جاتی ہے جانتے ہو جھوٹے کی کذاب کی مفتری کی کیا سزا ہے؟ فرمایا جانتے ہو تو ٹھیک ہے نہیں جانتے تو سن لو کذاب کی سزا اسی کوڑے ہیں۔ (تلبیس ابلیس صفحہ ۱۵۷، ۱۶۰ لسان المیزان جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ حلیۃ الاولیاء جلد ۷ صفحہ ۲۰۱ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰ سیرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۴ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۳۷۳، ۳۸۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! یہ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ لیکن شیر خدا کیا لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑی عداوت تھی۔

حضرات! ایمان سے بتانا عداوت ہوتی تو مولا علی رضی اللہ عنہ یہ باتیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے فرماتے نہیں ہرگز نہیں پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان پیار ہی پیار تھا محبت ہی محبت تھی۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں کوفہ سے مدینہ پاک سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در پاک کی حاضری کے لئے اور دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا تو میں سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا حاضری کے بعد میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا پوچھا کہ آپ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے کیا خیال ہے؟ وہ کیسے لوگ تھے؟ تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے بڑے پیارے خیالات کا اظہار فرمایا تو سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے امام صاحب کی خدمت میں عرض کی فَقَالَ لَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ عِنْدَنَا بِالْعِرَاقِ اِنَّكَ تَبَرَّءُ مِنْهُمَا کہ حضور ہمارے عراق کے لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تبرا کرتے ہیں آپ ان کی بارگاہ میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرتے ہیں آپ ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ جلال میں آ گئے غصہ میں آ گئے جلال میں آ کر فرمایا معاذ اللہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ان مقدس لوگوں کی بارگاہ میں ایسی بے ادبی اور گستاخی کروں پھر فرمایا: كَذَبُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مجھے رب کعبہ کی قسم سارے عراقی جو میرے بارے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ کذاب ہیں وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹے ہیں۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۲۸ المناقب امام اعظم رضی اللہ عنہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۳۳۲)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب احقاق الحق جلد ا صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ ایک بندے نے سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے عرض کی حضور آپ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے کیا خیال ہے وہ دونوں کیسے تھے تو سنو سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کیا پیارا جواب دیا فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دونوں تمام عالم اسلام کے امام تھے عدل و انصاف کے بادشاہ تھے کَانَا عَلَی الْحَقِّ وہ ساری زندگی حق بات پر قائم رہے وَمَاتَا عَلَیْهِ اور حق پر ہی ان کا خاتمہ ہوا فَعَلَیْهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اللہ تعالیٰ قیامت تک بلکہ قیامت کو بھی ان پر اپنی رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے سبحان اللہ

(رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۳۳۸)

حضرات! توجہ فرمائیں طریقت کے چھٹے امام ان کو عادل منصف امام فرما رہے ہیں ان پر رحمتوں کی دعائیں فرما رہے ہیں پر وہ شیعہ حضرات کتنے بدنصیب ہیں جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں مقدس یاروں پر لعنت کر کے اپنا منہ کالا کرتے ہیں۔ شیعہ حضرات جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کون سی دعا؟ کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَءْ بِهٖ اَوَّلًا اے اللہ عزوجل میری طرف سے تو خود اس شخص پر سب سے پہلے لعنت فرما جس نے ان پر سب سے پہلے ظلم کیا ثُمَّ الثَّانِیْ پھر دوسرے پھر ثُمَّ الثَّالِثُ پھر تیسرے پر ثُمَّ الرَّابِعُ پھر چوتھے پر اَللّٰهُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ خَامِسًا پھر پانچویں یعنی یزید بن معاویہ پر لعنت کر۔

(تحفۃ العوام ستائیسواں باب صفحہ ۴۶۱ عقائد جعفر جلد ا صفحہ ۱۱۵)

حضرات! شیعہ حضرات جب کہتے ہیں پہلے پر لعنت کر اس سے مراد صدیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکبر رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں تیسرے سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں چوتھے سے مراد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں استغفر اللہ۔

حضرات! یہ شیعہ حضرات کتنے بدبخت ہیں کہ عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک یاروں پر لعنت کرتے ہیں دیکھو بندہ نماز پڑھتا ہے تو ہاتھ اٹھا کر عرض کرتا ہے مولا کریم اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے میرے گناہ معاف فرما میری عبادت قبول فرما مجھے ہر مصیبت ہر آفت سے بچا مجھے ایمان عطا فرما مجھے رزق حلال عطا فرما مجھے شیطان کے شر سے نفس کے شر سے بچا اور بھی بہت سی دعائیں کرتا ہے پر یہ بدنصیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستوں پر لعنت کرتے ہیں کون صحابہ رضی اللہ عنہم جن کے بارے خالق کائنات فرماتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ سجانا یہ جو تیرے یار ہیں ان سے میں راضی ہوں یہ مجھ سے راضی ہیں اتنی عظمتوں والے صحابہ رضی اللہ عنہم پر جب یہ لعنت کرتے ہیں ان کا تو کچھ نہیں بگڑتا یہ لعنت وہاں تو جا نہیں سکتی کیونکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن رحمت میں آرام فرما ہیں جب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے ہیں لعنت آگے جاتی ہے پر جا نہیں سکتی وہ مڑ کے واپس ہو کے انہیں کے پاس آجاتی ہے ان کی شکلیں دیکھ کر بھی پتہ چل جاتا ہے کہ لعنتی ٹولہ آرہا ہے یہ بات کسی سنی نے نہیں لکھی بلکہ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حلیۃ المتقین صفحہ ۱۶۴ پر لکھتے ہیں کہ از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ منقول است امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ

لعنتے کہ از دھان شخصے بیروں می آید میگردد اگر صاحبش رامیسا ید آنجا قرار میگرد

لعنت جب کسی شخص کے منہ سے نکلتی ہے تو وہ ادھر ادھر پھرتی ہے اگر ایسا آدمی مل جائے تو جو اس کا مستحق ہو تو وہی رک جاتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر نہ بگویندہ اش برمیگرد د۔ ورنہ واپس لعنت بھیجنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ (فقہ جعفریہ جلد۳ صفحہ ۵۹۹ '۶۰۰)

حضرات! شیعہ حضرات کی کتابوں سے پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہ تھی بلکہ پیار ہی پیار تھا روحانی اور قلبی تعلق تھا۔ صرف روحانی تعلق ہی نہیں تھا بلکہ تاریخ بتاتی ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے جسمانی اور نسبی رشتہ بھی موجود تھا۔

سرکار کائنات کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے رشتہ

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم سیّد علی حیدر نقوی اپنی کتاب تاریخ احمد صفحہ ۱۴۸ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی پہلے شادی ہوئی خنیس کے ساتھ جب وہ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی ہے آپ اس سے نکاح کرلیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی میرا شادی کا ارادہ نہیں پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ان کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینا چاہا انہوں نے بھی کسی وجہ سے انکار کردیا پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی سن ۳ ہجری میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی۔ حضرات! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بچی کا رشتہ کسی وجہ سے نہ لیا تو میرے رب العالمین نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بچی کے لئے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ بھیج دیا اس سے بڑی خوش بختی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بچی کی کیا ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح پاک میں آئی آج ہر آدمی کہتا ہے کہ میری بچی کو رشتہ اچھا بھی ملے اور اونچے گھرانے کا بھی ملے ہر بندے کی اپنی سوچ ہوتی ہے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی افسر کے گھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے کوئی کہتا ہے میری بچی کسی وزیر کے گھر جائے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی ایم پی اے، ایم این اے کے گھر جائے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی تاجر کے گھر جائے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی رئیس کے گھر جائے کوئی کہتا ہے میری بچی کسی عالم کے گھر جائے پر صدقے جاؤں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تیری بیٹی کے نصیب پر تیری بیٹی کے مقدر پر کسی کو رئیس کا گھر ملا کسی کو وزیر کا گھر ملا تیری بیٹی کو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر ملا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بسم اللہ اسم اللہ دا تے ایہہ بھی گہنا بھارا ھو
نال شفاعت سرور عالم تے چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی تے جس دا ایڈ پیارا ہو
میں قربان انہاں تھیں باہو تے جنوں ملیا نبی پیارا ہو

جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بچی کا رشتہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک سے ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ کے یار کے گھر میری بیٹی چلی گئی ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے بعد ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا بھائی جی آپ نے تو میری بچی کا رشتہ نہیں لیا تھا دیکھو اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کا مقدر کتنا کھولا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی بن گئی ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا بھائی عمر آپ ناراض نہ ہوں پتہ ہے میں نے یہ رشتہ کیوں نہیں لیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں مجھے کوئی پتہ نہیں فرمایا بھائی جی مجھے پتہ تھا کہ آپ کی بیٹی کا رشتہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہونے والا ہے آپ کی بیٹی بہت جلد سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ بننے والی ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بہت جلد اُم المومنین کا منصب ملنے والا ہے اس لئے میں نے آپ کی بچی کا رشتہ قبول نہیں کیا تھا ورنہ میری کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجال تھی کہ میں آپ کی بچی کا رشتہ نہ لیتا۔ سبحان اللہ۔

حضرات! پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد لگے اب سنئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سسر اور داماد کے بارے کیا فرمایا شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم علامہ سیّد علی حائری رضوی لاہوری نے اپنی (تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲ صفحہ ۴۷۶) پر سرکار کا فرمان لکھا۔ مَنْ زَوَّجَنِیْ وَتَزَوَّجَ مِنِّیْ مِنَ الْاُمَّةِ اَحَدٌ۔ کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو سن لو جس لڑکی نے مجھ سے شادی کی جس عورت نے مجھ سے نکاح کیا اور جس مرد کو میں نے اپنی بچی دی جس انسان سے میں نے اپنی بچی کا رشتہ کیا لَایَدْخُلُ النَّارَ وہ ہرگز دوزخ میں جہنم میں نہیں جائے گا لِاَنِّیْ سَئَلْتُ اللّٰہَ عِنْهُ وَوَعَدَنِیْ بِذٰلِكَ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے سوال کیا کہ مولا کریم میرے سسرال والے اور میرے داماد جہنم میں نہ جائیں تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ محبوب گھبرا نہیں ایسا ہی ہوگا جیسے تو چاہتا ہے۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱۶)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ سے رشتہ

اب سنئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کیا رشتہ تھا شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ احمد بن ابی یعقوب تاریخ یعقوبی جلد ۴ صفحہ ۱۴۹ پر لکھتے ہیں کہ ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا: علی۔ عرض کی جی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔ فرمایا: میں ایک کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سا کام۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اپنی بیٹی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا جو سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی لخت جگر ہے اس کا رشتہ مجھے عطا کردیں تو بڑی مہربانی ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّهَا صَغِیْرَةٌ فرمایا انکار تو نہیں کرتا لیکن میری بیٹی کی عمر ابھی چھوٹی ہے وہ بچی ہے تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی! میں رشتہ اس لئے نہیں کر رہا کہ وہ میرے گھر جائے گی میرے گھر کے کام کاج کرے گی گھر کا نظام سنبھالیں گی ناں بلکہ لٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ کُلُّ نَسَبٍ وَّسَبَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ لوگو قیامت والے دن تمام رشتے تمام نسبتیں ختم ہو جائیں گے اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ وَصَھْرِیْ مگر میرا رشتہ میری نسبت میرا اسرالی رشتہ میرا دامادی رشتہ قیامت کو بھی نہیں ٹوٹے گا فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ سَبَبٌ وَّصَھْرٌ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اے علی رضی اللہ عنہ میں نے ارادہ کیا ہے میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دامادی کا شرف حاصل کرلوں میرا بھی سرکار سے دامادی والا رشتہ قائم ہو جائے۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی تو فَتَزَوَّجَھَا آپ نے اپنی بیٹی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کر دیا وَمَھْرُھَا عَشَرَۃَ آلَافِ دِیْنَارٍ اور دس ہزار دینار حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا حق مہر مقرر ہوا۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ ابوالحامد عبدالحمید اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ جلد۳ صفحہ ۱۲۴ میں لکھتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑی خوشی ہوئی آپ گھر سے باہر ایک باغ تھا وہاں تشریف لائے اس باغ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند مہاجر اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے آپ نے ان سے فرمایا رَفِّئُوْنِیْ رَفِّئُوْنِیْ اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجھے مبارک دو مجھے مبارک دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے امیر المومنین کس چیز کی مبارک دیں تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قَالَ تَزَوَّجْتُ اُمَّ کُلْثُوْمِ بِنْتَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ دوستو میں نے ام کلثوم [illegible] نے کہا المومنین یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی [illegible] اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے سنا تھا یقُوْلُ کُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ وَّصِهْرٍ یَّنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا ساری دنیا کے رشتے نسبی تعلق سسرالی تعلق سب ختم ہو جائے گا اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ وَصِهْرِیْ لیکن میرا رشتہ میرا نسبی تعلق میرا سسرالی رشتہ قیامت کو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (ناسخ التواریخ جلد۲ صفحہ ۱۴۹۹)

حضرات ! شیعہ حضرات کی کتابوں سے پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ عطا فرمایا شیعہ حضرات کی ان کتابوں میں بھی یہ بات موجود ہے۔ (عمدۃ الطالب صفحہ ۶۳ منتہی الامال صفحہ ۲۱۷ مجالس المومنین جلد ۱ صفحہ ۱۵۶ مناقب ابن شہر آشوب ۲۷۵ فروغ کافی جلد ۲ صفحہ ۳۱۱، ۳۱۳ شرح نہج البلاغہ ابی حدید جلد ۴ صفحہ ۵۸۵ مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام کتاب الشافی صفحہ ۱۶ منتخب التواریخ صفحہ ۹۵ اعلام الوری صفحہ ۲۰۴ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۸۴ صافی شرح اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۸۲ تہذیب الاحکام جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ مناقب آل ابی طالب جلد ۳ صفحہ ۲۰۴ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۴، ۴۳ یہی بات اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۹۸ طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۴۰ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳ وغیرہم)

میرے دوستو ! شیعہ سنی کتب سے ثابت ہوا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے خود طے فرمایا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوتے مولا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف ہوتے تو کیا اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتے ؟ سوچیئے ؟ نہیں بالکل نہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درمیان دشمنی نہیں تھی محبت تھی عداوت نہیں تھی پیار تھا شیعہ حضرات کے سب سے بڑے عالم علامہ محمد بن یعقوب کلینی فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ میں فروع کافی جلد ۵ صفحہ ۳۴۶ میں قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مجالس المومنین جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ پر لکھتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی لخت جگر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا لیکن خوشی سے نہیں کیا رضا مندی سے نہیں کیا بلکہ مجبوری اور ڈر کر کیا۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۸، ۱۴۱)

حضرات! کتنے دکھ کی بات ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ شیعہ حضرات نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بزدل اور بے اختیار کہہ دیا ہے۔

میرے دوستو! سوچو ہو مولا علی رضی اللہ عنہ ہو شیر خدا ہو حیدر کرار ہو حسنین رضی اللہ عنہما کا بابا ہو نبی کا ویرا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے مجبور ہو جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ڈر جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کوئی عام انسان نہیں یہ وہ علی رضی اللہ عنہ ہے جس کا دعویٰ ہے اگر سارا عرب میرے مقابل آ جائے تو پھر بھی علی سب پر غالب ہو گا۔ (نہج البلاغہ جلد ا صفحہ ۴۵ عقائد جعفریہ جلد ا صفحہ ۱۶۵)

اتنی عظمتوں کا مالک مولا علی رضی اللہ عنہ ڈر کر یا مجبور ہو کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو رشتہ دے دے یہ مومن یہ مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا ہاں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو رشتہ دیا ہے صرف اور صرف محبت اور پیار کی غرض سے دیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پکا مومن اور متقی سمجھ کر دیا اگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اندر معمولی سا بھی عیب ہوتا شیر خدا کبھی ان کو اپنی لخت جگر کا رشتہ نہ دیتے پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی دشمنی نہیں تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت

جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت تھی اسی طرح مولا علی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی محبت اور پیار کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرتے تھے شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ علی بن عیسیٰ اربلی کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۱۸۵ ملا باقر مجلسی بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۳۹، ۴۰ میں لکھتے ہیں کہ جب مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نبی کریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے لئے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو سرکار نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کا وعدہ فرمایا رشتہ کا اقرار کرنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی۔ عرض کی جی میرے آقا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری شادی تو ہو جائے گی لیکن تمہیں پتہ ہے شادی پر اخراجات بھی ہوتے ہیں شادی پر خرچہ ہوتا ہے بہت سے معاملات کرنے ہوتے ہیں جو پیسوں کے بغیر جو دولت کے بغیر نہیں ہوتے عرض کی آقا بالکل بجا فرمایا آپ نے سرکار نے فرمایا پھر کوئی رقم جوڑی ہوئی ہے کچھ مال جمع کیا ہوا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا میرے حالات اتنے میرے دوست یار بھی نہیں جانتے جتنے حالات آپ جانتے ہیں آقا نقد تو کوئی نہیں ہاں ایک گھوڑا ہے ایک تلوار ہے اور ایک زرہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مال نہیں کوئی دولت نہیں کوئی بینک بیلنس نہیں کوئی خزانہ نہیں میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ جنگ کا زمانہ ہے تلوار بھی تمہارے پاس ہونا ضروری ہے گھوڑا بھی ہونا ضروری ہے زرہ بھی ہونا ضروری ہے لیکن زرہ نہ بھی ہو تو کام ہو سکتا ہے کفار سے جنگ کی جا سکتی ہے لہٰذا ایسے کرو یہ زرہ لے جاؤ بیچ آؤ جتنے پیسے ملیں گے ان سے تیری شادی کا بندوبست کریں گے عرض کی آقا ٹھیک ہے مولا علی رضی اللہ عنہ وہ زرہ لے کر چل پڑے۔

حضرات! پہلے دور میں جب لڑائی ہوتی تھی تو لڑائی کے لئے تیر تلوار نیزے بھالے کمان یہ دشمن کے لئے یہ لڑائی کے لئے ضروری ہوتے تھے تا کہ دشمن پر حملے کر کے اسے ہلاک کیا جائے اور دشمن سے بچنے کے لئے دشمن کے وار کو روکنے کے لئے خود زرہ اور ڈھال کا ہونا ضروری تھا یہ خود لوہے کی ٹوپی ہوتی تھی جو لڑنے والا سر پر پہن لیتا تا کہ دشمن سر پر حملہ کرے تو تکلیف نہ پہنچے زرہ یہ لوہے کا لباس ہوتا تھا لڑنے والا جب لڑائی کے لئے آتا تو جسم پر پہن کے آتا تا کہ دشمن جسم پر تلوار مارے تو جسم پر دشمن کی تلوار کا اثر نہ ہو ڈھال یہ وہ آلہ ہوتا تھا کہ لڑائی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوران جب دشمن مخالف پر حملہ کرتا تو دوسرا آگے سے ڈھال کر دیتا جس سے دشمن کا وار بجائے جسم پر لگنے کے ڈھال پر لگتا جس سے لڑنے والا تلوار کے وار سے بچ جاتا۔ تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے زرہ لے کر بیچنے کے لیے چل پڑے مولا علی رضی اللہ عنہ زرہ لے کر مدینہ شریف کی منڈی میں پہنچے جہاں مال بکتا تھا جہاں مال نیلام کیا جاتا تھا آپ نے زرہ بیچنے کے لئے منڈی میں رکھ دی بیوپاری آ گئے تاجر آ گئے خریدنے والے آ گئے بولی شرع ہو گئی ان بیوپاریوں میں تاجروں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں کیونکہ آپ بہت بڑے تاجر تھے بہت بڑے خریدار تھے بولی چلتے چلتے رک گئی سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ قیمت لگاتے ہوئے فرمایا میں اس زرہ کی قیمت چار سو اسی درہم دیتا ہوں کوئی تاجر آپ کی قیمت سے زیادہ نہ لگا سکا زرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہو گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار سو اسی درہم مولا علی رضی اللہ عنہ کو دیئے اور زرہ لے لی مولا علی رضی اللہ عنہ جب پیسے لے کر چلنے لگئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: بھائی علی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رک گئے پوچھا بھائی عثمان رضی اللہ عنہ کیوں بلایا ہے؟ خیر تو ہے کہیں سودا مہنگا تو نہیں لے بیٹھے زرہ واپس تو نہیں کرنا چاہتے؟ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی جی ایسی کوئی بات نہیں بلکہ میں نے تو آپ کو اس لئے رکنے کی زحمت دی ہے کہ آپ نے یہ بہترین زرہ بیچ کیوں دی ہے کون سی مجبوری پیش آ گئی تھی کیا ضرورت پڑ گئی تھی کہ آپ زرہ بیچنے کے لئے یہاں تشریف لائے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا بھائی عثمان رضی اللہ عنہ بات یہ ہے کہ میرا رشتہ ہو گیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لخت جگر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ اب شادی کرنی تھی اتنا پیسہ نہیں تھا اتنا مال نہیں تھا کہ شادی کر لیتا دل تو نہیں کرتا تھا لیکن مجبوراً یہ قدم اٹھانا پڑا یہ زرہ بیچنا پڑی سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی جی بڑی ہی خوشی ہو رہی ہے کہ آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بچی سے شادی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شادی آپ کے لئے مبارک ثابت فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا بات ہے بھائی عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا یار یہ زرہ بڑی ہی پیاری ہے آپ کے جسم پر پھبتی بڑی ہے اگر ناراض نہ ہو اگر محسوس نہ کرو تو یہ زرہ میری طرف سے ہدیہ قبول فرمالو یہ زرہ میری طرف سے تحفہ کے طور پر قبول فرمالو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو بڑے حیران ہوئے کہ کیا کروں تحفہ ہدیہ قبول کروں یا نہ کروں اگر نہیں کرتا تو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے کہ سرکار نے فرمایا بھائی کا تحفہ قبول کر لینا چاہیے اگر تحفہ قبول کرتا ہوں تو بہت بڑا تحفہ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا احسان ہوگا۔ سوچنے لگے سوچتے سوچتے فیصلہ یہ کیا کہ سرکار کی بارگاہ میں یہ بات پیش کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ویسے ہی کریں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ زرہ لے کر اور نقدی پیسے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے سرکار نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ زرہ بھی لے آئے ہیں اور پیسے بھی لے آئے ہیں سرکار نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ یہ کیا مال بھی لے آئے ہو اور زرہ بھی بچا لائے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام بات بتائی تمام واقعہ سنایا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔

حضرات! جب اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات سنی تو میرے آقا کا چہرہ والضحیٰ پھولوں کی طرح کھل اٹھا سرکار مسکرانے لگے اللہ تعالیٰ کا پیارے ماہی مسکرانے لگے جب میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرایا تو مقدس دانتوں سے نور کی شعائیں نکلنے لگیں نور کیوں نکلا نور کی شعائیں کیوں نکلیں اس لئے کہ

دنداں دے سچے موتی تے اکھیاں نے مست خماری
جد ٹردا عرشی فرشی آکھن تے واہ واہ ٹور پیاری

میرے آقا نے جب یہ بات سنی تو مسکرا کر اپنے مقدس ہاتھ پر ید اللہ والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گورے گورے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی اور کافی دیر تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے رحمت فرماتے رہے۔

حضرات ذرا خیال کرنا آج میرے لیے آپ کے لئے کوئی ولی دعا مانگے' پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' مہر علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' داتا علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے' غوث جلی رضی اللہ عنہ دعا مانگے' مولا علی رضی اللہ عنہ دعا مانگے ہم کتنے خوش ہوں گے ہم کہیں گے کہ ان اللہ والوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں فرمائے گا ذرا سوچو جس کے لئے کائنات کا والی دعا کرے سدرہ کا راہی دعا کرے اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی دعا کرے بھلا وہ دعائیں کیسے رد ہو سکتی ہیں امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی فرماتے ہیں:

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا ۔۔۔ بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ۔۔۔ دلہن بن کے نکلی جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شیعہ حضرات کے علماء علامہ علی بن عیسیٰ اربلی اور علامہ باقر مجلسی بھی لکھتے ہیں کہ جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی تو فَدَعَا لَهٗ بِالْخَیْرِ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا نے حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے پیارے نانا نے ہاتھ اٹھا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی خیر برکت کے لئے دعا کی میاں جس انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر و برکت کے لئے دعا کریں پھر اس کو تو ستے ہی خیراں ہیں وہ کسی میدان میں کسی مقام میں ناکام نہیں ہو سکتا کہیں کہ۔

مصطفیٰ کی نذر جس گھڑی ہو گئی ۔۔۔ اس کی تقدیر کھوٹی کھری ہو گئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو ٹھکرائے سارا جہاں بھی اگر گرنے والا مگر پھر سنبھلتا رہے

(زرقانی شریف جلد ۲ صفحہ ۳ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۵۵ رحما بینھم جلد ۳ صفحہ ۶۷۴)

میرے دوستو! توجہ فرماؤ کتنا پیار تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پریشانی دیکھی نہیں گئی فوراً محبت اور پیار کا اظہار فرمایا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے خلیفہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلف اٹھایا تو محرم شریف کی دس تاریخ تھی ہفتہ کا دن تھا چوبیس ہجری کا سال تھا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام غلامان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی بیعت کی آپ متفقہ طور پر مسلمانوں کے امیر چنے گئے۔ (ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۷) جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے تو سب سے پہلے آپ کی بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جن کو میرے آقا نے زندگی میں جنت کی شہادت عطا فرمائی تھی انہوں نے کی دوسرے نمبر پر مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی پھر سارے مسلمانوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ (ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰)

حکومت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب امیر المومنین بنے تو آپ نے ایک کمیٹی بنائی ایک مجلس شوریٰ بنائی جن کے مشورے سے نظام حکومت چلایا جائے اور ضرورت پڑنے پر وہ فتویٰ بھی دے سکے اس کے ارکان یہ تھے: حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دور عثمانی تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت تھی تو آپ نے ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا جس میں آپ لوگوں کی شکایات سنتے تھے اور فیصلہ فرماتے تھے حضرت سعید فرماتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی کیس آتا کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ آتا تو آپ اپنے غلام کو فرماتے کہ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ تاکہ اس مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے وہ غلام جاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا لاتا جب سرکار کے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لے آتے تو آپ فریقین کو' فیصلہ کرانے والوں کو فرماتے کہ اب اپنا اپنا مقدمہ پیش کرو تاکہ تمہارا فیصلہ کیا جائے فریقین اپنی اپنی بات پیش کرتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان تینوں بزرگوں سے فرماتے آپ نے ان دونوں فریقوں کی بات سن لی ہے اب آپ حضرات فرمائیں کہ آپ کی ان کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ ان کے حق میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی اپنی رائے پیش کرتے اگر تمام کی رائے میں اتفاق ہوتا تو اسی وقت فیصلہ ہو جاتا اگر اختلاف ہوتا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تینوں کے مشوروں کو نوٹ فرمالیتے بعد میں تاریخ دے کر اس کا ایسا فیصلہ فرماتے کہ دونوں فریق راضی اور مطمئن ہو کر جاتے۔

(بیہقی شریف جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ ' رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۱۹' ۱۲۰)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ عبداللہ بن جعفر حمیری اپنی کتاب قرب الاسناد صفحہ ۱۳۴ میں لکھتے ہیں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَنَّ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَ عُثْمَانَ کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ الْحُدُوْدَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سزائیں دینے' حدیں جاری کرنے کے مقدمات مولا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے مولا علی رضی اللہ عنہ شریعت کے مطابق سزائیں دینے کا حکم جاری فرماتے تھے۔ (رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن حسن رضی اللہ عنہ یہ تینوں بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تھا آپ امیر المومنین تھے ہم تینوں حضرات عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کام لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہوئے ہم بیٹھے ہی تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک مجرم پیش کیا گیا جس پر الزام تھا کہ اس نے ایک قریشی کے غلام سے بدکرداری کی ہے اس سے برا فعل کیا ہے اب اس کا فیصلہ فرمایئے۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بتاؤ یہ شادی شدہ ہے یا کنوارہ ہے لوگوں نے کہا حضور اس کا نکاح تو ہو گیا ہے لیکن اس کی بیوی کی رخصتی نہیں ہوئی۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ہی مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ بتایئے اس کی کیا سزا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین اگر یہ شادی شدہ ہوتا۔ اس کی بیوی اس کے گھر آ گئی ہوتی پھر تو اس کی سزا رجم تھی پھر تو اس کو سنگسار کر دیا جاتا پتھر مار مار کر اس کو ختم کر دیا جاتا لیکن یہ کہتے ہیں اس کی بیوی ابھی اس کے گھر نہیں آئی لہٰذا اب اس کو حد لگانی چاہیے اس کو درے مارے جائیں اس کو کوڑوں کی سزا دی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے وہ فرمانے لگے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں جو کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے بالکل صحیح فرمایا ہے ان کی بات بالکل صحیح ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو کیسے پتہ چلا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحیح فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الَّذِیْ ذُکِرَ اَبُوْ الْحَسَنْ میں نے خود یہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے سنی تو جو ابھی حضرت ابوالحسن مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور بھی تسلی ہو گئی آپ نے جلاد کو فرمایا کہ اس بدکردار کو لے جاؤ اور تمام لوگوں کے سامنے سو کوڑے مارو۔

(مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۲۷۲ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۹۹ رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶)

حضرات! توجہ فرماؤ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ سے کتنا گہرا تعلق ہے کتنی محبت ہے آپ خلیفہ بنتے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خاص مشیر بناتے ہیں پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو بھی مسئلہ آتا ہے تو مولا علی رضی اللہ عنہ سے تسلی کرا کے آگے حکم جاری فرماتے ہیں اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوتے دل میں عداوت ہوتی تو کبھی اپنا مشیر خاص نہ بناتے مشیر تو ایک طرف نزدیک بھی نہ آنے دیتے۔ پتہ چلا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ آپس میں دشمن نہیں تھے بلکہ بھائی بھائی تھے۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ المسلمین بنے مومنوں کے امیر بنے تو امیر بننے کے بعد ایک دن مسجد نبوی شریف میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو وہ خطبہ وہ تقریر یاد کرو جو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری حج کرنے کے بعد غدیر خم میں فرمائی تھی اس کا ایک ایک لفظ یاد رکھو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کے ہر ہر حرف پر عمل کرو پھر فرمایا جن کو وہ تقریر یاد ہے تو ٹھیک ہے جن کو یاد نہیں تو وہ سن لے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حج مبارک کر کے مدینہ شریف آنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی نے غدیر خم کے مقام پر یہ خطاب فرمایا کہ لوگو عنقریب میں تمہیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور چلا جاؤں گا لیکن گھبراؤ نہیں میں چلا جاؤں گا لیکن دو بھاری چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں ان دو چیزوں میں سے پہلی چیز ہے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید جس میں ہدایت ہی ہدایت ہے روشنی ہی روشنی ہے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو اچھی طرح مضبوطی سے تھام لو قرآن مجید کے ہر ہر حکم پر عمل کرنا نافرمانی نہ کرنا۔ دوسری چیز ہے میرے اہل بیت۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ان کے حقوق ادا کرنا ان کی رعایت کرنا ان سے محبت کرنا ان سے پیار کرنا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ دیا یہ تقریر فرمائی تو مسجد نبوی شریف لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں تابعین کرام بھی موجود ہیں مدینہ کے شہری بھی موجود ہیں باہر کے لوگ بھی یہ خطبہ سن رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے شہزادے سیدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی جلوہ فرما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور پیار کرتا ہے مسجد نبوی شریف میں تمام سامعین جو تقریر سن رہے تھے سب نے بآواز بلند کہا امیر المومنین ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار ہے ہم سب کو سرکار سے محبت ہے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو تم میں سے جو بندہ دل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار کرتا ہے محبت کرتا ہے اس بندے پر فرض ہے اس انسان پر ضروری ہے کہ وہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے بھی محبت کرے پیار کرے اور اللہ تعالیٰ نے جوان کو درجہ مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کو پہچانے۔ سبحان اللہ

(اخلاق حسین صفحہ ۱۵)

میرے دستو ذرا توجہ کرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں خلیفۃ المسلمین ہیں مسجد نبوی کے منبر پر جلوہ افروز ہیں خطبہ دیا جارہا ہے پر کہتے کیا ہیں؟ کہ لوگو مولا علی رضی اللہ عنہ کے شہزادوں سے پیار کرو امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرو یہ محبت ہے یا عداوت؟ یہ پیار ہے یا دشمنی؟ ماننا پڑے گا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرتے تھے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی آل سے بھی پیار کرتے تھے صرف پیار ہی نہیں بلکہ دنیا کے مسلمانوں کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادوں سے محبت کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اسی لئے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ

صدقہ سخی حسنین رضی اللہ عنہما دے جوڑیاں دا — کرم میرے تے خیر الانام کردے
سدا وسدا رہے تیرا میخانہ — اللہ مینوں عطا اک جام کردے
بردا ہاں میں تیریاں بریاں دا — میرے اتے بس اپنا انعام کردے
گنہگار نیازی دا اے آقا — اپنے وچہ غلاماں دے نام کردے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا کردار

حضرات گرامی! جب سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو شہادت سے چند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روز پہلے باغیوں نے آپ کا محاصرہ کرلیا آپ کا مکان گھیرے میں لے لیا باہر کی کوئی چیز اندر نہیں جانے دیتے تھے کوئی بندہ کھانے پینے کی کوئی چیز اندر نہیں لے جاسکتا تھا پچاس روز تک باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیے رکھا سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عظمت پر قربان جاؤں پچاس دن تک آپ بیوی بچوں کے ساتھ اپنے ہی مکان میں قیدی بن کے رہے دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو سوہنے رب عزوجل کی عبادت کرتے ہیں نہ کھانے کی کوئی چیز ہے نہ پینے کی سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر کوفیوں نے تین دن تک پانی بند رکھا مگر مظلوم مدینہ پر ظالم مصریوں نے پچاس روز تک پانی بند کیے رکھا امام حسین رضی اللہ عنہ تو کوفے کے جنگلوں میں وطن سے دور پیاروں سے دور شہید کیے گئے مگر صدقے جاؤں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت پر مدینہ شریف میں رہ کر اپنے پیاروں کی موجودگی میں بھوکے پیاسے شہید ہو جاتے ہیں حالانکہ امیر المومنین ہیں خلیفہ المسلمین ہیں اگر چاہتے تو اڑھائی ہزار باغیوں کو چند گھنٹوں میں فوج کے مقابلے میں قتل کرا سکتے تھے لیکن ان کو قتل نہیں کرایا خود شہید ہو گئے کیوں نہیں باغیوں کو قتل کرایا؟ کیوں نہیں ان ظالموں کو ہلاک کرایا؟ وجہ کیا تھی؟ کیا آپ کے پاس طاقت نہیں تھی فوج نہیں تھی؟

حضرات! سب کچھ تھا لیکن پھر بھی ان ظالموں کو ان باغیوں کو ہلاک نہیں کرایا کیوں؟ مؤرخین حضرات لکھتے ہیں سیرت عثمان رضی اللہ عنہ والے لکھتے ہیں جب باغیوں نے مصریوں نے کوفیوں نے بصرہ والوں نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تو فوج کا جنرل فوج کا سپہ سالار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی امیر المومنین اڑھائی ہزار باغیوں نے آپ کا مکان محاصرے میں لے لیا ہے وہ آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں آپ اجازت فرمائیں تاکہ ہم ان کا مقابلہ کر کے ان کو یہاں سے نکال دیں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سنا داماد رسول علیہ الصلوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والسلام نے سنا صبر و استقامت کے پہاڑ نے سنا سخیوں کے سلطان نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے مظلوم مدینہ کی آنکھوں میں پانی کے موتی آ گئے آپ نے فرمایا بھائی میں تمہیں لڑنے کی اجازت نہیں دیتا حضور یہ آپ کو قتل کر دیں گے فرمایا کوئی بات نہیں لیکن میں تمہیں لڑائی کی اجازت نہیں دیتا حضور وجہ کیا ہے؟ فرمایا جنرل صاحب میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس شہر مدینہ شریف کی بے حرمتی ہو میری وجہ سے مدینہ شریف میں کسی کا قتل خون خرابہ ہو خود شہید ہو جاؤں گا خود قتل ہو جاؤں گا لیکن کملی والے آقا کے شہر کی بے ادبی نہیں ہونے دوں گا۔ سبحان اللہ۔ پھر فرمایا جنرل صاحب لگتا ہے میری موت کا وقت قریب آ گیا میری شہادت کا ٹائم نزدیک آ گیا ہے۔ اس نے عرض کی حضور آپ کیا فرما رہے ہیں؟ فرمایا سچ کہہ رہا ہوں مجھے یقین ہے اب قبر کی تیاری ہو رہی ہے عرض کی حضور گھبرائیں نہیں ایسی باتیں نہ کریں فرمایا جنرل صاحب یہ بات میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ یہ بات آج سے تیس سال پہلے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی میرے آقا نے فرمایا تھا عثمان رضی اللہ عنہ جب میرے شہر مدینہ میں فتنے اٹھیں گے بغاوت سر اٹھائے گی تم ان فتنوں میں شہید کر دیئے جاؤ گے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا تھا اے عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے وعدہ کرو جب تمہارے ساتھ ظلم ہو گا زیادتی ہو گی تم بے صبری نہیں کرو گے بلکہ صبر کرو گے میں نے سرکار سے وعدہ کیا تھا اے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں صبر کروں گا۔ عَنْ اَبِیْ سَہْلَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ حضرت ابو سہلہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دار کے دن جب آپ کو باغیوں نے گھر میں قیدی بنا دیا تھا اس دن فرمایا کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَہِدَ اِلَیَّ عَہْدًا اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول نے مجھ سے ایک پکا وعدہ لیا تھا ایک مضبوط وعدہ لیا تھا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْهِ میں اس وعدہ پر صابر ہوں۔

(ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف مرأتہ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۰۳ تحفہ جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۹، ۹۳۱)

فرمایا ابوسہلہ میں بھوکا پیاسا شہید تو سکتا ہوں پر اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب کئی دن گھر میں قید کاٹتے ہوئے گزرے تو پانی نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے گھر والے آپ خود بھی بے قرار ہو گئے آپ مکان کی چھت پر چڑھے فرمایا لوگو تمہارے قریب کہیں بھائی علی رضی اللہ عنہ تو نہیں کھڑے باغی خاموش ہو گئے پھر فرمایا بھائی سعد تو نہیں باغیوں نے کوئی جواب نہیں دیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو آج سات دن ہو گئے ہیں ہمیں پینے کے لئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا کم از کم ہمیں پانی تو پینے کو دو اس طرح تو روم کے اور فارس کے کافر بادشاہ بھی قیدیوں سے سلوک نہیں کرتے جیسے تم ہمارے ساتھ کررہے ہو لوگو بتاؤ میں نے کون سا گناہ کیا ہے کون سا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے تم نے پانی بھی بند کر دیا ہے ہے کوئی تم میں سے ایسا بندہ جو مجھے پانی کا ایک پیالہ پلائے میں عثمان رضی اللہ عنہ وعدہ کرتا ہوں میں اسے اس پانی کے بدلے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا۔ اللہ غنی حضرات! جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے کی عزّت کی پرواہ نہیں تھی انہیں حوض کوثر کی کیا پرواہ ہوسکتی تھی۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم مرزا محمد نقی لسان الملک اپنی کتاب ناسخ التواریخ جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر مولا علی رضی اللہ عنہ کو آواز ماری تو باغیوں نے کہا: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں آپ خاموش ہوکر مکان سے نیچے اتر گئے کسی نے یہ بات مولا علی رضی اللہ عنہ کو جا کر بتائی کہ حضور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر آپ کو آوازیں دے رہے تھے لیکن باغیوں نے کہا کہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود نہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے فوراً اپنے غلام حضرت قنبر کو بلایا فرمایا کہ جاؤ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر آؤ آپ نے مجھے بلایا تھا کیا حکم ہے بیان کیجئے حضرت قنبر سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے مولا علی رضی اللہ عنہ کا سلام دیا سلام دینے کے بعد عرض کی امیر المومنین آپ نے تھوڑی دیر پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا تھا خیر تو ہے؟ کیا حکم ہے؟ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قنبر اپنے آقا میرے بھائی مولا علی رضی اللہ عنہ کو کہنا کہ آپ کے بھائی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ باغیوں نے ہمارا پانی بند کر رکھا ہے سات دن ہو گئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں میرے بچے میرے سارے گھر والے بڑے ہی پیاسے ہیں شدت کی پیاس لگی ہوئی ہے اگر ہو سکے تو پانی بھجوا کر شکریہ کا موقع دو قنبر نے جب یہ بات سنی تو آ کر مولا علی رضی اللہ عنہ کو بتائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنی تو بڑے جلال میں آ گئے اپنے آستانے سے اٹھے باغیوں کے پاس تشریف لائے آپ نے باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو اے مصریو! اے کوفیو! اے بصریو! یہ جو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ برتاؤ کر رہے ہو یہ مومنوں کا طریقہ نہیں بلکہ یہ تم کافروں کا بھی طریقہ نہیں روم کا عیسائی بادشاہ فارس کا مجوسی سلطان جب کسی کو قید کرتے ہیں تو ہر قیدی کو کھانا بھی دیتے ہیں اور پینے کو پانی بھی دیتے ہیں تم تو ان کافروں سے بھی گئے گزرے ہو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی عزّت وعظمت کی قسم دیتا ہوں ایسا نہ کرو بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پینے کے لئے پانی ضرور دو۔

شعیہ مولوی مرزا محمد تقی لکھتا ہے باغیوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بات ماننے سے انکار کر دیا نہوں نے کہا کہ یا علی ہم ہرگز عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پانی نہیں دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو بڑے ہی مایوس ہوئے آپ گھر میں تشریف لے گئے پانی کے چمڑے کے تین مشکیزے بھر کے اپنے قبیلہ کے چند جوانوں کو ساتھ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہنچایا وہ پانی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود بھی پیا بچوں کو بھی پلایا گھر والوں کو بھی پلایا۔ (رحماء بینھم جلد ۳ صفحہ ۱۸۴، ۱۸۶ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴ شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۳۰۸)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر کتنا ناز تھا کتنا بھروسہ تھا آپ پورے مدینہ شریف کی آبادی میں سے صرف مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہیں اگر پیار نہ ہوتا محبت نہ ہوتی تعلق نہ ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کبھی مولا علی رضی اللہ عنہ کو نہ یاد فرماتے میاں مشکل وقت برے وقت میں انہیں یاد کیا جاتا ہے جن کے ساتھ پیار ہو جن پر بھروسہ ہو کہ فلاں میرا بھائی میری ضرور مدد کرے گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کا پیار دیکھو آپ باغیوں کو سمجھا رہے ہیں جب وہ نہیں سمجھتے تو مولا علی رضی اللہ عنہ خود ان حالات میں پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل میں ذرا بھی عداوت ہوتی آپ کبھی بھی اپنی جان خطرے میں ڈال کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پانی نہ پہنچاتے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ حالات دیکھے تو آپ کو یقین ہو گیا کہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ضرور تکلیف پہنچائیں گے ہو سکتا ہے کہیں شہید بھی نہ کر ڈالیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے پھر کیا کیا؟ شیعہ حضرات کے عالم علامہ محمد حسین الزیق اپنی کتاب الشیعہ فی التاریخ صفحہ ۱۱۰ میں لکھتے ہیں اَرْسَلَ وَلَدَیْہِ الْحَسْنَیْنِ وَمَوْلَاہٗ قَنْبَرًا لِلدِّفَاعِ عَنْ عُثْمَانَ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں شہزادوں کو اپنے دونوں بیٹوں حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو اور اپنے غلام قنبر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۲، ۴۵۳)

مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسن عرض کی جی بابا فرمایا حسین رضی اللہ عنہ! جی ابا حضور، قنبر! جی میرے مولا فرمایا تم تینوں تلوار اٹھالو اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور جا کر پہرہ دو یاد رکھنا جان دے دینا پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے تک کسی باغی کو کسی دشمن عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ آنے دینا تینوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے عرض کی حضور ایسا ہی ہوگا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضرت قنبر رضی اللہ عنہ جب تینوں تلواریں لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حفاظت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے پہنچے تو ان کو دیکھ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے حضرت محمد کو بھیج دیا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تلوار لے کے آ گئے حضرت ابو ہریرہ بھی تشریف لے آئے اور بھی کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تلواریں لے کر سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے تشریف لے آئے جب باغیوں نے دیکھا کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے خود بخود پہنچ رہے ہیں تو انہوں نے مشورہ کیا کہ اب دیر نہ کرو جلدی مل کر حملہ کر کے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دو نہیں تو یہ کام مشکل ہو جائے گا باغیوں میں سے چند باغی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے جب دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو للکارا کہ خبردار اب آگے نہ آنا نہیں تو تلوار چل جائے گی خون خرابہ ہو جائے گا لیکن باغی رکے نہیں مجبوراً لڑائی شروع ہو گئی لڑائی اتنی سخت ہوئی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت قنبر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی میں شدید زخمی ہو گئے باغی گھبرا گئے کہ کہیں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی حالت دیکھ کر ہاشمی قبیلہ ہمارے مقابلے پر نہ آ جائے وہ پیچھے ہٹ گئے صدقے جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی محبت پر خود زخمی ہو گئے خود خون و خون ہو گئے لیکن باغیوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل نہیں ہونے دیا شیعہ عالم علامہ محمد حسین الشیعہ فی التاریخ صفحہ ۱۱۰ پر لکھتا ہے حَتّٰی جُرِحَ الْحَسَنُ فِیْ سَبِیْلِ عُثْمَانَ وَنُضبِغَ بِالدَّمِ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرتے کرتے شدید زخمی ہو گئے اور خون آلودہ ہو گئے وَشُجَّ رَأْسُ قَنْبَرٍ فِیْ هٰذَا السَّبِیْلِ حضرت قنبر رضی اللہ عنہ کا سر زخمی ہو گیا باغیوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پڑوس والے مکان میں داخل ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا جب سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ کی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا مکان کی چھت پر چڑھ گئیں زور سے آواز ماری مدینے والو! باغیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے پورے مدینہ شریف میں کہرام مچ گیا حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما نے سنا تو آپ ساتھیوں کو لے کر حویلی میں داخل ہو گئے کیا دیکھا ظالموں نے باغیوں نے مظلوم مدینہ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے خود فرار ہو گئے ہیں۔ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش سے چمٹ کر زار و قطار رونے لگ گئے ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش کو دیکھا تو آپ پر غشی کا عالم طاری ہو گیا آپ بیہوش ہو کر گر پڑے لوگوں نے سمجھا شاید مولا علی رضی اللہ عنہ بھی فوت ہو گئے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی انتقال فرما گئے۔ سبحان اللہ یہ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کو دیکھ کر غشی کا عالم طاری ہو گیا۔ حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کافی دیر تک بیہوش پڑے رہے جب ہوش میں آئے تو پھر کیا ہوا۔

شیعہ حضرات کے عالم علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی اپنی کتاب مروج الذھب جلد ۲ صفحہ ۳۴۵ میں لکھتے ہیں وَقَالَ لِابْنَیْہِ کَیْفَ قُتِلَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْتُمَا عَلَی الْبَابِ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما عرض کی جی ابو حضور فرمایا امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیسے شہید ہو گئے ہیں حالانکہ تم دونوں دروازے پر کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے دونوں شہزادوں نے عرض کی ابو حضور ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلا یہ باغی کس طرح پیچھے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکان میں داخل ہوئے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر گئے ہیں ابا حضور وہ یہاں سے گزرنا چاہتے تھے لیکن وہ داخل نہیں ہو سکے لڑائی بھی ہوئی جس کی وجہ سے ہم زخمی بھی ہو گئے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو جلال میں آ گئے پھر کیا ہوا شیعہ عالم کہتا ہے وَلَطَمَ الْحَسَنَ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آ کر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا وَضَرَبَ صَدْرَ الْحُسَيْنِ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی چھاتی پر زور سے مکہ مارا جو دوسرے پہرے دار تھے ان کو بڑے غصے سے سخت باتیں سنائیں۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۵ رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷، ۱۸۹ ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۸، ۱۶۰)

حضرات! یہ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آ کر جنتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو تھپڑ مارتے ہیں غصے میں آ کر مکے مارتے ہیں میاں اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عداوت ہوتی تو کبھی بھی جنتی شہزادوں کو تھپڑ نہ مارتے حالانکہ کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں بھی شہزادوں کو کبھی نہیں مارا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اتنا دکھ ہوتا ہے کہ شہزادوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان محبت تھی عداوت نہیں تھی جب مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی لڑائی نہیں تھی تو پھر ہم کیوں ان کی بے ادبی کر کے اپنا نامہ اعمال کالا کریں۔

دل وچ نبیؐ دے یاراںؓ دا بغض رکھ کے در نبیؐ تے آون دا حق کوئی نہیں
داڑھی مچھ منا مردود بن کے نعرے علیؓ دے لاون دا حق کوئی نہیں
غوث اعظمؒ دی گلی دا ہووے منکر اوس نوں مومن کہلاون دا حق کوئی نہیں
جیہڑا اماں صدیقہؓ نال بغض رکھے اس نوں جنت وچ جاون دا حق کوئی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد

حضرات محترم! مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے پہلی شادی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لخت جگر سیّدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی جب تک سیّدہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر رہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی نہیں فرمائی جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے پردہ فرما گئیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے باری باری آٹھ عورتوں سے نکاح فرمایا مولا علی رضی اللہ عنہ کی کل بیویاں نو تھیں ان کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ام البنین بنت خیرام بن خالد (۳) لیلیٰ بنت مسعود (۴) اسماء بنت عمیس (۵) امامہ بنت ابوالعاص (۶) مخولہ بنت جعفر بن قیس (۷) ام سعید بنت عروہ بن مسعود (۸) حبیبہ بنت ربیعہ (۹) ام القیس۔

(تاریخ ائمہ۔ شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۲۰۴)

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیّدہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے لڑکا عطا فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے کا نام رکھا حسن۔ اللہ تعالیٰ نے پھر لڑکا عطا فرمایا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نام رکھا حسین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی اس کا نام رکھا گیا سیّدہ زینب کبریٰ رضی اللہ عنہا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے لڑکی عطا فرمائی اس کا نام رکھا گیا ام کلثوم کبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو مولا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے تین بچے اور ایک بچی پیدائی ہوئی حضرت عون رضی اللہ عنہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔ حضرت عون رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کی دوسری بیٹی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مولا علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے ایک لڑکا حضرت زید رضی اللہ عنہ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک لڑکی سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جب وصال مبارک ہوا تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے دیگر عورتوں سے نکاح فرمایا چند مہینوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو پھر لڑکا عطا فرمایا دائی نے نرس نے آ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مبارک باد حضور مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لڑکا عطا فرمایا ہے آپ بڑے خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا غلاموں نے پوچھا حضور بچے کا کیا نام رکھو گے فرمایا اس کا نام رکھوں گا محمد۔

حضرات! اللہ تعالیٰ جب کسی کو لڑکا عطا فرماتا ہے تو وہ نام پیارا سا رکھتا ہے اور پیاروں کے نام پر رکھتا ہے اپنے یاروں کے نام پر رکھتا ہے اپنے دوستوں کے نام پر رکھتا ہے اپنے محبوبوں کے نام پر رکھتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اگر وہ گھر میں نہیں رہا تو اس کا نام تو زندہ رہے گا اس کی یاد تو باقی رہے۔

حضرات! آپ بتائیں یہ بات صحیح ہے کہ نہیں؟ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نہیں؟ کرتے ہیں یقیناً کرتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے پہلے بیٹے کا نام کیا رکھا محمد۔ لوگوں نے کہا حضور یہ کیوں نام رکھا ہے فرمایا میں نے یہ نام اپنے آقا اپنے رسول سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار میں رکھا ہے محبت میں رکھا ہے جب میں بیٹے کو محمد کر کے بلاؤں گا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آ جایا کرے گی سبحان اللہ۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ جس کو بھی پہلا بچہ عطا فرمائے وہ اس کا نام اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھے بڑی برکتیں ہوتی ہیں بڑا ہی کرم ہوتا ہے۔ جس گھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کا کوئی لڑکا ہو وہاں رزق میں برکت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے وہ بچہ صاحب اقبال ہوتا ہے بلند نصیب ہوتے ہیں دنیا میں کامیاب رہتا ہے قبر میں عذاب قبر نہیں ہو گا اور قیامت والے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی برکت سے جہنم میں نہیں جائے گا۔ انشاء اللہ لیکن افسوس آج ہمارے بعض مسلمان بھائی اپنے بچوں کا نام بڑے بے ہودہ، فلمی اور انگریزی نام رکھتے ہیں۔ جو مسلمان اور اپنے نبی کا نام بھول جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑا ہی بدنصیب ہے۔

میتھوں ایڈا ہنیر نہیں ہو سکدا نبی فیض گنجور نوں بھل جاواں
بھلن والی سرکار دی ذات ہے نہیں نکلے جان جے نورنوں بھل جاواں
جہدے نام تھیں بھل جگئے غم سارے کیویں ایڈے سرورنوں بھل جاواں
بھلن لئی بہتیریاں ہور چیزاں ناصر کیویں حضور نوں بھل جاواں

اللہ تعالیٰ نے مولا علی شیر خدا کرم وجہ الکریم کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا دائی آئی نرس آئی حضور مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا غلاموں نے پوچھا حضور اس کا نام کیا رکھو گے فرمایا اس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کے نام پر ابوبکر رکھوں گا سبحان اللہ کیا نام رکھا ابوبکر۔ اللہ تعالیٰ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا آپ مریدوں میں جلوہ فرما ہیں غلاموں کی محفل میں تشریف فرما ہیں دائی آئی نرس آئی حضور مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا مریدوں نے عرض کی حضور اس کا نام کیا رکھو گے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے مانگے ہوئے عمر کے نام پر عمر رکھوں گا۔ سبحان اللہ کیا نام رکھا بولو عمر شیعہ بدنصیب کہتے ہیں کہ زعمر حویش بیزارم کہ او نام عمر دارد میں اپنی عمر سے بیزار ہوں میں اپنی عمر سے متنفر ہوں میں اپنی عمر سے تنگ ہوں کہ اس کا نام عمر ہے بھائی اتنے ہی تنگ ہو تو ساری کائنات کے شیعہ اکٹھے ہو کر سمندر میں چھلانگ کیوں نہیں لگاتے نہ تمہارا منحوس جسم زمین پر ہوگا اور نہ تم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرا کرو گے بے ادبوں سے گستاخانِ صحابہ سے جان چھوٹ جائے گی۔ اللہ اکبر تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے تیسرے بیٹے کا نام کیا رکھا عمر اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا دائی آئی نرس آئی عرض کی حضور مبارک ہو فرمایا کس بات کی عرض کی حضور خالق کائنات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے آپ کو لڑکا عطا فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ بڑے خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا مریدوں نے عرض کی حضور اس کا نام کیا رکھو گے فرمایا اس کا نام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر عثمان رکھوں گا۔ سبحان اللہ جو ترتیب خالق کائنات نے رکھی وہی ترتیب میرے آقا علی رضی اللہ عنہ نے رکھی مریدوں نے عرض کی حضور یہ ابوبکر' عمر' عثمان بیٹوں کے نام کیوں رکھے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا دوستو میں نے یہ نام اس لئے رکھے ہیں تا کہ مجھے اپنے بھائیوں کی یاد آتی رہے جب میں اپنے بیٹوں کو ابوبکر عمر عثمان کر کے بلایا کروں گا تو مجھے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یاروں کی یاد آتی رہے گی میرے بھائی سوچو اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عداوت ہوتی دشمنی ہوتی ویر ہوتا بغض ہوتا تو آپ اپنے بیٹوں کا نام کبھی ان کے نام پر نہ رکھتے کیونکہ ہر انسان اپنی اولاد کا نام اپنے دوستوں کے نام پر رکھتا ہے دشمنوں کے نام پر نہیں رکھتا ہر مسلمان کو فرعون ابوجہل' ابولہب' یزید' شمر' ابن زیاد کے ناموں سے نفرت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں تو آج کوئی مسلمان اپنے بچے کا نام فرعون نہیں رکھتا قارون نہیں رکھتا نمرود نہیں رکھتا ابوجہل نہیں رکھتا ابولہب نہیں رکھتا یزید نہیں رکھتا شمر نہیں رکھتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دشمن ہیں۔

حضرات! اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی ہوتی تو آپ بھی یہ نام نہ رکھتے پر میرا آقا علی یہ نام اپنے بچوں کا رکھ گیا کیوں؟ اس لئے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں امام الاولیا ہیں' سلطان ولایت ہیں شہنشاہ ولایت ہیں میرے آقا علی رضی اللہ عنہ نگاہ بصارت سے نگاہ ولایت سے دیکھ رہے تھے کہ ایک زمانہ آئے گا ایک وقت آئے گا لوگ ظاہری طور پہ ہماری محبت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا نعرہ لگائیں گے ظاہری طور پر یا علی یا علی رضی اللہ عنہ کی صدائیں لگائیں گے۔ یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے کی آڑ کو ہماری محبت کا بھیس بدل کر ہمارے دوستوں کو ہمارے یاروں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تبرا کریں گے ان کی بارگاہ میں بے ادبیاں کریں گے ان کی شان میں گستاخیاں کریں گے۔ اس لئے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے نام حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھے تاکہ آنے والی نسلوں کو آنے والے مسلمانوں کو پتہ چل جائے کہ حضرت علی' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپس میں بھائی بھائی تھے آپس میں ایک دوسرے کے یار بیلی تھے۔

حضرات! یہ ہوسکتا ہے کوئی جاہل' ذاکر کوئی ان پڑھ ملنگ کوئی لاعلم شیعہ یہ کہے کہ نہیں جی مولا علی رضی اللہ عنہ نے کسی بیٹے کا نام ابوبکر نہیں رکھا عمر نہیں رکھا عثمان نہیں رکھا یہ سنیوں کی کتابوں کا مسئلہ ہے یہ سنی کتابوں میں ہے ہم سنیوں کی کتابوں کو سنی روایات کو مانتے ہی نہیں جب مانتے ہی نہیں تو ہمارے لئے حجت ہی نہیں۔

حضرات! یہ مسئلہ صرف اہلسنّت و جماعت کا ہی نہیں بلکہ یہ شیعہ اور سنی کا متفقہ مسئلہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر' عمر' عثمان رکھا تھا آیئے اگر ہم پر یقین نہیں تو شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کشف الغمہ کا مطالعہ کریں علامہ علی بن عیسیٰ کشف الغمہ جلد۱ صفحہ ۵۹۰ میں لکھتے ہیں:

قَالَ الْمُفِیْدُ اَوْلَادُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلَدًا ذَکَرًا وَّاُنْثٰی شیخ مفید لکھتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے کل لڑکے اور لڑکیاں ستائیس تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سیّدہ زینب کبریٰ رضی اللہ عنہا سیّدہ زینب صغریٰ رضی اللہ عنہا ان کی کنیت تھی ام کلثوم رضی اللہ عنہا یہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بطن پاک سے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کی کنیت ابوالقاسم تھی ان کی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں وَعُمَرُ وَرُقَيَّةُ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی بہن رقیہ وَاُمُّهُمَا اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ رَبِيْعَةَ ان دونوں کی والدہ کا نام اُم حبیبہ بنت ربیعہ تھا وَالْعَبَّاسُ وَجَعْفَرُ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ الشُّهَدَآءُ مَعَ اَخِيْهِمُ الْحُسَيْنِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامَ بِطُفِّ كَرْبَلَا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ چاروں بھائی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے اُمُّهُمْ اُمُّ الْبَنِيْنَ بِنْتُ حِزَامُ بْنِ خَالِدٍ ان کی والدہ کا نام ام البنین بنت حزام بن خالد تھا وَ مُحَمَّدُ الْاَصْغَرُ الْمُكْنٰى اَبَابَكْرٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ الشَّهِيْدَانِ مَعَ اَخِيْهِمَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِالطُّفِ اُمُّهُمَا لَيْلًا بِنْتُ مَسْعُوْدُ حضرت محمد اصغران کی کنیت ابوبکر حضرت عبیداللہ یہ دونوں بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے ان کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت مسعود تھا۔ حضرت یحییٰ ' حضرت عون ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھا ام الحسن رملہ ان کی والدہ کا نام ام مسعود بن عروہ تھا حضرت نفیسہ حضرت زینب صغریٰ حضرت رقیہ صغریٰ ' حضرت ام ہانی ' حضرت ام کرام ' حضرت جمانہ ان کی کنیت ام جعفر تھی حضرت امامہ حضرت ام سلمہ حضرت میمونہ ' حضرت خدیجہ ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن لِاُمَّهَاتِ اَوْلَادٍ شَتّٰى یہ تمام بیبیاں مختلف ماؤں کی اولاد تھیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ ۴۶۴ میں لکھا ہے کہ میدان کربلا میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے نو بیٹے شہید ہوئے تھے۔

(۱) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (۳) حضرت محمد رضی اللہ عنہ (۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ (۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (۸) حضرت عبداللہ اصغر رضی اللہ عنہ (۹) حضرت محمد اصغر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے میں شیعہ علماء نے اختلاف کیا ہے۔ خلفاء ثلاثہ اور اہل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں صفحہ ۴۱٬۳۹ رحماء بینہم جلد اصفحہ ۴۵۰٬۴۵۲۔ رحماء بینہم جلد ۲ ۳۴۲٬۳۴۳)

حضرات! ذرا آنکھیں کھول کر مطالعہ فرمائیں شیعہ حضرات کے علماء نے لکھا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھا پھر یہ سارے بیٹے میدان کربلا میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ مگر نہایت ہی افسوس ہے شیعہ حضرات پر شیعہ ذاکرین پر شیعہ علماء پر کہ وہ محرم کے دنوں میں یکم محرم شریف سے لے کر دس محرم تک آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شہادت کبھی بیان نہیں کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کبھی نہیں کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کبھی نہیں کیا۔ کیا وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر نہیں یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل کے ٹکڑے نہیں؟ ہیں یقیناً ہیں تو پھر ذکر کیوں نہیں کرتے؟ سامعین کرام ان سے پوچھو یہ نہیں بتائیں گے آیئے میں بتاتا ہوں اگر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ان کی شان بیان کریں ان کی شہادت کا تذکرہ کریں تو ان کے مذہب باطل کا بیڑا غرق ہو جائے گا شیعہ عوام اپنے ذاکرین سے اپنے علماء سے سوال کریں گے کہ ہاوا جی آپ تو کہتے ہی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آپس میں بڑی دشمنی تھی یہ تینوں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بہت بڑے دشمن تھے انہوں نے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا ظلم کیا انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بے ادبی کی انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت چھین لیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق دبا لیا۔ انہوں نے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا ظلم کیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بے ادبی کی۔ انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت چھین لیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق دبا لیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو مصلّٰی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہ کھڑے ہونے دیا۔
ادھر آپ بیان کرتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے نام پر نام رکھے یہ کیا منطق ہے؟ کیا کبھی دشمن دشمن کے نام پر بھی اپنی اولاد کا نام رکھتا ہے؟ اب ہر شے ہر قوم کو لوٹنے والے ذاکر قوم کو موضوع اور من گھڑت واقعات سنانے والے عالم کیا جواب دیں لہٰذا انہوں نے یہ سوچا کہ نہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے بیٹوں کا ذکر کریں گے نہ قوم ہم سے سوال کرے گی ہماری قوم بھی ایسی بدھو ہے کہ مطالعہ کرتے نہیں بس سن کر واہ واہ کر کے رو دھو کے گھروں کو چلے جاتے ہیں سمجھتے ہیں ہم نے مولا علی رضی اللہ عنہ اور آل علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا حق ادا کر دیا۔

حضرات! جب مولا علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے بیٹوں کا ذکر نہیں ہوگا تو مولا علی رضی اللہ عنہ خوش نہیں ہوں گے بلکہ ناراض ہوں گے کہ یہ لوگ کتنے ظالم ہیں میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں میرے بیٹے پر ماتم کر کے چھریاں مار کے غم مناتے ہیں لیکن میرے بیٹے ابوبکر کا نام نہیں لیتے میرے بچے عمر کا ذکر نہیں کرتے میرے لخت جگر عثمان کا تذکرہ نہیں کرتے جنہوں نے بھائی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر میدان کربلا میں اپنے نانا کی شریعت پر اپنا تن من قربان کر دیا۔

حضرات! آپ شیعہ حضرات کی کتابیں پڑھ کر دیکھیں صرف مولا علی رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے بیٹوں کے نام حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر نہیں رکھے بلکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بچوں کے نام ان مقدس ہستیوں کے نام پر نام رکھے شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ علی بن عیسیٰ اربلی کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۵۷۵ میں لکھتے ہیں کہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے پندرہ صاحبزادے تھے جن کے نام یہ ہیں: (۱) حسن مثنیٰ (۲) زید (۳) عمر (۴) حسین (۵) عبداللہ (۶) عبدالرحمٰن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷)عبداللہ اصغر (۸)اسماعیل (۹)محمد (۱۰)یعقوب (۱۱)جعفر (۱۲)طلحہ (۱۳)حمزہ (۱۴)ابوبکر (۱۵)قاسم۔ ان پندرہ صاحبزادوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں اپنے چچا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(خلفاء ثلاثہ اور اہل بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں صفحہ ۴۴ '۴۳ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ '۳۴۵)

شیعہ حضرات کے مجتہد حضرت ابوالحسن علی بن حسین مسعودی نے اپنی کتاب التبنیہ والاشراف صفحہ ۲۶۳ میں لکھا کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے میدان کربلا میں شہید ہوئے (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ اکبر دوسرے حضرت عبداللہ الصغی تیسرے حضرت ابوبکر۔ اسی طرح امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا امام موسیٰ کاظم نے اپنے بیٹے کا نام ابوبکر رکھا۔ (رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۴۵۴ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۴۴۷ '۴۴۸)۔ شیعہ حضرات کی بددیانتی دیکھو جب حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان نہیں کرتے جب علی اکبر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان نہیں کرتے صرف اس لئے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بیٹوں کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔

شیعہ حضرات سے سوال

حضرات! پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے نام ان کے نام پر رکھے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کے مقدس ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بچے کا نام عمر رکھا امام موسیٰ کاظم نے اپنے بچے کا نام ابوبکر رکھا اب پوچھئے شیعہ حضرات سے اب سوال کیجئے ذاکرین سے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ نام کیوں رکھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک شیعہ کہنے لگا کہ ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ نام رکھے ہیں بھائی کیوں رکھے؟ کہنے لگا تاکہ پتہ چل جائے کہ نام بُرے نہیں ہوتے ہمارے ایک عالم نے کہا کہ واقعی نام بُرے نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام کیوں رکھے؟ کہنے لگا اس لئے رکھے تاکہ پتہ چل جائے کہ نام بُرے نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا حسین رضی اللہ عنہ نے کیوں رکھے کہنے لگا یہی وجہ تھی تو سُنی عالم نے فرمایا جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں لگے امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں لگے امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں گے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں لگے تو پھر تیری جماعت کو یہ نام برے کیوں لگتے ہیں تجھے یہ نام کیوں برے لگتے ہیں وہ شیعہ کہنے لگا مجھے بھی برے نہیں لگتے ہمارے عالم نے کہا بالکل نہیں لگتے کہنے لگا بالکل نہیں سُنی عالم نے کہا اچھا پھر ایسے کرتے ہیں یہ تینوں کے نام لکھ کر تیرے گھر میں لگاتے ہیں شیعہ ہنس کہ کہنے لگا مولوی جی مجھے کیوں مروانے لگے ہو ہمارے سُنی عالم نے کہا بدنصیب پھر مان جا تمہیں یہ نام اچھے نہیں لگتے تبھی تو تم ڈر رہے ہو اگر تمہیں اچھے لگتے تو تم کبھی نہ ڈرتے مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام اچھے لگے تبھی تو بیٹوں کے نام رکھے اگر اچھے نہ لگتے تو کبھی شیر خدا بچوں کے نام ان کے ناموں پر نہ رکھتے پتہ چلا کہ

چارے یار حضور دے ہین سچے تے انہاں ورگی کسے دی شان کوئی نئیں
جانباز اسلام دے ہین چارے تے ثانی چوہاں دا وچ جہان کوئی نئیں
جیہڑا چوہاں نوں ناں برحق سمجھے تے او بندہ وی ہے مسلمان کوئی نئیں
چھڈ کے تناں نوں منے جو اک تائیں حافظ اودے ورگا بھی بے ایمان کوئی نئیں

حضرات! مؤرخین نے سیرت مولا علی رضی اللہ عنہ میں لکھا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی نو بیویوں سے اٹھارہ لڑکے پیدا ہوئے اور اٹھارہ ہی اللہ تعالیٰ نے لڑکیاں عطا فرمائیں پہلی بیوی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ ان میں سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسین رضی اللہ عنہ، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے دوسری بیوی حضرت ام البنین ان کے بطن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم جعفر رضی اللہ عنہا، پیدا ہوئے۔ تیسری بیوی حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا ان کے بطن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت زینب صغریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت رملۃ صغریٰ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ چوتھی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان کے بطن سے حضرت عون رضی اللہ عنہ، حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت امامہ رضی اللہ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ پانچویں بیوی حضرت امامہ بنت ابوالعاص ہے۔ ان کے بطن سے حضرت محمد رضی اللہ عنہ، حضرت اوسط رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ چھٹی بیوی تھی حضرت خولہ بنت جعفر رضی اللہ عنہا۔ ان کے بطن سے محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ اور محمد اکبر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ساتویں بیوی تھی حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ربیعہ ان کے بطن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمران رضی اللہ عنہ، حضرت ام الکرم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ نویں بیوی تھی حضرت مسمیاۃ رضی اللہ عنہا بنت امراء القیس کلبی۔ ان کے بطن سے جمانہ رضی اللہ عنہا، حضرت حارثہ رضی اللہ عنہا، حضرت نصیر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے اٹھارہ بیٹوں میں سے پانچ بیٹے آپ کی ظاہری زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ جب آپ شہید ہوئے تو تیرہ بیٹے زندہ تھے۔ ان تیرہ بیٹوں میں سے سات بیٹے میدان کربلا میں شہید ہوئے۔ باقی چھ بیٹوں میں سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی نسل چلی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر اطرف رضی اللہ عنہ اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا میں سے مولا علی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب چلا ہے۔

(شہادت نواسہ سیّد الابرار ص ۴۰۶، ۴۰۹)

حضرات! ان تمام روایات سے پتہ چلا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمان رضی اللہ عنہ کا آپس میں روحانی اور نورانی تعلق تھا آپس میں بھائی بھائی تھے اگر آپ مزید تحقیق کر کے مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے نسبی اور جسمانی رشتہ بھی موجود تھا وہ کیسے تو سنیئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام اروی تھا اروی کی والدہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نانی کا نام تھا بیضا اور بیضا کی والدہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نانی کی والدہ کا تھا ام کلیم یہ سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے دادا ہیں ان کی بیٹی ہے اس رشتے کے لحاظ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کے نواسے ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۱ مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۹۶)

اس کے علاوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ باکمال انسان ہیں جن کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دو بیٹیاں ایک ایک کر کے نکاح میں عطا فرمائیں۔ یہ وہ شرف ہے جو کسی نبی کے اُمتی کو نہیں ملا کہ اس کے گھر کسی نبی کی دو بیٹیاں ایک ایک کر کے نکاح میں آئی ہوں لیکن یہ شرف اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا ہے کہ آپ کے نکاح میں حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فَلِذٰلِكَ كَانَ يُلَقَّبُ ذُوالنُّوْرَيْنِ ۔ (الاصابہ جلد ۲ ص ۴۰۰) اس لئے آپ کا لقب تھا آپ کا تخلص تھا ذوالنورین۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا حضور یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ يُسَمّٰى فِي السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ ذُوالنُّوْرَيْنِ کہ چوتھے آسمان کے فرشتے انہیں ذوالنورین کہہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پکارتے تھے حضور فرشتے کیوں آپ کو ذوالنورین کہتے تھے فرمایا اس لئے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو لڑکیاں باری باری نکاح میں آئی تھیں اس لئے آپ کا لقب تھا ذوالنورین۔ ذوالنورین کا معنی ہے دو نوروں والا۔ (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۷۹)

پتہ چلا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو صاحبزادیاں آئیں تو آپ بن گئے ذوالنورین حضرات جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو نوروں والے بن سکتے ہیں ذرا سوچئے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نور کا کیا کمال ہو گا جس کی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیٹیاں تھیں امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نور کی سرکار سے پایا دو شالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرات! پتہ چلا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو لڑکیاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا قریبی رشتہ تھا۔ لیکن افسوس شیعہ حضرات پر چونکہ ان کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عداوت ہے یہ عداوت عثمان کی وجہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین بیٹیوں کا بھی انکار کر دیتے ہیں کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف ایک ہی بیٹی تھی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور کوئی بیٹی تھی ہی نہیں نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی چار بیٹیاں تسلیم کریں گے نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت ماننی پڑے گی۔

میرے دوستو! اگر ایمان کی نظر سے قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بیٹی نہیں تھی بلکہ چار بیٹیاں تھیں لیکن جس گروہ نے قوم کو دوہڑے سنا کر مرثیئے سنا کر سال کی روٹیاں جمع کرنی ہوں انہیں قرآن و حدیث کے مطالعے کی کیا ضروت ہے شیعہ حضرات قرآن و حدیث نہیں پڑھتے تو کم از کم اپنی ہی کتابوں کا مطالعہ کرلیں تو انشاء اللہ ان کو پتہ چل جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نہیں بلکہ چار بیٹیاں ہیں آیئے قرآن و حدیث اور شیعہ حضرات کی کتابوں سے یہ مسئلہ تلاش کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بیٹی تھی یا چار بیٹیاں تھیں۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹیاں

خالق کائنات نے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۹ يَآَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ ۔اے نبی تم اپنی ازواج سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں سے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ ترجمہ مولوی مقبول شیعہ۔

حضرات! قرآن مجید کے الفاظ کی طرف غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں تین قسم کی عورتوں کو پردے کا حکم دیا ہے پہلے فرمایا ازواج پھر فرمایا بنات پھر فرمایا نساء المومنین۔ یہ تینوں جملے جمع کے ہیں۔ اور عربی کا یہ قانون ہے کہ جمع کم از کم تین پر بولا جاتا ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ ایک فرد ہو تو واحد کا صیغہ بولا جاتا ہے دو فرد مراد ہوں تو تثنیہ کا صیغہ بولا جاتا ہے تین یا تین سے زیادہ افراد ہوں تو جمع کا صیغہ بولا جاتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واحد کا صیغہ نہیں فرمایا تثنیہ کا صیغہ نہیں فرمایا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے رب العالمین نے واضح فرما دیا کہ میرے یار کی بیویاں بھی تین سے زیادہ تھیں میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹیاں بھی تین سے زیادہ تھیں اب جو بندہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین بیٹیوں کا انکار کرتا ہے وہ قرآن کی آیت کا انکار کررہا ہے قرآن کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا مومن نہیں ہوسکتا۔

میرے دوستو! یہ تو قرآن ہے آپ شیعہ حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کریں شیعہ حضرات کے بڑے مجتہدین مثلاً علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی نے اپنی کتاب المبسوط جلد۴ صفحہ ۱۵۸ پر تہذیب الاحکام جلد۸ صفحہ ۱۶۱ اور الاستبصار جلد۱ صفحہ ۲۴۵ پر لکھا۔ علامہ عماد زاد نے چہاردہ معصوم جلد۱ صفحہ ۲۲۴ میں مرزا تقیؒ نے نسخ التواریخ جلد۱ صفحہ ۱۶۴ پر ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار جلد۲۲ صفحہ ۱۶۶ حیات القلوب جلد۲ صفحہ ۱۰۲۷ مرات العقول جلد۱ صفحہ ۳۵۲ پر علامہ سیّد محسن الامین نے اعیان الشیعہ جلد۳ صفحہ ۴۸۷ پر علامہ شیخ عباس قمی نے منتہی الامال جلد۱ صفحہ ۱۲۵ میں علامہ سیّد اولاد حیدر گرامی نے ذبح عظیم صفحہ ۲۴ میں علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی نے مروج الذھب جلد۲ صفحہ ۲۹۱ میں علامہ سیّد نعمت اللہ جزائری نے انوار نعمانیہ جلد۱ صفحہ ۸۰ میں علامہ ابوعلی فضل بن حسن طبرسی نے تفسیر مجمع البیان جلد۲ صفحہ ۳۳۳ میں علامہ سیّد علی نقوی المعروف فیض الاسلام نے شرح نہج البلاغہ صفحہ ۱۴۳ میں علامہ محمد بن یعقوب کلینی نے اصول کافی جلد۱ صفحہ ۴۳۹ میں لکھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد جن پر شیعہ حضرات کے مذہب کی بنیاد ہے علامہ محمد بن یعقوب کلینی رازی اصول کافی جلد۱ صفحہ ۴۳۹ میں لکھتے ہیں حضرات شیعہ حضرات کے نزدیک یہ کتاب اتنی ہی معتبر ہے جیسے ہمارے نزدیک بخاری شریف بلکہ بخاری شریف سے بھی بڑھ کر ان کے ہاں اس کتاب کا مرتبہ ہے شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہے جب علامہ کلینی نے یہ کتاب لکھی تو امام مہدی رضی اللہ عنہ جو بقول شیعہ حضرات کے غار میں چھپے ہوئے ہیں وہ تشریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائے اور کلینی صاحب کی کتاب کا مطالعہ فرمایا مطالعہ فرمانے کے بعد امام نے فرمایا کہ هٰذَا كَافٍ لِشِيْعَتِنَا یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے غالب گمان یہ ہے کہ اس کتاب کا نام اصول کافی اس مناسبت سے رکھا گیا ہے اب اُسی اصول کافی کی عبارت پیش کررہا ہوں تسلی کے لئے منصف شیعہ بھائیوں سے انصاف کی اپیل ہے علامہ کلینی لکھتے ہیں کہ وَتَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ وَهُوَ بِضْعٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیس سال بڑی تھیں فَوُلِدَلَهٗ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ اعلان نبوت سے پہلے یہ بچے پیدا ہوئے۔ القاسم ورقیہ وزینب و ام کلثوم حضرت قاسم حضرت رقیہ حضرت زینب' حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہن وَوُلِدَ لَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ وَالطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَالْفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ اعلان نبوت کے بعد حضرت طیب حضرت طاہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سلام اللہ علیہا پیدا ہوئیں شیعہ حضرات کے چوٹی کے مجتہد ملا باقر حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں کہ معتبر حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رحمت فرمائے اس کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اولاد عطا فرمائی طاہر' عبداللہ قاسم رقیہ فاطمہ زینب اور ام کلثوم (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ شیعہ حضرات دعا کے بعد انگلی سے اشارہ کرکے ایک دعا پڑھتے ہیں کون سی دعا؟ علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی تہذیب الاحکام جلد ا صفحہ ۱۵۴ پر وہ دعا لکھتے ہیں حاجی حسن علی نے اپنی کتاب تحفۃ العلوم میں یہ دعائیں لکھی ہیں۔ شیعہ حضرات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ ابْنَىْ نَبِيِّكَ اے اللہ عزوجل درود بھیج اپنی رحمت بھیج حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت طاہر رضی اللہ عنہ پر جو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُقَيَّةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ اے اللہ عزوجل رحمت فرما حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ رقیہ پر جو تیرے نبی ﷺ کی بیٹی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمِ بِنْتِ نَبِیِّكَ اے اللہ عزوجل رحمت فرما حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر جو تیرے نبی ﷺ کی بیٹی ہے۔ (شان صحابہ صفحہ ۱۵۳، ۱۵۷ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۷، ۱۸۸ تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۳، ۵۲۵ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۸ تا ۴۵۱)

شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے ثابت ہوا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بچی نہیں تھی بلکہ چار بچیاں تھیں۔

شیعہ حضرات کے مجتہد علامہ سیّد نعمت اللہ جزائری نے اپنی کتاب انوار نعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۸۰ پر لکھا علامہ سیّد علی نقوی المعروف فیض الاسلام نے شرح نہج البلاغہ صفحہ ۵۲۸ پر لکھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن جن میں سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باری باری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا علامہ سیّد علی نقوی شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں پس خویشاوندی عثمان از ابوبکر عمر به پیغمبر نزدیك تراست کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قربت کے لحاظ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت قریب تھے اتنی قربت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل نہیں تھی وجہ کیا تھی۔ و بہ دامادی پیغمبر مرتبہ اے یافتدای کہ ابوبکر وعمر نیا فتند وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داماد بن کر وہ مرتبہ پایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہ ملا۔ عثمان رقیہ وام کلثوم را بنا بر۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ مشہور دختران پیغمبر اند بسوی خود درآ ورد۔ جو مشہور روایت کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادیاں تھیں۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۸۹)

میرے دوستو! ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی کریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا قرب تھا کیونکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو پیاری بیٹیاں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ازواج اور اولاد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں کل آٹھ شادیاں کی تھیں آپ کی کل بیویاں آٹھ تھیں۔ (۱) حضرت رقیہ (۲) حضرت ام کلثوم (۳) حضرت جندب (۴) حضرت فاطمہ بنت ولید (۵) حضرت ملکیہ (۷) حضرت ام ولد (۸) حضرت نائلہ بنت فافتہ (رضی اللہ عنہن)

ان آٹھ بیویوں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ بیٹے یہ تھے:

(۱) حضرت عبداللہ اکبر (۲) حضرت عبداللہ اصغر (۳) حضرت ابان (۴) حضرت خالد (۵) حضرت عمر (۶) حضرت سعید (۷) حضرت ولید (۸) حضرت عبدالمالک بیٹیوں کے نام یہ ہیں (۱) حضرت مریم کبریٰ (۲) حضرت مریم صغریٰ (۳) حضرت عائشہ (۴) حضرت ام ابان (۵) حضرت ام عمر (۶) حضرت ام سعید (۷) حضرت ام البنین (۸) حضرت ام ایوب

(شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷)

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے آپ کی بیٹی حضرت نشا رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی سے فرمایا بیٹا ٹھیک ہے ہم نشا رضی اللہ عنہا کا رشتہ تمہیں عطا کرتے ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ محمد بن علی بن شہر اشوب مناقب آل ابی طالب جلد ۴ صفحہ ۳۹ میں لکھتے ہیں کہ فَذَكَرَهُ الْحُسَيْنُ علیه السلام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خِطْبَةَ الْحَسَنِ عَائِشَةَ وَفَعَلَهُ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت نشا رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام حسن رضی اللہ عنہ سے کردیا ثُمَّ اِنَّهٗ كَانَ الْحُسَيْنُ تَزَوَّجَ لِعَآئِشَةَ بِنْتِ عُثْمَانَ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا۔ اس کا نام تھا عبداللہ۔ اس عبداللہ کی شادی سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تھی شیعہ حضرات کے عالم مرزا محمد تقی ناسخ التواریخ جلد ۶ کتاب دوم صفحہ ۵۳۴ میں لکھتے ہیں کہ بعد از حسن مثنیٰ فاطمہ رضی اللہ عنہا بحبالہ نکاح عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان درآمد۔ حضرت حسن مثنیٰ کی وفات کے بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے ہوا۔ شیعہ حضرات کے عالم علامہ ابوالحامد عبدالحمید نے شرح نہج البلاغہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۹ میں یہ بات لکھی علامہ ابوالفرج اصفہانی نے مقاتل الطالبین صفحہ ۲۰۲، ۲۰۴ میں یہ بات لکھی۔ علامہ عبدالحمید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ وَتَزَوَّجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہما نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔

حضرت علامہ امام محمد بن سعد علیہ الرحمہ نے طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۴۷۵ میں لکھا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا جن کی والدہ کا نام حضرت رباب بنت امری القیس بن عدی تھا ان کا نکاح حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوا حضرت مصعب سے آپ کی ایک بچی ہوئی جس کا نام رکھا گیا فاطمہ۔ حضرت مصعب کی شہادت کے بعد آپ کی شادی عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ سے ہوئی حضرت عبداللہ کے گھر آپ کے ہاں تین بچے ہوئے قرین، حکیم ۔۔۔ عبداللہ کے بعد حضرت سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت زید بن عمر بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمان سے ہوئی علامہ محمد بن سعد فرماتے ہیں فَهَلَكَ عَنْهَا فَخَلَفَ عَنْهَا زَيْدُ بْنِ عَـمْـروبْـنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ کہ حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد حضرت سکینہ بنت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے شادی کی۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵، ۲۱۱)

ابہز بن مہیر ز فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ حج کرنے کے لیے مکہ شریف گیا جب میں مکہ شریف پہنچا تو میں نے طواف کی نیت کر کے مکہ شریف کا طواف شروع کر دیا لوگوں کا ہجوم بڑی دنیا تھی ہر ملک ہر علاقے کا بندہ حج کے لئے آیا ہوا تھا کوئی گورا تھا کوئی کالا کوئی سفید تھا کوئی گندمی کوئی لمبا تھا کسی کا قد چھوٹا ہر قسم کے لوگ حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ابہز فرماتے ہیں ان سارے حاجیوں میں سے مجھے دو حاجی ایسے نظر آئے کہ میں بتا نہیں سکتا گورے رنگ چمکتے دمکتے چہرے حسین وجمیل آنکھیں درمیانہ قد بس دیکھنے والے دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے حضرت ابہز فرماتے ہیں میں نے ایک حاجی سے پوچھا کہ بھائی جی یہ نوجوان جو پورے حاجیوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہیں کیا آپ انہیں جانتے ہیں یہ کون ہیں؟ تو اس حاجی نے بتایا ہاں میں جانتا ہوں میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ اس حاجی نے بتایا کہ ان میں سے جو دائیں طرف جاتے دیکھ رہے ہو یہ مولا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے اور جو بائیں طرف جا رہا ہے یہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا لخت جگر ہے ان دونوں نے ایک دوسرے کے گھر میں شادیاں کی ہوئی ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بچی سے رشتہ کیا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی کی ہوئی ہے حضرت ابہز فرماتے ہیں میں سن کر بڑا ہی حیران ہوا اس حاجی نے پوچھا بھائی بات سن کر حیران کیوں ہو گئے؟ حضرت ابہز نے فرمایا میں حیران تو اس بات پر ہوں کہ ہمارے علاقے کے لوگ کہتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آپس میں بڑی دشمنیاں تھیں ایک دوسرے سے عداوت رکھتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا دشمن تھا مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے لیکن یہاں تو معاملہ الٹا نظر آرہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بچے پیار محبت سے دونوں مل کر حج کررہے ہیں مکہ شریف کا طواف کررہے ہیں اور ایک دوسرے کے گھر شادیاں کررکھی ہیں۔ سبحان اللہ حضرت ابہز فرماتے ہیں میں نے پوچھا ان کا نام کیا ہے حاجی صاحب نے بتایا ایک کا نام ہے عبداللہ بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ۔ دوسرے کا نام ہے محمد بن عمرو بن عثمان (ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۲)

بے قدر نوں یار دی قدر کیہ اے — قدر یار دی سجنا یار توں پچھ
مولا علی رضی اللہ عنہ توں پچھ عثمان توں پچھ — پچھ عمر کولوں یار غار توں پچھ
قید یاروں پچھ منصور کولوں — قدر شاہ منصور دی دارا توں پچھ
قدر پچھ دیوانیہ ربّ کولوں — قدر رب دی میری سرکار توں پچھ

حضرات! اب ایمان داری سے بتاؤ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت تھی کہ پیار؟ محبت تھی یا دشمنی؟ اگر بات انصاف کی ہوگی تو کہنا پڑے گا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں محبت تھی پیار تھا اگر پیار نہ ہوتا محبت نہ ہوتی تو کبھی ایک دوسرے کے رشتے نہ لیتے نہ دیتے مگر نہایت ہی افسوس ہے ان ملنگوں پر ان ذاکرین پر ان عالموں پر ان مجتہدین پر یا علی یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والوں پر جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بے ادبیاں کرتے ہیں گستاخیاں کرتے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت کرتے ہیں۔

شیعوں کی دعا

شیعہ حضرات کے ایک مجتہد ہیں حاجی حسن علی انہوں نے شیعہ عوام کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کتاب لکھی ہے نام ہے تحفۃ العوام یہ کتاب تقریباً ہر شیعہ کے گھر میں موجود ہے حاجی حسن علی تحفۃ العوام صفحہ ۴۵۹ میں لکھتے ہیں کہ جو شیعہ محرم کے دنوں میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضری دے یا حاضری نہ دے سکے تو دس محرم کو اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر نماز ظہر سے پہلے دو رکعت نماز زیارت پڑھے جب نیت باندھ لے تو پھر یہ زیارت پڑھے دعائے زیارت بڑی لمبی ہے صفحہ ۴۵۸ سے لے کر ۴۶۵ تک ہے میں اس زیارت کا ایک حصہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں حاجی حسن علی لکھتے ہیں کہ شیعہ مومن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کرے کہ اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَأْبِہٖ اَوَّلاً اے اللہ! خاص کر سب سے پہلے ظالم پر میری طرف سے لعنت بھیج اس پر پہلے لعنت شروع ہو ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ خَامِسًا پھر دوسرے پر لعنت بھیج پھر تیسرے پر لعنت بھیج پھر چوتھے پر لعنت بھیج پھر یزید بن معاویہ جو پانچویں نمبر پر لعنت بھیج۔ (عقائد جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

حاجی حسن علی لکھتے ہیں کہ جو بندہ دس محرم کو یہ نماز زیارت پڑھ کر زیارت دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا اجر اور بہت سارا ثواب عطا فرمائے گا اور جو بھی مشکل ہوگی جو بھی حاجت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔

حضرات! اب دعا کی طرف توجہ فرمائیں حاجی حسن علی لکھتا ہے کہ مومن شیعہ دعا مانگے اے اللہ عزوجل پہلے پر لعنت فرما پھر دوسرے پر پھر تیسرے پر پھر چوتھے پر پھر یزید پر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ پہلا دوسرا تیسرا چوتھا کون ہے جن کا نام نہیں لیا گیا پر دعا کی جارہی ہے تو حضرات یہ پہلے سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں تیسرے سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں چوتھے سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

میرے دوستو! کتنے دکھ کا مقام ہے کہ شیعہ حضرات حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مقدس مزارات پر جا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں اور بے ادبیاں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لعنتوں کا سوال کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا اللہ تعالیٰ موقع عطا فرمائے کہ بندہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضے پر حاضری دے تو اپنے لئے اپنے والدین کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے خاندان کے لئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری امت کے لئے دعائیں کرے کہ مولا کریم ہماری اور سارے مومنوں کی مغفرت فرما سب کی پریشانیاں دور فرما سب کو صحت عطا فرما سب کو بار بار سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے کی حاضری نصیب فرما سب کو رزق حلال عطا فرما سب کو ایمان اور شہادت کی موت عطا فرما۔ لیکن شیعہ وہ بدنصیب قوم ہے جو پاک حسین رضی اللہ عنہ کے دربار میں کھڑے ہو کر پاک صحابہ رضی اللہ عنہم پر لعنت کی دعائیں کر رہے ہیں معاذ اللہ۔ حضرات! جب بدنصیب شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کی دعا کرتے ہیں تو یہ لعنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تو جاتی نہیں کیونکہ وہاں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی رحمت ہے پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے وہ لعنت مڑ کر شیعہ حضرات پر ہی نازل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لعنت کی پھٹکار کی وجہ سے ان کا لباس کالا ان کا عمامہ کالا ان کا لباس کالا ان کے چہرے کالے ان کے سینے کالے خدا عزوجل کی قسم جب یہ مریں گے تو ان کی قبریں بھی کالی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ایک مرتبہ ایک شیعہ ایک سنی کو کہنے لگا کہ یار ہمارے مذہب میں لعنت کا بڑا خرچہ ہے کیونکہ ہم شیعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبرا کرتے ہیں معاذ اللہ اور کروڑوں سنیوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ سنی نے جواب دیا کہ ہاں بھائی جیسی آمدنی ہوگی ویسا ہی خرچہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تم ہی جیسے لوگوں کے لئے فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تمام فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام انسانوں کی لعنت ہے سنی نے کہا صاحب خرچہ ہے تو آپ کو لعنت کی آمدنی بھی تو بڑی ہے لعنت کر کے اپنا ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منہ کالا کرتے ہو۔

ہے منکر جس دے دل وچہ نہیں تے عشق صدیق ولی دا
او بھی جان ایمان تو خالی تے جہڑا دشمن عمر جری دا
جنت وچہ او جائیں سکدا اتے جنہوں نہیں پیار عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا
اعظم او بھی وڈا کافر تے جہڑا نئیں حب دار علی دا

ہندوستان کے مشہور شہر لکھنؤ میں شیعہ بڑے رہتے ہیں ہندوستان پاکستان بننے سے پہلے انگریز کا دور تھا محرم کے مہینہ ایک غالی شیعہ نے امام کوٹ میں کھڑے ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں کرنی شروع کر دیں گالیاں دینے لگا تبرا کرنے لگا ایک غیرت مند سنی نے جب شیعہ کی بکواس سنی تو برداشت نہ کر سکا اس کو قتل کر دیا سنّی کو پولیس نے گرفتار کرلیا مقدمہ چلا انگریز جج کی عدالت لگی قاتل سنّی کو پیش کیا گیا جج نے قاتل سے پوچھا کہ تم نے فلاں بندے کو قتل کیا تھا سنّی جی ہاں میں ہی اس ظالم کا قاتل ہوں۔ جج نے کہا کیوں قتل کیا ہے؟ سنّی نے کہا جج صاحب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں کر رہا تھا میں برداشت نہ کر سکا تو میں نے مذہبی غیرت کی وجہ سے اس بے ایمان کو قتل کر دیا۔ جج نے شیعہ پارٹی کے وکیل سے کہا کہ وکیل صاحب یہ قاتل کیا کہہ رہا ہے؟ وکیل نے کہا جج صاحب ہمارے مذہب شیعہ میں تبرا بازی کرنا گالیاں دینا عبادت ہے لہٰذا مذہب میں کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے جج نے سنّی قاتل کے وکیل سے پوچھا کہ وکیل صاحب تم کیا کہتے ہو؟ سنی قاتل کے وکیل نے کہا جج صاحب ان کے مذہب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبرا کرنا عبادت ہے ہمارے مذہب میں ان جیسے ملعونوں کو قتل کرنا عبادت ہے۔ آپ فیصلہ کر دیں یہ اپنی عبادت کریں ہم اپنی عبادت کریں۔ جج نے یہ سن کر مقدمہ خارج کر دیا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے ہر بندہ مذہب میں آزاد ہے۔ (افاضات یومیہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے دوستو! دعا کرو اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین حضرات ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے پیار کرتے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے محبت کرتے تھے صرف مولا علی رضی اللہ عنہ سے ہی نہیں بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بھی محبت کرتے تھے۔

اسی طرح آپ کتابوں کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عزت کی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو بیٹے کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھیں۔

مولا علی رضی اللہ عنہ اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب مولا علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امیر بنے تو ذوالحج کا مہینہ تھا سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حج کرنے کے لئے مکہ شریف گئی ہوئی تھیں جب آپ حج کرنے کے بعد مدینہ شریف آنے لگیں تو آپ کو پتہ چلا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ امیر بن گئے ہیں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے ان قاتلوں کو سزا ملی ہے تو مولا علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان سزا کیا ملنی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل تو مولا علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں داخل ہو گئے۔ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پناہ مل گئی ہے اب انہیں کون سزا دے سکتا ہے؟ حالانکہ یہ بات غلط تھی لیکن مخالفین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خوب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بھڑکایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی حیران ہوئیں کہ حیرت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سپاہی بن گئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں مکہ شریف رک گئیں! ادھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جن کو میرے پاک نبی نے دنیا میں جنت کی خوشخبری سنائی تھی وہ بھی مکہ شریف تشریف لائے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ملاقات فرمائی مدینہ شریف کے حالات پوچھے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اماں جی مدینہ شریف کے حالات بڑے ہی خراب ہیں ظالم باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑا ظلم کیا ہے پہلے پچاس دن پانی بند رکھا مسجد نبوی میں داخلہ بند رکھا پھر بڑی بے دردی سے آپ کو شہید کر دیا گیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جن باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں داخل ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان ہم نے بھی یہی سنا ہے اب آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ہم نے اسی شک کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی جب تک قاتلان عثمان کو سولی پر نہیں لٹکایا جاتا ہم بیعت نہیں کریں گے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب تم نے یہ بات کہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ میری بیعت کریں میں وعدہ کرتا ہوں میں تحقیق کر کے قاتلان عثمان کو ضرور سزا دوں گا لیکن ہم انکار کر کے مکہ شریف آ گئے حضرات تاریخ اسلام بتاتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مخالفین اسلام نے ہمارے مذہب کو بڑا نقصان پہنچایا طرح طرح کی افواہیں پھیلنے لگی کوئی کہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتلان عثمان کو پناہ دے رکھی ہے کوئی کہتا قتل کرانے والے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں نعوذ باللہ۔ کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ۔ جب مخالفت بڑھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر ان کے ساتھیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا آپ قاتلان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمان کو شریعت کے مطابق سزا دیں ہم سب آپ کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سزا میں ضرور دوں گا لیکن جب یقین ہوا کہ فلاں فلاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے میں شک کی وجہ سے کسی بے قصور کو سزا نہیں دینا چاہتا۔

حضرات! دونوں فریقین کی بات اپنی جگہ بالکل حق تھی یہیں سے دو گروہ بن گئے۔ ایک مولا علی رضی اللہ عنہ کا ایک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا، لیکن افسوس کہ پھر یہی دو پاک گروہ لڑائی کی شکل میں آمنے سامنے آ گئے۔ اس لڑائی کا نام تاریخ جنگ جمل بتاتی ہے۔ یعنی اونٹوں والی جنگ۔ اس لڑائی میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے جب لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کو فتح عطا فرمائی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لشکر پسپا ہو گیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے ایک سپاہی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پیر پر ایسی تلوار ماری کہ اس کا پیر کٹ گیا۔ اونٹ بیٹھ گیا جب اونٹ بیٹھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کئی سپاہی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے کئی ساتھی چاہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کر لیا جائے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے اپنے فوجیوں کو فرمایا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو فوجیوں نے کہا امیر المومنین! ہم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا: سنئے! شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن علی بن شہر آشوب اپنی معتبر کتاب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۱۴ میں تحریر میں کرتے ہیں قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَفَتَسبُوْنَ اُمَّکُمْ عَائِشَۃَ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم لوگ اپنی اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کرو گے؟ ثُمَّ تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْھَا مَا یُسْتَحَلُّ مِنْ غَیْرِھَا ا ور پھر ان سے وہ سلوک کرو گے پھر ان سے وہ کچھ کرنا حلال سمجھو گے جو دوسری عام عورتوں سے قیدی ہونے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد سلوک کرتے ہو؟ فَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ کَفَرْتُمْ اگر تم نے ایسا کیا تو تم کافر ہو جاؤ گے۔ کیوں؟ وَهِيَ اُمُّکُمْ کہ وہ تمہاری ماں ہے وہ تمہاری امی ہے وَاِنْ قُلْتُ لَيْسَتْ بِاُمِّنَا اگر تم کہو کہ یہ ہماری ماں نہیں تو فَقَدْ کَذَبْتُمْ بِقَوْلِهٖ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُکُمْ تم جھوٹے ہو تم کاذب ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ ۲۱ میں فرماتا ہے لوگو میرے محبوب کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۹، ۴۵۱۔ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۷۵، ۴۷۷)

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تو فوجی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کرنے سے رک گئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد کو فرمایا محمد عرض کی جی امیر المومنین فرمایا جاؤ اور جا کر اپنی ہمشیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی ایمان والوں کی ماں کی حفاظت کرو خبر گیری کرو تا کہ کوئی بدنصیب ان کی بے ادبی نہ کرے میں بھی ابھی آ رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے مزاج پرسی کی پھر سارے جھگڑے لڑائی پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا ہمیں آپ کی عزت بڑی ہی عزیز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یہ فرما رہے تھے تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے بات مکمل کر لی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں کھڑے ہوئے لوگوں کو فرمایا کہ اے میرے بچو واقعی حضرت علی رضی اللہ عنہ سچ فرما رہے ہیں میری اور ان کی کوئی لڑائی نہیں تھی کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہیں تھی یہ لڑائی ہوئی ہے تو غلط فہمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ (خلفائے راشدین صفحہ ۲۶۹)

اس لڑائی کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کئی دن تک مولا علی رضی اللہ عنہ کی مہمان بن کے رہیں جب صحیح طریقے سے امن ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ بیٹا علی عرض کی جی امی جی فرمایا بیٹا اب میرا دل چاہتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ میں مدینہ شریف واپس چلی جاؤں میرا جانے کا بندوبست کرو مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا امی جان آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ میں آپ کے جانے کی تیاری کراتا ہوں اب مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیسے تیاری کرائی؟ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن خاوند نے روضۃ الصفاء جلد۲ صفحہ ۴۸۸ تا ۸۹ میں تحریر کیا شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی مروج الذھب جلد۲ صفحہ ۳۷۰ میں یہ بات لکھی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ پاک کی طرف روانہ کرنے لگے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابوبکر کو بلایا فرمایا محمد عرض کی جی حضور۔ فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ شریف جارہی ہیں تم ساتھ جاؤ تا کہ راستے میں کوئی تکلیف نہ ہو عرض کی جی حضور پھر آپ نے تیس فوجیوں کو بلایا جو بہادر اور نڈر تھے ان کو فرمایا کہ تم سب اسلحہ سے لیس ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرنے کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذرا ہٹ کر حفاظت کرتے جانا۔ عرض کی حضور ٹھیک ہے پھر آپ نے قبیلہ عبدالقیس اور قبیلہ ہمدان کی بیس عورتوں کو بلایا جب وہ دربار میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان بیبیوں سے فرمایا کہ آپ تمام بیبیاں بڑی بہادر ہیں اور نڈر ہیں آپ کے ذمہ میں ایک ڈیوٹی لگانا چاہتا ہوں تمام بیبیوں نے عرض کی حضور آپ امیر المومنین ہیں آپ حکم فرمائیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی ہیں مومنوں کی ماں ہیں یہ مدینہ شریف تشریف لے جارہی ہیں راستہ بڑا خطرناک ہے آپ ایسے کریں کہ تمام بیبیاں پہرے دار بن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ شریف تک جائیں ان کو بڑی حفاظت کے ساتھ مدینہ شریف پہنچا کر واپس آجائیں تمام بیبیوں نے عرض کی حضور جیسا آپ کا حکم مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن جب ساتھ جانا تو پتہ نہ چلے کہ تم مرد ہو یا عورتیں تا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ نہ چلے وہ سمجھیں کہ کل پچاس سپاہی میری حفاظت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے ساتھ آ رہے ہیں۔ مرد سپاہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری سے دور رہیں گے تم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ساتھ چلنا سواری سے اتارنا سواری پر چڑھانا تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف نہ ہو عرض کی حضور جیسے آپ کا حکم آپ عورتوں نے سر پر پگڑیاں باندھ لیں ہاتھوں میں تلواریں لے لیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیار ہو کر چلیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی الوداع کرنے کے لئے ساتھ چلے شیعہ مورخ علامہ محمد بن خاوند روضۃ الصفا میں لکھتا ہے کہ خود بنفس نفیس بقولے سہ میل راہ عائشہ رضی اللہ عنہا را متابعت۔ ایک روایت کے مطابق خود مولا علی رضی اللہ عنہ تین میل تک حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کہنے کے لئے باہر تک تشریف لے آئے ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ پاک کی طرف چل پڑیں وہ عورتیں جنہوں نے مردانہ لباس پہن کر پگڑی باندھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کے لئے جا رہی تھیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سواری پر سوار کرتیں سواری سے اتارتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر بڑی پریشان ہو جاتیں کہتیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرمت اور عزّت کا خیال تو بڑا کیا ہے لیکن یہ کام اچھا نہیں کیا کہ مردوں کو میری خدمت پر لگا دیا ہے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ پاک پہنچیں تو مدینہ والوں نے بڑا پرتپاک استقبال کیا سارے مدینہ والے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سلامی کے لئے حاضر ہونے لگے مرد بھی عورتیں بھی بچے بھی بوڑھے مرد گھر سے باہر پردے میں سلام کر کے جا رہے ہیں عورتیں زیارت کر کے سلام عرض کر رہی ہیں مدینہ پاک کی چند بیبیوں نے عرض کی امی جان سنایئے سفر کیسا گزرا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عزّت وجلالت کی قسم علی رضی اللہ عنہ نے میری عزّت کا حق ادا کر دیا ہے اس نے وہ سلوک کیا جو بیٹے ماؤں سے کرتے ہیں لیکن ایک بات غلط کی ہے عورتوں نے کہا امی جی وہ کون سی بات؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رضی اللہ عنہ نے میری حفاظت کے لئے ان مردوں کو بھیجا ہے جو میرے غیر محرم تھے میرے پردے میں بڑا فرق آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات فرمائی تو وہ عورتیں جو مرد بن کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھیں انہوں نے سروں سے پگڑیاں اتار دیں اور قدموں کو چوم کر کہا اماں جی ہم مرد نہیں عورتیں ہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ منظر دیکھا تو آنکھوں سے آنسو آگئے اسی وقت سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ مولا کریم تیرا شکر ہے میرے پردے میں فرق نہیں آیا پھر چہرہ بصرے کی طرف کر کے کہنے لگیں اے ابوطالب کے بیٹے میں قسم اٹھا کے کہتی ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت و جلالت کی قسم تو نے میرے ساتھ مہربانی کی ہے تو نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو نے میری عزت کر کے حق ادا کر دیا ہے پھر رو کر فرمانے لگیں اے علی رضی اللہ عنہ میری خواہش تھی میں بصرے نہ جاتی اگرچہ مجھے کئی دکھ آجاتے ہیں مگر افسوس لوگ مجھے مجبور کر کے لے گئے کہ اماں جی آپ بصرے چلو وہاں جا کر آپ دونوں پارٹیوں میں صلح کرانا میں گئی پر افسوس صلح کی بجائے لڑائی ہوگئی۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۳، ۴۴۷)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ اپنی کتاب کشف الغمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ میں لکھتے ہیں کہ وَنَدِمَتْ عَآئِشَةُ عَلٰی مَا وَقَعَ مِنْهَا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس لڑائی کے بعد اس جنگ کے بعد جب تک زندہ رہیں جب تک حیات رہیں آپ ہمیشہ افسوس کا اظہار کرتیں کہ کاش یہ جنگ نہ ہوتی یہ لڑائی نہ ہوتی وَکَانَتْ لَا تَذْکُرُ یَوْمَ الْجَمَلِ اِلَّا اَظْهَرَتْ اَسَفًا وَاَبَدَتْ نَدِمًا وَّبَکَتْ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب بھی جنگ جمل کی بات یاد آتی تو آپ ندامت کا اظہار کر کے افسوس کر کے زار و قطار رو پڑتیں۔ سبحان اللہ

(تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۳۶)

حضرات! ان تمام روایات سے پتہ چلا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے درمیان کوئی لڑائی نہیں تھی کوئی عداوت نہیں تھی بلکہ دونوں ہستیوں کے درمیان ایک مقدس رشتہ تھا ایک محبوب تعلق تھا یہ لڑائی جو ہوئی یہ بھی غلط فہمی اور لوگوں کے بھڑکانے پر ہوئی وگرنہ آپ نے پڑھا اور سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی تعریفیں کرتی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ماں سمجھ کر ان کا ادب واحترام فرماتے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان

شیعہ حضرات کے عالم علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۲۴۴ میں لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک دن ایک آدمی جس کا نام تھا جمیع بن عمیر مدینہ شریف آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد کہنے لگا حضور میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت فرمائیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں ہاں ضرور پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو تو جمیع بن عمیر نے کہا کہ مجھے یہ بتایئے مَنْ کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ کون پیارا تھا سرکار سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے تھے قَالَتْ فَاطِمَۃُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جمیع بن عمیر کہتے ہیں میں نے کہا حضور مردوں میں سے اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ کون پیارا تھا میں نے بات مردوں کی پوچھی ہے قَالَتْ زَوْجُھَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مردوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر مولا علی رضی اللہ عنہ پیارے تھے جمیع بن عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان سنی مقام سنا تو حیران ہو گیا کہنے لگا حضور آپ کیا فرما رہی ہیں مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سرکار کو سب سے زیادہ پیارے تھے فرمایا بالکل پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وَمَا یَمْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ لَصَوَّامًا قَوَّامًا اے جمیع اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے اس میں شان علی نہ ماننے والی کون سی بات ہے اے جمیع مولا علی رضی اللہ عنہ وہ جوان تھے۔ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے اور ساری ساری رات مصلیٰ پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے یہ وہ علی تھے جن کے ہاتھ پر ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس جسم کا خون مبارک گرا تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین پر نہیں گرنے دیا تھا بلکہ سرکار کا خون پی لیا تھا جمیع بن عمیر کہتے ہیں میں نے کہا حضور اگر آپ کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے اتنی محبت ہے کہ آپ ان کی تعریفیں کر رہی ہیں ان کو روزے دار فرما رہی ہیں عبادت گزار فرما رہی ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب فرما رہی ہیں تو پھر آپ نے ان سے جنگ کیوں کی؟ لڑائی کیوں لڑی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سوال سنا تو پھر کیا ہوا فَاَرْسَلَتْ خِمَارَهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَبَكَتْ آپ نے اپنا دوپٹہ اپنے مقدس چہرے پر ڈال لیا اور زار وقطار رونا شروع کر دیا صدقے جاؤں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تیرے ان مقدس آنسوؤں پر جو تیری مقدس آنکھوں سے نکل کر زمین پر بہتے رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روتی ہی جاتیں اور قَالَتْ اَمْرٌ قُضِيَ عَلِيَ فرماتی بھی جاتی تھی اے جمیع اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں تقدیر ہی ایسی لکھ دی تھی تقدیر کے آگے کس کا زور چلتا ہے۔

(تحفہ جعفریہ جلد۵ صفحہ ۴۴۸، ۴۴۹ تحفہ جعفریہ جلد۳ صفحہ ۴۳۶، ۴۳۷ ریاض النضرہ)

حضرات! غور فرمائیں شیعہ حضرات کا مصنف شیعہ حضرات کی کتاب یہ بتا رہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تعریفیں کر رہی ہیں۔ ان کی عظمت اور مقام بیان فرما رہی ہیں اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں ذرا سی بھی عداوت ہوتی تو آپ کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے نہ فرماتیں وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محبوب تھے وہ عبادت گزار تھے وہ تہجد گزار تھے وہ روزے کثرت سے رکھتے تھے یہ بات وہی کر سکتا ہے جو کسی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت کرتا ہو۔ پر افسوس شیعہ حضرات پر جو دن رات کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی دشمن تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا بغض تھا۔ ایسے حضرات سوچیں ایسی باتیں کر کے اپنا ہی ایمان تباہ کر رہے ہیں بعض مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام نہاد محب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت تھی تو لڑی کیوں تھیں تو حضرات وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے شیعہ کی روایت سے آپ سن چکے ہیں کہ ہم لڑے نہیں تھے ہمارا ارادہ لڑائی کا نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہی منظور تھا۔ جنگ جمل کے بعد قعقاع بن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ جنگ جمل کا تذکرہ فرما رہی تھیں جنگ کا تذکرہ کرتے کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ بِعِشْرِيْنَ سَنَةً مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم میں اس جنگ جمل سے بیس سال پہلے دنیا سے چلی جاتی تو بہت ہی اچھا تھا تا کہ یہ منظر میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکتی۔ پر کیا کریں اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ قعقاع بن عمر فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دربار میں حاضری دینے کے بعد حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولا علی رضی اللہ عنہ بھی جنگ جمل کا تذکرہ فرما رہے تھے اور مولا علی رضی اللہ عنہ بھی فرما رہے تھے کہ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ مِتُّ مِنْ قَبْلِ الْيَوْمِ بِعِشْرِيْنَ سَنَةً مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم میں تمنا کرتا ہوں کہ اس دن سے اس لڑائی کے آنے سے بیس سال پہلے مجھے موت آ جاتی تو بہت ہی اچھا تھا میں یہ جنگ تو نہ لڑتا۔ اللہ اکبر

(کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶)

حضراتِ محترم! پتہ چلا اس لڑائی پر حضرات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی دکھ تھا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی افسوس یہ لڑائی کفر کی لڑائی نہیں تھی بلکہ محض غلط فہمی کی لڑائی تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان میں کوئی گروہ بھی قصوروار نہیں ہمارے نزدیک دونوں بزرگ مقدس ہیں ہم تو دونوں بزرگوں سے فیضاب ہونے کے دعاگو ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ہیں علامہ اسد حیدر انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے الامام الصادق صفحہ ۸۸ اس میں لکھتے ہیں کہ عوام ابنِ حوشب کہتے ہیں کہ مجھے میرے چچا نے بتایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا مجھے مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے کچھ بتایئے وہ کیسے تھے؟ کس شان کے مالک تھے؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا مقام عطا فرمایا تھا؟ سبحان اللہ سوال کرنے والا کس سے سوال کر رہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کس کے بارے مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو غصہ میں نہیں آئیں جلال میں نہیں آئیں کہ تو نے مجھ سے میرے دشمن کے بارے پوچھا ہے میں نہیں جانتی علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام تھا؟ علی رضی اللہ عنہ کون تھا ناں ناں خدا عزوجل کی عزّت وعظمت کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی بلکہ میری اماں تیری اماں ہر مومن کی اماں مسکرا پڑیں علی رضی اللہ عنہ کا نام سن کر جلی نہیں بلکہ ٹھہر گئیں ناراض نہیں ہوئیں بلکہ خوش ہو گئیں سوال کرنے والے سے فرمایا: فَقَالَتْ تَسْأَلُنِیْ عَنْ رَّجُلٍ کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو نے مجھ سے ایسے نیک آدمی کے بارے پوچھا ہے جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹی ان کے نکاح میں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے سوال کرنے والے میں نے ایک دن اپنی آنکھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ کے پاس ایک چادر مبارک تھی آپ نے اس کو پھیلایا پھر آواز دی علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ کہاں ہو جلدی آؤ سارے آگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آگئیں امام حسن رضی اللہ عنہ بھی آگئے امام حسین رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی آ گئے میرے کملی والے آقا نے سب کو چادر کے نیچے چھپا لیا پھر کملی والے نے اپنے گورے گورے ہاتھوں کو آسمانوں کی طرف بلند فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ہاتھ اٹھا کر عرض کی کون سی عرض اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ عرض کی اے خالق کائنات اے میرے رب العالمین یہ میری اہل بیت ہے یہ میری آل ہے فَاذْھَبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا اے خالق کائنات ان سے ہر قسم کی نجاست کو دور فرما دے اور انہیں ایسا پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مزمل کی چادر کے تلے مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بٹھا کر دعا مانگی تو میں نے عرض کی آقا بڑا پیارا منظر ہے اگر اجازت ہو تو میں بھی اس چادر کے نیچے نہ آ جاؤں کیونکہ میں بھی تو آپ کی اہلیہ ہوں میں بھی اہل بیت میں شامل ہوں میرے آقا مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا فَقَالَ تَنَحِّیْ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ عائشہ رضی اللہ عنہا باہر ہی رہو تم ہٹ جاؤ تم بھلائی پر ہی ہو مطلب کیا کہ تم تو ہر وقت میری رحمت کے سائے تلے رہتی ہو تمہیں تو ستے خیراں ہیں ذرا ٹھہرو میں رحمت کا حصہ اپنے داماد اور بیٹی اور نواسوں کو بھی عطا کر لوں۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

حضرات! اس روایت کو بار بار پڑھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کس محبت سے کس پیار سے مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان فرمائی اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رنج ہوتا دشمنی ہوتی تو یہ بات دبا جاتیں یہ حدیث چھپا جاتیں لیکن نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چھپائی نہیں بلکہ کھل کر پنجتن کی شان بیان فرمائی تاکہ پتہ چل جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن نہیں بلکہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والی ہیں۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کا علم اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سیدہ عائشہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا سلام عرض کیا سلام کے بعد میں نے عرض کی اماں جان میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں وہ مسئلہ بتا کر میری تسلی فرمایئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کون سا مسئلہ عرض کی جب سردیوں میں بندہ وضو کر کے موزے پہن لیتا ہے تو کتنے دن تک موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے حضرت شریح فرماتے ہیں جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو فَقَالَتْ سَلْ عَلِیًّا فرمایا بیٹا جاؤ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو حضرت شریح نے عرض کی امی جان آپ کیوں نہیں بتاتیں مولا علی رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں بھیج رہی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فَاِنَّہٗ اَعْلَمُ بِھٰذَا مِنِّیْ اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بڑے عالم ہیں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں سبحان اللہ کیا انصاف فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

کوئی خاتون تیری طرح کہاں سے لائے
باپ صدیق سا اور ختم المرسلین سا شوہر
تیرے جلوہ سے رہی مسند افتاء روشن
عہد صدیق سے تادور جناب حیدر

حضرات ! یہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت فرماتی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بڑے عالم ہیں ہوتا آجکل کا کوئی بندہ تو وہ کبھی اپنے آپ کو کم علم نہ کہتا کبھی اپنے دشمن کے پاس نہ بھیجتا چاہے علم زیادہ بھی ہوتا مگر وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں صدیقہ بنت صدیق تھیں۔ سچے باپ کی سچی بیٹی تھیں فرمایا شریح جاؤ جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملو پوچھو کیونکہ وہ مجھ سے بڑے عالم ہیں اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سفر کرتے تھے انہیں زیادہ پتہ ہوگا حضرت شریح فرماتے ہیں میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا سلام کے بعد عرض کی حضور ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سا عرض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی سرکار جب سردیوں میں بندہ وضو کر کے موزے پہنتا ہے تو وہ کتنے دن تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْهِنَّ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ مسافر ہو وہ تین دن تین راتیں موزوں پر مسح کرتا رہے اس کے لئے تین دن حد ہے وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ اور مقیم کے لیے گھر میں رہنے والوں کے لیے ایک دن اور ایک رات تک مسح کی مدت ہے۔

(مسند امام احمد جلد ا صفحہ ۹۶ مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۳۵ امصنف عبدالرزاق جلد ا صفحہ ۲۰۳ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۷۷)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ایک مرتبہ دس محرم شریف کو مدینہ شریف کے اکثر لوگوں نے روزہ رکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب لوگوں کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مَنْ اَفْتَاکُمْ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اے لوگو یہ آج روزہ کیوں رکھا ہے یہ مسئلہ کس نے بتایا ہے کہ دس محرم کا روزہ رکھو یہ کس مفتی نے فتویٰ دیا ہے لوگو نے کہا: قَالُوْا عَلِیٌّ امی جان یہ دس محرم کا روزہ رکھنے کا حکم مولا علی رضی اللہ عنہ نے دیا ہے یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ دس محرم کو روزہ رکھنا چاہیے اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو دس محرم کو ضرور روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءِ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو دس محرم کو روزہ رکھا کرو کیونکہ جو بندہ دس محرم کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر دس محرم کو روزہ رکھتا ہے تو اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ

(مسلم شریف مشکوٰۃ شریف۔ فضائل الایام صفحہ ۲۶۲)

تو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ اس روزے کے صدقے سے اس بندے کے ایک سال کے پہلے گناہ معاف فرمادے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا۔ سبحان اللہ تو عرض یہ کررہا تھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لوگو تم دس محرم روزہ کیوں رکھ رہے ہو وجہ کیا ہے یہ مسئلہ کس نے بتایا ہے یہ فتویٰ کس نے دیا ہے لوگوں نے کہا اماں جی یہ مسئلہ یہ فتویٰ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے بتایا ہے کون علی؟

سچ ہے کہ دین و دنیا کا سلطان علی رضی اللہ عنہ ہے
پھر قبر کا اور حشر کا سامان علی رضی اللہ عنہ ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان کی قسم میرا ایمان علی رضی اللہ عنہ ہے

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو فرمایا پھر ضرور رکھو اور رکھنا بھی چاہئے لوگوں نے کہا حضور کیوں؟ فرمایا: قَالَتْ عَلِیٌّ جانتے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے؟ عرض کی گئی نہیں فرمایا: اَمَا اَنَّهُ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ مولا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابی ہیں جو سارے لوگوں میں سے سب سے زیادہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتیں سرکار کے طریقے جاننے والے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرما دیا تو سمجھو یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دیا۔ سبحان اللہ۔

(الاستیعاب جلد۳ صفحہ۴۰ کنز العمال جلد۴ صفحہ ۳۴۳ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۷۸)

حضرات اتنی محبت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے کتنا ناز ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ کے علم پر کیا یہ دشمنی کی دلیل ہے؟ کیا یہ عداوت کی دلیل ہے؟ خدا عزوجل کے لئے سوچئے چھوڑیئے ان جھوٹے مجتہدین کی باتوں کو چھوڑیئے ان نام نہاد محبان علی رضی اللہ عنہ کی موضوع روایات کو اپنا عقیدہ رکھیے اپنا ایمان رکھیے کہ وہ مقدس ہستیاں ایک دوسرے سے محبت رکھتی تھیں۔

حضرات! جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی عزت کرتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھیں جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتی تھیں اسی طرح اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیوی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ طیّبہ طاہرہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی تھیں محبت کرتی تھیں ان کی تعریف لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتی تھیں۔

خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھ ماہ بعد سیّدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہو گیا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد کسی نے ام المومنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اماں جان یہ تو بتائیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسی تھیں کس شان کی مالکہ تھیں صدقے جاؤں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دیانت پر آپ نے فرمایا اے سوالی میں تجھے سیّدہ رضی اللہ عنہا کی کیا شان بتاؤں؟ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْدَقَ لَهْجَةٍ مِنْ فَاطِمَةَ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی سچا انسان دنیا میں نہیں دیکھا آپ بہت زیادہ سچی تھیں بہت بڑی صادقہ تھیں آپ کی زبان پاک سے ہمیشہ سچ ہی نکلتا تھا۔ (الاستیعاب حلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۴۲)

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خود اپنے کانوں سے سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے سنا آپ فرما رہی تھیں کہ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَارَأَيْتُ قَطُّ اَحَدًا اَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ اَبِيْهَا۔ لوگوں میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس پوری کائنات میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بہتر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اعلیٰ کسی انسان کو نہیں دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے اعلیٰ سب سے افضل حسنین کریمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہا کی پیاری اماں جان تھیں۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۰۱ اصابہ مع استیعاب جلد ۴ صفحہ ۳۶۶ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۶۶٬۶۸)

پاک بتول رضی اللہ عنہا دا کون ہے ثانی تے اوہ حسنین رضی اللہ عنہما دی ماں ایں
ملک اوہدی رب کیتا یارو روز اول توں باغ جناں ایں
جنت وچہ ہر تھاں توں اچا تے زہرا رضی اللہ عنہا پاک دا تھاں این
دکھ مقصود مٹاوندا سارے تے زہرا رضی اللہ عنہا پاک دا ناں ایں

سبحان اللہ! یہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مقام اور بیان کرنے والا کون ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کو شیعہ مجتہدین ذاکرین ایمان دار بھی نہیں سمجھتے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ کوفہ کے رہنے والے تھے فرماتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا حج کرنے کے بعد میں مدینہ شریف میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس روضہ اطہر پر حاضر ہوا خوب زیارت کی خوب رو رو کر صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پرانوار پر حاضری دینے کے بعد جنت البقیع میں حاضری دی سرکار کے غلاموں کے مزارات پر حاضری دی ان کی ارواح کو ثواب پہنچایا پھر میں اور میری پھوپھی ام المومنین سیّدہ طیّبہ طاہرہ محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت جمیع فرماتے ہیں میری پھوپھی اندر چلی گئیں میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیٹھک میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے میری خیریت دریافت فرمائی میں نے عرض کی الحمدللہ سب خیریت ہے حضرت جمیع فرماتے ہیں کہ میں نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ایک بات پوچھ لوں سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی پاک نے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوچھو بلکہ ضرور پوچھو اگر پتہ ہوا تو ضرور جواب دوں گی حضرت جمیع فرماتے ہیں کہ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان آپ جو نو سال تک سرکار کی خدمت میں رہیں ہیں سرکار کے بے شمار غلام تھے صحابہ تھے میرے آقا تو سب پر رحیم کریم تھے لیکن آقائے کائنات کو سارے صحابہ میں سے سارے لوگوں میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت تھی کس سے پیار تھا؟ سبحان اللہ

حضرات! خیال کیجئے سوال کتنا اہم ہے سوال کتنا بڑا ہے اب سنئے مومنوں کی ماں نے جواب کیا دیا فرمایا قَالَتْ فَاطِمَۃَ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سارے لوگوں میں سارے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ پیار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے تھا حضرت جمیع فرماتے ہیں میں نے یہ جواب سن کر عرض کی فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ اماں مردوں میں سے سب سے زیادہ کون پیارا تھا قَالَتْ زَوْجُھَا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کے سرتاج حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

(ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۴ البدایہ والنھایہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۵)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کتنی محبت ہے سوالی سوال کر رہا ہے کہ سرکار کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ آپ یہ نہیں فرماتیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ پیاری تھی یا میرے ابو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پیارے تھے ناں ناں بلکہ فرماتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ پیارے لگتے تھے حالانکہ آپ بخاری شریف کا مطالعہ کر کے دیکھیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عمرو بن عاص فرماتے ہیں جب میں غزوہ سلاسل سے واپس آیا تو میں نے سرکار کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ عرض کرنے کے بعد عرض کی آقا ایک بات تو بتائیں فرمایا کون سی عرض کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ آقا آپ کو تمام لوگوں میں سے تمام غلاموں میں سے سب سے زیادہ کون پیارا لگتا ہے؟ قَالَ عَائِشَۃَ میرے آقا نے فرمایا مجھے سب سے زیادہ محبت اپنی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ میں نے عرض کی آقا مردوں میں سے سب سے زیادہ پیارا کون لگتا ہے؟ قَالَ اَبُوْھَا میرے آقا نے فرمایا مردوں میں سے سب سے زیادہ پیارے عائشہ رضی اللہ عنہا کے باپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لگتے ہیں۔ سبحان اللہ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۱۷) حضرات! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ تھا میں اور میرا ابو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑے ہی پیارے لگتے ہیں لیکن سوالی کو جب بتاتی ہیں تو یہ نہیں بتاتیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں اور میرا باپ محبوب تھے ناں بلکہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پیارے تھے تا کہ پتہ چل جائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بغض نہیں تھا پیار تھا عداوت نہیں تھی محبت تھی۔

حضرات! خیال کیجیے اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اتنی محبت تھی تو کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت نہیں ہو گی؟ ضرور ہو گی میاں یہ لج پال گھرانے کی بیٹی تھی یہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی جس نے پتھر کھا کر دعائیں دیں گالیاں سن کر دعائیں دیں جب گالیاں دینے والوں کو یہ دعائیں دیتے ہیں تو ان کی شان بیان کرنے ان کے نعرے لگانے والے جو لوگ ہیں ان کو یہ کیا عطا فرماتے ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے بعد ایک دن ایک بی بی صاحبہ سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئیں سرکار کا ذکر پاک چھڑ پڑا تو اس بی بی صاحبہ نے عرض کی اے خاتون جنت ایک بات تو بتائیں فرمایا کون سی بات عرض کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم سے سب سے زیادہ کون پیارا لگتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرا پڑیں۔ فرمودہ عائشہ رضی اللہ عنہا' مسکرا کر فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گفتگو از مرد ماں اس بی بی صاحبہ نے عرض کی حضور مردوں میں سے سب سے زیادہ کون پیارا تھا؟ فرمودند پدر شریف وے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مردوں میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد پیارے تھے سبحان اللہ (مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۴۶۱ مدارج النبوت مترجم اول ۵۴۶)

یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیوں فرمائی؟ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے کا پیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قدرتی طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑی ہی محبت تھی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی پتہ تھا یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات گزارتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے ہدیئے بھیجتے بڑے تحفے بھیجتے تاکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ خوش ہوں ہمارے لئے دعائے رحمت فرمائیں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام بیویاں اکٹھی ہوئیں مشورہ کیا کہ جب سرکار ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں اتنے تحفے نہیں آتے لیکن جب سرکار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے ہیں لوگ بڑے ہدیئے نذرانے بھیجتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے اب کیا کیا جائے تمام بیبیوں نے کہا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جو سرکار کی زوجہ پاک ہے ان کو سرکار کی بارگاہ میں بھیجا جائے یہ جا کر سرکار کی بارگاہ میں عرض کریں کہ آقا آپ لوگوں سے فرمائیں کہ تحفے صرف عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر نہ بھیجا کرو بلکہ میں جس بیوی کے گھر میں قیام کروں ہر جگہ بھیجا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کو مخصوص نہ کرو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تمام بیبیوں کی طرف سے متفقہ طور پر نمائندہ بن کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں ساری بات جو آپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازواج نے کہی تھی بتائی تو سرکار سن کر جلال میں آ گئے میرے آقا نے فرمایا: يَا أُمِّ سَلْمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بات کر کے تکلیف نہ دیا کرو تمہیں پتہ نہیں میری عائشہ رضی اللہ عنہا کی کیا شان ہے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں بیٹھا ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر وحی نازل فرما دیتا ہے حالانکہ اور بھی میری بیویاں ہیں کسی اور زوجہ کے بستر پر مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوئی۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ سفینہ نوح جلد ۲ صفحہ ۲۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو کوئی جواب نہ دیا خاموش ہو کے واپس آ گئیں تمام ازواج پاک نے پوچھا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سناؤ کیا ہوا تو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری بات سن کر یہ جواب دیا ہے سرکار کی ازواج نے سنا تو آپس میں مشورہ کیا کہ بات تو نہ بنی جو ہم چاہتی تھیں وہ مسئلہ تو حل نہ ہوا اب پھر سوچنے لگیں کہ کیا کیا جائے سرکار کی خدمت میں کس کو بھیجا جائے جس کی بات سرکار مان جائیں ایک بی بی پاک نے فرمایا اگر اپنا مطالبہ منوانا چاہتی ہو تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سرکار کی بارگاہ میں بھیجو امید ہے میرے آقا کبھی انکار نہیں فرمائیں گے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو تمام ازواج پاک نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساری بات بتائی بات کر کے سرکار کی ازواج پاک نے فرمایا بیٹی ضرور بابا کی بارگاہ میں جاؤ اور ہماری طرف سے یہ اپیل کر کے سرکار کو عرض کرو امید ہے آپ کا مقدس بابا آپ کی بات کبھی نہیں ٹالے گا آپ کی زبان ہلے گی ہمارا کام بن جائے گا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سرکار کی ازواج پاک کی بات سن کر انکار نہ کر سکیں عرض کی امی جان آپ گھبرائیں نہیں میں ضرور جا کر عرض کرتی ہوں لیکن یہ تو بتائیں میرے ابوجان اب ہیں کس جگہ تمام ازواج پاک نے فرمایا: بیٹا آپ کے ابوجان اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو سرکار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑیں آپ سیدھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باہر صحن میں کسی کام میں مصروف تھیں اللہ تعالیٰ کا ماہی اندر آرام فرما رہا تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا سارے کام چھوڑ دیئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑی ہوگئیں ماتھے کو بوسہ دیا ہاتھ چومے پھر پیار سے پوچھا بیٹی کیسے تشریف لائی ہو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امی جان میں ابوجان کی زیارت کے لئے آئی ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی تمہارے بابا جانی اندر تشریف فرما ہیں ذرا ٹھہرو میں دیکھتی ہوں کہیں سو تو نہیں رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اندر گئیں تو سرکار جاگ رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا آپ کی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو ملنے کے لئے تشریف لائی ہیں میرے آقا نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں اندر بھیج دو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لے گئیں سرکار نے بڑی ہی محبت سے بیٹی کو اپنے پاس بٹھایا خیریت دریافت فرمائی پھر فرمایا بیٹی کیسے آنا ہوا عرض کی ابوجان میں آپ کی ازواج پاک کی طرف سے ایک عرض لے کر آئی ہوں فرمایا بیٹا کہو کیا بات ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابوجان آپ جب اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے بڑے ہدیئے تحفے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں لیکن جب دوسری ازواج پاک کے پاس جاتے ہیں تو اتنے ہدیئے اتنے تحفے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں پیش نہیں کرتے آپ مہربانی فرمائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیں کہ یہ تفریق نہ کیا کرو بلکہ میں جہاں رات گزاروں جس بیوی کے پاس قیام کروں تم ہدیئے تحفے بھیج دیا کرو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ ساری گفتگو سن رہی تھی اور خاموش تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بیٹی کی یہ بات سنی تو فرمایا: فَقَالَ لَهَا اَیْ بُنَیَّةَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ اے بیٹی! جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی قَالَتْ بَلٰی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابوجان بالکل میں اس سے محبت کرتی ہوں قَالَ فَاَحِبِّیْ هٰذِهٖ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی پھر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کیا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کیا کرو کیوں کہ تیرا بابا عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتا ہے سبحان اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ بات سن کر خاموش ہو کر واپس چلی گئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کو تمام واقعہ سنایا۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۸۷ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۱۷۰)

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرنے کا حکم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا تھا ایمان سے بتائیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرنے کا حکم دیں تو کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفرت کرسکتی ہیں نہیں۔

شیعہ حضرات کے بہت بڑے امام باقر مجلسی بحار الانوار میں یہ روایت نقل کرتے ہیں اہلسنّت کے عظیم امام امام ترمذی ترمذی شریف میں امام حاکم مستدرک شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔ مختلف طریقے سے

حضرت سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَلَامًا وَحَدِیْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو عادات مبارکہ میں حسن سیرت کے لحاظ سے چلنے پھرنے میں اٹھنے بیٹھنے میں بات کرنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہ ہو۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت میں تشریف لے جاتیں میرے آقا اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے استقبال کے لئے اٹھ کے کھڑے ہو جاتے فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ پھر بیٹی کی پیشانی کو چومتے بوسہ دیتے پھر اپنی مجلس میں اپنے پاس پیار سے بٹھا لیتے سبحان اللہ قربان جاؤں سیّدہ تیری عظمت پر۔

حضرات! آپ جانتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کون کھڑا ہوتا ہے؟ وہ نبی کھڑا ہوتا ہے جو مسجد نبوی میں آتا ہے تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت مولا علی، حضرت جابر، حضرت بلال، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم اجمعین) کھڑے ہو جاتے ہیں جب یہ نبی عرشوں پر جاتا ہے تو سارے فرشتے ادب کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں میرے آقا کی آمد پر کائنات کا ذرہ ذرہ کھڑا ہو جاتا ہے پر صدقے جاؤں حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں پر جب یہ تشریف لاتیں ہیں تو خود دو جہاں کا والی کھڑا ہو جاتا ہے۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملنے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا باپ کے استقبال کے لئے اٹھ کے کھڑی ہو جاتی ہیں سرکار کے ہاتھوں کو بوسہ دیتی ہیں اور بڑے احترام سے بڑے ادب سے عزت والی جگہ پر بٹھاتی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد۲ باب ماجاء فی فضل فاطمہ مستدرک شریف صفحہ ۱۶۰ جلد۳ تحفہ جعفریہ جلد۵ ۵۴۵)

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ اگر بڑا آدمی چھوٹے کی عزت کی خاطر پیار کی خاطر کھڑا ہو تو یہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ ہے اگر چھوٹا بڑے کے ادب کے لئے بڑے کے اعزاز کے لئے کھڑا ہو جائے تو یہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سنت مبارکہ ہے کوئی شرک والی بات نہیں کوئی بدعت والی بات نہیں۔

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی نے اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب امالی جلد ۲ صفحہ ۱۴ پر یہ بات لکھی شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ ابن شہر آشوب نے اپنی کتاب مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ صفحہ ۲۵ پر مختلف روایت کے ساتھ یہ بات لکھی ہے کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہٗ لَمْ یُغَادِرْ مِنْھُنَّ وَاحِدَۃٌ ایک دن ہم تمام ازواج مطہرات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیٹھی تھیں باتیں ہو رہی تھیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی ہو رہی تھی آپکی مقدس گفتگو بھی ہو رہی تھی کہ ادھر سے سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سیّدہ میرے گھر میں داخل ہوئیں تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا تو آپ اپنے والد ماجد کی طرح چل رہی تھیں آپ کی رفتار ایسے تھی جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفتار ہے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹی کو آتے دیکھا تو اٹھ کے پیار کیا پھر فرمایا: مَرْحَبًا بِابْنَتِیْ اے میری بیٹی تیرا آنا مبارک ہو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدہ کو اپنے پاس بٹھالیا یہ شوال کا مہینہ تھا جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بابا کے پاس بیٹھ گئیں تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان مبارک میں کوئی آہستہ بات فرمائی جسے ہم نہ سمجھ سکے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بابے کی بات سن کر رو پڑیں ثُمَّ سَارَّھَا فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا ایسی روئی کہ ہچکیاں بندھ گئیں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شدید طریقے سے بے ساختہ طریقے سے روتے ہوئے دیکھا تو رحمت عالم برداشت نہ کرسکے آپ نے دوسری مرتبہ پھر بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کوئی بات فرمائی فَضَحِکَتْ جس پر آپ مسکرانے لگیں تھوڑی دیر کے بعد سرکار اس محفل سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا بیٹی ایک بات تو بتاؤ؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کون سی بات؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی جب آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھی تھیں تو سرکار نے آپ کے کان میں کوئی بات کہی آپ شدید رونے لگیں پھر میرے آقا نے کوئی بات فرمائی تو آپ مسکرانے لگیں یہ کیا ماجرا تھا وہ کون سی بات تھی جس کی وجہ سے آپ رو پڑیں پھر وہ کون سی بات تھی جس سے آپ مسکرا پڑیں؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امی جان یہ میرے اور بابے کے درمیان ایک راز کی بات ہے جسے میں اپنے بابا جان کی ظاہری زندگی میں ظاہر نہیں کر سکتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ بات سن کر خاموش ہو گئی چند مہینوں کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے پردہ فرما گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بیٹی تجھے قسم ہے ان حقوق کی جو میرے تجھ پر ہیں یعنی والدہ کے حقوق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجھے کیا بات بتائی تھی جسے سن کر تو رونے لگ گئی تھی اور پھر مسکرانے لگی تھی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امی جان آیئے آج میں آپ کو وہ ساری بات بتا دیتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی بتاؤ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امی جان میرے بابا جانی نے میرے کان میں جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ بیٹی حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان شریف میں میرے ساتھ ایک مرتبہ دور کیا کرتا تھا لیکن اس سال جبریل نے میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا ہے۔ حضرات! توجہ فرمائیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جبریل ہر سال میرے ساتھ پورے قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتا تھا اس مرتبہ دو بار دور کیا ہے۔

حضرات! دور اس وقت ہوتا ہے جب دونوں دور کرنے والے حافظ ہوں ایک حافظ سنائے دوسرا سنے۔ دوسرا سنائے پہلا سنے۔ تاریخ قرآن کا مطالعہ کر کے دیکھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید تیئس سال میں آہستہ آہستہ یار کے سینے پر نازل کیا چاہئے تو یہ تھا کہ جبریل پورا قرآن نازل ہونے کے بعد دور کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ جب مکمل نازل ہوتا تو سرکار یاد کر لیتے لیکن نہیں میرے آقا فرماتے ہیں جبریل ہر سال میرے ساتھ قرآن کا دور کرتا ہے پتہ چلا قرآن تو تئیس سال میں نازل ہوا۔ میرے آقا کو پہلے ہی سارا قرآن یاد تھا۔ محدثین کرام فرماتے ہیں: قرآن کا نزول امت کی تعلیم کے لئے تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے لئے نہیں تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب معراج شریف پر گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یار کو سارا قرآن پڑھا کے سمجھا کے دنیا میں بھیجا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ رحمٰن نے یار کو قرآن کی تعلیم دے کر زمین پر بھیجا۔

(مقالات کاظمی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

ہاں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر سال جبریل علیہ السلام میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتا تھا اس مرتبہ دو مرتبہ دور کیا ہے وَلَا اُرٰی الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ بیٹی لگتا ہے میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ سبحان اللہ قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ ﷺ پر جو اپنی وفات کو دیکھ کر بیٹی کو بتا رہے ہیں آج مولوی دن رات شور مچاتے ہیں کہ کوئی نبی ولی نہیں جانتا کہ اس کو کب موت آئے گی مگر صدقے جاؤں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و عظمت پر آپ اپنی وفات شریف سے پہلے اپنی وفات کی خبر دے رہے ہیں میرے آقا نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا خیال کہتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے جب میری وفات ہو جائے فَاتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور میری وفات پر صبر کرنا بے صبری نہ کرنا ماتم نہ کرنا نوحہ نہ کرنا چیخنا چلانا نہیں چہرے پر تھپڑ نہ مارنا واویلا نہ کرنا۔ تمہارے پائے استقامت میں فرق نہ آئے بہادری کا ثبوت دینا۔

حضرات! شریعت میں رونا جائز ہے جو آنسو کسی کی وفات پر خود بخود آ جائیں وہ باعث رحمت ہیں وہ جائز ہیں۔ لیکن کسی کی وفات پر ماتم کرنا زنجیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زنی کرنا ہائے وائے کرنا گلے لگ کر اونچا رونا یہ ناجائز ہے حرام ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں امی جی میں یہ بات سن کر رونے لگی کہ افسوس میرے بابا مجھ سے جدا ہو جائیں گے جب میں زار و قطار روئی تو میرے باباجانی نے میرے کان میں فرمایا بیٹی روتی کیوں ہو چپ کرو میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں میں نے عرض کی اباجی کون سی؟ فرمایا یا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِيْنَ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کیا تو اس بات میں راضی نہیں کہ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ تو جنتی لوگوں کی بیویوں کی یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔

(بخاری شریف، مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۸، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵۲، ۲۵۵

حلیۃ الاولیا جلد ۲ صفحہ ۳۹ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۷۶۴)

پاک بتول رضی اللہ عنہا دے گھر وچ رب دی آئی نعمت ساری
ملی اے پاک بتول رضی اللہ عنہا نوں بجا دی عورتاں دی سرداری
ہر اک حور جنت دی کردی تے اس دی تابعداری
ہے مقصود عمر جس ساری تے فاقیاں وچ گزاری

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا اللہ تعالیٰ نے سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بہت بڑا مقام دیا ہے آپ جنتی عورتوں کی سردار ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی شہزادی سے بڑی محبت تھی پر خیال فرمائیں یہ حدیث بیان کرنے والا کون ہے؟ اس حدیث کا راوی کون ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان مقام بیان کرنے والا کون ہے؟ بولئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایمان سے بتایئے اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی معمولی سی بھی عداوت ہوتی تو کیا آپ حضرت فاطمہ کا مقام اس طرح بیان فرماتیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ پتہ چلا ان پاک لوگوں کے دل میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے کی عداوت نہیں تھی پیار ہی پیار تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک دن سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا دونوں پاک بیبیاں گھر میں تشریف فرما ہیں آپس میں پیار اور محبت بھری گفتگو ہو رہی ہے باتیں کرتے کرتے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کی جی امی جی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی ایک بات تو بتاؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کون سی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی یہ بتاؤ تمہاری شان زیادہ ہے یا میری تمہارا مقام بلند ہے یا میرا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امی جی آپ بیشک میری ماں ہیں میرے بابا کی پیاری بیوی ہیں لیکن مقام پھر بھی میرا زیادہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی وہ کیسے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امی جان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی ہوں میں کملی والے کی لخت جگر ہوں اللہ تعالیٰ کے محبوب کے دل کا ٹکڑا ہوں لہٰذا میرا مقام آپ سے بلند ہے میری شان آپ سے زیادہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں زمین پر واقعی تمہارا مقام بلند ہے دنیا میں واقعی بڑی تمہاری شان ہے لیکن میں قیامت کی بات کر رہی ہوں بیٹی قیامت والے دن مقام میرا زیادہ ہوگا شان میری زیادہ ہو گی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ قیامت والے دن جنت میں ہر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوگی اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جب قیامت کا دن ہوگا تو اپنے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگی میں اپنے شوہر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوں گی لہٰذا مقام میرا زیادہ ہوا شان میری بلند ہوئی فَانْظُرِیْ اِلَی الْفَضْلِ بَیْنَ دَرَجَتَیْنِ آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ درجہ مقام کس کا زیادہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں کوئی جواب نہ دیا جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خاموشی دیکھی تو مسکرا پڑیں فَقَامَتْ عَآئِشَۃُ پھر اٹھ کے کھڑی ہو گئیں وَقَبَّلَتْ رَأْسَهَا اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سرانور کو چومنے لگیں چوم کر کہنے لگی یَالَیْتَنِیْ شَعْرَۃٌ فِیْ رَأْسِكِ اے بیٹی پریشان نہ ہو اللہ تعالیٰ نے تجھے بڑا بلند مقام عطا فرمایا ہے میں تو کہتی ہوں کاش میں عائشہ رضی اللہ عنہا نہ ہوتی تیرے مقدس سر کا ایک بال ہوتی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سن کر مسکرانے لگیں۔

(نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ سفینہ نوح جلد ۲ صفحہ ۹۵ آل رسول جلد ۱ صفحہ ۳۰۴)

سبحان اللہ کتنی محبت ہے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹی سے فرماتی ہیں میں انسان نہ ہوتی فاطمہ رضی اللہ عنہا تیرے سر کا بال ہوتی۔ حضرات سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے جتنی محبت تھی اتنی محبت آج کوئی کر ہی نہیں سکتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہی نہیں بلکہ آپ کے شہزادوں سے بھی دل و جان سے پیار کرتی تھیں۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۴۳ صفحہ ۳۰۶ میں یہ روایت درج کرتے ہیں کہ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَتِ الْفِرْدَوْسُ رَبَّھَا فَقَالَتْ اَیْ رَبِّ زَیِّنِّیْ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جنت نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے خالق کائنات مجھے مزین فرما مجھے زینت عطا فرما کیوں؟ فَاِنَّ اَصْحَابِیْ وَاَھْلِیْ اَتْقِیَاءٌ وَّاَبْرَارٌ میرے پاس بڑے بڑے پرہیزگار لوگ تشریف لائیں گے بڑے بڑے نیک لوگ جلوہ فرما ہوں گے اے خالق کائنات مجھے ایسا مزین فرما مجھے ایسی زینت عطا فرما تاکہ جب وہ جنت میں تشریف لائیں تو ان کا دل مجھے دیکھ کر باغ باغ ہو جائے وہ میری زینت وہ میرا حسن و جمال دیکھ کر دنگ رہ جائیں خالق کائنات نے جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت کی یہ بات سنی تو کیا جواب دیا؟ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهَا اَلَمْ اُزَيِّنْكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ میرے پیارے رب العالمین نے جنت سے فرمایا اے جنت کیا میں نے تجھے حسن و حسین رضی اللہ عنہما عطا کر کے زینت نہیں دی تجھے حسن و جمال نہیں بخشا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۸)

حضرات! توجہ فرمائیں شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف شیعہ محدث شیعہ مجتہد اپنی کتاب میں حدیث پاک لکھ کر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان کر رہا ہے لیکن یہ خیال نہیں کیا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والا کون ہے؟ اس حدیث کو بیان کرنے والا کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کون عائشہ رضی اللہ عنہا جن کو شیعہ حضرات دن رات کوستے رہتے ہیں کون عائشہ؟ جن کے بارے شیعہ حضرات کے مناظر سید برکت علی نے کلید مناظرہ صفحہ ۳۲۶ پر لکھا دل نہیں کرتا لکھوں لیکن کیا کروں مجبور ہوں سنی بھائیوں کو شیعہ حضرات کی خباثت کا پتہ چل جائے کہ یہ کتنے بدنصیب اور بے غیرت لوگ ہیں سید برکت علی لکھتا ہے کہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی طرح مکر و فریب میں کامل تھی مگر عداوت اہل بیت اور قساوت قلبی میں اس سے بدرجہا اوپر تھی پھر لکھتا ہے کہ تاریخیں اور احادیث گواہ ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت سے صرف بغض اور حسد ہی نہ تھا بلکہ اس کی دلی خواہش تھی کہ اہل بیت اور محبان اہل بیت کا نشان تک صفحہ دنیا سے مٹا دیا جائے۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۳۲۶)

حضرات! ذرا شیعہ مجتہد کی بے ایمانی دیکھیں کہتا ہے کہ تاریخ اور حدیث گواہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اہل بیت کی عظمت کو مٹانا چاہتی تھی لیکن آپ نے پڑھا کہ اہل بیت پاک کی جتنی بھی احادیث پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہیں ان میں سے اکثر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہیں لیکن یہ بے ایمان کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شان اہل بیت مٹانا چاہتی ہیں فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ان جیسے لوگوں پر واقعی اللہ تعالیٰ کی لعنت برس رہی ہے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے لئے تشریف لائے آپ کے ساتھ کئی وزیر سفیر بھی تھے کسی وزیر نے کسی محفل میں بیٹھ کر باتوں باتوں میں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کے الفاظ کہے اس محفل میں ایک آدمی نے آ کر وہ ساری بات سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو بتائی کہ اس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فلاں وزیر نے آپ کی گستاخی کی ہے آپ خاموش ہو گئے کوئی جواب نہ دیا یہی بات کسی نے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتا دی امی جان فلاں وزیر نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں یہ گستاخی کے الفاظ کہے ہیں آپ سن کر جلال میں آ گئیں آپ نے اسی وقت بندہ بھیج کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا بھیجا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے بیٹھک میں بیٹھ گئے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی پردے کے پیچھے آ کر بیٹھ گئیں خیریت دریافت کرنے کے بعد فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی کابینہ کے فلاں وزیر نے تیری طاقت کے بل بوتے پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے بڑا صدمہ ہوا ہے اور غصہ بھی بڑا آیا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو عرض کرنے لگے امی جان خدا عزوجل گواہ ہے مجھے اس کا علم نہیں اگر علم ہو جاتا تو میں خود اس کو سزا دیتا اب مجھے پتہ چل گیا ہے میں خود پوچھ لیتا ہوں۔ امی جان آپ کا دل دکھا ہے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا بھی ضرور دل دکھا ہو گا دل کو تکلیف ہوئی ہو گی میں اس کی جگہ معافی مانگتا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسی کوئی شکایت نہیں آئے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو جلال میں فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ! سن آج کے بعد تم نے یا تمہارے کسی وزیر سفیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو نہ تم رہو گے نہ تمہاری حکومت میں تیرا سارا غرور تکبر خاک میں ملا دوں گی۔ آج اگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا نانا بظاہر حیات نہیں تو کیا ہوا اگر والد اور والدہ حیات نہیں تو کیا ہوا میں عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی نانی تو موجود ہوں ناں۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان آپ فکر نہ فرمائیں انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

(سیرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۵۵،۵۶)

حضرات! یہ ہے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت یہ ہے پیار یہ ہے شفقت کہ وقت کے سلطان کو گھر بلا کر کھری کھری سنا رہی ہیں ہے کوئی ایسا دلیر جو سلطان وقت کے سامنے ایسی بات کرے لیکن افسوس شیعہ حضرات کے مجتہد سیّد برکت علی نے لکھا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو تکلیف دی امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازے پر تیر چلوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر خوشی منائی۔ پھر یہ بے ایمان مجتہد لکھتا ہے کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا ایام کربلا میں زندہ ہوتیں تو شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یہ ابن زیاد کو اور شمر کو خلعت فاخرہ عمدہ لباس انعام کے طور پر دیتیں۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۳۲۶)

اب بتایئے کہ ایسے بدنصیب کو کیا کہا جائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خاطر سلطان وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو غصہ میں آ کر حکومت ختم کرنے کی دھمکیاں دے رہی ہیں یہ بے ایمان کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دشمن آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور پھر کہتا ہے کہ اگر میدان کربلا کے موقعہ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زندہ ہوتیں تو ابن زیاد اور شمر کو انعام دیتیں حضرات یہ دشمنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور بغض عائشہ رضی اللہ عنہا کی علامت ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دشمنی سے محفوظ فرمائے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۴ میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: یَزِیْدٌ لَّابَارَکَ اللّٰہُ فِیْ یَزِیْدِ الطَّعَانِ اللَّعَانِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ سے مروی ہے کہ قاتل اور لعنتی یزید کو اللہ تعالیٰ کبھی برکت نہ دے کیوں؟ اَمَا اَنَّہٗ بَغٰی اِلٰی حَبِیْبِیْ وَ مَنْجِلِیْ حُسَیْنٍ کیونکہ اس بے ایمان نے میرے پیارے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کی اور انہیں شہید کر دیا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۲۹)

میرے دوستو! توجہ کرو اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اپنا بیٹا فرما رہی ہیں اور ان کے قاتلوں پر لعنت فرما رہی ہیں لیکن شیعہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایام کربلا میں زندہ ہوتیں تو ان کو انعام دیتی۔ کتنا جھوٹ ہے۔

حضرات! آپ شیعہ حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں ان کے مذہب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا ان کی شان میں گستاخیاں کرنا یہ عام بات ہے بلکہ یہ نماز کے بعد مصلیٰ سے اس وقت اٹھتے ہیں جب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر خوب بھڑاس نکال لیتے ہیں شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد اور عالم علامہ محمد بن یعقوب کلینی رازی فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۳۴۲ باب التعقیب بعد الصلوٰۃ والدعا۔ فروع کافی جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ کتاب الصلوٰۃ میں باب کیفیۃ الصلوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ شیعہ حضرات کے جید عالم علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی تہذیب الاحکام جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ باب کیفیۃ الصلوٰۃ میں لکھتے ہیں:

عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ ثُوَیْرٍ وَاَبِیْ سَلْمَۃَ السَّرَّاجِ حسین بن ثویر اور ابی سلمہ سراج کہتے ہیں کہ سَمِعْنَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یَلْعَنُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ مَکْتُوْبَۃٍ اَرْبَعَۃً مِّنَ الرِّجَالِ وَاَرْبَعًا مِّنَ النِّسَآءِ ہم سنتے تھے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں پر اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے تھے فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمُعَاوِیَۃٌ مرد حضرات یہ تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وَیُسَمِّیْھِمْ وَفُلَانَۃٌ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَفُلَانَۃٌ وَهِنْدٌ وَاُمِّ الْحَکَمِ اُخْتُ مُعَاوِیَۃَ وہ چار عورتوں یہ تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ہند رضی اللہ عنہا، حضرت ام حکم رضی اللہ عنہا ہمشیرہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ (عقائد جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۲، ۱۹۳)

حضرات! اس حدیث میں جہاں فلاں فلاں آیا ہے وہاں اصحاب ثلاثہ مراد ہیں جہاں فلانہ فلانہ مراد ہیں وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں اس لئے ترجمہ نام لے کر کر دیا گیا ہے۔

میرے دوستو! کتنے بدنصیب ہیں شیعہ حضرات جو فرض نماز پڑھنے کے بعد بجائے دعا مانگنے کے میرے آقا کے غلاموں پر لعنت بھیجتے ہیں یہ مقبولیت کی گھڑی ہوتی ہے یہ گناہ بخشوانے کا ٹائم ہوتا ہے یہ بجائے گناہ بخشوانے کے الٹا اپنے اوپر لعنت کا سوال کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کوئی چالاک شیعہ کہے کہ ہم تو یہ دعا نہیں پڑھتے تو ان سے کہو یہ تمہاری حدیث ہے تمہارے راوی ہیں تمہاری کتاب چھپی ہوئی ہے ہمیں کیا کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گستاخی اور بے ادبی سے ہم سب کو ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ آمین

آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غلامان نبی

حضرات! آپ کتب اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھیں آپ کو پتہ چلے گا کہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے تابعین عظام ساری کائنات کے مومن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے دل و جان سے پیار کرتے ہیں اور پیار کر رہے ہیں۔ حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے نواسے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ شریف کے بازار میں جا رہا تھا کہ راستے میں ہماری ملاقات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہو گئی۔ سیّدنا ابو ہریرہ نے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسہ کو دیکھا تو بڑے خوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے بڑے پیار سے ملے پھر سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو فرمانے لگے بیٹا ناراض نہ ہونا ذرا اپنے پیٹ سے کپڑا تو ہٹاؤ۔ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا چچا جان خیر تو ہے فرمایا بیٹا ہٹاؤ تو سہی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سرکار کے صحابی کی بات کو ٹال نہ سکے آپ نے اپنے بطن پاک سے کپڑا ہٹایا تو سیّدنا ابو ہریرہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے بطن پاک کو بوسہ دینا شروع کر دیا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان یہ کیا ہے یہ آپ نے کیوں کام کیا ہے فرمایا بیٹا میں نے کئی مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارا پیٹ چوما کرتے تھے میں آج تمہارا پیٹ چوم کر اپنے آقا کی سنت پر عمل کر رہا ہوں اور اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ کا یہ طریقہ تھا آپ جب بھی سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے ضرور آپ کے بطن پاک کو بوسہ دیتے۔ سبحان اللہ

(المستدرک شریف مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۶۰ صحابہ اور بوسہ جسم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۶، ۲۷)

سیدنا محمد المعروف امام باقر رضی اللہ عنہ سیّدنا باقر رضی اللہ عنہ سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں مظلوم کربلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو آپ کی عمر مبارک تین سال تھی سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم صحابی حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے مدینہ شریف میں ان کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا اس وقت آپ کی آنکھوں کا نور زائل ہو چکا تھا آپ نابینا تھے جب میں حاضر ہوا تو میں نے نانا جان کے صحابی کی خدمت میں سلام عرض کیا حضرت جابر نے میرا سلام سن کر سلام کا جواب دیا پھر پوچھا اے بھائی اے سلام دینے والے آپ کون ہیں آپ کا نام کیا ہے کہاں سے تشریف لائے ہیں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی حضور میں مدینہ شریف سے ہی حاضر ہوا ہوں میرا نام محمد ہے۔ میں علی اوسط کا بیٹا ہوں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا پوتا ہوں بس آپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیارت کے لئے اور سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں جابر نے میرے ہاتھ پکڑ کر چومنے شروع کر دیئے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاتھ چومنے کے بعد حضرت جابر میرے قدم چومنے کے لئے نیچے جھکے تو میں شرم کی وجہ سے اٹھ کے دور ہو گیا حضور آپ اس طرح نہ فرمائیں یہ آپ کی بے ادبی ہے آپ بزرگ ہیں آپ میرے مقدس نانا کے پیارے صحابی ہیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کے پاک ہونٹ میرے پیروں سے لگیں یہ تو میرا فریضہ تھا یہ تو میرا کام تھا جو آپ کر رہے ہیں۔ سیّدنا باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جابر یہ سن کر رو پڑے فرمایا بیٹا جانتے ہو میں یہ عزت یہ تکریم کیوں کر رہا ہوں۔ امام نے فرمایا حضور یہ تو آپ ہی جانتے ہیں سیّدنا جابر نے فرمایا بیٹا ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھا میرے آقا نے فرمایا جابر میں نے عرض کی جی آقا سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا فرمائے گا حتیٰ کہ تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے سے جوانی میں ملاقات کرے گا جس کا نام ہو گا محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ میرے آقا نے فرمایا جابر یہ میرا بیٹا محمد میرے دین کی بڑی خدمت کرے گا میرے دین کی بڑی اشاعت کرے گا اے جابر جب تیری میرے بیٹے محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو تو اسے میرا سلام کہنا اور میری طرف سے کہنا تیرا نانا تجھے سلام دیتا تھا۔ قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابھی آقا حسین رضی اللہ عنہ جوان نہیں ہوئے شادی نہیں ہوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا لیکن میرے آقا فرماتے ہیں جابر تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے کو دیکھے گا یہ ہے علم نبی یہ ہے نگاہ نبی یہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہینِ قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے کہ نعوذ باللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں افسوس مولوی تیرے علم پر افسوس تیری تحریر پر افسوس تیرے عقیدے پر تو کہتا ہے نبی کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں پر میرا سوہنا نبی کئی سال پہلے کی بات بتا رہا ہے۔ مولوی وہ تمہارا کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نبی ہوگا جس کو کل کا پتہ نہیں جس کو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں ہمارا تو عقیدہ ہے کہ

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

تو عرض یہ کر رہا تھا حضرت جابر نے فرمایا بیٹا تیرے مقدس نانا نے مجھے فرمایا تھا کہ اے جابر تو میرے بیٹے محمد سے ملاقات کرلے گا جب تیری میرے بیٹے سے ملاقات ہو تو اسے میرا سلام دینا اور ملاقات کے بعد تو چند دن زندہ رہے گا پھر تیری وفات ہو جائے گی سیّدنا جابر نے فرمایا بیٹا نانا کا سلام قبول کرو سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضرت جابر نے فرمایا بیٹا اب میں بھی چند دنوں کے بعد دنیا چھوڑ کر تیرے نانا کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہوں چند دن گزرے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

مل گئے جس نوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سید اوہنوں سمجھ علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ مل گئے
مل گئے علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ جیس نوں انہوں سمجھ پیارے مصطفٰی مل گئے
مل گئے مصطفٰی پاک رسول جیس نو سمجھو اوس نو پاک خدا مل گئے
مل گئے جیس نوں پاک خدا حافظ اوس نوں سمجھ لو ارض و سما مل گئے

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب مدینہ شریف کے گورنر بنے تو ایک دن امام حسن رضی اللہ عنہ کا پوتا حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو ابھی چھوٹے تھے وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوئے جب سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے پوتے کو اپنے دربار میں گورنر ہاؤس میں آتے دیکھا تو ادب کے لئے تعظیم کے لئے اٹھ کے کھڑے ہوئے بڑی محبت سے ملے پھر سب سے اونچی جگہ پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ اور آپ کے ساتھی نیچے قالین پر بیٹھ گئے پھر بڑے ہی پیار سے پوچھا حضور کیسے تشریف لانا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کام بتایا جو حاجت تھی وہ بتائی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسی وقت وہ تمام حاجتیں وہ ساری ضروریات پوری فرمائیں جب سارا کام مکمل ہو گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور جب بھی کوئی حاجت ہو جب بھی کوئی کام ہو آپ خود تکلیف نہ فرمایا کریں بلکہ کسی بندے کو بھیج دیا کریں میں انشاء اللہ آپ کا ہر فرمان اسی وقت پورا کر کے بھیجوں گا حضرت عبداللہ نے فرمایا حضور میں خود کیوں نہ آؤں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور آپ کو تکلیف ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے فَاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّرَاکَ عَلٰی بَابِیْ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرم آتی ہے کہ آپ کسی ضرورت کی خاطر چل کر میرے دروازے پر تشریف لائیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا حضرت عبداللہ مسکرا پڑے فرمایا بڑی مہربانی جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پھر اٹھ کے کھڑے ہو گئے سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر ہاتھ جوڑ کر کہا شاہ جی قیامت والے دن مجھے بھول نہ جانا میری شفاعت کرنا جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو آپ کے درباریوں نے آپ کے دوستوں نے آپ کے وزیروں نے عرض کی حضور یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ گورنر مدینہ ہیں آپ کا ایک مقام ہے دنیا دور دور سے آپ کی زیارت کے لئے سلام کے لئے حاضر ہوتی ہے لوگ آپ کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں لیکن آپ ہیں کہ ایک بچے کی خاطر اٹھ کے کھڑے ہو گئے اتنی عزت دی ہے اتنا ادب کیا ہے؟ وجہ کیا ہے؟ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا میں نے ایک نیک شریف نمازی صادق انسان کی زبان سے سنا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبان پاک سے یہ فرمایا تھا:

فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَسُرُّنِیْ مَا یَسُرُّھَا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جس سے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا خوش ہے اس سے میں خوش ہوں۔ دوستو مجھے یقین ہے جو کچھ میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پوتے سے سلوک کیا ہے آج اگر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا موجود ہوتیں تو وہ یہ منظر دیکھ کر ضرور خوش ہوتیں لوگوں نے کہا حضور آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو شفاعت کے بارے کیوں کہا ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! مجھے یقین ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کا ہر فرد قیامت والے دن شفاعت کرے گا اس لئے میں نے حضرت عبداللہ کو شفاعت کے لئے عرض کیا ہے۔ سبحان اللہ

(صواعق محرقہ ۱۷۸ شفاء شریف برکات آل رسول صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱ سفینہ نوح جلد ۱ صفحہ ۲۴، ۲۵)

امام الائمہ سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے بڑی محبت فرماتے تھے بڑی ہی تعظیم فرماتے تھے ایک دن حنفیوں کا امام سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ دوستوں کی محفل میں تشریف فرما ہیں دین کے مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے مسئلہ بتاتے بتاتے سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ اٹھ کے کھڑے ہو گئے اور ادب کرتے ہوئے ہاتھ باندھ لئے آپ کے دوست مریدین شاگردوں نے جب یہ منظر دیکھا تو دائیں بائیں طرف دیکھا کہ کون آ رہا ہے کون سی عظیم ہستی تشریف لائی ہے جس کی تعظیم کی خاطر جس کے ادب کے لئے کروڑوں لوگوں کا امام ادب کے لئے کھڑا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے دائیں بائیں طرف بڑا دیکھا لیکن کوئی ہستی نظر نہ آئی سارے مجمع والے حیران ہیں کہ سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کس کی خاطر کھڑے ہوئے ہیں کوئی بولا نہیں کسی کی مجال نہیں سب خاموش ہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ چند لمحوں کے بعد بیٹھ گئے پھر دین کی باتیں شروع ہو گئیں تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد امام اعظم رضی اللہ عنہ پھر ادب کے ساتھ کھڑے ہو گئے لوگوں نے پھر دائیں بائیں دیکھا کہ کون آیا ہے؟ جس کی خاطر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہیں لیکن کوئی ہستی نظر نہ آئی امام پھر بیٹھ گئے دوران گفتگو دوران

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجلس امام کئی بار کھڑے ہوئے کئی بار بیٹھے جب مجلس ختم ہوئی جب امام مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو ایک آدمی نے عرض کی حضور اگر ناراض نہ ہوں تو ایک بات پوچھ لوں فرمایا پوچھو عرض کی حضور آپ دوران مجلس کئی مرتبہ ادب کی صورت میں کھڑے ہوئے ہیں پھر بیٹھے ہیں بندہ کوئی نہیں آیا معزز ہستی کوئی نہیں آئی یہ آپ کس کی تعظیم فرماتے رہے ہیں کس کا ادب فرماتے رہے ہیں دین کے مسئلے چھوڑ کر کس کا استقبال کرتے رہے ہیں؟

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی آ میں تمہیں بتاؤں آپ اس کو لے کر مکان سے باہر نکلے فرمایا وہ سامنے دیکھو بچے کھیل رہے ہیں عرض کی حضور دیکھ رہا ہوں فرمایا ان بچوں میں سے وہ چھوٹا بچہ سیّد ہے۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ کا پھول ہے وہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کھیلتا کھیلتا جب میرے سامنے سے گزرتا تھا میں سیّد کے ادب کے لئے ہاتھ باندھ کر اٹھ کے کھڑا ہو جاتا تھا۔ سبحان اللہ (سفینۂ نوح جلد ا صفحہ ۲۹)

پہلی منزل عشق ادب دی تے بناں ادب مراد نہ پاوے
بے ادباں دی بستی اندر تے کدی ٹھنڈی وا نہ آوے
ادب توں وڈھ عبادت کیہڑی نتے جہڑی اللہ تک پہنچاوے
اعظم اس دے بخت سولے تے جنہوں اے دولت مل جاوے

سیدنا امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے امام ہیں بہت بڑے عالم ہیں بہت بڑے محدث اور بہت بڑے فقیہ تھے آپ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے بڑی ہی محبت فرماتے تھے جہاں بیٹھتے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کا ذکر چھیڑ دیتے خاص کر جہاں خارجی بیٹھے ہوتے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوتے وہاں سیّدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ خوب آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے فرمایا کرتے تھے لوگو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معمولی نہ سمجھا کرو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آلِ پاک سے پیار کرنا یہ ہر مسلمان پر فرض ہے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ سرکار کی آل سے سچی محبت کرے کیونکہ آلِ نبی ﷺ سے پیار کرنا یہ ہر مومن کے لئے فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو سرکار کی آل سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اگر نماز میں آلِ نبی ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا جب سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رافضیوں کے پاس بیٹھتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت بیان فرماتے ایک دن خارجیوں نے سیّدنا امام شافعی کو طعنہ دیا امام پر تہمت لگائی کہ امام شافعی آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا ذکر بہت کرتے ہیں لہٰذا یہ رافضی ہو گئے ہیں یہ شیعہ ہو گئے ہیں جیسا آجکل سنی حنفی بریلوی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان بیان کریں فضائل بیان کریں شہادت بیان کریں تو بعض خارجی مولوی ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ یہ سنی بھی اندر سے رافضی ہیں یہ بھی اندر سے شیعہ ہیں۔

حضرات! نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے نواسے کی شان بیان کرنا عظمت بیان کرنا یہ رافضی ہونے کی علامت نہیں یہ تو محبت حسین رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے یہ تو محبت آلِ نبی ﷺ کا ثبوت ہے۔ آلِ نبی ﷺ کا ذکر کرنا یہ رافضی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخی کرنا ان کی شان میں بے ادبی کرنا یہ رافضی ہونے کی علامت ہے یہ شیعہ ہونے کا ثبوت ہے الحمدللہ! سنی حنفی بریلوی آلِ نبی ﷺ کے بھی غلام ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی خادم ہیں ہم سرکار کے درِ والوں کے بھی غلام ہیں گھر والوں کے بھی غلام ہیں ہم آلِ نبی ﷺ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش کرتے ہیں اور آلِ نبی ﷺ کے دشمنوں کو جلاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنان اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

تو خیر عرض کر رہا تھا کہ خارجیوں نے آلِ نبی ﷺ کے دشمنوں نے سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ پر الزام لگا دیا تہمت لگا دی کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ تو رافضی ہو گئے ہیں' شیعہ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ آلِ نبی ﷺ کی بڑی شان بیان کرتے ہیں یہ سرکار کی آل سے بڑی محبت کرتے ہیں سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ جلال میں آ گئے آپ نے مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ لوگو بعض خارجی لوگ مجھے آلِ نبی ﷺ کی محبت کی وجہ سے رافضی کہتے ہیں سنو وہ بھی سن لیں کائنات کا ذرّہ ذرّہ سن لے کہ۔

اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَلْیَشْھَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضٗ

اگر آلِ محمد ﷺ سے محبت کرنا رافضی ہونے کی علامت ہے تو پھر دونوں جہاں گواہ ہو جائیں ساری کائنات گواہ ہو جائے بے شک میں رافضی ہوں۔

(سیرت شافعی صفحہ ۲۲ سفینۂ نوح جلد ۱ صفحہ ۳۰' ۳۱ نور الابصار صفحہ ۱۲۷ صواعق محرقہ صفحہ ۴۴۹)

ایک سیّد زادی صاحبہ

ایک علاقہ ہے بلخ کسی زمانے میں یہ علاقہ ایک ریاست تھی اب یہ ایران کا ایک حصہ ہے اس علاقے میں ایک سیّد صاحب رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین دنیا کی دولت سے بڑا مالا مال کیا ہوا تھا آپ کی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ لڑکا کوئی نہیں تھا چند بچیاں تھیں آپ بڑی عیش و عشرت سے بڑے آرام سے زندگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسر کر رہے تھے دنیا کی ہر نعمت بچیوں کو لے کر دیتے اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے چند سالوں کے بعد سیّد صاحب کا انتقال ہو گیا آپ وصال فرما گئے بیوی بیوہ ہو گئی بچیاں یتیم ہو گئیں سیّد گھرانے پر قیامت صغریٰ آ گئی۔

حضرات! یہ تکلیف پوچھنی ہے تو ان بیبیوں سے پوچھو جو جوانی کے عالم میں بیوہ ہو جاتی ہیں ان بچوں سے پوچھو جو بچپن میں یتیم ہو جاتے ہیں خیر تو سیّد صاحب جب وفات پا گئے تو آپ کی بیوی صاحبہ نے بچیوں کو سینے سے لگا لیا یتیم بچیوں کو پالنا شروع کر دیا جو مال دولت سیّد صاحب کی جمع تھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئی ایک دن ایسا بھی آ گیا کہ شاہ صاحب کا گھرانہ بالکل مفلس ہو گیا کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں پہننے کے لئے کوئی کپڑے نہیں سیّد زادی سوچ میں پڑ گئی کیا کروں اگر کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں تو لوگ طعنہ دیں گے کہ کل تک عیش وعشرت میں وقت گزارنے والے سیّد آج لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہیں سوچنے لگی اب کیا طریقہ کیا جائے سوچ سوچ کر کوئی بات ذہن میں نہ آئی آخر کار یہ بات ذہن میں آئی کہ بچیاں لے کر شہر چھوڑ جاتی ہوں کسی اور علاقے میں جا کر مانگ کر اور محنت مزدوری کر کے بچیوں کا پیٹ پالوں گی کوئی طعنہ تو نہیں مارے گا ذلت سے بچ جاؤں گی بی بی صاحبہ اپنی یتیم بچیوں کو لے کر چل پڑیں چلتی چلتی ایک علاقہ تھا سمرقند یہاں تشریف لے آئیں جب سمرقند پہنچیں تو شہر سے باہر ایک مسجد تھی جو غیر آباد تھی اس میں آ کر بچیوں کو بٹھایا پانی پلایا بچیاں کہنے لگیں اماں بھوک بڑی لگی ہے کچھ بندوبست کرو بی بی صاحبہ نے فرمایا بیٹا تم اسی مسجد میں اللہ تعالیٰ کے سہارے پر بیٹھو میں کھانے کا انتظام کرتی ہوں۔ بچیوں نے کہا اماں آپ جائیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے ہم یہیں آپ کا انتظار کرتی ہیں اماں جلدی آ جانا علاقہ غیر ہے کوئی مدد نہیں کوئی سہارا نہیں کوئی والی وارث نہیں اللہ تعالیٰ کا سہارا ہے یا آپ کا بی بی صاحبہ نے فرمایا بیٹا جس کا سہارا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ کی ذات ہے پھر اسے دنیا کے سہاروں کی کیا ضرورت ہے۔ بی بی صاحبہ بچیوں کو تسلی دے کر سمرقند شہر میں تشریف لے گئیں وہاں جا کر ایک آدمی سے پوچھا بھائی اس شہر میں سب سے بڑا مال دار کون ہے؟ اس آدمی نے کہا بی بی جی اس شہر میں سب سے بڑے دو بندے مال دار ہیں ایک علاقہ کا رئیس اور ایک علاقہ کا محافظ جو اس وقت کا رئیس ہے وہ مسلمان ہے اور جو اس علاقہ کا محافظ ہے وہ مجوسی ہے آتش پرست اللہ تعالیٰ کی ذات کا منکر ہے بی بی صاحبہ نے سوچا کہ مسلمان کے پاس جانا چاہئے اسے اپنی پہچان کرواؤں گی وہ میری قدر کرے گا میری عزّت کرے گا میری تعظیم کرے گا میرا مسئلہ حل ہو جائے گا بی بی صاحبہ اس رئیس کے دروازے پر گئیں رئیس کے ڈیرے پر گئیں جب ڈیرے پر پہنچیں تو ڈیرے پر رئیس مسلمان بیٹھا ہے اس کے سنگی ساتھی بھی بیٹھے ہیں بی بی صاحبہ جب اس کے ڈیرے پر گئیں تو اس رئیس مسلمان نے پوچھا بی بی تو کون ہے؟ کیا کام ہے؟ بی بی صاحبہ نے فرمایا بھائی میں بلخ کے علاقے کی رہنے والی ہوں سیّد زادی ہوں خاوند فوت ہو چکا چھوٹی بچیاں ساتھ ہیں حالات بڑے خراب ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا سہارا ہے یا آپ مہربانی فرماؤ مجھے چند دن ایک کمرہ رہائش کے لئے دے دو پھر میں محنت مزدوری کر کے خود ہی بچیاں پال لوں گی اللہ تعالیٰ تجھے اپنی بارگاہ بے نیاز سے دنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے بھائی میری بچیاں بھوکی بیٹھی ہیں آج رات کھانے کے لئے بھی ہمارا بندوبست فرماؤ اس رئیس مسلمان نے جب یہ بات سنی تو مسکرانے لگا مسکرا کر کہنے لگا بی بی تو سیّد زادی ہے؟ فرمایا بالکل اس نے کہا تیرے سیّد ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ سیّد زادی نے فرمایا بھائی میں مسافر ہوں بیوہ ہوں اجنبی ہوں آپ میں کس کو گواہ بنا کر پیش کروں کہ میں سیدزادی ہوں بس اللہ تعالیٰ پر یقین کرو اور میری زبان پر اعتبار کرو واقعی میں آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں اس رئیس مسلمان نے کہا بی بی تیرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسے کئی سیّد پھرتے ہیں اگر سیّد ہو تو ثبوت پیش کرو نہیں تو چلی جاؤ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اللہ اکبر

حضرات! اگر وہ رئیس اس بیوہ سیّد زادی کو رات کا کھانا دے دیتا رہائش کے لئے ایک کمرہ دے دیتا تو کون سا فرق پڑ جاتا لیکن وہ دنیا کے نشے میں مخمور تھا وہ نام کا مسلمان تھا وہ دولت و مال آگ لگانے کے قابل ہے جو اللہ تعالیٰ اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ السلام کے نام پاک پر خرچ نہ ہو۔

دوائی لیا جے بیماری نہ جاوے
دیداری بنا جے انتظاری نہ جاوے
حافظ اس دولت نوں اگ نہ لاواں
جیہڑی نبی دے ناں تو واری نہ جاوے

حضرات! دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ دنیا کی دولت دے اور بیشمار دے لیکن دولت دے تو اس کے نام پر خرچ ہونے والی دولت دے اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیار میں خرچ ہونے والی دولت دے تو اس نام نہاد مسلمان نے سیّد زادی کو اپنے دروازے سے خالی بھیج دیا مائی روتی روتی باہر آ گئی سوچنے لگی اب کیا کروں بچیاں بھی بھوک سے بے قابو ہوں گی پریشان ہوں گی۔ بی بی صاحب نے سوچا مشکل کا وقت ہے مجبور ہوں۔ کیوں نہ مجوسی کو آزمایا جائے شاید اللہ تعالیٰ اس کے دل میں رحم ڈال دے میری بچیوں کو کھانا مل جاوے سر چھپانے کے لئے کوئی گھر مل جائے وہ بی بی مجوسی رئیس کے ڈیرے پر پہنچی مجوسی اپنے دوستوں کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جب اس نے بی بی صاحبہ کو دیکھا تو بڑی عزت سے بڑی محبت سے کہنے لگا بہن جی آپ کون ہیں کیسے تشریف لانا ہوا؟ بی بی صاحبہ نے فرمایا بھائی جی بلخ کے علاقے کی رہنے والی بیوہ ہوں۔ یتیم بچیاں میرے ساتھ ہیں سیّد زادی ہوں مہربانی کرو میرے بچوں کے لئے کھانے کا بھی بندوبست فرماؤ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سر چھپانے کے لئے کوئی عارضی طور پر مکان بھی دو اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے گا آپ کو اور بھی بہت کچھ عطا فرمائے گا مجوسی مسکرا پڑا کہنے لگا بی بی جی میں تو مجوسی ہوں میں تو مسلمانوں کے نزدیک غیر مسلم ہوں بے ایمان ہوں آپ شاید میرا کھانا میری رہائش قبول فرمائیں گی کہ نہیں فلاں رئیس مسلمان ہے آپ وہاں تشریف لے جائیں بی بی کی آہیں نکل گئیں مجوسی نے ہاتھ باندھ کر کہا بی بی جی آپ اتنے درد سے کیوں رو رہی ہیں؟ میں نے کوئی گستاخی تو نہیں کی میں نے تو صرف اپنا تعارف کرایا ہے بی بی صاحبہ نے فرمایا بھائی جی میں جانتی ہوں آپ مجوسی ہیں غیر مسلم ہیں بے ایمان ہیں آگ کے پجاری ہیں لیکن مَیں مجبور ہوں میں مسلمان کو آزما کر تیرے دروازے پر آئی ہوں اس نے میری مدد نہیں کی اس نے میری لاج نہیں رکھی اس نے لوگوں کے سامنے میرا مذاق اڑاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر سیّد ہو تو ثبوت پیش کرو نہیں تو چلی جاؤ تیرے جیسے ہم نے کئی سیّد دیکھے ہیں مجوسی نے جب یہ بات سنی تو اٹھ کے ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا کہنے لگا بی بی جی اگرچہ میں مجوسی ہوں لیکن مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ جھوٹ نہیں بول رہی آپ واقعی سیّد گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں آپ فکر نہ کریں میں آپ کی خدمت کروں گا اس مجوسی رئیس نے اپنے نوکر کو بلایا نوکر آ گیا اس نے نوکر سے کہا کہ جلدی کرو گھر جا کر میری بیوی کو کہو کہ فلاں مسجد میں یتیم بچیاں تشریف فرما ہیں چند نوکرانیاں ساتھ لے جا کر ان بچیوں کو عزّت کے ساتھ گھر لے آؤ ان کے لئے بہترین رہائش کا بندوبست کرو بہترین کھانا پکا کر سیّد زادیوں کی خدمت میں پیش کرو اس مجوسی کی بیوی نے جب یہ حکم سنا تو بڑی عزّت کے ساتھ یتیم سیّد زادیوں کو اپنے گھر لے آئی بچیوں کو نہلایا پھر نئے کپڑے پہنائے پھر طرح طرح کے کھانے پکا کر سیّد زادیوں کی خدمت میں پیش کیے سیّد زادیاں کھانا بھی کھاتی جاتی ہیں اور مجوسی گھرانے کو دعائیں بھی دیتی جاتی ہیں اور کہتی بھی جاتی ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس دم کھانا سیّداں کھاہدا تے کردے نیک دعائیں
جس نے سکھ پہچایا سانوں تے شالا جنت جاویں

آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کھانا کھا کر نماز عشاء پڑھ کر اپنے اپنے بستروں پر آرام کے لئے لیٹ گئیں سارے سمرقند والے سو گئے جب آدھی رات کا وقت ہوا تو سمرقند کے رئیس مسلمان نے ایک خواب دیکھا کہ قیامت آ گئی ہے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نورانی تخت پر جلوہ فرما ہیں میرے آقا کے سر پر شفاعت کا تاج رکھا ہوا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پیارے سے محل کے پاس تشریف فرما ہو کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جنت تقسیم فرما رہے ہیں وہ رئیس مسلمان سرکار کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا بڑے ادب سے بڑی انکساری سے کہنے لگا سوہنا نبی ﷺ ' عربی نبی ﷺ ' قریشی نبی ﷺ ' ہاشمی نبی ﷺ ' مکی نبی ﷺ ' مدنی نبی ﷺ ' فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی آقا یہ محل یہ بنگلہ یہ کوٹھی کتنی خوبصورت ہے یہ محل کس کا ہے اس کا مالک کون ہے یہ کس کے نام الاٹ ہے اس میں کون سیر کرے گا؟ میرے آقا نے فرمایا یہ بنگلہ یہ کوٹھی یہ محل ایک مسلمان کا ہے ایک میرے امتی کا ہے وہ رئیس مسلمان نے کہا آقا میں بھی آپ کا غلام ہوں میں بھی مومن ہوں میں بھی ایک مسلمان ہوں مہربانی فرمایئے کرم فرمایئے شفقت فرمایئے یہ محل یہ بنگلہ مجھے عطا فرما دیجئے میرے آقا نے فرمایا تو مسلمان ہے؟ تو مومن ہے؟ تو میرا امتی ہے؟ رئیس مسلمان نے ہاتھ باندھ کر عرض کی آقا بالکل میں مومن ہوں میں آپ کا امتی ہوں میں مسلمان ہوں میرے آقا نے فرمایا اچھا اگر مسلمان ہے مومن ہے تو اپنے مومن ہونے پر مسلمان ہونے پر کوئی گواہ پیش کر؟ اللہ غنی۔ وہ رئیس بڑا حیران ہوا کہنے لگا اس مقام پر میں اکیلا ہوں میرا جاننے والا کوئی نہیں میں گواہ کیسے پیش کروں میرے آقا نے فرمایا میں گواہ کے بغیر کیسے یقین کرلوں کہ تو مسلمان ہے عرض کی آقا میری بات پر اعتبار کیجئے میں جھوٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں بول رہا میرے آقا نے فرمایا اگر زبان پر اعتبار والی بات ہے تو تو نے ایک سیّد زادی کی زبان پر یقین کیوں نہ کیا جو کہتی تھی کہ میں آلِ نبی ﷺ ہوں اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں سبحان اللہ

حضرات! ذرا علم نبی پر غور کیجئے میرے آقا کے علم پاک کا اندازہ لگائیے رئیس مسلمان دن کے اجالے میں سیّد زادی کو جو جواب دیتا ہے میرے آقا اس رئیس کی بات کو سن بھی لیتے ہیں اور خواب میں اس کو وہ بات بتا بھی دیتے ہیں یہ بات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی کی نہیں بلکہ میرے آقا کے وصال کے سینکڑوں سال بعد کی بات ہے پتہ چلا میرا نبی ﷺ اپنے روضہ انور میں لیٹے لیٹے ساری کائنات کے حالات سے باخبر بھی ہے اور اپنے غلاموں کی حرکات و سکنات سے بھی واقف ہیں کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو منبروں پر جو محفلوں میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ پہلے علم تھا نہ اب ہے نہ قیامت تک ہوگا پر غلطی ان کی بھی نہیں کیوں کہ

عقل ہوتی تو خدا عزوجل سے نہ لڑائی لیتے
ارے یہ گھٹائے اسے منظور بڑھانا تیرا

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اس رئیس مسلمان نے عرض کی آقا یقین جانئے میں مسلمان ہوں میری زبان پر اعتبار کیجئے فرمایا ہاں اگر بات زبان پر اعتبار والی ہے تو تو نے ایک سیّد زادی کی بات پر اعتبار کیوں نہ کیا جو رو رو کر کہتی تھی کہ میں سیّد زادی ہوں میں آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں۔

دھی میری نوں توں روندیاں گھلیا تے شرم نہ مول لیا ندا
نکل جا دربار میرے تھیں تے پھر سیں دھکے کھاندا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جلال میں آگئے فرمایا میرے دربار سے نکل جا تیرا اسلام اس وقت قبول ہوگا جب تو اپنے اسلام پر گواہ پیش کرے گا جب حضور علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام نے جلال میں آ کر یہ فرمایا تو اس رئیس مسلمان کی آنکھ کھل گئی جب کھلی تو رونے لگا اپنے منہ پر حسرت کی وجہ سے طمانچے مارنے لگا کہ ہائے افسوس میں نے سیّد زادی کو کیوں گھر سے نکالا میں نے کیوں سیّد زادی کی بے عزّتی کی کیوں اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھا۔ کافی دیر تک روتا رہا جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے نوکروں کو اپنے غلاموں کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ کل جو بی بی میرے ڈیرے پر آئی تھی کہتی تھی کہ میں سیّد زادی ہوں مجھے اپنے گھر پناہ دو میں نے اس کی بے عزّتی کر کے ڈیرے سے نکال دیا جاؤ اس کو تلاش کرو اور مجھے بتاؤ وہ کس کے گھر قیام فرما ہے نوکر تلاش میں چل پڑے وہ رئیس خود بھی بی بی کی تلاش میں نکل پڑا تلاش کرتے کرتے کسی نے کہا کہ نمبردار صاحب وہ بی بی صاحبہ تو محافظ شہر مجوسی کے گھر میں تشریف فرما ہیں رئیس مسلمان اس مجوسی کے گھر کی طرف آیا دروازہ کھٹکھٹایا مجوسی باہر آیا خیریت پوچھنے کے بعد مجوسی نے کہا آؤ نمبردار صاحب رئیس صاحب تشریف رکھیے نمبردار نے کہا محافظ صاحب میں ایک بات پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں مجوسی نے کہا کون سی رئیس مسلمان نے کہا کہ ایک سیّد زادی بی بی بلخ کی رہنے والی کل بمع بچیوں کے سمرقند میں تشریف لائی تھیں کیا وہ آپ کے پاس ہے مجوسی نے کہاں ہاں وہ میرے گھر تشریف فرما ہیں رئیس نے کہا کہ مہربانی کر کے وہ سیّد زادی بمع بچیوں کے میرے ساتھ بھیجو میں انہیں لینے کے لئے آیا ہوں مجوسی نے کہا سیٹھ صاحب اور کوئی بات کرو وہ سیّد زادی اب فقیر کے گھر میں ہی رہے گی رئیس مسلمان نے کہا محافظ صاحب کیا کہہ رہے ہو مجوسی نے کہا سیٹھ صاحب سچ کہہ رہا ہوں رئیس مسلمان نے ایک ہزار روپے نکال کر مجوسی کے ہاتھ میں رکھے اور کہا کہ یہ ہزار روپے انعام لے لو اور وہ بی بی اور بچیوں کو میرے ساتھ میرے گھر بھیج دو مجوسی مسکرا پڑا فرمایا سیٹھ صاحب یہ تو ایک ہزار ہے اگر ایک لاکھ روپے بھی انعام دو تو میں پھر بھی سیّد زادیوں کو تیرے حوالے نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کروں رئیس مسلمان نے سنا تو غصہ میں آ گیا غصہ میں کہنے لگا او محافظ صاحب کیا کہہ رہے ہو میں سیّد زادیوں کو ساتھ لے کر ضرور جاؤں گا محافظ نے کہا وجہ کیا ہے رئیس مسلمان نے کہا وہ ہیں مسلمان تو ہے مجوسی وہ ہیں سیّد زادیاں تو ہے غیر مسلم یہ نہیں ہوسکتا کہ مسلمان زادیاں سیّد زادیاں ایک غیر مسلم کے گھر میں رہیں جب اس محافظ نے سنا تو جلال میں آ گیا غصہ میں آ گیا غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ اگر ایمان کی اتنی ہی غیرت تھی تو کل ان کو پناہ کیوں نہیں دی اوہ نام کے مسلمان اوہ نام کے مومن کل گواہ مانگتا تھا آج کہتا ہے کہ سیّد زادیاں ہیں آج کیسے یقین ہو گیا ہے کہ یہ سیّد زادیاں ہیں وہ رئیس سن کر رو پڑا اور گزشتہ شب کا خواب اسے سنایا۔ رو کر کہنے لگا محافظ صاحب تمہیں کیا بتاؤں رات کو جب میں سویا تو خواب میں سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ کی زیارت پاک ہوئی تو میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرض کی آقا میں مسلمان ہوں میرے آقا نے مجھے غصہ میں آ کر فرمایا اگر تو مسلمان ہے تو گواہ لے آ رئیس رو رو کر کہنے لگا محافظ صاحب میرے نبی ﷺ نے مجھے خواب کے اندر اپنے دربار سے دھتکار دیا ہے۔ مجوسی مسکرا پڑا فرمایا سیٹھ صاحب جس نے تجھے خواب میں دھتکار دیا ہے اس لج پال نبی نے خواب میں مجھے سینے سے لگا لیا ہے ان سیّد زادیوں کے صدقے ان یتیم بچیوں کے صدقے مجھے بھی سرکار کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی ہے سرکار نے کرم فرماتے ہوئے مجھے اور میرے گھر والوں کو کلمہ شریف پڑھا کے مسلمان کیا اے سیٹھ صاحب وہ محل جو تجھے مانگنے پر نہیں ملا تھا میرے آقا نے اس محل کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: وَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ وَاَھْلَ بَیْتِكَ فِی الْجَنَّۃِ اے میرے غلام تو اور تیرے سارے گھر والے جنت میں ہیں۔ سبحان اللہ

(کتاب الکبائر صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱ نزہتہ المجالس برکات آل رسول ۲۶۶، ۲۶۷ مکاشفۃ القلوب صفحہ ۵۲۳، ۵۲۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مودت آل احمد کی ہے واجب ہر مسلمان پر
وہ کافر ہے جسے آل محمد سے عداوت ہے
مبارک ہو تجھے محمود صوفی تو ہے خوش قسمت
تیرے دل میں بہت سادات کی اے یار الفت ہے

جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

عراق کا مشہور شہر بغداد شریف جو عراق کا دارالخلافہ بھی ہے اس مقدس شہر میں بڑے بڑے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقدس بندے قبروں میں آرام فرما ہیں ان اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں میں سے ایک مرد قلندر ہیں جن کا نام ہے حضرت سیّدنا و مولانا ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ یہ بزرگ سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت پہلے تشریف لائے اور آپ کے پیروں کے پیر ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ مرید ہیں حضرت سیّدنا ابوسعید مبارک مخذومی رضی اللہ عنہ کے وہ مرید ہیں سیّدنا ابوالحسن ہنسکاری کے وہ مرید ہیں سیّدنا ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ کے' وہ مرید ہیں سیّدنا ابوالفضل عبدالواحد تمیمی کے' وہ مرید ہیں سیّدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ کے' وہ مرید ہیں سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے یعنی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ آپ کے چھٹے دادا پیر ہیں حضرت ذرا غور فرمائیں جب سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بہت اونچا مقام ہے تو آپ کے چھٹے دادا پیر کی کیا عظمت کیا شان ہو گی سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ طریقت کے امام اور ولایت کے تاجدار بننے سے پہلے بہت بڑے پہلوان تھے پہلوان بھی کوئی عام نہیں بلکہ شاہی پہلوان تھے عراق کے بادشاہ کے خاص منظور نظر تھے جب بادشاہ کرسی پر دربار میں بیٹھتا تو دائیں طرف آپ کی کرسی بچھائی جاتی جس پر آپ جلوہ فرما ہوتے بڑا رعب بڑا دبدبہ بڑی شہرت بڑی عزت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی پوری دنیا میں بادشاہ نے عراق کے سلطان نے اعلان کیا ہوا تھا جو ہمارے پہلوان جنید کو گرائے گا اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا لیکن پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا میں بڑے بڑے پہلوان موجود تھے جنہیں اپنی قوت طاقت پر ناز تھا لیکن کسی کی مجال نہیں تھی کہ وہ سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو کشتی کا چیلنج کرتا کیونکہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا قد فربہ جسم موٹے موٹے بازو پہاڑ جیسا سینہ ایسے لگتا تھا جیسے میدان میں انسان نہیں پہاڑ کھڑا ہے کون مقابلہ کرتا وقت گزرتا گیا سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی عزت کو چار چاند لگتے گئے کوئی مقابلے میں نہیں آیا لوگ آپ کو رستم زماں کے نام سے یاد کرتے ایک دن بادشاہ اپنے وزیروں سفیروں کے ساتھ اپنی پارلیمنٹ میں بیٹھا ہے اپنے دربار میں بیٹھا ہے دائیں طرف سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ بھی بڑی آن بان کے ساتھ تشریف فرما ہیں کہ اچانک ایک بندہ آیا بڑا کمزور رنگ اترا ہوا چہرہ کملایا ہوا لباس پھٹا ہوا بال بکھرے ہوئے نقاہت سے کمزوری سے قدم ڈگمگا رہے ہیں زمین پر صحیح طریقے سے کھڑا بھی نہیں ہوسکتا آیا اور آکر سلام کیا بادشاہ نے جواب دیا پھر بادشاہ نے پوچھا ہاں بھائی جی کیا بات ہے؟ آنے والے بندے نے کہا کہ بادشاہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہمارے جنید کو جو کشتی میں زیر کرے گا ہم اسے منہ مانگا انعام دیں گے کیا یہ بات صحیح ہے؟ بادشاہ نے فرمایا بالکل صحیح ہے آپ نے سچ سنا ہے آپ نے صحیح سنا ہے اس مسافر نے اس نوجوان نے کہا کہ بادشاہ صاحب اگر یہ بات ہے تو میں آپ کے پہلوان جنید سے کشتی کرنے کے لئے تیار ہوں میں چیلنج کرتا ہوں آئے میرے ساتھ جنید کشتی کرلے بادشاہ نے جب اس کمزور نوجوان کی یہ بات سنی تو مسکرانے لگا مسکرا کر کہنے لگا اے نوجوان تیرا دماغ صحیح ہے؟ کہیں تو پاگل تو نہیں کہیں تو مجذوب اور مجنوں تو نہیں؟ نوجوان نے کہا حضور کیوں؟ بادشاہ نے کہا پوری دنیا میں بڑے بڑے طاقت ور پہلوان ہیں لیکن آج تک ان کی یہ مجال نہیں ہوئی کہ وہ ہمارے جنید کو مقابلے کا چیلنج کرسکیں تو کون ہے چیلنج کرنے والا؟ اپنی ہڈیاں تو نہیں تڑوانا چاہتے اپنی جان سے تنگ تو نہیں؟ بادشاہ کی بات سن کر اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوجوان نے کہا بادشاہ الحمدللہ میں بالکل خیریت سے ہوں میرا دماغ بالکل صحیح ہے میں جان سے بھی تنگ نہیں آپ جسم نہ دیکھیں آپ میرا وجود نہ دیکھیں آپ میرا چیلنج قبول کریں پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ میں کتنا بڑا پہلوان ہوں آپ رنگ نہ دیکھیں اکھاڑے میں میرے ڈھنگ دیکھیے۔ بادشاہ نے فرمایا اے نوجوان ہم تیرے حوصلے کو داد دیتے ہیں کہ تو نے ہمارے جنید کو کشتی کے لئے للکارا ہے اگر آپ کو کشتی کا اتنا ہی شوق ہے تو جنید کے علاوہ اور بھی بڑے شاہی پہلوان ہیں ان سے آپ کشتی لڑ لیں آپ کا شوق پورا ہو جائے گا۔ آنے والے نوجوان نے کہا بادشاہ میں کوئی عام پہلوان نہیں آپ میرا چیلنج کیوں نہیں قبول کرتے؟ بادشاہ نے جب یہ بات سنی تو اس نے وزیروں سفیروں سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے؟ وزیروں نے کہا بادشاہ اس کا چیلنج قبول کرلیا جائے اور اسے کہہ دیا جائے کہ اپنی جان کے نفع ونقصان کا تو خود مالک ہے بادشاہ کو یہ بات بڑی پسند آئی بادشاہ نے فرمایا اے نوجوان ہمیں تمہارا چیلنج قبول ہے فلاں دن فلاں تاریخ فلاں ٹائم فلاں میدان میں کشتی ہوگی تم وقت سے پہلے پہنچ جانا مسافر نے آنے والے کمزور جوان نے کہا کہ بادشاہ ٹھیک ہے مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے آپ بھی اپنے پہلوان کو لے کر آجانا میں بھی آجاؤں گا فیصلہ ہو جائے گا۔ وہ نوجوان یہ بات کرکے دربار سے چلا گیا بادشاہ نے وزیر اطلاعات ونشریات کو حکم دیا کہ وزیر صاحب پوری سلطنت میں اعلان کر دیا جائے کہ فلاں دن فلاں میدان میں شاہی پہلوان جنید اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لئے تشریف لائیں گے تمام لوگوں کو یہ مقابلہ دیکھنے کی دعوت عام ہے وزیر نے پورے ملک میں اعلان کرا دیا لوگ بھی ترستے تھے لوگ بھی دعائیں کرتے تھے کاش کوئی ایسا پہلوان ہوتا جو جنید کو چیلنج کرتا کشتی ہوتی ہم بھی یہ منظر دیکھتے کہ جنید کیسے کشتی کرتے ہیں۔

حضرات! پھر وقت آگیا وہ تاریخ آگئی وہ ٹائم آگیا وہ لمحہ آگیا جس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اپنے فن کا مظاہرہ کرنا تھا ساری دنیا اکٹھی ہو گئی سارے وزیر آ گئے سفیر آ گئے بلکہ خود بادشاہ اپنے پہلوان کی کشتی دیکھنے کے لئے تشریف لے آئے دنگل سج گیا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ بھی مست ہاتھی کی طرح دنگل میں تشریف لے آئے بڑا وسیع میدان لاکھوں لوگ کشتی دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں ادھر اعلان ہوا لوگوں اپنی اپنی جگہ پر اطمینان سے تشریف رکھیں اب رستم زمان جنید پہلوان اکھاڑے میں تشریف لانے والے ہیں جب اعلان ختم ہوا تو حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ پہلوانوں والا لباس پہن کر اکھاڑے میں تشریف لے آئے ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی شیر میدان میں آ گیا پھر اعلان ہوا کہ اب جنید کے ساتھ کشتی لڑنے والے پہلوان تشریف لائیں گے جب یہ اعلان ہوا تو وہی نوجوان جو بالکل کمزور تھا لاغر تھا وہ بھی میدان میں آ گیا ظاہری شکل وصورت دیکھ کر لوگ حیران ہو گئے کہ یہ پہلوان ہے جس نے جنید کو چیلنج کیا ہے؟ یہ تو ایک ہی وار میں چت ہو جائے گا یہ تو کوئی جوڑ نہ ہوا کشتی کا مزہ نہیں آئے گا کچھ لوگوں نے کہا یار تم جسم نہ دیکھو فن کشتی دیکھو مقابلہ دیکھو شاید یہ کوئی ایسے داؤ جانتا ہو جس سے جنید کو گرا لے ہر بندہ اپنی اپنی سوچ کے مطابق قیاس آرائیاں کر رہا ہے اب کشتی شروع ہونے لگی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے پنجہ آزمائی کے لئے کشتی شروع کرنے کے لئے ہاتھ آگے کیا ہاتھ سے ہاتھ ملایا پھر کشتی شروع ہو گئی جب کشتی شروع ہوئی تو اس پہلوان نے کہا جنید ذرا اپنا کان میرے قریب لائیے کشتی سے پہلے میں ایک بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے کان آگے کیا اس نوجوان نے اس کمزور پہلوان نے حضرت جنید کے کان میں کہا جنید میں پہلوان نہیں ہوں بلکہ میں سیّد ہوں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں غریب ہوں مجھے فن کشتی کا پتہ نہیں میں کشتی لڑنے کا فن نہیں جانتا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک چھوٹا سا کنبہ دور ایک ویرانے جنگل میں ایک ہفتہ سے بھوکا پیاسا پڑا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی ﷺ کی بیٹیاں کپڑوں کے لئے ترس رہی ہیں چھوٹے بچے بھوک سے بے حال ہیں پورا ہفتہ نوکری تلاش کی ہے نہیں ملی زکوٰۃ خیرات ویسے ہم پر نہیں لگتی بھیک مانگتے ویسے شرم آتی ہے میں نے سنا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیار اور عشق کی وجہ سے آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت کرتا ہے اس لئے میں نے تمہیں کشتی کا چیلنج کیا تھا جنید کرم فرما اولاد رسول سمجھ کر جان بوجھ کر نیچے گر جا میں تیرے سینے پر بیٹھ جاؤں مجھے بادشاہ سے انعام مل جائے گا میرے بچوں کا گزارا ہو جائے گا جنید اگر تو گر گیا تو میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کل قیامت کے دن میں نانا جان کو کہہ کر تمہاری شفاعت کراؤں گا اور تیرے سر پر فتح کی دستار بندھواؤں گا۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے دل میں سوچنے لگے کہ یہ سیّد ہے یہ آلِ نبی ﷺ ہے یہ میرے آقا کے باغ کا پھول ہے اور کئی دنوں سے فاقوں میں ہے افسوس۔ آج میری عزت جاتی ہے تو جائے آج میری شہرت جاتی ہے تو جائے مگر آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کی عزّت پر حرف نہیں آنے دوں گا یہ کہہ کر حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاہ صاحب میرا تن من نبی ﷺ کی آل پر قربان گھبراؤ نہیں جیت آج آپ کی ہو گی لیکن تھوڑا سا فن کشتی میں بھی دکھالوں تا کہ بادشاہ، وزیر، سفیر دنیا یہ نہ سمجھے کہ جنید جان بوجھ کر گر گیا ہے شاہ صاحب خوش ہو گئے کشتی شروع ہو گئی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے بڑے پینترے بدلے بڑی قلابازیاں دکھائیں بڑے داؤ دکھائے لوگ سمجھنے لگے کشتی اصل ہو رہی ہے لڑتے لڑتے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے شاہ صاحب کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھالیا لوگوں نے سمجھا اب دوسرا پہلوان نیچے گرے گا جنید اس کے سینے پر بیٹھ جائے گا کشتی ختم ہو جائے گی جنید کی فتح کا اعلان ہو گا دنیا یہ سوچ رہی تھی لیکن ہوا کیا حضرت جنید نے سیّد صاحب کو جب اوپر اٹھایا بجائے نیچے گرانے کے آپ نیچے گر گئے سیّد کو سینے پر لٹالیا آپ چت ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے سیّد کو چھاتی پر بٹھا لیا شور مچ گیا بادشاہ نے کہا جنید کیا ہو گیا جلدی اٹھ تو گر گیا تو قومی وقار گر جائے گا جنید رو پڑے فرمایا بادشاہ قومی وقار دیکھوں یا ایمان کا وقار دیکھوں حضرت جنید جان بوجھ کر سیّد سے ہار گئے ساری دنیا حیران رہ گئی مجمع میں سکتہ طاری ہو گیا سیّد صاحب نے جب حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو شکست دی تو لوگوں نے نعرے مارنے شروع کر دیئے کہ مار دیا گرا دیا جنید ہار گئے بادشاہ کا پہلوان چت ہو گیا ادھر سیّد صاحب کو لوگوں نے کندھوں پر اٹھا لیا نعرے لگ رہے ہیں لوگ داد و تحسین دے رہے ہیں شام تک شاہ صاحب کو لوگوں نے کندھوں پر اٹھا کر پورے شہر میں پھرایا پھر بے پناہ انعام لے کر سیّد صاحب اپنے گھر کی طرف چلے گئے ادھر حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے کوئی سلام نہیں کرتا ہر بندہ حقارت اور گری ہوئی نگاہ سے دیکھتا ہے جب ہجوم ختم ہو گیا لوگ چلے گئے تو حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے دوست آ گئے شاگرد آ گئے ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے استاد جی آج آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ آپ ہزاروں پہلوانوں کے استاد ہیں گر کیسے گئے؟ آپ نے کشتی کے وقت فلاں داؤ کیوں نہ چلایا فلاں داؤ کیوں نہ استعمال کیا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے سنا تو رو پڑے فرمایا میرے شاگردو! مجھے سارے داؤ آتے تھے لیکن کیا کرتا میں یزید نہ تھا کہ سیّد کا مقابلہ کرتا میں ابن سعد نہ تھا کہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرتا میں شمر نہ تھا کہ سیّد کی چھاتی پر سوار ہوتا سبحان اللہ

حضرات! حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے شام ہوئی پھر رات ہوئی عشاء کی نماز پڑھ کر جب بستر انور پر لیٹے تو مقدر کا ستارہ چمک اٹھا نصیب جاگ گیا جب آنکھ لگی تو خواب میں سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے قدم چومے میرے آقا نے جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا فرمایا جنید عرض کی جی آقا فرمایا تمہارا ٹھکانا میرے قدموں میں نہیں میرے سینے میں ہے سرکار نے فرمایا جنید آج تو نے ہماری اولاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی لاج رکھی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری قیامت کے دن لاج رکھے گا جنید پہلے تم پہلوانوں کے سردار تھے جا آج کے بعد تم ولیوں کے سردار ہو۔ سبحان اللہ

(تذکرہ غوثیہ صفحہ ۳۹۱، ۳۹۲ سیرت النبی بعد وصال النبی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ زلف زنجیر جلد ا صفحہ ۸۱، ۹۵ مواعظ نعیمیہ صفحہ ۳۹، ۴۰)

حضرات! یہ ہے ادب یہ ہے محبت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ

بے ادباں مقصود نہ حاصل تے نہ درگاہے ڈھوئی
تے منزل مقصود نہ پہنچے تے باہجو ادب دے کوئی
خس خس جتنا قدر نہ میرا تے صاحب نوں وڈیائیاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا تے محل چڑھایا سائیاں

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

اہلسنت کے عظیم امام کشتہ عشق رسالت مجدد دین وملت ثانی ابوحنیفہ نائب غوث اعظم سیّدنا مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ آپ ہندوستان کے شہر بریلی شریف کے رہنے والے تھے آپ کا مزار پُرانوار آج بھی وہاں فیض عام تقسیم کررہا ہے آپ جس محلّہ میں رہتے تھے اس محلّہ کا نام سوداگران ہے اس محلّہ سے ایک دن ایک بزرگ سفید داڑھی والے ایک بزرگ سفید لباس بڑے پیارے چہرے والے گزرنے لگے اس بزرگ نے کیا دیکھا محلّہ کو صاف کیا جارہا ہے گلیاں لپائیں جارہی ہیں جھنڈیاں لگ رہی ہیں سجاوٹ ہو رہی ہے جگہ جگہ کیلے کے درختوں سے مصنوعی گیٹ بن رہے ہیں محراب بنائے جارہے ہیں۔ بڑی خوبصورتی سے چند جوان کام کررہے ہیں وہ بزرگ یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہو گئے کافی دیر تک نوجوانوں کو کام کرتے دیکھتے رہے کافی دیر کے بعد اس بزرگ نے ایک نوجوان سے پوچھا بیٹا بات سنو نوجوان نے کہا حضور فرمایئے؟ اس بزرگ نے فرمایا بیٹا آج یہ محلّہ بڑا سجایا جارہا ہے جھنڈیاں لگ رہی ہیں محراب بنائے جا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے ہیں، خیر تو ہے؟ کیا کوئی فنکشن ہے؟ کوئی برات آرہی ہے؟ یا کوئی جلسہ ہو رہا ہے؟ اس نوجوان نے بڑے ادب سے کہا بابا جی کوئی شادی نہیں کوئی فنکشن نہیں کوئی محفل نہیں۔ وہ سامنے آپ گھر دیکھ رہے ہیں اس میں ایک معزز ہستی ایک معزز مہمان تشریف لا رہے ہیں یہ اس کی خوشی میں سجاوٹ ہو رہی ہے بابا نے کہا بیٹا وہ کون بزرگ ہیں ان کا نام کیا ہے؟ نوجوان نے کہا حضور ان کا نام ہے امام اہلسنّت مجدد دین وملت ثانی ابوحنیفہ نائب غوث اعظم فنانی الرسول کشتہ عشق رسالت حافظ الحدیث شیخ الفقہ حضرت علامہ الحافظ القاری الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بابے نے سنا تو کہنے لگا یہ بزرگ کہاں کے رہنے والے ہیں کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ اس نوجوان نے کہا بابا جی اسی محلہ کے اسی شہر کی دو گلیاں چھوڑ کر تیسری گلی میں آپ کا آستانہ ہے آپ کا مدرسہ ہے وہ بزرگ بڑے ہی حیران ہوئے کہنے لگے جب اسی محلہ کے ہیں تو وہ کئی مرتبہ یہاں سے گزرے ہوں گے کئی مرتبہ یہاں آئے ہوں گے پھر اتنا تکلف اتنی سجاوٹ اتنا خرچہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس نوجوان نے کہا بابا جی وہ آنے والا کوئی عام پیر نہیں عام فقیر نہیں عام مولوی نہیں عام درویش نہیں بلکہ بہت بڑے علامہ بہت بڑے محدث بہت بڑے مفسر بہت بڑے فقیہ بہت بڑے مفتی پوری دنیا کے ہزار وں لوگ آپ کی خدمت میں خطوں کے ذریعے مسائل پوچھتے ہیں فتوے طلب کرتے ہیں جن کا وہ ہر روز جواب لکھ کر بھیجتے ہیں پھر کئی سو کتابوں کے مصنف ہیں بابا جی ان کو تو کھانا کھانے کی فرصت نہیں ملتی کبھی کبھی کھانا نہیں کھاتے صرف سالن کا شوربا پی کر اوپر سے پانی پی کر پھر لکھنا شروع کر دیتے ہیں دن رات میں صرف اڑھائی گھنٹہ آرام فرماتے ہیں باقی سارا دن ساری رات اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں لگے رہتے ہیں نہ دن کو آرام نہ رات کو۔ اذان ہوتی ہے نماز باجماعت پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے ہیں پھر گھر آکر وہی دین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں پندرہ سو کتابیں ہر مضمون پر لکھیں ہندوؤں کے خلاف انگریزوں کے خلاف مرزائیوں کے خلاف کانگریسیوں کے خلاف نجدیوں کے خلاف چکڑالویوں کے خلاف پرویزیوں کے خلاف ندویوں کے خلاف وھابیوں کے خلاف دیوبندیوں کے خلاف یعنی جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف تھا اس کو بخشا نہیں ڈرے نہیں منافقت سے کام نہیں لیا بلکہ کھل کر ہر بے ادب گستاخ کے خلاف آپ نے حق کی آواز اٹھائی جب آپ کتابیں لکھتے تو آپ نے لکھنے کے لئے چار منشی چار کاتب رکھے ہوئے تھے آپ لکھاتے جاتے وہ لکھتے جاتے آپ اتنا تیز لکھاتے کہ لکھنے والے تھک جاتے لیکن آپ نہیں تھکتے تھے ایسا لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا ہو رہا ہے آپ لکھتے جاتے ہیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے جاتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھاتے جاتے ہیں غوث پاک بتاتے جاتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بولتے جاتے ہیں نوجوان نے کہا بابا جی اتنا مصروف ترین آدمی جس کو کھانے کا ٹائم نہیں ملتا جس کو سونے کا ٹائم نہیں ملتا سوچو اسے پھرنے کا گلیوں میں گھومنے کا کہاں ٹائم ملے گا؟ وہ بزرگ سن کر پردیسی سن کر حیران ہو گیا اس نوجوان نے کہا بابا جی اب بتایئے ایسے عاشق مدینہ ایسے جید عالم ایسے معزز مہمان کی آمد پر ایسی تیاری ہونی چاہیئے کہ نہیں؟ بابا جی ہم تو کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں کے فرش ہوں مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے قدم ہوں اللہ اکبر اس بزرگ نے جب یہ بات سنی کہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اتنے بڑے عالم ہیں اتنے بڑے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق ہیں تو دل میں سوچنے لگے کہ ایسے ولی کامل کی زیارت ضرور کرنی چاہیے شاید ان کی زیارت کے صدقے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اپنا کرم فرما دے اور اپنا بیڑا پار ہو جائے۔

حضرات! جب محلہ سج گیا گلیاں صاف ہو گئیں جھنڈیاں لگ گئیں محراب بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے تو چند محلے کے معززین امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے حضور کرم نوازی فرمایئے دعوت کا ٹائم ہو گیا ہے تشریف لایئے امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہریئے تا کہ تازہ وضو کرلوں نیا وضو بنالوں لوگ انتظار کررہے ہیں سنیوں کا امام عاشقوں کے سلطان نے وضو بنایا پھر نئے کپڑے پہنے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ کے مطابق عمامہ شریف سر پر باندھا عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے لوگوں نے دیکھا میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں نور نکلتا بھی کیوں نہ ساری زندگی لوگوں کو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کا فیض تقسیم کیا آنکھوں میں سرکار کے پیار کا سرمہ جو تھا جو دیکھتا بس دیکھتا ہی جاتا ہر بندہ عشق و مستی کے عالم میں ڈوب رہا تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لوگوں میں ایسے کھڑے ہیں ایسے لگ رہا تھا کہ ایک نوری شمع ہے جو جگمگا رہی ہے امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے ہجوم میں باہر تشریف لائے میزبانوں نے بلانے والوں نے خدمت کے لئے سواری کے لئے پالکی پیش کی ڈولی پیش کی۔

حضرات! ہمارے ہاں رواج ہے جب ہمارے ہاں کوئی معزز مہمان آنے لگے تو پھر اس کی خدمت کے لئے کار پیش کرتے ہیں اس زمانے میں کاریں موٹر سائیکل یہ جدید سواریاں نہیں تھیں بلکہ معزز مہمانوں کو اٹھانے کے لئے پالکیاں پیش کی جاتی ڈولیاں پیش کی جاتیں جیسے کہ آجکل بھی بعض دیہاتوں میں رواج ہے جب دلہن کو گھر سے رخصت کیا جاتا ہے تو کار تک دلہن کو لانے کے لئے علاقے کے ماچھی علاقے کے کسی ڈولی میں دلہن کو بٹھا کر لاتے ہیں جب دلہن ڈولی سے اترتی ہے تو انعام لیتے ہیں میزبانوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ڈولی پیش کی پالکی پیش کی حضور اس میں تشریف رکھیے میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہجوم میں سے بڑی مشکل سے نکل کر اس ڈولی تک پہنچے پالکی میں بیٹھ گئے چار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مزدوروں نے چار کہاروں نے بڑے ادب سے بڑی محبت سے بڑی عزت سے پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور پالکی لے کر چل پڑے دس یا پندرہ قدم چلے ہی ہوں گے کہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے پالکی میں سے سر نکال کر مزدوروں کو فرمایا پالکی اٹھانے والو پالکی روک لو پالکی نیچے رکھو امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق کہاروں نے پالکی نیچے رکھ دی آپ پالکی سے اٹھ کر باہر تشریف لے آئے پھر آپ نے چاروں کہاروں کو اپنے قریب بلایا قریب بلا کر پوچھا بھائی تم چاروں میں سے سیّد کون ہے؟ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے کس کا تعلق ہے؟ کیونکہ مجھے تم میں سے خون رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو آ رہی ہے؟ سبحان اللہ صدقے جاؤں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت پر فرماتے ہیں اے مزدورو! مجھے تم میں سے خون رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو آ رہی ہے پر کوئی مزدور نہیں بولا آپ نے فرمایا بھائی آپ لوگ بولتے کیوں نہیں؟ آپ میں سے سیّد کون ہے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے کس کا تعلق ہے؟ مزدور پھر خاموش امامِ اہلسنّت نے تیسری مرتبہ فرمایا اے مزدورو! بولو تمہیں اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ تمہیں اپنے جدامجد کا واسطہ بتاؤ تم میں حسنی حسینی سیّد کون ہے؟ جب امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پاک کا واسطہ پیش کیا تو ایک نوجوان مزدور کے چہرے پر پریشانی کے آثار آ گئے اس نوجوان نے سر جھکا کر کہا حضور مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے ذاتیں نہیں پوچھی جاتیں آپ نے میرے نانا جناب سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس لیا ہے اس لئے مجبور ہو کر بتا رہا ہوں سمجھ لیجئے میں ہی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہکتے ہوئے باغ کا ایک پھول ہوں جس کی خوشبو سے آپ کا دماغ معطر ہو گیا ہے رگوں کا خون بدلا نہیں جا سکتا اس لئے آلِ رسول ہونے سے انکار نہیں۔

حضرات! سیّد زادے نے پہلے نہیں بتایا کہ میں سیّد ہوں میں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں میں اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں میں حسنی حسینی سیّد ہوں مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فراست پر قربان جاؤں نگاہ ولایت پر صدقے جاؤں آپ خود ہی پوچھ رہے ہیں کہ آپ میں سے سیّد کون ہے؟

حضرات! جب عام سیّد زادے کے بدن کی یہ شان ہے کہ اس کے جسم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خون کی خوشبو آ رہی ہے انصاف سے بتانا میرے آقا کے اپنے جسم کی کیفیت کا کیا عالم ہو گا اس لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

یہی بات محمد صائم چشتی مرحوم نے کہی کہ

لین خوشبوئے زلف حبیبِ خدا آئی جنت دے وچوں سی بادِ صبا
چھو کے لنگی جدوں گیسوئے مصطفیٰ جاندی جاندی بہاراں دے کم آ گئی

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مزدوروں سے پوچھا کہ تم میں سے سیّد کون؟ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ کون ہے؟ ایک نوجوان مزدور نے کہا حضور میں سیّد ہوں میں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں اس علاقے کا رہنے والا نہیں فلاں علاقے کا ہوں چند دن ہوئے آپ کے علاقے میں آئے ہوئے کوئی ہنر نہیں آتا کوئی کام نہیں آتا جس کو ذریعہ معاش بنایا جائے مجبور ہو کر پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ کیا کیونکہ گھر میں کئی دن سے فاقہ ہے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی بچے بھوک سے تڑپ رہے تھے آج مزدوری تلاش کی چلو آج کچھ پیسے ملیں گے گھر کا خرچہ چل جائے گا بچوں کو روٹی نصیب ہو جائے گی لیکن افسوس آپ نے وہ مزدوری بھی پوری نہیں کرنے دی اب سوچ رہا ہوں بچوں کا کیا بنے گا اللہ اکبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! جب اس سیّد کی بات امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو بریلی کی تاریخ یہ بتاتی ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت یہ بات بتاتی ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ زمانے کے امام نے وقت کے غوث نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے غلام نے اپنے سر کی پگڑی اتار لی اتار کر اس مزدور سیّد کے قدموں میں رکھ دی پھر سیّد کے قدم چومنے شروع کر دیئے پھر جیب میں جتنے پیسے تھے نکال کر سیّد کے قدموں میں رکھ دیئے پھر ہاتھ جوڑ کر عرض کی حضور میری گستاخی معاف کرنا شاہ صاحب مجھ سے لاعلمی میں یہ خطا ہوگئی ہے افسوس جن کے قدموں کے جوڑے میرے سر کا تاج ہیں میں ان کے کاندھوں پر سوار ہوگیا بریلی کے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ زمانے کا امام زمانے کا قطب زمانے کا فقیہہ زمانے کا محدث ایک مزدور کے قدموں میں بیٹھ کر قدم چوم کر معافی مانگ رہا ہے جب اس سیّد زادے نے زمانے کے امام کو قدموں میں لپٹتے دیکھا قدموں کو چومتے دیکھا تو سیّد کی آہیں نکل گئیں جب سیّد رویا تو سارے لوگ رو پڑے بریلی کے در و دیوار کی آہیں نکل گئیں اس سیّد نے نیچے بیٹھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی حضور ایسے نہ کریں یہ آپ کی بے ادبی ہے یہ آپ کی گستاخی ہے مجھے گنہگار نہ کریں ٹھیک ہے میں سیّد زادہ ہوں پر آپ بھی تو میرے نانا کے دین کے وارث ہیں آپ بھی زمانے کے ولی ہیں حضور میرے قدموں سے اٹھئے میں تو ہرگز ناراض نہیں ہرگز اپنی گستاخی نہیں سمجھتا اگر آپ کے نزدیک یہ بے ادبی ہے یہ گستاخی ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر آپ کو معاف کر دیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ صاحب دل سے معاف کیا ہے یا اوپر اوپر سے فرمایا دل سے معاف کر دیا ہے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ صاحب اگر دل سے معاف کر دیا ہے تو اس پالکی میں بیٹھیے؟ شاہ صاحب نے فرمایا حضور وہ کیوں؟ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ پالکی میں بیٹھیے جیسے میں بیٹھا ہوں میں مزدوروں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح پالکی اٹھا کر میزبانوں کے گھر تک چلوں گا شاہ صاحب نے فرمایا وہ کیوں فرمایا تا کہ کائنات کو پتہ چل جائے کہ احمد رضا سیّدوں کا آقا نہیں غلام ہے سردار نہیں نوکر ہے مالک نہیں کمی ہے۔ سیّد زادہ رو پڑا فرمایا حضور میں یہ بے ادبی نہیں کرسکتا میں یہ گستاخی نہیں کرسکتا امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر آپ نے دل سے مجھے معاف نہیں فرمایا اگر دل سے معاف کردیتے تو میری بات مان جاتے شاہ صاحب نے فرمایا حضور آخر آپ یہ ضد کیوں کررہے ہیں کہ میں پالکی میں بیٹھوں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ صاحب اگر آج میں نے آپ کو پالکی میں بٹھا کر کندھوں پر نہ اٹھایا تو قیامت والے دن میں آپ کے نانا جان سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں گا جب میرے آقا فرمائیں گے احمد رضا کیا میری اولاد کا کندھا اس لئے تھا کہ ایسی پر تیرے قدم آئیں تیرا بوجھ اٹھائیں شاہ جی میں وہاں کیا جواب دوں گا؟ اس وقت میری کتنی رسوائی ہوگی اس وقت میری کتنی بے عزّتی ہوگی لیکن شاہ صاحب فرماتے ہیں حضور میں نے معاف کر دیا انشاء اللہ فکر نہ کریں قیامت والے دن آپ کی بے عزّتی نہیں ہوگی بلکہ آپ کے سر پر عزّتوں رفعتوں کا تاج ہوگا میرے نانا کی ساری امت دیکھے گی کہ اللہ تعالیٰ نے احمد رضا کو کتنا مقام عطا فرمایا ہے۔

حضرات! جب مولانا احمد رضا نے دیکھا کہ شاہ صاحب پالکی میں نہیں بیٹھتے تو آپ پھر شاہ صاحب کے قدموں میں گر پڑے آپ سیّد زادے کو رو رو کر مناتے ہیں کہتے ہیں خدا عزوجل کے لئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ پالکی میں بیٹھیے تب سمجھوں گا کہ آپ میرے ساتھ راضی ہوئے ہیں سیّد صاحب کہتے ہیں میں نے معاف کیا لیکن آپ کہتے ہیں نہیں معافی اس وقت تسلیم کی جائے گی جب آپ پالکی میں بیٹھیں گے لوگوں کی چیخیں نکلیں لوگوں نے بھی ہاتھ جوڑ لئے شاہ صاحب آپ ہی مہربانی کرو زمانے کا امام ہے معافی مانگ رہا ہے ہاتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باندھ رہا ہے آپ ہی بات مان جایئے شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ میرے قدم نہیں چھوڑتے تو مجبوراً شاہ صاحب کو پالکی میں بیٹھنا پڑا پھر دنیا نے دیکھا بریلی کے مردوں نے دیکھا عورتوں نے دیکھا بچوں نے دیکھا اپنوں نے دیکھا پرائیوں نے دیکھا دوستوں نے دیکھا دشمنوں نے دیکھا نہیں کملی والے آقا نے دیکھا خود مالک خالق نے دیکھا کہ مزدور سیّد پالکی میں ہے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ ان کو کاندھوں پر اٹھا کر لے جا رہے ہیں وہ بابا وہ پردیسی بزرگ بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا وہ بھی رو پڑا آہیں نکل گئیں چیخیں نکل آئیں اور رو کر کہنے لگا کہ

حق شناش حق رضا احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ
وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ
چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایماں کی جاں
جانِ جاں روحِ رواں احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ

(انوار رضا صفحہ ۳۶۲، ۳۶۴)

پیر سیال

قطب زمانہ قلندر سیال شریف فنافی الرسول شیخ الاسلام والمسلمین حضور سیّدنا و مولانا خواجہ ملت الحافظ القاری محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ عنہ سادات کرام کا بڑا ہی احترام فرماتے تھے آپ نے ساری زندگی کسی سیّد زادے کو زمین پر نہیں بیٹھنے دیا بلکہ آپ سیّد زادوں کو کرسی پر بٹھاتے یا اپنے ساتھ چارپائی پر سرھانے بٹھاتے حضور شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ جب مریدوں سے ملنے کے لئے تشریف لاتے تو آپ کا خاص مرید آپ کے بیٹھنے کے لئے چارپائی بچھا کر تکیہ لگا کر رکھتا سارے پیر بھائیوں کے لئے دریاں بچھی ہوتیں سارے پیر بھائی بڑی ہی خوشی سے دریوں پر بیٹھ جاتے پیر کے آستانے پر دریوں پر بیٹھ کر فخر محسوس کرتے کہ مرشد کے آستانے پر ہمیں بیٹھنے کے لئے دریاں نصیب ہوئی ہیں اگر دریاں نصیب نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی ہوتیں تو زمین پر ہی بیٹھ جاتے حضرت صاحب جب اپنے آستانے سے اپنے گھر سے نکل کر مریدین کو زیارت کرانے کے لئے تشریف لے آتے تو مریدوں کو پتہ چل جاتا سارے ادب کے لئے محبت کے لئے تعظیم کے لئے اٹھ کے کھڑے ہوجاتے جب حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قریب تشریف لے آتے سارے پیر بھائی قدم بوسی کرتے پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے حضرت صاحب چارپائی پر اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک تمام پیر بھائی مل نہ لیتے جب سارے بھائی زیارت کرلیتے تو حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو فرماتے کہ آپ لوگوں میں جو سیّد زادہ ہے وہ میرے قریب آجائے جب سیّد زادہ قریب تشریف لاتا آپ اس کے لئے کرسی منگواتے بڑی عزّت احترام کے ساتھ پاس بٹھاتے اگر کوئی سیّد زادہ نہ ہوتا آپ کی بات سن کر قریب نہ جاتا تو آپ چارپائی پر بیٹھنے سے پہلے فرماتے خدا عزوجل کے لئے اگر کوئی تم میں سیّد زادہ ہو تو وہ نیچے نہ بیٹھے کہیں مجھے اس بے ادبی کی وجہ سے کفر میں مبتلا نہ کردیں سبحان اللہ۔ کیا ادب ہے کیا تعظیم ہے کیا محبت آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہے حالانکہ قرآن وحدیث میں یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ امتی کرسی پر بیٹھ جائے سیّد نیچے بیٹھ جائے تو کفر ہوجاتا ہے لیکن عشق کے اندر حب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں' معرفت کی بولی میں بندہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب نہ کرے تو کفر کا اندیشہ ہے۔ حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ ایک دن اپنی گاڑی پر اپنے خاص مریدوں کے ساتھ سفر پر تشریف لے جارہے ہیں راستے میں نماز کا ٹائم ہوگیا ڈرائیور نے گاڑی روکی تازہ وضو بنایا نماز باجماعت ادا فرمائی نماز پڑھنے کے بعد جب سفر پر جانے لگے تو ایک سیّد صاحب بھی پاس سے گزرے انہوں نے جب حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو زیارت کے لئے آگے بڑھے حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی آگے تشریف لے گئے سیّد صاحب نے بڑے ادب سے سلام عرض کیا حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بڑی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت سے سیّد زادے سے مصافحہ فرمایا آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید ساتھ ہی ڈیرے سے چارپائی اٹھا لایا چارپائی بچھائی گئی حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب کو کہا حضور بیٹھیے وہ بیٹھنے لگے تو پیروں کی طرف حضور نے فرمایا شاہ صاحب کیوں بے ادب کرنے لگے ہو کیوں گستاخ بنانے لگے ہو آپ سرہانے بیٹھیے۔ سیّد صاحب نے عرض کی حضور نہیں آپ سرہانے بیٹھیے حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں آپ بیٹھیں سیّد زادے نے فرمایا حضور آپ کا مرتبہ بہت زیادہ ہے آپ حافظ ہیں قاری ہیں شیخ الحدیث ہیں شیخ التفسیر ہیں شیخ الفقہ ہیں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ہیں ولی کامل ہیں پیر ہیں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مسکرا پڑے فرمایا شاہ صاحب ٹھیک ہے میں پیر ہوں لیکن آپ سیّد ہیں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہیں شاہ صاحب ہم پیر ہیں' مریدوں کے' آپ پیر ہیں پیروں کے۔ مقام آپ کا زیادہ ہے۔ سبحان اللہ۔

حضرات! پتہ چلا سنی حنفی آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں اور انشاء اللہ پیار کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت پاک رضی اللہ عنہ سے یہی محبت اور عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان پاک لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چوتھا وعظ مبارک

دو موتی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ فَبِاَیِّ آلاَءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ فَبِاَیِّ آلاَءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ (پ ۲۷ سورۃ رحمان آیت ۱۸، ۲۲)

ترجمہ امام اہلسنّت

اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے۔ اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے۔ تو اپنے رب عزوجل کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام دوست مل کر بلند آواز سے محبت سے پیار سے عقیدت سے سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کی ذات اقدس پر جھوم جھوم کر درود وسلام کا نذرانہ پیش فرمائیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ حضرات! درود وسلام پڑھنے میں شرم محسوس نہ کریں مل کر پڑھیں بلکہ ہمیشہ اور ہر دم ہر گھڑی پڑھیں اس کے بڑے فوائد ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سرکار کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی آقا میرا دل کرتا ہے میں کثرت سے میں زیادہ سے زیادہ آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھوں میرے آقا نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے پڑھا کرو عرض کی آقا یہی بات‘ یہی مسئلہ تو پوچھنے حاضر ہوا ہوں کہ آپ پر کتنا درود وسلام پڑھوں فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ حضرت ابی ابن کعب فرماتے ہیں میں نے عرض کی آقا دن کے چار حصوں میں چوتھا حصہ دن کا آپ پر درود سلام پڑھوں کافی ہے؟ میرے آقا نے فرمایا اگر اس سے اور زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی آقا اگر درود وسلام پڑھنے میں میری بہتری ہے تو میں آدھا دن آپ پر درود وسلام پڑھا کروں گا اب تو ٹھیک ہے ناں؟ میرے آقا نے فرمایا اگر اور زیادہ درود وسلام پڑھے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی آقا پھر ایسے کر لیتے ہیں دن کے تین حصے آپ پر درود وسلام پڑھا کروں گا باقی دن کے ایک حصہ میں باقی اور ادو وظائف پڑھ لیا کروں گا اب تو بہتر ہے؟ میرے آقا نے فرمایا اگر اور زیادہ پڑھ لے تو تیرے لئے بہتر ہوگا حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی آقا پھر ایسے کرتے ہیں نماز کے علاوہ سارا دن ہی آپ پر درود وسلام ہی پڑھا کروں گا میرے آقا مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا کہ قَالَ اِذًا یَکْفِیْ ھَمُّكَ اے اُبی اگر تو سارا دن ہی مجھ پر درود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلام پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس درود وسلام کی برکت سے تیرے سارے کام سنوارتا جائے گا وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ اور تیرے سارے گناہ خود بخود معاف ہوتے جائیں گے سبحان اللہ (زواجر صفحہ ۱۱۷ ترمذی شریف مشکوۃ شریف صفحہ ۸۶)

حضرات! کتنا فائدہ ہے آقا کی ذات پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کا۔ جو بندہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی میں لکھ دیتا ہے کہ یہ منافقت سے پاک ہے۔ یہ دوزخ کی آگ سے آزاد ہے کثرت سے درود وسلام پڑھنے والا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں کھڑا ہوگا۔ اس کا نیکیوں والا پلہ بھاری ہوگا پل صراط سے تیزی سے گزر جائے گا۔ اسے ایک نور عطا کیا جائے گا۔ درود وسلام کثرت سے پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا محل دیکھ لیتا ہے۔ کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کا دنیا میں مال بڑھتا رہتا ہے۔ تنگ دستی سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔ قیامت والے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب وہ انسان ہوگا جو کثرت سے درود وسلام پڑھے گا۔

حضرات! پیارے آقا پر درود وسلام پڑھنے کے کتنے فائدے ہیں لہٰذا کثرت سے تم بھی آقا پر درود وسلام پڑھا کرو پڑھیئے جھوم کر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

(آب کوثر صفحہ ۱۰)

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی چند آیۃ کریمہ حصول برکت کی خاطر آپ کی خدمت میں تلاوت کی ہیں انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں امام الانبیاء حبیب کبریا وارث کون ومکان شافع روز جزا سدرہ کے راہی اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی حضرت سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے نور العین دل کے چین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدنا و مولانا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی عزّت و عظمت کا ذکر کروں گا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعلین مقدس کا فقیر کو ہمیشہ حق بیان کرنے حق سننے اور حق سن کر عمل کی اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

ہمارا دستور

حضرات! الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمانوں کے گھر پیدا فرمایا' پھر سنی بنایا' پھر حنفی بنایا' پھر بریلوی بنایا' پھر یارسول اللہ کا نعرہ لگانے والا بنایا' پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا اور اپنے یاروں کا سچا عشق عطا فرمایا ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

میرے دوستو! پوری کائنات کے سنیوں کا یہ دستور ہے کہ جس کا تعلق جس کا لنک جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے ہم اس کا ذکر کرنا اپنا جزوِ ایمان سمجھتے ہیں اس کے نعرے مارنا اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں کیونکہ جس کو جو مقام ملا جو شان ملی جو عظمت ملی جو مرتبہ ملا وہ صدقہ ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیکھو ناں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اور اہل بیت عظام کو دنیا سے پردہ کیے ہوئے چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے ترانے گائے جارہے ہیں ان کی شان کے قصیدے پڑھے جارہے ہیں ان کی عظمت کے جھنڈے لہرائے جارہے ہیں۔ مسجدوں کے منبروں پر ان کے ترانے خطیبوں کے خطبوں میں ان کے چرچے واعظین کے واعظوں میں ان کے قصیدے مفسرین کی تقریروں میں ان کے نعرے آخر وجہ کیا ہے؟

حضرات! وجہ یہ ہے کہ ان پاک لوگوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وفا کا حق ادا کردیا پیار کرنے کا وعدہ وفا کر دیا یہی وجہ ہے کہ آج چودہ صدیاں گزر گئیں مگر انکا ذکر نہیں مٹا ان کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ حالانکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑے بڑے بادشاہوں کے نام مٹ گئے وزیروں سفیروں کی نسلیں ختم ہو گئیں بڑے بڑے جابروں کے نشان ختم ہو گئے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے آج بھی نعرے گونج رہے ہیں انشاء اللہ قیامت تک گونجتے رہیں گے میرے آقا کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عظمت والے ہیں سارے اہل بیت عظام شان والے تھے لیکن میرے آقا کو سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑا پیار تھا بڑی محبت تھی بڑی شفقت تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے پیار دیکھ کر خالق کائنات نے بھی ان کا تذکرہ قرآن مجید میں چھیڑا میرے پیارے رب العالمین قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن آیت ۱۸ میں ارشاد فرماتے ہیں: مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ اس نے رواں کیا ہے دونوں دریاؤں کو جو آپس میں مل رہے ہیں بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ان کے درمیان آڑ ہے آپس میں گڈمڈ نہیں ہوتے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہیں ان دریاؤں سے موتی اور مرجان حضرات میرے پیارے رب العالمین نے ان چار مقدس آیات کریمہ میں دو دریاؤں کا ذکر کیا ہے پھر ان دریاؤں سے موتیوں کا ذکر فرمایا ہے یہ دریا کون سے ہیں اور ان موتیوں سے مراد کون سے موتی ہیں۔ علماء مفسرین نے ان آیۃ کریمہ کی مختلف تفسیریں فرمائیں ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ دو دریاؤں سے مراد بحر فارس اور بحر روم ہے جب آپس میں یہ ملتے ہیں تو لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں ایک میٹھا دریا ہے ایک نمکین جب یہ آپس میں ٹکراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان میں سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں لولو چھوٹا سفید موتی مرجان سرخ بڑا موتی یہ دریا ساتھ ساتھ چلتے ہیں لیکن رہتے الگ ہیں آپس میں ملتے نہیں حالانکہ آپ میٹھے پانی کو اور نمکین پانی کو ایک جگہ پر انڈیل دیں تو دونوں پانی مل جائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے پتہ نہیں چلے گا میٹھا کون سا ہے نمکین کون سا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے اس کی شان دیکھیے دو دریا اکٹھے بہہ رہے ہیں اکٹھے چل رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ آپس میں مل جائیں چلتے مل کر ہیں لیکن ایک دوسرے میں گڈ مڈ نہیں ہوتے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے ایک دریا آسمانی ہے دوسرا زمین کا ہے یہ دریا ہر سال آپس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ملتے ہیں لیکن میرے رب العالمین نے ان کے درمیان ایک آڑ بنا دی ہے ایک پردہ بنا دیا ہے جو ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتا آسمان والا پانی زمین پر نہیں آتا زمین والا آسمان پر نہیں جاتا جب آسمان اور زمین کے دریا ملتے ہیں تو آسمان کے دریا کے چند قطرے زمین کے دریا میں گرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ قطرے لولو اور مرجان چھوٹے بڑے موتی بن جاتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان ۲۷ صفحہ ۳۶۴، ۳۶۵)

عشاق مفسر

مگر بعض عشاق مفسر فرماتے ہیں کہ ان دریاؤں سے مراد پانی کے دریا نہیں بلکہ یہ ولایت کے دریا ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ قَالَ عَلِیٌّ وَّفَاطِمَةُ اس سے مراد مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے دو دریا چلائے جو آپس میں مل رہے ہیں یہ عام دریا نہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک گھر میں جمع ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ان کے درمیان پردہ ہے جو ان کو گڈ مڈ نہیں ہونے دیتا۔ اس سے مراد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک مراد ہے آگے فرمایا یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ان دریاؤں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں فرماتے ہیں قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ان سے مراد عام موتی نہیں بلکہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد ہیں۔ سبحان اللہ

(تفسیر روح البیان ۲۷ صفحہ ۲۶۵ روح المعانی جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۷ ازرقانی شریف تفسیر در منثور نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۶۵۴)

حضرات! کیا شان ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی جن کی شان میں میرے پیارے رب العالمین نے قرآن کی آیات مبارکہ نازل فرمائیں پھر کیوں نہ کہیں

محمد ﷺ مصطفیٰ کا نور ہے ہر نور سے اعلیٰ
محمد مصطفیٰ ﷺ کا خون ہے ہر خون سے بالا

کسی کا خون بھی خون پیغمبر ہو نہیں سکتا
نبی ﷺ کی آل کا کوئی بھی ہمسر ہو نہیں سکتا

علی رضی اللہ عنہ کی اولاد نبی ﷺ کی اولاد

ایک دن سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں میرے آقا کے اردگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں ایسے لگتا ہے جیسے آسمانوں سے چاند اتر کر زمین پر آچکا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے آقا کی دید بھی کر رہے ہیں اور سرکار کی باتیں بھی سن رہے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرما رہے ہیں جب میرے آقا کا وعظ ختم ہوا تو ایک صحابی نے عرض کی سوہنا نبی، عربی نبی، قریشی نبی، مکی نبی، مدنی نبی، لج پال نبی اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھ لوں میرے آقا نے مسکرا کر فرمایا ضرور پوچھو عرض کی آقا آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ازواج پاک کو اپنے آستانہ میں بسایا ہے اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کو عطا فرمائے ایک بیٹا حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے عطا فرمایا ہے آقا وہ تمام بچے تمام صاحبزادے اللہ تعالیٰ کو بچپن ہی میں پیارے ہو گئے ہیں پوچھنا یہ ہے عرض یہ کرنا ہے اب آپ کی نسل پاک کیسے چلے گی آپ کا سلسلہ اولاد کیسے چلے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ نسل چلتی ہے بیٹوں سے وہ تو بچپن میں فوت ہو گئے؟ میرے آقا صحابی کی بات سن کر مسکرا پڑے میرے آقا نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم میری نسل انشاء اللہ قیامت تک چلتی رہے گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کیسے؟ میرے آقا نے فرمایا لوگو دنیا کی نسل ان کے بیٹوں سے چلتی ہے میری نسل میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلے گی سبحان اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلَّ بَنِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ بیشک خالق کائنات ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل ان کے بیٹوں سے شروع فرمائی۔ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ کُلَّ بَنِیٍّ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لیکن خالق کائنات میرے پیارے رب العالمین میری نسل میری اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں سے چلائے گا سرکار نے فرمایا مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِلٰی بَعْلِیٍّ فَھُوَ کَذَا کَذَا جو انسان میری اولاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے درمیان فرق کرے گا وہ لعنتی ہے وہ مردود ہے وہ ذلیل و رسوا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد آپ کی اولاد کیسے ہو گئی میرے آقا نے فرمایا کُلُّ بَنِیْ اُمٍّ یَنْتَمُوْنَ اِلٰی عُصْبَۃٍ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر ماں کی اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے ہر ماں کی اولاد باپ دادے کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن اِنَّ وُلْدَ فَاطِمَۃَ وَاَنَا وَلِیُّھُمْ وَاَنَا عَصْبَتُھُمْ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کا والی بھی میں باپ بھی میں ہوں (صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۰ برکات آل رسول صفحہ ۱۱۵ کوثر الخیرات صفحہ ۳۰ المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ [illegible] شریف جلد ۳ صفحہ ۴۴) سبحان اللہ کیا شان ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میری اولاد ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں لوگو یہ میری اولاد ہے اس لئے سنی اہل بیت پاک کو کہتے ہیں آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمال تیرے دا بگھا میں تے ہور مراد نہ منگاں ہو
ہکو کنگن پا کلمے دا تے لوڑ نئیں کجھ ونگاں ہو
منہ نکا تے گل وڈیری تے میں عرض کریندا سنگاں ہو
ہکو رنگ عشقے دا دیوے حضرت باہو میں تن من اپنا رنگاں ہو

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بیٹا کہنے کی وجہ

حضرات! کبھی آپ نے سوچا ہے میرے آقا نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کو اپنا بیٹا کیوں فرمایا؟ اگر پتہ ہے تو ٹھیک نہیں تو سنئے علماء محدثین صوفیا کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبیوں کو کمالات عطا فرمائے ہیں وہ سب صدقہ ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ایک انعام فرمایا کسی کو دو کسی کو پانچ کسی کو دس جب سارے نبیوں کے بعد آمنہ کے لال کی باری آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابے کی باری آئی حسنین رضی اللہ عنہما کے نانا کی باری آئی سدرہ کے راہی کی باری آئی اس کے اپنے ماہی کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے سارے انعامات سارے کمالات کی گٹھڑیاں باندھ کر یار کی جھولی میں ڈال دیں کوئی کمال کوئی انعام ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا نہ فرمایا ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آ کر دین کا جھنڈا بلند فرمایا دین کی خاطر اذیتیں برداشت کیں تکلیفیں برداشت کیں لوگوں سے پتھر کھائے گالیاں سنیں مکّہ کے بازاروں میں طائف کے میدانوں میں اسلام کی خاطر اپنا خون پیش فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے لوگو! اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر جتنا میں ستایا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں ستایا گیا کوئی رسول نہیں ستایا گیا میرے آقا نے اسلام کی سربلندی کی خاطر کافروں سے لڑائیاں کیں دانت مبارک شہید کرائے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی جنگ میں شہید نہیں ہوئے میرے آقا کی تمنا تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت کا جام پیوں لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی کافر کو یہ طاقت نہیں دی کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کو کوئی شہید کرے میرے آقا نے ایک دن اپنا چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف اٹھایا اور عرض کی مولا کریم میں چاہتا ہوں میں آپ کے دین کی خاطر شہید ہو جاؤں پھر زندہ ہوکر پھر شہید ہو جاؤں لیکن مولا کریم مجھے شہادت کیوں نہیں نصیب ہو رہی میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا یہ تو مکہ کے کافر ہیں یہ تو مدینہ کے یہودی ہیں یہ تو عرب کے بے ایمان ہیں اگر ساری کائنات کے بے ایمان بھی اکٹھے ہو جائیں تو سجنا تجھے قتل نہیں کر سکتے عرض کی مولا کریم بات کیا ہے؟ وجہ کیا ہے؟ خالق کائنات نے فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تعالیٰ تمہاری آپ حفاظت فرمائے گا اللہ تعالیٰ آپ کی نگہبانی فرمائے گا لوگوں سے خالق کائنات نے فرمایا سجنا دنیا کا کوئی انسان تجھے قتل نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ تیرا محافظ ہوں جس کی حفاظت میں کروں اس کو کون مار سکتا ہے اس کو کون قتل کرسکتا ہے۔

محافظ بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا عزوجل کرے
نورِ خدا عزوجل ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خالق کائنات کا یہ فرمان سنا آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتھرو ڈل گئے میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا کیا بات ہے رو کیوں رہا ہے؟ آنسو کیوں بہا رہا ہے؟ غمگین کیوں ہو گیا ہے؟ میرے آقا نے عرض کی اے خالق کائنات تو نے بڑا ہی کرم فرمایا ہے بڑی ہی کرم نوازی فرمائی ہے یار سمجھ کر محبوب سمجھ کر ظالموں کافروں کی تلواروں سے بچالیا ہے۔ پر رو اس لئے رہا ہوں پریشان اس لئے ہو رہا ہوں کہ تو نے اپنی مہربانی سے اپنے کرم سے مجھے سارے انعامات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کمالات عطا فرمائے ہیں جو دوسرے نبیوں کو فرداً فرداً عطا فرمائے ہیں اے خالق کائنات اگر میں تیرے راستے میں قتل نہ ہوا اگر میں تیرے راستے میں شہید نہ ہوا تو ایک بہت بڑے انعام سے ایک بہت بڑے کمال سے شہادت والے مرتبے سے محروم ہو جاؤں گا؟ میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا رو نہیں پریشان نہ ہو غمگین نہ ہو ہم تجھے یہ کمال بھی عطا فرما دیں گے عرض کی مولا کریم وہ کیسے؟ فرمایا سجنا تیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو بیٹے عطا فرمائیں گے ایک کا نام حسن ہو گا ایک کا نام حسین رضی اللہ عنہ ہو گا حسن کو سرّی شہادت عطا فرمائیں گے اسکے قاتل کا پتہ ہی نہیں چلے گا حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت جہری عطا فرماؤں گا حسین رضی اللہ عنہ کو ظاہری شہادت عطا فرماؤں گا ایسی ظاہری شہادت کہ لوگوں کو پتہ چل جائے گا اسکے جسم پر کتنی تلواریں لگیں کتنے نیزے لگے کتنے تیر لگے یہ بھی پتہ چل جائے گا تیر مارنے والے کون کون تھے نیزے مارنے والے کون تھے تلواریں چلانے والے کون تھے سینے پر بیٹھ کر گردن پر خنجر چلانے والا کون تھا یا اللہ عزوجل پھر کیا ہو گا؟ فرمایا سجنا شہید تیرے نواسے ہوں گے قتل تیری بیٹی کے بیٹے ہوں گے لیکن سجنا پر شہادت لکھی تیری جائے گی مرتبہ تجھے عطا کیا جائے گا مقام تجھے ملے گا۔ اللہ اکبر

ظاہر میں یہ شہادت ابن بتول رضی اللہ عنہ ہے
پر غور کیجئے تو یہ شہادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اس لئے میرے آقا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کر کے فرمایا کرتے تھے ھٰذَانِ اِبْنَایَ وَابْنَا اِبْنَتِیْ لوگو یہ دونوں شہزادے میرے بھی بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بھی بیٹے ہیں پھر میرے آقا دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّ ھُمَا اے خالق کائنات میں ان شہزادوں سے محبت کرتا ہوں فَاَحِبَّ ھُمَا اے خالق کائنات تو بھی ان سے محبت فرما وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّ ھُمَا اور جو انسان میرے شہزادوں سے محبت کرے تو ان سے بھی محبت فرما سجنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ۔(ترمذی شریف' باب مناقب' صواعق محرقہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلاتے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلاتے تو بیٹا کہہ کے بلاتے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابا اور بابا کہہ کے بلاتے کبھی نانا جان کہہ کے نہ بلاتے۔(شرف النبی صفحہ ۲۵۵)

مدنی پھول

ہجرت کا تیسرا سال تھا رمضان شریف کا مہینہ چاند کی پندرہ تاریخ تھی میرے آقا مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں کہ اچانک سیّدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پرانوار میں حاضر ہوئے صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں آقا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے مبارک قبول فرمائیے میرے آقا نے فرمایا کس بات کی مبارک؟ عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ نے چاند سے حسین شہزادہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا ہے جائیے بیٹی کے بیٹے کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے سبحان اللہ میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے آپ کے مبارک لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

حضرات! جب میرے آقا مسکرائے تو کائنات مسکرا پڑی مدینہ پاک کی گلی گلی منور ہوگئی میرے آقا یہ خوشخبری سن کر کیف میں آگئے مسجد نبوی سے اٹھے سیدھا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے جب میرے آقا پہنچے تو سرکار نے کیا دیکھا حجرہ بتول رضی اللہ عنہا میں ایک چھوٹا سا ایک ننھا سا چاند طلوع ہو چکا ہے سرکار دیکھتے ہی جاتے ہیں میرے آقا کو شہزادے میں اپنی تصویر نظر آ گئی وہی نقش نگار وہی ناک مبارک وہی فجر کی پیشانی وہی والضحیٰ چہرہ وہی مازاغ کے ڈورے وہی حسن و جمال وہی نور آج میرے آقا کی پیاری اماں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہوتی تو انہیں سرکار کی ولادت کا وقت یاد آجاتا۔ آمنہ کے چاند نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چاند کو اپنی گودی میں اٹھالیا سینے سے لگایا چہرہ چوما پھر مسکرا کر بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ویر علی رضی اللہ عنہ کو مبارک دی پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا فرمایا اس کا نام کیا رکھا ہے عرض کی آقا میں نے اس کا نام حرب سوچا ہے بڑا بہادر۔

حضرات! عرب کی تاریخ پڑھ کے دیکھیں وہ اپنے بچوں کا نام بہادرانہ رکھتے تھے تاکہ بچہ بڑے ہوکر بہادر بنے نڈر بنے شیر بنے دلیر بنے اسی وجہ سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہی نام سوچا میرے آقا نے فرمایا نہیں یہ نام ٹھیک نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا پھر بیٹا ہے آپ کا نام بھی آپ ہی رکھیں میرے آقا نے فرمایا میں بھی نام نہیں رکھوں گا وہ مالک رکھے گا جس مالک نے مجھے عطا فرمایا ہے ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ سیّدنا جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بچے کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبر پر رکھو شبر کا معنی ہے حسن سبحان اللہ میرے آقا نے بچے کا نام رکھا حسن۔ صدقے جاؤں علی رضی اللہ عنہ کے بچوں پر جن کے نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھے ہیں میرے آقا نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو گھٹی دی کس سے اپنے لعاب پاک کی سبحان اللہ پھر دائیں کان میں اذان دی بائیں میں تکبیر پڑھی پھر سات دن کے بعد عقیقہ کیا ختنہ کیا سر کے بال اتروائے ان کو وزن کر کے چاندی کے ساتھ خیرات کر دی۔ (طبرانی شریف' بیہقی شریف' نسائی شریف' مرج البحرین صفحہ ۳۱'۳۵)

روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۳۹۶'۳۹۸ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ برکات آل رسول ۲۱۵ شواھد النبوت صفحہ ۳۰۰ امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے سات مہینے بیس دن بعد شعبان کی چار تاریخ تھی پیر کا دن صبح کا ٹائم تھا سرکار صبح کی نماز پڑھا کر مصلیٰ امامت پر تشریف فرما تھے کہ اچانک سیّدنا جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہوئے بڑے ادب سے بڑی محبت سے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کر کے عرض کی آقا مبارک ہو فرمایا جبریل کس بات کی عرض کی سوہنا خالق کائنات نے ایک حسن و جمال کا پیکر شہزادہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا ہے سبحان اللہ

حضرات! ہمارے ہاں بچے پیدا ہوں ہمیں دائیاں آکر مبارک باد دیتیں ہیں ہمیں نرسیں مبارک باد دیتی ہیں صدقے جاؤں علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے پر جب آپ کو اللہ تعالیٰ شہزادے عطا فرماتا ہے تو عرشوں سے فرشتوں کا سردار جبریل علیہ السلام مبارک دینے آتا ہے سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا بے حد خوشی ہوئی مسرت سے لال گلابی چہرہ انور چمک اٹھا میرے آقا اپنے نواسے کو دیکھنے کے لئے بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو سیدنا صدق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے شہزادے کو سفید لباس میں لپیٹ کر آپ کی گودی میں رکھ دیا میرے آقا نے جب علی رضی اللہ عنہ کے پھول کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل بند کو دیکھا تو دیکھتے ہی رہے کافی دیر دیکھنے کے بعد پھر سینے سے لگایا سر چوما' ماتھا چوما' سینہ چوما' ننھے ننھے ہاتھ چومے پھر فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا شہزادے کی مبارک ہو عرض کی ابو حضور یہ سب مبارکیں آپ کو ہوں یہ میرے بیٹے نہیں یہ آپ کے ہیں میرے آقا مسکرا پڑے پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا بچے کا نام کوئی سوچا ہے عرض کی آقا میں نے تو وہی پہلے والا نام سوچا ہوا ہے فرمایا کون سا؟ عرض کی حرب' فرمایا نہیں عرض کی آقا پھر آپ جانیں اور شہزادہ جانے جو نام بھی رکھیں گے ہمیں منظور ہے میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اس کا نام میں نہیں رکھوں گا بلکہ وہ مالک خالق خود ہی رکھے گا سرکار نے جب یہ بات فرمائی تو اسی وقت سیدنا جبریل علیہ السلام تشریف لائے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ اس بچے کی ولادت پر مبارک بھی دیتا ہے اور فرما رہا ہے اس کا نام رکھ شبیر یہ ہارون علیہ السلام کے دوسرے بیٹے کا نام تھا اسی مناسبت سے اس کا بھی نام رکھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے آقا نے فرمایا جبریل یہ نام ہے عبرانی میں ہوں عربی نام بھی عربی نہ رکھیں عرض کی سوہنا عبرانی میں شبیر کہیں گے عربی میں اس کو حسین کہیں گے سبحان اللہ میرے آقا نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسرے شہزادے کا نام رکھا حسین پھر دائیں کان میں اذان کہی بائیں میں تکبیر فرمائی اپنا لعاب دے کر گھٹی لگائی سات دن کے بعد میرے آقا نے حسین پاک رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا بال سر کے اتار کر چاندی کے برابر وزن کر کے خیرات کر دی اب علی رضی اللہ عنہ کے دو پھول گھر میں کھل چکے تھے۔

(المستدرک جلد۳ صفحہ ۱۸۰ طبرانی شریف جلد۳ صفحہ ۹۶ الادب المفرد ۲۸۶ مجمع الزوائد جلد۸ صفحہ ۵۲ روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ ۱۷، ۱۹ شواہد النبوت ۳۰۳، ۳۰۴ برکات آل رسول ۲۱۵ نزہۃ المجالس جلد۲ صفحہ ۴۵۴)

میرے آقا شہزادوں سے بڑی ہی محبت کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اتنا گھر میں نہیں رہتے تھے جتنا نانا جان کے پاس رہتے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میرے آقا مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے دونوں شہزادے دوڑتے آئے اور آ کر سرکار کی گودی میں بیٹھ گئے میرے آقا شہزادوں کو چومتے بھی جاتے ہیں اور سینے سے بھی لگاتے جاتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ منظر دیکھا تو سرکار کے پیار کو دیکھ کر حیران ہو گئے ایک صحابی نے عرض کی آقا آپ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے اتنی محبت اتنا پیار اتنی شفقت فرماتے ہیں میرے آقا نے فرمایا ہاں پھر سرکار نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم تم بھی میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کیا کرو پیار کیا کرو کیوں؟ فرمایا: مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ جس نے میرے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی پیار کیا اس نے حقیقت میں میرے ساتھ پیار کیا میرے ساتھ محبت کی وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ جس نے میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ بغض رکھا عداوت رکھی اس نے حقیقت میں میرے ساتھ بغض رکھا عداوت رکھی۔

(ابن ماجہ شریف جلد۱ صفحہ ۶۴ المستدرک جلد۳ صفحہ ۱۶۶ نسائی شریف سنن اکبری جلد۵ صفحہ ۴۹ طبرانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف مرج البحرین ۵۳)

سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی ہیں فرماتے ہیں ایک دن میں سرکار کی محفل میں بیٹھا تھا اور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار کی بارگاہ میں تشریف فرما تھے میرے آقا نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ مَنْ اَحَبَّ هُمَا اَحَبَّنِی اے صحابہ رضی اللہ عنہم یاد رکھو جس نے میرے شہزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی ان سے پیار کیا حقیقت میں اس نے میرے ساتھ محبت کی میرے ساتھ پیار کیا وَمَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ جس نے میرے ساتھ پیار کیا میرے ساتھ محبت کی اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے محبت کی وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّة اور جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس محبت کے صدقہ میں جنت میں داخل فرمائے گا۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِی اور جس نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے بغض رکھا عداوت رکھی اس نے حقیقت میں میرے ساتھ بغض رکھا عداوت رکھی وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اور جس نے میرے ساتھ عداوت رکھی بغض رکھا اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغض رکھا وَمَن اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّار اور جس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا دشمنی رکھی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

(المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۶۶)

محبت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن شام کے وقت مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں کسی کام کے لئے جانا پڑا سردیوں کا موسم تھا جب میں آستانہ نبوت پر حاضر ہوا تو میں نے سرکار کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آقا اگر آپ تکلیف محسوس نہ فرمائیں تو اپنے غلام کی بات سن جائیں حضور علیہ الصلوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والسلام نے جب یہ پیغام سنا تو آپ باہر تشریف لے آئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبیوں کا امام سلطان کائنات باہر تشریف لائے تو میرے آقا نے اپنے جسم پاک پر کمل اوڑھا ہوا تھا کمبل کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بڑا حیران ہوا کہ یہ کمبل شریف میں کیا چیز ہے جو حرکت کر رہی ہے مجھے پتہ نہ چلا میں جان نہ سکا کیونکہ رات تھی اور وہ بھی اندھیری جب سرکار باہر تشریف لائے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار کی بارگاہ اقدس میں عرض کی قُلْتُ مَاهٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِ آقا یہ کیا چیز ہے جو آپ نے کمل مبارک میں چھپائی ہوئی ہے اور حرکت کر رہی ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان اقدس سے کوئی جواب نہ دیا بلکہ فَکَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرَکَیْهِ میرے آقا نے اپنی کملی مبارک کو کھول دیا میں نے کیا دیکھا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زانوؤں پر تشریف فرما ہیں۔ سبحان اللہ!

حضرات! میرے آقا کو اپنی بیٹی کے شہزادوں سے کتنی محبت ہے کتنا پیار ہے۔ سخت سردی ہے شہزادے گھر پر نہیں آرام فرما والد کے پاس نہیں والدہ کی گودی میں نہیں بلکہ نانا پاک کی گودی میں کھیل رہے ہیں صدقے جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی قسمت پر جن کو نانا ملا ہے تو نبیوں کا امام ملا ہے کائنات کا سلطان ملا ہے امت کا غم خوار ملا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کملی کھولی تو میں نے کیا دیکھا سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ میرے آقا کے دونوں زانوؤں پر بیٹھے مسکرا رہے ہیں میرے آقا نے فرمایا اسامہ رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا فَقَالَ هٰذَانِ اِبْنَایَ وَابْنَا اِبْنَتِیْ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں جنہیں تو میری گودی میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھیلتے دیکھ رہا ہے سبحان اللہ

(ترمذی شریف' بیہقی شریف' ابن حبان' مشکوۃ شریف صفحہ ۵۷۰' مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۵'۴۷۶ مرج البحرین صفحہ ۹۳ برکات آل رسول صفحہ ۲۱۷)

حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ایک دن والی دو جہاں باعث کون و مکاں مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اتنی دیر میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی تشریف لے آئے میرے آقا نے دونوں شہزادوں کو اپنی مقدس رانوں پر بٹھا لیا جب دونوں شہزادے بیٹھ گئے تو میرے آقا نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو چومنا شروع کر دیا بوسے لینے شروع کر دیئے امام حسن رضی اللہ عنہ کو پیار کرنے کے بعد سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو چومنا شروع کر دیا پیار کرنا شروع کر دیا سرکار نے دونوں کو پیار کرنے کے بعد چومنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ید اللہ والے گورے گورے ہاتھ اٹھا کر عرض کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُحِبُّ فَاَحِبَّ ھُمَا اے خالق کائنات اے پیارے رب العالمین میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں فَاَحِبَّ ھُمَا اے خالق کائنات تو بھی ان سے محبت فرما۔ (ابن راشد مرج البحرین صفحہ ۶۱)

میرے دوستو! سوچو کتنی محبت ہے میرے آقا کو شہزادوں سے کتنا پیار ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے ایک دن میرے آقا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے پیار کر رہے ہیں محبت کر رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہ منظر دیکھ رہے ہیں جب سرکار حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پیار کرنے سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ کا ہم لوگوں پر کتنا کرم ہے کتنی مہربانی ہے کہ آپ ہم میں تشریف فرما ہیں ہم میں جلوہ افروز ہیں وہ مرید کتنے خوش ہوتے ہیں جنکی نگاہ کے سامنے ہر وقت پیر رہے ہر وقت مرشد رہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنے خوش نصیب تھے جو ہر وقت رب عزوجل کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ہمارا جب بھی دل کرتا ہے آپ کی زیارت کر لیتے ہیں آپ کی دید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا لیتے آقا پوچھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کرے آپ ہم سے جدا ہو جائیں آپ ہمیں ظاہری طور پر چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلے جائیں پھر ہم کیا کریں گے ہم کیسے آپ کی دید کریں گے کیسے آپ کی زیارت کے جلوے لوٹیں گے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا میری وفات کے بعد میرے انتقال کے بعد اِذَا اَرَدتُّمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَیَّ جب بھی تمہیں میرے دیکھنے کی تڑپ پیدا ہو میرے دیکھنے کی حسرت ہو تو فَانْظُرُوْا اِلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ میرے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھ لینا۔ سبحان اللہ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۴۶۱ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۳۸)

حضرات! آپ جانتے ہیں میرے آقا نے یہ کیوں فرمایا جو مجھے دیکھنا چاہے وہ میرے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے؟ سنئے اس کی وجہ یہ تھی کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینے مبارک تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالکل مشابہ تھا وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر پاؤں مبارک تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالکل مشابہ تھے۔

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۱ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۹، ۴۸۰ مسند امام احمد بن حنبل ابن حبان صفوۃ الصفوۃ مرج البحرین صفحہ ۳۶)

حضرات! سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سر سے لے کر قدم پاک تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین مشابہ تھیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں مل کے سرکار کے عین مشابہ تھے سبحان اللہ کیا تقسیم ہے خالق کائنات کی۔ امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اسی حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط تو ام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم فرمایا کرتے تھے لوگو! جو بندہ یہ چاہتا ہے جس کی یہ خواہش ہے کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو سر سے لے کر سینے تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل تشبیہ ہو وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو یہ چاہتا ہو کہ وہ ایسے بندے کو دیکھے جو سینے سے قدم تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کامل تشبیہ رکھتا ہو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

(طبرانی شریف جلد ۳ صفحہ ۹۵ مرج البحرین صفحہ ۳۶'۳۷)

گویا دونوں شہزادوں کو کھڑا کرو تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل پاک بن جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہمیں جب بھی شوق پیدا ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کریں تو ہم دونوں بھائیوں کو یعنی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلا کر زیارت کر لیا کرتے تھے کیونکہ کَانَا شَبِيْهَيْنِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب دونوں بھائی مل کر کھڑے ہوتے تو ایسے لگتا تھا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم روضے سے باہر تشریف لے آئے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہم کہتے ہیں کہ وہ دیکھو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نقشہ سامنے آ گیا ہے ہم آگے بڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو چومنا شروع کر دیتے۔ سبحان اللہ (خطبات دین پوری جلد ۴ صفحہ ۲۰۶)

معدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنینؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمثیل نے اس سائے کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسینؓ

حضرت سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا ایک دن جمعہ کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضرات! ایک ہوتی ہے جمعہ کی تقریر ایک ہوتا ہے جمعہ کا خطبہ ان دونوں میں فرق ہے جمعہ کی تقریر بندہ سنتے وقت ادھر ادھر دیکھے سو جائے کوئی کسی سے بات کر لے یا تقریر سے اٹھ کر باہر چلا جائے پھر آ جائے کوئی فرق نہیں پڑھتا لیکن جمعہ کا خطبہ سننا یہ ہر مقتدی پر ضروری ہوتا ہے فرض ہوتا ہے بندہ ایسے بیٹھے جیسے نماز میں خشوع خضوع کے ساتھ بیٹھتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ مبارک کا خطبہ دے رہے تھے تقریر نہیں فرما رہے تھے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے ادب سے بڑی محبت سے خطبہ پاک سن رہے تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں بیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والی کائنات کا خطبہ مبارک سن رہے ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِذَا جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اچانک سیّدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما مسجد کے دروازے کی طرف تشریف لے آئے دونوں شہزادوں نے سرخ رنگ کے قمیص پہنے ہوئے تھے کپڑوں میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں بالکل سرخ نہیں تھے کیونکہ سرخ رنگ کے کپڑے مردوں اور لڑکوں کو پہننا جائز نہیں۔

(مرقات شریف مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۸۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی طرف تشریف لا رہے تھے تو حالت یہ تھی کبھی چلتے کبھی گر پڑتے کیونکہ نیا نیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چلنا سیکھا تھا اس لئے برابر چل نہیں سکتے تھے چلتے گرتے پھر اٹھ کر چل پڑتے پھر گر جاتے جیسا کہ عام طور پر بچے بچپن میں چلتے چلتے گرتے اٹھتے ہیں جب شہزادے مسجد نبوی شریف کے قریب پہنچے تو میرے آقا کی نظر مبارک شہزادوں پر پڑ گئی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ میرے آقا شہزادوں کی یہ حالت دیکھ کر منبر پاک سے نیچے اتر آئے منبر سے نیچے اتر کر سرکار مسجد کے دروازے پر تشریف لائے فَحَمَلَھُمَا ان دونوں کو اٹھا لیا اٹھا کر سینے سے لگا لیا پھر منبر پر آ کر بیٹھ گئے وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پھر دونوں شہزادوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

حضرات! میرے آقا کو شہزادوں سے کتنی محبت ہے کتنا پیار ہے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نہیں کہتے کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو اٹھا کر لے آؤ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ، مولا علی رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں فرماتے کہ جاؤ، تم میرے شہزادوں کو اٹھا لاؤ ناں ناں بلکہ خطبہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے نام کے نعرے چھوڑ کر امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ خود اٹھا کر سینے سے لگا لیتے ہیں سبحان اللہ یہ ہے محبت یہ ہے پیار۔

حضرات! یہ واقعہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بچپن کا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ چھوڑ دیا پر شہزادوں کا گرنا برداشت نہیں کیا اس بات کی لاج سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں رکھ لی۔ نانا جان کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کے وصال کے بعد جب اسلام پر مشکل وقت آیا جب اسلام پر یزیدیت کی تاریکیاں چھانے لگیں تو آقا حسین رضی اللہ عنہ نے نانا کے دین کی خاطر نانا جان کے پیارے اسلام کی خاطر مدینہ چھوڑ دیا مکہ چھوڑ دیا کربلا کے میدان میں تین دن بھوک پیاس برداشت کر کے اپنا کنبہ کٹوا دیا بچے ذبح کرا دیئے بھانجے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھتیجے شہید کرا دیے اپنی جان بھی قربان کر دی پر نانا کے جھنڈے کو نیچا نہیں ہونے دیا حسین پاک رضی اللہ عنہ نے مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے عرض کی نانا تو نے ہماری خاطر اللہ تعالیٰ کا خطبہ چھوڑا تھا دیکھ لو میں نے آپ کے دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ دیا آپ نے ہمیں گرنے سے بچایا دیکھ لے نانا میں نے بچے دے کے اپنا سر دے کے تیرے دین کو گرنے سے بچالیا سبحان اللہ

جس نے مسلم کا ایمان تازہ کیا　　جس نے اسلام کو پھر سے زندہ کیا
جس نے نانے کے وعدے کو پورا کیا　　جس نے امت پر قربان کنبہ کیا

اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلبر پر لاکھوں سلام

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں شہزادوں کو اپنی گود میں بٹھایا اپنے سامنے بٹھایا تو میرے آقا نے فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ لوگو اللہ تعالیٰ کا فرمان بالکل سچا ہے کہ تمہارا مال تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے تمہاری لئے آزمائش ہے تم لوگ سوچتے ہو گے میں نے خطبہ کیوں چھوڑا ہے میں نے منبر کیوں چھوڑا ہے؟ تو سنو یہ میرے شہزادے مسجد نبوی کی طرف میری طرف چل کے آرہے تھے لیکن جب چلتے تو گر پڑتے اٹھتے پھر چلتے پھر گر پڑے میرے آقا نے فرمایا فَلَمْ اَصْبِرْ میں شہزادوں کا گرنا برداشت نہ کرسکا میں ان کو گرتے دیکھ نہ سکا اس لئے میں خطبہ کے دوران منبر چھوڑ کر ان شہزادوں کو اٹھانے کے لئے ان کی طرف گیا اور ان کو اٹھا کر اپنے آگے بٹھالیا سبحان اللہ کیا شان ہے کیا مقام ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا۔ حضرات! جو نبی آقا حسین رضی اللہ عنہ کو بچپن میں گرتے نہیں دیکھ سکا سوچو جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں گھوڑے سے گرے ہوں گے آقا کا کیا حال ہو گا۔ (ترمذی شریف بیہقی شریف مسند امام احمد تفسیر ابن کثیر تفسیر قرطبی مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۴ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹ مرج البحرین صفحہ ۷۶، ۷۷ برکات آل رسول ۲۱۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو جنتی پھول

حضرات! دنیا میں بڑے بڑے نانے آئے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے جو اپنی بچی کے بچوں سے اپنے نواسوں سے پیار کرتے رہے ہیں پیار کرتے رہیں گے لیکن جتنا پیار جتنی محبت جتنی شفقت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے نواسوں سے تھی اتنی محبت اتنا پیار نہ کوئی نانا اپنے نواسوں سے کر سکا نہ قیامت تک کوئی کر سکے گا کیونکہ نانا بھی بے مثال نواسے بھی بے مثال نانا بھی شان والا نواسے بھی شان والے نانا بھی مقام والا نواسے بھی مقام والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن امام الانبیاء سلطان مدینہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اردگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہیں عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہیں سبحان اللہ صدقے جاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں پر

صدیق رضی اللہ عنہ عکس حسین کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم است
فاروق رضی اللہ عنہ ظل جاہ و جلال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
عثمان رضی اللہ عنہ ضیاء شمع جمال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
حیدر رضی اللہ عنہ بہار باغ خصال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
اسلام ما محبت خلفاء راشدین
ایمان ما محبت آل محمد اسد صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اردگرد جھرمٹ مار کے بیٹھے ہیں۔ حضرات! ایسے لگتا ہے جیسے چودھویں کا چاند زمین پر اتر آیا ہو اور ستارے چاند کو جھرمٹ میں لے کے بیٹھے ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کی عظمت کے منارے ہیں صحابہ
گر چاند محمد ﷺ ہے تو ستارے ہیں صحابہ
سنّی کو دل و جان سے پیارے ہیں صحابہ
واللہ عزوجل ہمارے ہیں ہاں ہمارے ہیں صحابہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے آقا کا دیدار بھی کررہے ہیں اور وعظ بھی سن رہے ہیں قربان جاؤں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدر پر رات کو عبادت کرتے ہیں رات کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں دن کو کملی والے کی زیارت کرتے ہیں۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح کو عید ہوتی تھی
خدا عزوجل کا قرب حاصل تھا نبی ﷺ کی دید ہوتی تھی

سرکار نے جب وعظ ختم فرمایا تقریر ختم کی تو ایک سرکار کے غلام نے ایک صحابی نے عرض کی آقا اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھ لوں میرے آقا نے مسکرا کر فرمایا ضرور پوچھو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ **سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ** سرکار کائنات سے پوچھا گیا آقا آپ کو ساری اہل بیت میں سے سب سے زیادہ پیارا کون لگتا ہے؟ میرے آقا نے سنا تو فرمایا: **قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ** مجھے ساری اہل بیت میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما زیادہ پیارے لگتے ہیں سبحان اللہ۔

حضرات! توجہ فرمائیں پوچھنے والا ہے صحابی بتانے والا ہے اللہ تعالیٰ کا مقدس نبی۔ شان ومقام بیان ہو رہا ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے آقا کبھی کبھی ہمارے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجتے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بھیجو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بابے کا حکم سنتیں تو فوراً شہزادوں کو تیار کر کے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارگاہ اقدس میں بھیجتیں جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تشریف لاتے تو میرے آقا ان کو سینے سے لگاتے میرے آقا سینے سے لگا کر پھر کیا کرتے فَیَشُمُّهُمَا وَیَضُمُّهُمَا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو چومتے بھی تھے سونگھتے بھی تھے اور سینے سے بھی لگا لیتے تھے۔

ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۷، ۴۷۸ برکات آل رسول صفحہ ۲۱۸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھتے دیکھا تو عرض کی آقا اولاد کو چوما جاتا ہے حق ہے، سینے سے لگایا جاتا ہے ٹھیک ہے لیکن آپ شہزادوں کو سونگھتے کیوں ہو میرے آقا نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم میں شہزادوں کو سونگھتا اس لئے ہوں مجھے ان دونوں کے جسموں سے جنت کی خوشبو آتی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ هُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما یہ دونوں دنیا میں میرے جنتی پھول ہیں ہر بندہ اپنی اولاد کو سونگھتا ہے کسی کو تیل کی خوشبو آتی ہے کسی کو سینٹ کی خوشبو آتی ہے کسی کو عطر کی خوشبو آتی ہے لیکن میرے آقا فرماتے ہیں جب میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھتا ہوں تو مجھے دونوں سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

(بخاری شریف مسند امام احمد بیہقی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۶۲ مرج البحرین ۲۸ مراۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۵ ترمذی شریف)

حضرات! حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے جنت کی خوشبو کیوں نہ آتی آپ جنت کے سردار جو تھے حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو عرض کی جی آقا فرمایا سنو اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ میرا حسن رضی اللہ عنہ اور میرا حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں سبحان اللہ (ابن ماجہ شریف ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ مشکوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۹۹، ۱۰۲، ۱۰۳)

حضرات! میرے آقا نے فرمایا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عربی میں تیس سال کے جوان کو شباب کہتے ہیں تو امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جوانوں کے سردار ہوں گے جنت میں جتنے بھی لوگ ہیں سب جوان ہی ہوں گے کوئی بوڑھا نہیں ہوگا کیونکہ لِاَنَّ اَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّھُمْ شَبَابٌ سارے جنتی جوان ہی ہوں گے اگر کوئی بچہ فوت ہوا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جوان ہوگا کوئی بوڑھا فوت ہوا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جوان ہوگا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام بھی جوان ہوں گے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ بلکہ خود امام الانبیاء سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جوان ہوں گے تو کیا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ان کے بھی سردار ہوں گے؟ اگر کہو ہاں تو پھر بے ادبی ہے گستاخی ہے کہ نانے کے بھی سردار ہوں باپ کے بھی سردار ہوں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے بھی سردار ہوں بات پھبتی نہیں بات بجتی نہیں تو سنئے محدثین کرام نے یہ حدیث مبارکہ لکھ کر اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ لٰـکِنْ یَخُصُّ بِمَا سِوَی الْاَنْبِیَآءِ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سارے جنتی لوگوں کے سردار ہوں گے مگر سارے نبی اور خلفاء راشدین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ ان سے مستثنیٰ ہوں گے ان پاک لوگوں پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی سرداری نہیں ہوگی۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۷، حاشیہ ۹)

حضرات! ذرا غور فرمائیں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو میرے آقا جنتی جوانوں کے سردار فرما رہے ہیں کب جب عمر مبارک صرف چار پانچ سال کی ہے ابھی جوان نہیں ہوئے ابھی جنت میں گئے نہیں ابھی سرداری ملی نہیں مگر قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مقام جو شان جو مرتبہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو جنت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملنا ہے میرے آقا آج سے چودہ سو سال پہلے بتا رہے ہیں پتہ چلا میرے نبی ﷺ کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں میرا نبی ﷺ اپنے ہر امتی کے انجام کو بھی جانتا ہے اور درجے مقام کو بھی جانتا ہے لیکن افسوس نجدی دیوبندیوں وھابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی پر جو لکھتا ہے کہ جو اللہ پاک بندوں سے معاملہ کرے گا قبر میں آخرت میں کسی کو کوئی پتہ نہیں۔ چاہے نبی ہو ولی ہو۔ نہ اپنا حال پتہ ہے نہ کسی کا (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ شریف سے تھوڑا سا ہٹ کر ایک بستی میں رہتا تھا ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے قدم بوسی کرنے کے بعد عرض کی امی جان کافی دن ہو گئے ہیں میں نے اپنے آقا کی اپنے نبی ﷺ کی زیارت نہیں کی امی جان اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں آج مغرب کی عشاء کی نمازیں سرکار کے پیچھے ادا کروں اور آپ کے لئے اور اپنے لئے مغفرت کی دعا بھی کراؤں گا امی جان ہمارا نبی اپنے یداللہ والے گورے گورے ہاتھ اٹھائے گا ہمارے لئے بخشش کی دعا مانگے گا ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔

حضرات! یہ صحابی ہے سرکار کے جلوے دیکھنے والا ہے سارے ولیوں غوثوں قطبوں مومنوں سے اعلیٰ ہے پکا جنتی پر کہتا کیا ہے اماں اجازت دے کیوں کہ اَنْ یَّسْتَغْفِرَلِیْ وَلَكِ میں آپ کے لئے اور اپنے لئے بخشش کی دعا کراؤں گا صحابی کہتا ہے کہ ہماری بخشش تب ہو گی جب ہم نبی ﷺ کے دروازے پر جائیں گے پر وہابی کہتے ہیں حج کرنے جاؤ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں جانے کی ضرورت نہیں حج کر لیا بس فرض ادا ہو گیا اب واپس گھر چلو پر عاشق تو کہتے ہیں حج مکہ شریف میں کیا ہے پر قبولیت کی مہر مدینہ شریف سرکار کے دربار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لگے گی جنت کی ٹکٹ مدینہ کا تاجدار عطا فرمائے گا ہم تو کہتے ہیں کہ

تیرے نام توں جیڑا گریز کردا
سدا محفلاں اندر اوہ ہوٹ ہووے
کملی والے دا منگتا شہنشاہ اے
بھاویں تن تے لیراں دا سوٹ ہوئے
اتراں روز مدینے دی جوہ اندر
ناصر کول جے کر پیرا شوٹ ہووے
آون جان دی ہو وے نہ پچھ مولا
کوئی پکا مدینے دا روٹ ہووے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان مہربانی کرو سرکار کے دربار میں جانے کی اجازت دو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے فرمایا اجازت ہے جاؤ سرکار کی بارگاہ میں میرا سلام بھی عرض کرنا اور دعائے رحمت بھی کرانا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار کی زیارت کے لئے چل پڑا شام کے قریب مغرب کے قریب میں مسجد نبوی شریف پہنچا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان فرمائی اذان کے بعد کائنات کے والی نے جماعت کرائی میں نے بھی باجماعت نماز ادا کی نماز کے بعد سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا کی خدمت میں حاضر تھے مغرب سے لے کر عشاء تک صرف زیارت کرسکا کوئی بات نہ کرسکا دعا کے لئے عرض نہ کرسکا فرماتے ہیں پھر عشاء کی نماز کا ٹائم ہو گیا اذان ہوئی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کرائی میں نے اور سارے غلامان حبیب نے نماز باجماعت ادا کی نماز پڑھنے کے بعد سرکار کے سارے غلام گھروں کی طرف چل پڑے میرے آقا بھی مصلیٰ امامت سے اٹھ کر آستانہ نور کی طرف چلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ نماز بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باجماعت ادا کرلی ہے سرکار کے دیدار کے مزے بھی لوٹ لیے ہیں لیکن دعا نہیں کراسکا سرکار مسجد سے نکل رہے ہیں اب روکنا بے ادبی ہوگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے چلتا ہوں جب سرکار نے کرم کیا رخ انور غلام کی طرف پھیرا سلام بھی عرض کرلونگا اور دعا بھی منگوا لوں گا گھر جانے کی اجازت بھی حاصل کرلوں گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقا جب مسجد سے نکل کر اپنے آستانے کی طرف چلے تو میں پیچھے پیچھے چل پڑا چند قدم میرے آقا چلے تو میرے قدموں کی آواز سن کر سرکار نے بغیر رخ انور موڑے پوچھا فَقَالَ مَنْ هٰذَا یہ میرے پیچھے کون ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار نے پوچھا تو ابھی میں نے جواب نہیں دیا تھا کہ دلوں کے بھید جاننے والا نبی خود ہی بول پڑا حُذَیْفَةُ کہیں یہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تو نہیں ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: قُلْتُ نَعَمْ میں نے عرض کی جی آقا میں آپ کا غلام حذیفہ رضی اللہ عنہ ہوں میرے آقا نے فرمایا مَاحَاجَتُكَ کیا بات ہے؟ کیوں میرے پیچھے آرہے ہو پھر خود ہی فرمایا غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے اور تمہاری والدہ کی بخشش فرمائے۔ سبحان اللہ

حضرات! توجہ کیجئے یہ صحاح ستہ کی حدیث ہے میرے نبی رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتا دیا اور دل کے چھپے حالات بھی خود ہی جان لئے اور فرما دیا اللہ تعالیٰ تیری والدہ کی بخشش فرمائے۔

حضرات! خدا عزوجل کے لئے انصاف سے بتائیے یہ غیب ہے کہ نہیں؟ غیب ہے بالکل ہے۔ اب صحابی یہ نہیں عرض کرتا آقا آپ کو میرے دل کی کیفیات کا کیسے پتہ چل گیا ہے۔ یہ تو غیب کی خبر ہے یہ تو میرے دل کی کیفیات ہیں اور دل کی بات جان لینا یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے وہ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر ہے آپ کیسے جان گئے جیسے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی براہین قاطعہ صفحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۱ پر لکھتا ہے کہ نبی کریم کو تو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ توبہ پر حضرات! وہ وہابی دیوبندی نہیں تھا وہ صحابی اور غلامِ رسول تھا اسے پتہ تھا کہ یہ وہ نبی ہے جس کی نگاہ سے معراج کی شب خداوعزوجل نہیں چھپا یہ خدا کی خدائی کیسے چھپ سکتی ہے۔

سرکار کائنات نے کیا فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی بخشے اور تیری والدہ کو بھی بخشے سرکار نے یہ بات کر کے پھر فرمایا هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ یہ دیکھ یہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے اس سے پہلے یہ زمین پر کبھی نہیں آیا تھا سبحان اللہ قربان جاؤں دربار نبی پر جس میں فرشتے بھی سلامی کے لئے در پاک کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر حاضر ہوتے ہیں کتنے بدنصیب ہیں وہ نجدی جو سرکار کے در پر حاضری نہیں دیتے پر جائے وہ جسے مدینہ والا اپنے مدینہ میں آنے دے اللہ اکبر میرے آقا نے فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ دیکھ فرشتہ آیا ہے عرض کی آقا یہ کہتا کیا ہے میرے آقا نے فرمایا یہ کہتا ہے سوہنا میں زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام بھی دینے آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ محبوب تیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے وَاِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۷، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱)

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کہیں سفر پر تشریف لے جا رہے تھے اونٹ پر سوار تھے دیگر سارا سفر کا سامان بھی ساتھ تھا جب سفر سے واپس گھر تشریف لائے سارا سامان موجود ہے مگر زرہ جو پہن کر جنگ میں لڑی جاتی ہے وہ موجود نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غلام قنبر نے عرض کی مولا سارا سامان موجود ہے مگر زرہ نہیں ہے آپ نے فرمایا چلتے وقت تو سامان میں موجود تھی بلکہ گھر میں آنے تک موجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی اب کہاں گئی کہیں کوفہ کے راستے میں نہ گر گئی ہو جاؤ تلاش کرو حضرت قنبر نے بڑی تلاش کی لیکن نہ ملی مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو صبر کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مل جائے گی ایک دن مولا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کے تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ نے دیکھا آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس ہے آپ نے اسے پکڑ لیا پکڑ کے فرمایا کہ میاں یہ زرہ تو نے کہاں سے لی ہے؟ اس نے کہا کیوں؟ فرمایا یہ زرہ تو میری ہے فلاں دن میرے اونٹ سے گر پڑی تھی یہودی نے کہا سرکار یہ آپ کی نہیں یہ میری ہے آپ کی کوئی اور ہو گی مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے پہچان کر بات کی ہے یہ زرہ میری ہی ہے یہودی نے کہا حضور لڑائی جھگڑا کرنے کی بجائے ہم قاضی شریح کے پاس چلے جاتے ہیں جو کوفے کے چیف جسٹس ہیں بہت بڑے عادل ہیں وہ جو بھی فیصلہ کر دیں آپ بھی قبول کر لیں میں بھی مان جاؤں گا سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

حضرات! توجہ کیجئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی حکومت ہے مولا علی رضی اللہ عنہ سیاہ سفید کے مالک ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں لیکن فرماتے ہیں چلو قاضی کے پاس چلو ہوتا آجکل کا کوئی حاکم تو وہ عدالت میں جانا برداشت نہ کرتا وہ تو اپنی توہین سمجھتا وہ یہودی کو بھی اٹھوا کر تھانے بند کرا دیتا بلکہ اس کے سارے خاندان کو چور سمجھ کر اندر کرا دیتا مگر وہ تھے مولا علی رضی اللہ عنہ انصاف اور اخلاق کے بادشاہ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے چلو عدالت میں چلو قاضی صاحب کے پاس چلو جج صاحب کے پاس چلو مولا علی رضی اللہ عنہ اور یہودی قاضی شریح کے پاس آئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ دائر کیا کہ قاضی صاحب یہ زرہ جو یہودی کے پاس ہے یہ میری ہے میں فلاں دن سفر سے واپس آ رہا تھا میرے اونٹ سے گر گئی اس نے اٹھا لی ہم نے بڑا تلاش کیا ہمیں نہیں ملی آپ مہربانی فرمائیں یہ زرہ مجھے دلائی جائے یہودی نے کہا جج صاحب یہ زرہ میری ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی نہیں ان کی کہیں اور گری ہو گی ان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مغالطہ لگ گیا ہے زرہ ایک جیسی ہوتی ہے شاید یہ اس جیسی شکل دیکھ کر اس زرہ کو اپنی سمجھ بیٹھے ہوں۔ اب مقدمہ دائر ہو گیا قاضی شریح نے فرمایا آپ دونوں فریقین یہی بیٹھے فیصلہ ابھی ہو جاتا ہے۔

حضرات! ہوتی پاکستان کی عدالت تو سالوں مقدمہ کا فیصلہ نہ ہوتا فریقین کو عدالت میں بلا بلا کر ذلیل کیا جاتا پھر فیصلہ یہ ہوتا کہ کیوں لڑتے ہو خود ہی صلح کر لو یا ایک پارٹی طاقت ور ہوتی تو قاضی کو جج کو کوئی وزیر سفیر کی سفارش کرا دیتا یا کسی ٹاؤٹ کے ذریعے پیسے دے کر فیصلہ اپنے حق میں کرا لیتا۔ مگر حضرات وہ پاکستانی جج نہیں تھا وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کا جج تھا سنئے فیصلہ کیا ہوا گھنٹہ یا آدھ گھنٹے تحقیق کرنے کے بعد جج صاحب نے قاضی صاحب نے فیصلہ فرمایا کیا قَالَ شُرَیْحٌ صَدَقْتَ وَاللّٰہِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ قاضی شریح نے فرمایا میں نے مسئلہ کی تحقیق کی ہے یہودی جھوٹا ہے اے امیر المومنین آپ اللہ تعالیٰ کی قسم سچے ہیں یہ زرہ آپ کی ہی ہے وَلٰکِنْ لَابُدَّ مِنْ شَاھِدَیْنَ لیکن زرہ لینے کے لئے آپ کے پاس دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے سبحان اللہ کیا منصف قاضی ہے نہیں دیکھتا کہ زمانے کا قلندر میرے سامنے کھڑا ہے سلطان اولیاء میری عدالت میں تشریف فرما ہے امیر المومنین تشریف فرما ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی اور داماد کھڑے ہیں ناں بلکہ شریعت کے تقاضوں کے مطابق قرآن پاک کے فیصلے کے مطابق عرض کرتے ہیں حضور مجھے پتہ ہے زرہ آپ کی ہی ہے مگر دو گواہ پیش فرمائیں جو گواہی دیں کہ یہ زرہ آپ کی ہے میرے آقا میرے مولا سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا جج صاحب قاضی صاحب بالکل ٹھیک کہتے ہو ہم ابھی گواہ پیش کرتے ہیں فَدَعَا قَنْبَرًا مَوْلَاہُ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اپنے غلام حضرت قنبر اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو قاضی کی عدالت میں بلوایا جب یہ دونوں آ گئے تو وَشَھِدَا اَنَّھَا لِدِرْعِہٖ دونوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے قاضی شریح کی عدالت میں گواہی دی کہ ہم گواہی دیتے ہیں یہ زرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہی ہے جب یہ دونوں گواہی دے چکے تو قاضی شریح نے عرض کی حضور آپ شریعت کے پیکر ہیں بَابُ مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ ہیں آپ جانتے ہیں شرعاً بیٹا باپ کی گواہی نہیں دے سکتا تاکہ مخالف یہ نہ سمجھے کہ شاید بیٹا باپ کی حمات میں گواہی دے رہا ہو ہوسکتا ہے غلط بیانی کر رہا ہو لہٰذا بیٹے کی گواہی شرعاً قبول نہیں کی جاسکتی میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ کا بیٹا ناجائز گواہی دے رہا ہے اللہ تعالیٰ معاف کرے میرا تو یہ عقیدہ ہے حسن رضی اللہ عنہ بھی سچا اس کا بابا بھی سچا اور سچوں کی اولاد ہے لیکن شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی آپ کے غلام قنبر کی گواہی مان لی جاتی ہے لیکن امام حسن رضی اللہ عنہ کی گواہی قبول نہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب قاضی کی یہ بات سنی تو باب مدینۃ العلم نے فرمایا ثَـکِلَتْکَ اُمُّکَ اے قاضی تیری ماں تجھے روئے یعنی تو مر جائے بعض دفعہ پیار میں بھی لوگ کہہ دیتے ہیں او تو مر جائے مولا علی رضی اللہ عنہ نے پیار سے فرمایا قاضی تو مر جائے تیری ماں تجھ پر روئے کیا تو نے خلیفہ برحق خلیفہ دوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان اقدس سے نہیں سنا تھا وہ فرمایا کرتے تھے لوگو شہزادہ حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کیا کرو پیار کیا کرو کیونکہ میں نے خود اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا تھا آپ نے فرمایا اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں جب میرا حسن جنتی ہے جنتی ہی نہیں جنتی جوانوں کا سردار ہے تو کیا تو گمان کرسکتا ہے اس کی زبان پر حق کے علاوہ کوئی بات آئے گی قاضی صاحب میرا بیٹا حسن جو گواہی دے رہا ہے حق سچ سمجھ کے دے رہا ہے قاضی شریح نے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان سنا تو فیصلہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں کردیا زرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دلا دی یہودی بھی مان گیا کہ زرہ واقعی مجھے کوفہ کے بازار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ملی ہے میری نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہی ہوگی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ صفحہ ۱۳۹ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۰۶،۱۰۵)

مولا حسن دے عزم تے حوصلے نوں برد باری دا کوہ گیراں سمجھا
حل اپنیاں ساریاں مشکلاں دا مولا حسن کریم دا ناں سمجھا
اوہدے قدماں دی خاک توں چمن واراں جنت اوہدے پیر ادی تھاں سمجھا
چڑھ جائے رسالت دے موہنڈیاں تے کیوں اس نوں صائم نہ اتہا سمجھا

جرأت اور سرداری

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی رافع اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ یہ تینوں میرے آقا کے غلام فرماتے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کا وقت قریب آیا آپ کے وصال کا ٹائم نزدیک آیا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر بابے کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہزادوں کو دیکھا تو سینے سے چمٹا لیا سر منہ چوما پھر فرمایا بیٹی تجھے پتہ ہے میرے وصال کا وقت قریب آ گیا اس وقت شہزادوں کو کیوں لائی ہو؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان یہ میرے بیٹے نہیں آپ کے بیٹے ہیں ابوان بیٹوں کو اپنی وراثت میں کچھ تبرک عطا فرمائیں تاکہ شہزادوں کو نانے کی وراثت میں کچھ حصہ تبرک کے طور پر مل جائے میرے آقا نے سنا تو فرمایا فَقَالَ اَمَّا الْحَسَنُ فَلَهٗ هَيْبَتِىْ وَسُوْدَدِىْ جا بیٹی میں نے بیٹے حسن کو اپنی ہیبت اور سرداری عطا فرمادی وَاَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهٗ جُرْأَتِىْ وَ جُوْدِىْ اور بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی جرأت اور سخاوت عطا فرمادی۔ سبحان اللہ

(طبرانی شریف، مجمع الزوائد، الصواعق المحرقۃ، کنز العمال، تہذیب التہذیب، برکات آلِ رسول صفحہ ۲۱۸

اُسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۷ مرج البحرین صفحہ ۳۸، ۴۰ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات ! غور فرمائیں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو لے جاتی ہیں عرض کرتی ہیں انہیں اپنی وراثت سے کچھ حصہ عطا فرمائیں تو میرے آقا نے شہزادوں کو اپنی وراثت سے کیا حصہ عطا فرمایا؟ کیا سونا دیا؟ چاندی دی؟ زمین الاٹ فرمائی؟ کھجوروں کے درخت عطا فرمائے؟ کوئی باغ عطا فرمائے؟ نہیں بلکہ میرے آقا نے اپنے شہزادوں کو اپنی ہیبت اپنی سرداری اپنی شجاعت اپنی سخاوت عطا فرمائی یہ وہ وراثت ہے جو نسل بعد نسل چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک چلتی رہے گی اگر سرکار کی ظاہری وراثت مال دولت سونا چاندی تقسیم ہونے والا ہوتا تو میرے آقا اس وراثت میں سے بھی کچھ حصہ ضرور عطا فرماتے کیونکہ مانگنے والی ہو بیٹی لینے والے ہوں نواسے دینے والا ہو کریم رحیم نانا پھر کچھ ملے نہ یہ نہیں ہوسکتا میرے آقا نے یہ ظاہری چیزیں اس لئے نہیں عطا فرمائیں کہ نبی کا ظاہری مال تقسیم نہیں ہوتا بلکہ وہ سب فقرا مساکین اور غریبوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ناز

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی ہم سب اپنے آقا کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز ادا کررہے تھے سرکار نے قیام کیا ہم نے بھی قیام کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکوع فرمایا ہم نے بھی رکوع کیا سرکار سجدے میں تشریف لے گئے ہم بھی سجدے میں چلے گئے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما آگئے جب کریم نانے کو سجدے کی حالت میں دیکھا تو دونوں بھائی کائنات کے والی کے کندھوں پر سوار ہو گئے پشت انور پر سوار ہو گئے سبحان اللہ

حضرات ! یہ تیرے میرے بچے نہیں یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں یہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں یہ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور نظر ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پہلی مرتبہ نانے کے کندھوں پر نماز کی حالت میں سوار نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ ان کا معمول تھا جب بھی مسجد نبوی میں تشریف لاتے نانے جان کو نماز کی حالت میں دیکھتے تو چھلانگ مار کر پیارے نانا جان کے کندھوں پر سوار ہو جاتے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كَانَ يُصَلِّيْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ وَيَقْعَدَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھتے تو امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کھیلتے کھیلتے سرکار کی پشت انور پر سوار ہو جاتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ بات ناگوار گزرتی کہ سرکار نماز میں ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں شہزادے پشت انور پر سوار ہیں کہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز میں خلل نہ آجائے تو وہ منع کرنا شروع کر دیتے جب سرکار نماز سے فارغ ہوتے تو میرے آقا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے دَعُوْهُمَا صحابہ رضی اللہ عنہم ان دونوں کو چھوڑ دو یہ جو کرتے ہیں کرنے دو یہ جیسے کھیلتے ہیں کھیلنے دو یہ جیسے پھرتے ہیں پھرنے دو بابی و امی حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ سبحان اللہ

(بیہقی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۶۱ طبرانی شریف المصنف مرج البحرین صفحہ ۲۷ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۲۹، صفحہ ۱۱۰)

صدقے جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر ساری کائنات کے انسان کہتے ہیں آقا تیرے قدموں پر ہمارا مال جان اولاد ماں باپ قربان پر والی کائنات اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی فرماتا ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر میرے ماں باپ قربان۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدے میں سر انور رکھا تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے چھلانگ لگائی کریم رحیم نانے پاک کی پشت انور پر سوار ہو گئے جب میرے آقا نے سجدے کی تسبیح پوری کر لی تو آپ نے سجدے سے سر اٹھانے کا پروگرام بنایا تو آپ نے ہاتھ مبارک سے بڑی ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نرمی سے شہزادوں کو اپنی پشت انور سے اتار دیا تاکہ چوٹ نہ لگ جائے بچے گر نہ جائیں بچے رو نہ پڑیں سرکار نے سجدے سے سر مبارک اٹھایا شہزادے نانا جان کو دیکھتے رہے مسکراتے رہے۔

حضرات! یہ تو منظر دیکھنے والا ہوتا تھا جب نبیوں کا سلطان نماز پڑھاتا شہزادے نانا جان کی پشت پر بھی سواری کرتے اور پھر چہرہ والضحیٰ دیکھ کر مسکراتے بھی تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر سجدے میں تشریف لے گئے شہزادے پھر نانے جان کی مقدس پشت انور پر سوار ہو گئے سرکار نے پھر سجدہ مکمل کر کے شہزادوں کو نرمی سے پشت مبارک سے جدا فرمایا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے سرکار نے قیام فرمایا رکوع کیا سجدے میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پھر پشت انور پر سوار ہو گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ساری نماز میں یہی کیفیت رہی سرکار سجدے میں تشریف لے جاتے ہیں شہزادے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کندھوں پر سوار ہو جاتے ہیں جب نماز مکمل ہو گئی آقا نے جماعت کرالی تو میں کھڑا ہو گیا کھڑے ہو کر عرض کی آقا اگر آپ حکم فرمائیں تو میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو گھر پر چھوڑ آؤں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بالکل جاؤ انہیں گھر چھوڑ آؤ میں نے عرض کی آقا رات اندھیری ہے فرمایا گھبراؤ نہیں سرکار نے اپنا سر انور آسمان کی طرف کیا اچانک آسمانی بجلی چمکی راستہ نظر آنے لگا میرے آقا نے شہزادوں کو پیار کر کے فرمایا بیٹا جاؤ اپنی امی جان کے پاس چلے جاؤ شہزادوں نے عرض کی ٹھیک ہے نانوں جان حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں شہزادوں کو لے کر ان کو گھر پہنچانے کی خاطر چل پڑا تو آسمانی بجلی بھی چمکتی چمکتی ہمارے ساتھ چل پڑی میں شہزادوں کو لے کر جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا بچے گھر میں داخل ہو گئے تو آسمانی بجلی بھی غائب ہو گئی۔

(مسند امام احمد بن حنبل طبرانی شریف، مجمع الزوائد، تہذیب الحجذ یب مرج البحرین صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں زیارت کے لئے حاضر ہوا تو میں نے کیا دیکھا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس گودی مبارک میں کھیل رہے ہیں میں کافی دیر تک دیکھتا رہا پھر میں نے آقا کریم کی بارگاہ نازنین میں عرض کی فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّهُمَا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ان شہزادوں سے محبت فرماتے ہیں پیار فرماتے ہیں سرکار نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا ابوایوب کیوں نہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں پیار کرتا ہوں اور پیار کروں بھی کیوں نہ هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا یہ دونوں میرے گلشن کے پھول ہیں یہ جنتی پھول ہیں جن کی خوشبو میں ہر وقت سونگھتا رہتا ہوں۔ سبحان اللہ (طبرانی شریف مجمع الزوائد مرج البحرین صفحہ ۲۹ ج ۳۰)

آقا کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے بے پناہ محبت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم چند ساتھی ایک جگہ بیٹھے کچھ باتیں کر رہے تھے اچانک ہم نے کیا دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لے آئے سرکار جب ہمارے قریب تشریف لائے تو ہم نے کیا دیکھا آپ نے ایک کندھے پر امام حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہوا ہے دوسرے کندھے پر شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ بیٹھا ہے سرکار کبھی امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو چومتے ہیں کبھی آقا حسین رضی اللہ عنہ کو چومتے ہیں قربان جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی عظمت پر۔

(مسند امام احمد بن حنبل المستدرک شریف مجمع الزوائد الاصحابہ مرج البحرین صفحہ ۱۱۳)

حضرات! یہ وہ نبی ہے جس کے قدم چومنے کے لئے عرش روتا ہے یہ وہ رسول ہے جس کے قدموں کی تلیاں معراج کی رات حضرت جبریل علیہ السلام چوم کر معراج کرا رہا ہے مگر صدقے جاؤں علی رضی اللہ عنہ کے لاڈلوں پر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نور العین پر وہ کملی والے کے کندھوں پر سوار ہو کر دو جہان کے مزے لے رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو ہیں اپنے سوھنے رب عزوجل کو منا رہے ہیں اچانک امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے آ کر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھ گئے جب سرکار یاد الٰہی عزوجل سے فارغ ہوئے تو میرے آقا نے دونوں شہزادوں کو گودی میں بٹھالیا سر منہ چومنا شروع کر دیا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے بھی نانے جان کی زلفوں کو داڑھی مبارک کو پیار سے بوسے دینے شروع کر دیئے پیار کرتے کرتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی نانوں جان آج دل کرتا ہے آپ ہمارے لئے اونٹ بنیں ہم آپ کی پشت انور پر سوار ہوکر سواری کا لطف لیں میرے آقا مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا بیٹا یہ بھی کوئی بڑی بات ہے لو میں اونٹ بن جاتا ہوں تم لوگ میری پشت پر سوار ہو جاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں شہزادوں کے لئے اونٹ بن گئے سبحان اللہ صدقے جاؤں عظمت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر حضرات جب میرے آقا نے بچوں کی خوشی کے لئے اونٹ کی طرح سواری کی صورت اختیار کی تو دونوں شہزادے چھلانگ لگا کے نانے جان کے مقدس کاندھوں پر سوار ہو گئے نانے جان کی پاک پشت پر سوار ہو گئے۔

علی ولی کے پسینے سے پھول بنتے ہیں
ارے انہی کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
نہ پوچھ منزلت ان کے باپ دادا کی
جن کے بچوں کی سواری خود رسول بنتے ہیں

جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نانے کی پشت انور پر سوار ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل چلنا شروع کر دیا شہزادے نانے جان کی پشت انور پر سوار ہوکر بڑے خوش ہیں جب سرکار چلتے ہیں تو بچے کہتے ہیں حَلْ حَلْ۔ یہ عرب کا محاورہ ہے جو اونٹوں کو چلاتے وقت استعمال ہوتا ہے حسنین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی نانا جان جب سوار اونٹ پر سوار ہوتے ہیں ان کی مہار ہوتی ہے جس کو وہ پکڑ کر اونٹ کو چلاتے ہیں۔ نانا جان ہمارے اونٹ کی تو لگام کوئی نہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا گھبراؤ نہیں تمہیں وہ لگام عطا کرتا ہوں وہ مہار عطا کرتا ہوں جن کی قسمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اٹھائی ہیں وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی محبوب مجھے تیرے چہرہ انور کی قسم اور تیری کالی کالی زلفوں کی قسم جو تیرے چہرے پر چھا جاتی ہیں فرمایا بیٹا میری زلفوں کو پکڑ لو سبحان اللہ

حضرات! کیا حسین منظر تھا نیچے نبوت اوپر ولایت نیچے آمنہ کا لال پشت پاک پر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لال نیچے عبداللہ کا چمن پشت پر علی رضی اللہ عنہ کے چاند عجیب منظر ہے وہ نانا یہ نواسے ہیں وہ نبیوں کا سلطان ہے یہ ولیوں کے بادشاہ ہیں شہزادے پشت انور پر سوار ہیں نانے کی مقدس زلفیں پکڑ کے بیٹھے ہیں جدھر موڑتے ہیں نبیوں کا سلطان مڑ جاتا ہے۔

حضرات! توجہ کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں یار کی رضا میں راضی ہوں مگر خدا عزوجل کا یار کہتا ہے میں حسنین رضی اللہ عنہما کی رضا میں راضی ہوں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما عرض کرتے ہیں نانون جان لوگوں کے اونٹ بولتے ہیں مگر ہمارا اونٹ تو بولتا نہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹا لوگوں کے اونٹ عف عف کرتے ہیں۔ تمہارا اونٹ جب بولتا ہے تو خدا عزوجل کا کلام بولتا ہے۔(ذبح عظیم صفحہ ۳۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار کی زیارت کے لئے آقا کے دیدار کے لئے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا فرماتے ہیں دَخَلْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا وَھُوَ یَمْشِیْ اَرْبَعَۃً تو میرے آقا چار اعضا پر چل رہے تھے دو ہاتھ اور دو پیر مبارک۔ وَعَلٰی ظَھْرِہِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اور آپ کی پشت انور پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سوار تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے شہزادوں کو اونٹ بن کر جھولے بھی دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ فرما بھی رہے تھے کہ نِعۡمَ الۡجَمَلُ جَمَلُکُمَا بیٹا تمہاری سواری تمہارا اونٹ کتنا پیارا ہے کتنا خوبصورت ہے۔ وَنِعۡمَ الۡعَدۡلَانِ اَنۡتُمَا اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو تم کتنے اچھے سوار ہو۔

(طبرانی شریف مجمع الزوائد ذخائر العقبی مرج البحرین ص ۸۹)

یقیناً راکب دوش شہ ابرار تھے دونوں
جوانان ریاض خلد تھے دونوں
یہ دونوں مصطفیٰ کے سامنے سے جب گزرتے تھے
دعا یہ مصطفیٰ دونوں کے حق میں رب سے کرتے تھے
میں ان دونوں کا طالب ہوں میرے مطلوب ہیں دونوں
خدا عزوجل اپنا محبوب رکھ ان کو مجھے محبوب ہیں دونوں

کشتی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی اور چچا زاد بھائی حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں سرکار کے اور بھی کئی صحابی سرکار کی خدمت میں زیارت سے مستفیض ہو رہے ہیں میں بھی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل پاک میں بیٹھا ہوں سرکار کے دائیں بائیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک صحابی آیا اس نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں ایک سیب پیش کیا آقا اسے قبول فرمائیے سرکار نے وہ سیب قبول فرما کر دعا دی شکریہ ادا کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں نواسوں نے دیکھا نانا جان کے پاس سیب آگیا ہے اب دونوں شہزادے کوشش کرنے لگے کہ یہ سیب پورا مجھے ملے امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسن رضی اللہ عنہ چاہتے ہیں کہ پورا سیب میں لوں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ چاہتے ہیں پورا سیب میں لوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دونوں شہزادوں کے اصرار کو دیکھا تو میرے آقا سوچنے لگے کہ سیب کس کو دوں اگر بڑے کو دیا جائے تو چھوٹا ناراض ہو جائے گا چھوٹا رو پڑے گا اگر چھوٹے حسین رضی اللہ عنہ کو دیا جائے تو بیٹا حسن رضی اللہ عنہ ناخوش ہو گا حسن رضی اللہ عنہ کا دل ٹوٹ جائے گا اب کیا کیا جائے؟ کس کو راضی کروں؟ کس کو راضی نہ کروں؟ میرے لئے تو دونوں ایک جیسے ہیں میرے تو دونوں آنکھوں کے تارے ہیں دل کا چین ہیں ابھی والی دو جہاں سوچ ہی رہے تھے کہ فرشتوں کا سردار سدرہ کا مکین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے صلوٰۃ وسلام عرض کیا درود وسلام کے نذرانے پیش کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں آقا کیا سوچ رہے ہو سرکار نے فرمایا جبریل ایک دوست نے یہ ایک سیب دیا ہے اور یہ شہزادے یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ضد کر رہے ہیں ایک کہتا ہے پورا سیب مجھے دو دوسرا کہتا ہے نانا جان سیب مجھے دو اب سوچ رہا ہوں کیا کروں اگر ایک کو دوں تو دوسرا ناراض ہو جائے گا حضرت جبریل علیہ السلام مسکرا پڑے عرض کی سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم' عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' مکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' قریشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ہاشمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' مدنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سوچنے والی کیا بات ہے آپ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو حکم دیں کشتی لڑیں جو گرائے گا جو غالب آ جائے گا سیب اس کو دیا جائے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرا پڑے فرمایا جبریل بڑی پیاری بات کی ہے بڑا اچھا فیصلہ سنایا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما عرض کی جی نانوں جان فرمایا یہ سیب کون لینا چاہتا ہے؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جی میں لوں گا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان میں نے یہ پورا سیب لینا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا مجھے تو دونوں پیارے ہو میں ایک کو سیب دیکر دوسرے کا دل نہیں توڑنا چاہتا ایسے کرو تم دونوں کشتی لڑو جو گرا دے گا جو غالب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آ جائے گا سیب اس کا ہو گا سبحان اللہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی ٹھیک ہے نانا جان ہمیں آپ کا فیصلہ منظور ہے دونوں بھائی دونوں مولا علی رضی اللہ عنہ کے لاڈلے دونوں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نور نظر دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادے کشتی لڑنے لگے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہیں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ منظر دیکھتے ہوں گے کسی دنگل کا مہمان خصوصی کوئی وزیر کسی مقابلے کا مہمان کوئی سفیر پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مقابلے کا مہمان خصوصی اللہ تعالیٰ کا حبیب والی کائنات سلطان مدینہ امام الانبیاء وسیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں جب کشتی شروع ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو داد دیتے ہوئے فرمایا کہ وَیْهًا اَلْحَسَن شاباش بیٹا حسن رضی اللہ عنہ۔ ویہ کا معنی کسی کو جوش دلانا کسی کی ہمت بڑھانا جیسے ہمارے ہاں کرکٹ ہاکی کھیلتے تو دیکھنے والے تالیاں بجا کر شور مچا کر نعرے مار کر کھلاڑیوں کو حوصلہ دلاتے ہیں اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شہزادہ حسن کو فرماتے ہیں ویھا شاباش بیٹا حسن شاباش نیچے نہ گرنا حسین رضی اللہ عنہ کو فلاں جگہ سے پکڑ کر نیچے گراؤ حسین رضی اللہ عنہ کو ٹانگوں سے پکڑو حسین رضی اللہ عنہ کو بازوؤں سے پکڑو ایک روایت میں آتا ہے سرکار نے فرمایا وَیْهًا کَالْحَسَنِ اے بیٹا! حسن دلیری سے مقابلہ کرو ایک روایت میں آتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: هِــیّ ءِ حَسَنٌ شاباش حسن ہمت نہ ہارو جب یہ کشتی ہو رہی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں دیکھ رہے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیبیاں اور پاک بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے دیکھ رہی ہیں فرشتے عرش سے اور آسمانوں سے دیکھ رہے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن کے دو پھول کیسے کشتی لڑ رہے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو داد دی شاباش فرمائی داؤ سکھائے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آ قالِمَ تَقُوْلُ هِنَّ يَا حَسَنُ آپ حسن رضی اللہ عنہ کی ہمت بڑھا رہے ہیں حسن رضی اللہ عنہ کو شاباش دے رہے ہیں اِنَّ حُسَيْنَ اَضْعَفُ حالانکہ حسین رضی اللہ عنہ چھوٹا ہے حسین رضی اللہ عنہ کمزور ہے آپ کو تو چاہیے حسین رضی اللہ عنہ کو داؤ سکھاؤ حسین رضی اللہ عنہ کی ہمت بڑھاؤ حسین رضی اللہ عنہ کو شاباش دو میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا تم سچ کہتی ہو لیکن جبریل علیہ السلام یَقُوْلُ هِنَّ يَا حُسَيْنُ بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو جبریل علیہ السلام داؤ سکھا رہے ہیں شاباش دے رہے ہیں اگر میں ھن یا حسن کہہ رہا ہوں تو حسین رضی اللہ عنہ کو جبریل هِنَّ يَا حُسَيْن کہہ کر ہمت بڑھا رہے ہیں دونوں شہزادے کشتی لڑ رہے ہیں مقابلہ بڑا سخت ہے ایک مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلوان ہے ایک جبریل علیہ السلام کا پہلوان ہے اب کافی دیر سے کشتی ہو رہی ہے مگر کوئی پہلوان چت نہیں ہوتا نیچے نہیں آتا کوئی مغلوب نہیں کسی کی پشت نہیں لگ رہی کوئی ہار نہیں مان رہا۔

حضرات! وہ پہلوان کیسے ہاریں جن کے پیچھے جبریل ہو اور اللہ تعالیٰ کا حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو دونوں بھائی کشتی میں برابر رہے مقابلہ برابر ہو گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت جنت میں تشریف لے گئے ایک سیب لے آئے جو ہو بہو اس سیب سے شکل ملتی ہے ایک امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیا ایک امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیا دونوں بھائی راضی ہو گئے سبحان اللہ

(جامع المعجزات صفحہ ۷۲، ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۴۴، ینابیع المودۃ جلد ا صفحہ ۱۶۵، اصابہ، اسد الغابہ، خصائص کبریٰ مرج البحرین صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۴۴، ۷ روضۃ الشہداء، شواہد النبوۃ صفحہ ۳۰۴)

جنتی جوڑے

رمضان شریف کا مہینہ تھا چاند کی انتیس تاریخ تھی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک پانچ سال ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک چار سال چار مہینے کی ہے۔ دونوں شہزادے نانا جان کی زیارت کر کے ناز اٹھا کے گھر تشریف لائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادھر سیّدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سارا دن روزے کی حالت میں چکی بھی چلاتی رہیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتی رہیں چکی پیس کے جب فارغ ہوئیں تو عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے مصلیٰ بچھایا جب نماز کے لئے کھڑی ہونے لگی تو دونوں شہزادے دونوں جنتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ امی جان کے مصلیٰ پر آ کر لیٹ گئے سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں شہزادوں کا منہ چوم کر فرمایا بیٹا مصلےٰ سے اٹھو مجھے نماز عصر ادا کر لینے دو لیکن شہزادے اٹھے نہیں مصلیٰ خالی نہیں کیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بیٹا کیا بات ہے؟ مصلیٰ کیوں نہیں خالی کرتے کوئی مطالبہ تو نہیں؟ کوئی فرمائش تو نہیں؟ دونوں شہزادے مسکرا پڑے مسکرا کر عرض کی اماں جانی آپ نے ہمارے دل کی بات کی ہے واقعی ایک بات عرض کرنی ہے سیّدہ طیبہ نے فرمایا بیٹا کون سی بات؟ عرض کی امی جان آپ کو پتہ ہے کہ آج رمضان شریف کی انتیس تاریخ ہے شام ہوگئی ہے ہوسکتا ہے آج عید کا چاند نظر آ جائے کل عید الفطر ہو جائے سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بیٹا عید تو ہونی ہے تم کیا چاہتے ہو؟ شہزادوں نے عرض کی امی جان عید والے دن سارے مدینہ شریف کے بچے چاہے غریب ہوں یا امیر نئے کپڑے پہنیں گے نئے لباس پہن کر عید گاہ کی طرف جائیں گے۔ امی جان کیا آپ کے بیٹے یہی پرانے کپڑے پہن کر عید گاہ کی طرف جائیں گے؟ کیا سارے بچے ہمارا مذاق نہیں اڑائیں گے کہ امام الانبیاء کے نواسے ہیں سلطان الاولیا کے بیٹے ہیں جنتی عورتوں کی سردار کے لخت جگر ہیں لیکن کپڑے دیکھو وہی پرانے؟ امی جان مہربانی کرو ہمیں بھی بازار سے نئے کپڑے لے کر دو۔

حضرات! جب صبر و رضا کی ملکہ نے مملکت فقر کی شہزادی نے شہزادوں کی یہ بات سنی تو دونوں شہزادوں کو سینے سے لگا لیا پیار کیا پیار کرنے کے بعد فرمایا بیٹا تمہارا مطالبہ بالکل ٹھیک ہے اچھا مصلیٰ خالی کرو مجھے نماز پڑھنے دو تمہارے نئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کپڑے بھی آ جائیں گے شہزادوں نے عرض کی امی جان کب آئیں گے؟ فرمایا بیٹا کل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان کل تو عید ہے اگر کل آئے تو سلیں گے کیسے؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا پریشان نہ ہو درزی تمہارے کپڑے سلے سلائے لائے گا سبحان اللہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے سنا تو خوش ہو گئے امی جان کا مصلیٰ خالی کر دیا سیدہ طیبہ طاہرہ عابدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز بڑی خشوع خضوع کے ساتھ ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئیں تو آپ نے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پیارے رب العالمین تو اچھی طرح جانتا ہے میں نے بچوں سے وعدہ اس لئے کیا ہے کہ کہیں ان کا دل نہ ٹوٹ جائے بچے رو نہ پڑیں بچوں کا دل دکھی نہ ہو جائے۔ اے خالق کائنات تو اچھی طرح جانتا ہے حالات اتنے اچھے نہیں مالی پوزیشن اتنی ٹھیک نہیں کہ بچوں کو نئے کپڑے لے کر دیئے جائیں۔

حضرات! ہے سلطان کائنات کی بیٹی ہے نبیوں کے امام کی بیٹی لیکن اتنی پوزیشن نہیں کہ کپڑے نئے خرید کر دے سکے یہاں یہ کوئی نہ سمجھے کہ وہ بے چارے بڑے غریب تھے دنیا سے تنگ تھے اس لئے کئی کئی دن تک کھانا نہیں ملتا تھا۔

حضرات! یہ بات سوچنی بھی ایمان کی توہین ہے ایمان جانے کا خطرہ ہے یہ غریبی یہ فقیری جان بوجھ کر اختیار کی ہوئی تھی جو کچھ آتا تھا اللہ تعالیٰ کے راستے میں لٹا دیتے وہ یہ برداشت نہیں کرتے تھے کہ دنیا کا مال ہمارے گھر میں پڑا رہے پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی کس باپ کی تھی جس کا فرمان ہے لوگو اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا اختیار دیا ہے اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ ساتھ چلیں لیکن نہیں میں بادشاہی نہیں چاہتا میں نے فقیری اختیار کی ہے کیوں آقا نے فقیری اختیار کی تاکہ میرے غریب امتی جب دنیا کے معاملے میں پریشان ہونے لگیں تو وہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات دیکھ کر صبر کریں سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! میرے آقا ہیں مختار کل ہیں سلطان کل لیکن بظاہر کچھ نہیں تھا۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے خالق کائنات کپڑے ہیں نہیں لیکن حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے وعدہ کرلیا ہے کہ تمہارے کپڑے سلے سلائے درزی لائے گا اے پیارے رب العالمین تو اچھی طرح جانتا ہے تیرے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا سبحان اللہ

حضرات! واقعی میرے آقا کی بیٹی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی جھوٹ کیسے بولتی آجکل ہماری مائیں بہنیں اکثر بچوں سے جھوٹ بولتی ہیں آپ نے دیکھا ہوگا بعض دفعہ بچے روتے ہیں چپ نہیں کرتے مائیں بچوں کو چپ کرانے کے لئے کہتی ہیں چپ کر جاؤ وہ بلی آرہی ہے وہ کتا آرہا ہے حالانکہ بلی کتا آتا نہیں صرف بچوں کو خاموش کرانے کے لئے یہ جھوٹ بولا جاتا ہے۔

حضرات! جب مائیں بچپن میں بچوں سے جھوٹ بولیں گی تو انصاف سے بتائیے وہ بچہ بڑے ہوکر جھوٹ نہیں بولے گا ماں کی گود اولاد کے لئے پہلی درسگاہ ہوتا ہے پہلی ٹریننگ گاہ ہوتی ہے اگر پہلی جماعت کے لڑکوں کو بھی جھوٹ کا سبق سکھایا جائے تو انہوں نے آگے جاکر جھوٹ بھی تو بولنا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں یہ جھوٹ نہیں۔

حضرات! کوئی مانے یا نہ مانے یہ ہے جھوٹ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی ہیں حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں ایک لڑکا جارہا تھا ایک بچہ جارہا تھا میں نے اسے کہا ادھر آؤ میں تمہیں ایک چیز دوں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاتے جاتے سن لی سرکار نے فرمایا عبداللہ اس بچے کو کیا دو گے عرض کی آقا اس کو کھجور دوں گا حضور علیہ الصلوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والسلام نے فرمایا اگر تم اس کو کھجور نہ دیتے تو تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھا جاتا۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۳۸۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ہر جھوٹ سے بچائے آمین تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے خالق کائنات میں نے بچوں سے وعدہ تیرے سہارے پر کیا ہے اور تو اچھی طرح جانتا ہے میں نے جھوٹ کبھی نہیں بولا اے خالق کائنات میرے کیے ہوئے وعدے کو پورا فرمانا اور میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھنا پھر سیّدہ مصلیٰ پر بیٹھی رہی اللہ اللہ عزوجل کرتی رہیں پھر اٹھ کر افطاری کی تیاری کی جب افطاری کا ٹائم ہوا تو سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روزہ افطار کیا پھر نماز مغرب ادا کی گئی نماز مغرب کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا عید کا چاند نظر آ گیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بلال عرض کی جی آقا فرمایا چاند نظر آ گیا ہے اعلان کر دو کل فلاں ٹائم عید گاہ میں نماز عید ہو گی سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا لوگو عید کا چاند نظر آ گیا ہے۔ اعلان ہوتے ہی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دینے لگے کہ عید آ گئی ہے بچے بھی خوش ہیں بڑے بھی خوش ہیں افطاری کے بعد نماز مغرب ادا کرنے کے بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شہزادوں کے لئے بستر جوڑے فرمایا بیٹا آرام کرو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان عید کا چاند نظر آ گیا ہے صبح عید ہے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہم نے صبح عید گاہ اس وقت جانا ہے جب کپڑے نئے ہوں گے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پیار کر کے فرمایا بیٹا تم فکر نہ کرو ہم اپنا وعدہ ضرور پورا کریں گے انشاء اللہ پھر عشاء کی اذان ہوئی سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عشاء کی نماز ادا کی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سوئی نہیں بلکہ ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دی۔

حضرات! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا صرف آج ہی یاد الٰہی میں رات کو نہیں جاگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہیں بلکہ آپ سیرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالعہ کر کے دیکھیں سردیوں کی لمبی لمبی رات ہوتی ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عشاء کی نماز پڑھ کر نفل پڑھنا شروع کر دیتی ہیں قیام کرتی ہیں رکوع کرتی ہیں سجدہ میں جاتی ہیں جب سجدے میں سر رکھتی ہیں تو پھر چودہ گھنٹے کی رات ختم ہو جاتی ہے مگر سیّدہ کا پہلا سجدہ ختم نہیں ہوتا سبحان اللہ ہے عورت ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بچوں کی ماں مگر عبادت دیکھو آج ہماری بیبیوں کی کیا حالت ہے فرض نماز بھی نہیں پڑھتیں اگر نماز کے لئے کہا جائے تو جواب دیتی ہیں کیا کریں چھوٹے بچے ہیں کپڑے پاک نہیں رہتے مجبور ہیں۔

حضرات! یہ سب بہانے ہیں عورتیں تو پھر عورتیں ہیں ہم مرد حضرات بھی نماز میں سستی کرتے ہیں اکثر مرد بے نمازی ہیں سارا دن روزی کے لئے مال کے لئے بھاگتے ہیں لیکن چوبیس گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ رزق دینے والے کے لئے نہیں نکال سکتے۔ اے مسلمان بے نمازی تجھ پر افسوس اے اللہ تعالیٰ کے گھر میں نہ جانے والے بے نمازی تجھ پر حیف ہے تو دنیا کے کاموں کے لئے تو دنیا کی باتوں کے لئے تو کھانے پینے کے لئے تو سونے کے لئے ٹائم نکال سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے ٹائم نہیں نکال سکتا کھڑی کے قلندر حضرت میاں محمد علیہ الرحمتہ ایک دن رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو کیا دیکھا سارے کھڑی والے سوئے ہوئے ہیں لیکن چند درویش چند حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام سر سجدوں میں رکھ کر زارو قطار رو رو کر اپنی بخشش کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں میاں صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اتھرو آ گئے رو کر فرمایا کہ

رات پوئے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی تے ستیاں آن جگاوے
راتیں کر کر زاری روندے تے نیند آ کھاں تھیں دھوندے
فجریں او گناہ گار سداون تے سب تھیں نیوے ہوندے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میاں صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ساری رات رو رو کر اللہ تعالیٰ کو مناتے ہیں زاریاں کرتے ہیں مگر جب صبح کا وقت ہوتا ہے سحری کا ٹائم ہوتا ہے پھر کیا کرتے ہیں کہ

جے اسیں لکھ گنا ہیں ڈبے تے تو ستار قدیمی
تو مالک اسیں بندے تیرے تے تیری صفت رحیمی
فضل تیرے تے آس کریا تے ہور غرور نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا تے بخش خطا جو ہوئی

تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سردیوں کی راتوں میں سر سجدے میں رکھتی ہیں۔

حضرات! رات ختم ہو جاتی ہے مگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں کا پہلا سجدہ ختم نہیں ہوتا سیّدہ نماز جلدی مکمل کر کے کہتی ہیں مولا کریم کتنی چھوٹی چھوٹی راتیں بنا دی ہیں تیری رات ختم ہو جاتی ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سجدہ ختم نہیں ہوتا اے خالق کائنات ایک ایسی لمبی رات بنا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دل کھول کر عبادت کر لے سبحان اللہ جب ماں کی عبادت کا یہ عالم ہے تو بیٹا کربلا کے میدان میں خنجر کے نیچے نماز کیوں نہ ادا کرتا

ہر ہر پاسوں پر جسہ اوہدا تیراں نال پروتا
کر تیمم گھوڑے اتے تے نیت نماز کھلوتا
آخر تیر لگا وچہ سینے تے ہو بیہوش گیا سی
اللہ اکبر منہ تھیں کہہ کے تے سجدے وچہ پیا سی
جاں سجدے وچہ لال علی دے تے آ سبحان اللہ پڑھیا
ایدھر شمر لعین کمینہ تے آن سینے تے چڑھیا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ساری رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دی ساری رات عبادت کرتی رہیں نفل پڑھتی رہیں قرآن کی تلاوت کرتی رہیں جب سحری کا ٹائم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا تو پھر دعا مانگی مولا کریم صبح ہونے والی ہے میرے شہزادے بھی اٹھنے والے ہیں سب سے پہلے انہوں نے کپڑوں کا سوال کرنا ہے کرم فرمانا میری لاج عزّت بچانا سیّدہ دعا مانگ کر ہاتھ چہرے پر پھیر کر جب مصلّٰی سے اٹھنے لگیں تو کسی نے دروازے پر دستک دی سیدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی بی بی اَنَا خِیَاطُ الْحَسْنَیْن میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا درزی ہوں شہزادوں کے کپڑے سی کر لایا ہوں لے لیجئے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو تشکر کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آ گئے سیّدہ سمجھ گئیں اللہ تعالیٰ نے غیب سے مدد فرما کر میری بات کی لاج رکھی لی ہے آپ دروازے پر تشریف لے گئیں آنے والے درزی نے پردے کے پیچھے سے کپڑے پکڑا دیئے اور چلا گیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے دیکھے بڑے ہی پیارے بڑے ہی خوبصورت سفید رنگ تھا تھوڑی دیر کے بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی جاگ گئے شہزادوں نے اٹھتے ہی سب سے پہلے سوال کیا امی جان ہمارے کپڑے فرمایا بیٹا۔ کپڑے آ گئے ہیں تم پہلے غسل کر لو پھر ناشتہ کر لو پھر کپڑے بھی پہناؤں گی ابھی شہزادے غسل ہی کر رہے تھے کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے پیارے نانا جان تشریف لے آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آستانہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر پہنچے تو کیا دیکھا شہزادے بڑے ہی خوش ہیں بڑے ہی مسرور ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو خوش دیکھا تو فرمایا بیٹی آج حسنین رضی اللہ عنہما بڑے خوش ہیں کیا بات ہے؟ عرض کی بابا جان رات کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میرے ساتھ ضد کر رہے تھے کہ ہمیں نئے کپڑے لے کر دو میں نے ان سے وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا میری مدد فرمائی کپڑے سلے سلائے آ گئے ہیں جس کی وجہ سے شہزادے خوش ہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹی وہ کپڑے مجھے بھی دکھاؤ سیّدہ کپڑے لے کر آئی سرکار نے کپڑوں کو دیکھا میرے آقا بھی بڑے خوش ہوئے سرکار نے فرمایا بیٹی یہ کون دے گیا ہے؟ عرض کی ابا حضور رات کو اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بارگاہ میں دعا کی تھی صبح سحری کا ٹائم کوئی آدمی آیا ہے پردے کے پیچھے سے دے کے چلا گیا ہے میں نے پوچھا کون ہو وہ کہنے لگا حسنین رضی اللہ عنہما کا درزی ہوں یہ نہیں بتایا کہاں سے آیا ہے؟ کہاں کا رہنے والا ہے؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹی جانتی ہو یہ درزی کون تھا؟ کہاں سے آیا تھا؟ کہاں کا رہنے والا تھا؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا حضور یہ اللہ تعالیٰ جانے یا اس کی عطا سے آپ جانیں میں تو نہیں جانتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی جب تم نے سحری کے وقت دعا مانگی تو خالق کائنات نے فرمایا جبریل عرض کی جی رب جلیل فرمایا دیکھ رہے ہو میرے محبوب کی بیٹی کیا مانگ رہی ہے؟ عرض کی مولا کریم دیکھ رہا ہوں فرمایا پھر جلدی کرو جنت سے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے جسم کے مطابق دو جوڑے میرے محبوب کی بیٹی کو دے آؤ جب میرے محبوب کی بیٹی پوچھے کون ہو تو یہ نہ کہنا کہ جبریل ہوں بلکہ کہنا انا خیاط الحسنین میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا درزی ہوں مولا کریم کیوں؟ فرمایا میرے محبوب کی بیٹی نے اپنے بیٹوں کو کہا ہے کہ درزی تمہارے کپڑے سلے سلائے لائے گا یہ نہیں فرمایا کہ جبریل لائے گا اے جبریل ہے تو جبریل پر آج یار کی بیٹی کے گھر جبریل بن کے نہیں جانا بلکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا درزی بن کے جانا تاکہ یار کی بیٹی کی بات جھوٹی نہ ہو جائے۔ یہ مدینے کا درزی نہیں تھا یہ فرشتوں کا سردار جبریل علیہ السلام تھا۔ سبحان اللہ۔

جن کو جبریل جھولا جھلاتے رہے
فلک سے جن کی پوشاک لاتے رہے
جن کو لب خود حضرت چٹاتے رہے
بلکہ کندھوں پہ اپنے بٹھاتے رہے
اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلبر پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بندہ امیر ہے یار اس کے کپڑے لندن سے آتے ہیں فلاں بڑا امیر ہے اس کے کپڑے فرانس سے آتے ہیں فلاں بندہ بڑا امیر ہے یار اس کے کپڑے برطانیہ سے آتے ہیں۔

حضرات! جس کے کپڑے لندن سے آئیں وہ تو بڑا امیر ہے وہ شہزادے کتنے امیر ہوں گے جن کے کپڑے لندن سے نہیں جنت سے آئے ہیں۔ پھر لانے والا جبریل لینے والی خاتون جنت پہنانے والے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے غسل کرلیا سیّدہ رضی اللہ عنہا نے دونوں شہزادوں کا جسم صاف کر کے تیل زلفوں پر لگایا کنگا کیا آنکھوں میں سرمہ ڈالا پھر اندر سے کپڑے اٹھا کر لائی جب پہنانے لگی تو شہزادوں نے کہاں اماں جان ہم یہ کپڑے نہیں پہنیں گے فرمایا بیٹا اتنے خوبصورت اتنے پیارے کہتے ہو ہم نہیں پہنیں گے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان ان کے خوبصورت ہونے میں کوئی شک نہیں پیارے ہونے میں کوئی کسر نہیں فرمایا پھر کیوں نہیں پہنتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان مدینہ شریف کے بچوں کے کپڑے رنگ دار ہوں گے ہمارے کپڑے سادے ہیں ان پر رنگ نہیں چڑھا ہوا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سوچنے لگیں اب کیا کیا جائے اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اندر سے اٹھ کر باہر تشریف لائے فرمایا بیٹی کیا بات ہے شہزادوں کو ابھی تیار کیوں نہیں کیا؟ عرض کی بابا آپ کے نواسے یہ کپڑے نہیں پہنتے سرکار نے فرمایا کیوں عرض کی یہ کہتے ہیں مدینہ شریف کے بچوں نے رنگ دار کپڑے پہنے ہوں گے لہٰذا ہم بھی رنگ دار پہنیں گے سرکار بھی سن کر حیران ہو گئے سوچنے لگے اب شہزادوں کو راضی کیسے کیا جائے۔ ابھی میرے آقا سوچ ہی رہے تھے کہ سدرہ کے مکین حضرت جبریل علیہ السلام بھی حاضر ہو گئے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد عرض کی آقا کیوں سوچ میں مبتلا ہیں بات کیا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا جبریل شہزادے جوڑے نہیں بدل رہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتے ہیں ہم نے رنگ دار لباس پہننے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا اس میں پریشانی کی کیا وجہ ہے آپ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیں ایک طشت اور پانی کی بالٹی لے آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی منگوایا ایک طشت بھی منگوایا حضرت جبریل نے عرض کی آقا آپ کپڑے اٹھائیں ہاتھوں سے ملیں میں پانی ڈالتا ہوں رنگ پوچھتے آئیں شہزادے جو رنگ کہیں اللہ تعالیٰ آپ کے مقدس ہاتھوں کی برکت سے وہی رنگ چڑھادے گا سبحان اللہ۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کا جوڑا اُٹھایا اپنے ہاتھ مبارک میں رکھا پھر امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا بیٹا حسن رضی اللہ عنہ عرض کی جی نانوں جان فرمایا بیٹا تمہیں کون سا رنگ پسند ہے کس رنگ کو زیادہ اہمیت دیتے ہو عرض کی نانا جانی سبز رنگ کو حضرت جبریل علیہ السلام نے پانی ڈالا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے امام حسن رضی اللہ عنہ کے کپڑے پر سبز رنگ چڑھ گیا۔

حضرات! چڑھتا بھی کیوں نہ پانی ڈالنے والا فرشتوں کا سردار تھا کپڑوں پر رنگ چڑھانے والا نبیوں کا امام تھا پھر رنگ کیسے نہ چڑھتا۔ یہ پاکستان پنجاب کا مشہور شہر ملتان ہے ملتان کے ساتھ خانیوال ہے۔ خانیوال سے پہلے ایک ریلوے سٹیشن ہے عبدالحکیم یہ سٹیشن زمانے کے غوث حضرت خواجہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ تعالیٰ کے نام سے منسوب ہے خواجہ عبدالحکیم بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی تھے زمانے کے قلندر تھے لیکن کام کیا کرتے تھے دھوبیوں والا لوگوں کے کپڑے دھوتے تھے اور کپڑوں کو رنگ بھی کرتے تھے دھوبی عام طور پر کپڑے دھوتے ہیں تو کپڑے دھوتے وقت کرتے ہیں چھو چھو لیکن خواجہ صاحب جب کپڑے دھوتے ہیں تو فرماتے ہیں ہو ہو سبحان اللہ کام ایک ہے لیکن بولی میں فرق ہے آپ ایک دن دکان پر تشریف فرما ہیں شہر میں ایک ہندو عورت کے بچے کی شادی ہے وہ آپ کی بارگاہ میں چند دوپٹے لے کے آئی آ کر کہنے لگی بابا میں نے تیرے رنگ کی بڑی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہرت سنی ہے کہ تو رنگ بڑا پکا چڑھاتا ہے خواجہ صاحب سن کر مسکرا پڑے فرمایا بی بی تو کیا چاہتی ہے عرض کی میرے بچے کی شادی ہے میں نے چند دوپٹے رنگوانے ہیں وہ سوٹوں کے ساتھ ملا کر لوگوں کو برات کے دن دکھانے ہیں خواجہ صاحب نے فرمایا مائی دوپٹے رکھ جا تین دن کے بعد آنا لے جانا مائی دوپٹے رکھ کر چلی گئی تین دن کے بعد دوپٹے لینے آئی تو خواجہ صاحب کچے مکان کی لپائی کے لئے مٹی بنا رہے تھے مائی کہنے لگی بابا میرے دوپٹے رنگ دیئے ہیں؟ زمانے کے ولی نے فرمایا مائی مجھے تو یاد ہی نہیں رہے وہ تو میرے ذہن سے بھی اتر گئے تھے مائی نے کہا بابا میں تیری شہرت سن کر بھول گئی تھی اچھے مسلمان ہو وعدے کرتے ہو پورے نہیں کرتے ادھر میرے بچے کی برات تیار ہے ساری برادری میرے گھر پہنچ چکی ہے اب میں کپڑے بغیر دوپٹوں کے کیسے دکھاؤں مائی نے شور مچایا مائی اونچی آواز سے بولنے لگی کہ بابا لوگ تو تمہیں صادق کہتے ہیں لوگ تمہاری صداقت کے گیت گاتے ہیں لیکن میرے ساتھ تو نے اچھا نہیں کیا میں اب کیا کروں کس طرف جاؤں زمانے کے قلندر نے فرمایا مائی شور نہ مچا دنیا کو اکٹھا نہ کر جا جہاں کپڑے رکھے تھے اٹھا لا میں ابھی رنگ دیتا ہوں۔ مائی کہنے لگی بابا کیسے رنگے گا یہ ایک رنگ نہیں مختلف رنگ ہیں پھر رنگ بھی کچے نہیں پکے پانی گرم کرنا رنگ تیار کرنا پھر رنگ چڑھانا پھر خشک کرنا خواجہ صاحب نے جب یہ سنا تو فرمایا مائی یہ کام تیرا نہیں میرا ہے تو جا اور اپنے دوپٹے اٹھا کے لے آ۔ مائی گئی سارے دوپٹے دس پندرہ جتنے بھی تھے لے آئی خواجہ صاحب نے لے کر ان کو مٹی میں ڈال دیا پھر ان کے اوپر چڑھ گئے دوپٹے مٹی میں مٹی مٹی ہو گئے مائی رو پڑی رو کر کہنے لگی بابا مجھے جوتیاں مار لیتے پر یہ نہ کرتے پہلے دوپٹوں پر رنگ نہیں چڑھایا اب پہلے سے بھی زیادہ نقصان کر دیا ہے میرے پاس اتنا ٹائم نہیں اتنا وقت نہیں اتنی فرصت نہیں بابا ان کو کون دھوئے گا کون سکھائے گا کون رنگ چڑھائے گا میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے تیرا اعتبار کر کے تجھے دوپٹے دیئے پر تو نے مجھے ذلیل و رسوا کر دیا ہے عورت نے جب رو کر شور مچایا تو اللہ تعالیٰ کا قلندر جلال میں آ گیا فرمایا مائی یہ شور کا ٹائم نہیں یہ رنگ چڑھانے کا ٹائم ہے تو بتاتی جا میں رنگ چڑھاتا جاؤں گا مائی خاموش ہو گئی کہنے لگی سبز اللہ تعالیٰ کے ولی نے ہاتھ مار کر مٹی سے دوپٹہ نکالا تو وہ سبز تھا مائی نے کہا کہ نیلا آپ نے مٹی سے نکالا تو نیلا تھا مائی نے کہا پیلا آپ نے مٹی سے نکالا تو پیلا تھا جب تین رنگے گئے تو بی بی نے کپڑے پھینک دیئے دوپٹے زمین پر رکھ دیئے ہاتھ جوڑ کے کہنے لگی بابا ان کپڑوں پر اپنا رنگ ضائع نہ کر تیرا رنگ بڑا قیمتی ہے بڑا پیارا ہے بڑا مہنگا ہے بابا اس رنگ میں مجھے بھی رنگ دے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اللہ تعالیٰ فرماتا میرے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے ذرا میرے یاروں کے ساتھ لگ تو سہی۔

حضرات! ہمارے ولیوں کے رنگ وہ ہیں جن کو ہندو بھی تسلیم کر گئے کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ کو تسلیم نہیں کرتے

قدر نبی دا ایہہ کی جانن تے دنیا دار کمینے
قدر نبی دا جانن والے تے سو گئے وچہ مدینے
قدر نبی دا ایہہ کی جانن نجدی لوگ کمینے
قدر نبی دا سنی جانن تے صاف جناندے سینے

اس ہندو مائی نے کہا بابا جی یہ رنگ ضائع نہ کرو پہلے مجھے رنگ چڑھاؤ کپڑوں پر بعد میں چڑھانا خواجہ صاحب نے فرمایا مائی یہ دوپٹے کس کو دکھانے تھے جن پر شور مچا رہی تھی عرض کی غریب نواز بیٹے کے براتیوں کو بیٹے کے سسرال والوں کو فرمایا پھر اس طرح کرا کیلے ہی رنگ نہ چڑھا پوری نسل لے آنا میں سب پر اکٹھے، رنگ چڑھا دوں گا مائی کہنے لگی غریب نواز وہ ہندو ہیں ناچنا گانا رقص کرنا ان کی شادی کا اہم پہلو ہے وہ یہ اصول نہیں مانتے فرمایا کوئی بات نہیں بیٹے کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سہرے پہنا کے بارات سجا کے میری گلی سے تو گزار دینا ان کو ناچنے دینا آئیں گے ناچتے ہوئے آئیں گے رقص کرتے ہوئے جائیں گے کلمہ کا ورد کرتے ہوئے اگر کلمہ کا ورد کرتے نہ جائیں تو مجھے بھی نبی کا سچا غلام نہ کہنا لوگ کہتے ہیں نبی نہیں کلمہ پڑھا سکتا یہاں اللہ تعالیٰ کا ولی کہتا ہے کافر لے آنا ایمان دار لے جانا بے ایمان لے آنا مسلمان لے جانا سبحان اللہ۔

اگر تو نے میرا مقدر نہ بدلا بتا پھر یہ کامل نظر کس لئے ہے
اگر تیرے دیوانے یوں ہی لوٹ جائیں یہ در کس لئے ہے یہ گھر کس لئے ہے

مائی چلی گئی بیٹے کو غسل کرایا پھر کپڑے پہنائے پھر سہرا سجایا بیٹے کو بنا سوار کر بارات تیار کر کے روانہ کر دی مائی دوڑتی دوڑتی خواجہ صاحب کی خدمت میں آئی بابا کہیں بھول نہ گیا ہو پہلے کپڑے بھول گیا تھا باباجی یاددہانی کرانے آئی ہوں میرے بیٹے کی بارات ڈھول بینڈ باجے کے ساتھ آرہی ہے خیال کرنا بارات جب خواجہ کی گلی سے گزری تو میرے خواجہ نے سب پر نگاہ ولایت ڈالی سارے براتی ناچنا بھول گئے رقص بھول گئے سب کی زبان پر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اک نگاہ جے کامل دیکھے تے لکھ ہزاراں تارے ہو
لکھ نگاہ جے نجدی ویکھے تے ہک نہ بنے چاڑے ہو

حضرات! عرض یہ کرنا تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وہ جو چاہیں رنگ چڑھا سکتے ہیں جب غلاموں کی یہ شان ہے تو سلطان کائنات کی کیا شان ہوگی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا سوٹ اٹھایا جوڑا اٹھایا فرمایا بیٹا حسن رضی اللہ عنہ کون سا رنگ پسند کرو گے؟ عرض کی نانا جان سبز رنگ میرے آقا نے جبریل کو اشارہ فرمایا اس نے پانی ڈالا سرکار نے جب جوڑے کو پانی میں ڈبویا تو جوڑا سبز رنگ میں رنگا گیا پھر دوسرا سوٹ اٹھایا فرمایا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی نانا جان فرمایا کون سا رنگ پسند کرو گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کی نانا جان سرخ رنگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے پانی میں ڈبویا تو وہ سرخ رنگ میں رنگا گیا جب دونوں جوڑے رنگے گئے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے سکھانے کے بعد دونوں شہزادوں کو پہنا دیئے شہزادے خوشی میں مسکرانے لگے سیدنا جبریل علیہ السلام نے دیکھا تو رو پڑے فرشتوں کے سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے والی دو جہاں نے فرمایا اے جبریل تو کیوں رو رہا ہے؟ عرض کی سوہنا نبی مجھے شہزادوں کے رنگ دیکھ کر شہزادوں کی موت یاد آ گئی ہے فرمایا وہ کیسے عرض کی آقا جب امام حسن رضی اللہ عنہ فوت ہونگے تو ان کو زہر دے کر شہید کیا جائے گا جب امام حسن رضی اللہ عنہ کو ظالم زہر دیں گے تو امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت آپ کا رنگ سبز ہو جائے گا جب امام حسین رضی اللہ عنہ وصال فرمائیں گے تو ظالم آپ پر تلواروں اور تیروں سے حملہ کریں گے جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے تو شہزادے کا رنگ سرخ ہو جائے گا رو اس لئے رہا ہوں شہزادوں نے وہی رنگ پسند فرمایا ہے جو آخری رنگ ہو گا۔

حضرات! یہ جبریل علیہ السلام کے علم کی شان ہے آپ جانتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کیسے ہو گی امام حسین رضی اللہ عنہ کا وصال کیسے ہو گا حضرات جب جبریل علیہ السلام کے علم کا یہ مقام ہے تو آمنہ کے لال کے علم کا کیا مقام ہو گا کیا میرے آقا امتیوں کی وفات کے حالات کو نہیں جانتے؟ جانتے ہیں ضرور جانتے ہیں پر

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرت جبریل علیہ السلام کی بات سن کر سرکار بھی تڑپ گئے

(روضۃ الشہدا جلد ۲ صفحہ ۱۳۷، ۱۴۰ جامع المعجزات صفحہ ۲۷۸، ۲۸۰ تذکرہ شہادت صفحہ ۱۳۱، ۱۳۴)

جب شہزادوں نے سبز اور سرخ رنگ کے جوڑے پہنے تو سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان ایک بات سمجھ نہیں آئی فرمایا بیٹا کون سی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کی یہ جوڑوں کا رنگ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے الگ الگ کیوں پسند کیا ہے حالانکہ حسنین رضی اللہ عنہما کے رنگ ایک جیسے ایک ہی نسل کے' ایک ہی خون کے' ایک ہی خاندان کے' نانا بھی ایک' نانی بھی ایک' ماں بھی ایک' بابا بھی ایک' میرے آقا نے فرمایا بیٹی یہ تقسیم تو روز اول سے ہو چکی ہے سبز جوڑا حسن رضی اللہ عنہ کا ہو گا سرخ جوڑا حسین رضی اللہ عنہ کا میرا بیٹا حسن رضی اللہ عنہ کوفے کے سبز زہر سے شہید ہو گا میرا حسین رضی اللہ عنہ کربلا کے خونی سرخ میدان میں شہید ہو گا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا گم ہونا

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ دونوں بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں بیٹھے زیارت کے مزے لے رہے تھے کہ اچانک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لونڈی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں آئیں آ کر عرض کی آقا آپ کو آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بلا رہی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ پیغام سنا تو سرکار بیٹی کے گھر تشریف لے گئے جب سرکار پہنچے تو میرے آقا نے کیا دیکھا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زاروقطار رو رہی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو پوچھا بیٹی کیوں رو رہی ہو خیر تو ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قَدْ غَابَا مِنِّیْ وَلَا اَعْلَمُ بِمَوْضِعِهِمَا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما غائب ہیں پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئے کافی وقت ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی گھر پر نہیں ورنہ وہ انہیں تلاش کر کے لے آتے میں نے بڑا تلاش کیا ہے مجھے نہیں ملے پتہ نہیں میرے لاڈلے کہاں چلے گئے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی رو نہیں پریشان نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غم کرنے کی ضرورت نہیں جس اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پیدا فرمایا ہے وہ تجھ سے زیادہ ان پر مہربان ہے میرے آقا نے بچی کو تسلی دینے کے بعد اپنے گورے گورے یداللہ والے ہاتھ آسمانوں کی طرف بلند کر دیئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات تو نے اپنے نبی میرے بھائی حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے بچایا' حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریائے نیل کی طغیانیوں سے بچایا' میرے دادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی آگ سے بچایا' حضرت یونس علیہ اسلام کو مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکالا اور غار ثور میں میری حفاظت فرمائی' مولا کریم جیسے اپنے نبیوں کی حفاظت فرمائی ہے اسی طرح میرے حسنین رضی اللہ عنہما کی بھی حفاظت فرمالینا۔ ادھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے ادھر حضرت جبریل علیہ السلام دعا کی قبولیت کی تصدیق لے کر آ گیا۔

حضرات! کوئی ولی دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی رد نہیں کرتا سوچو جب اس کے نبی نے کی ہو گی وہ کیسے رد فرما سکتا ہے امام اہلسنت مجدد دین وملت کشتہ عشق رسالت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اجابت نے جھک کے گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار نے دعا فرمائی ہاتھ مبارک چہرے پر پھیرے نظر اٹھائی تو سامنے فرشتوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد عرض کی سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم' عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' مکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' قریشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ہاشمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' مدنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارے کائنات کے نبی پریشان نہ ہوں غم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ کریں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما دونوں جہانوں میں بزرگی والے ہیں عظمت اور شان والے ہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے والد ان سے بھی زیادہ شان والا ہے آقا آپ کے دونوں شہزادے بنی نجار کے باغ میں ایک درخت کے نیچے باہوں میں باہیں ڈال کر آرام فرما ہیں میرے آقا نے فرمایا جبریل وہ باغ تو بہت بڑا ہے اس میں پرندے چرندے درندے بھی پھرتے ہیں کہیں شہزادوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے حضرت جبریل نے عرض کی **وَقَدْ وَكَّلَ بِهِمَا مَلَكٌ يَحْفَظُهُمَا** آقا خالق کائنات نے ان کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو وہاں کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کر رہا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا تو آپ مسکرا پڑے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو وہ بھی خوش ہو گئیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو لینے کے لئے بنی نجار کے باغ کی طرف چلے میں بھی ساتھ ہو گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور بھی کئی صحابی ساتھ چل پڑے جب باغ میں پہنچے تو جہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا تھا بالکل اسی مقام پر شہزادے آرام فرما تھے دونوں بھائی باہوں میں باہیں ڈال کر لیٹے ہوئے ہیں اور **قَدْ جَعَلَ الْمَلَكُ اَحَدَ جَنَاحَيْهِ تَحْتَهُمَا الْاٰخِرَ فَوْقَهُمَا** اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے نے ایک پر ان کے نیچے بچھایا ہوا ہے ایک پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے اوپر رکھا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ منظر دیکھا تو میرے آقا نے بڑے ہی پیار سے دونوں شہزادوں کو نیند سے بیدار کیا پھر سینے سے لگا کر دونوں کو خوب پیار کیا سر چوما رخسار چومے پھر فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنے معزز ہو کتنی شان والے ہو کہ میرے پیارے رب العالمین نے تمہاری حفاظت کے لئے اپنے فرشتے کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو دائیں کندھے پر بٹھالیا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر بٹھالیا پھر گھر کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چل پڑے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جب شہزادوں کو نانے کی پشت پر دیکھا نانے کے کندھوں پر دیکھا تو قدم چوم کر فرمایا شہزادو! تم کتنی شان والے ہو کتنی برکت والے ہو تمہاری سواری کتنی پیاری سواری ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا سلمان اگر سواری پیاری ہے تو دیکھ سوار بھی کتنے پیارے ہیں۔ سبحان اللہ

(نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۶۰۴ جامع معجزات صفحہ ۷۵، ۷۶ طبرانی شریف مجمع الزاوائد مرج البحرین صفحہ ۷۳، ۷۴ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳ عقائد جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، ۴۴۱ روضۃ الشہدا جلد ۱ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲ شواھد النبوت صفحہ)

شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام شہزادوں کو کندھوں پر بٹھا کر گھر کی طرف تشریف لا رہے تھے تو راستے میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ بھی مل گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کیے پھر عرض کی آقا شہزادوں کو اٹھا کر کہاں تشریف لے جا رہے ہو؟ میرے آقا نے فرمایا صدیق نواسے گم ہو گئے تھے تلاش کر کے گھر پہنچانے جا رہا ہوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی سوہنا ایک شہزادہ مجھے عطا فرما دو میں اٹھا لوں حضور نے فرمایا صدیق بڑی مہربانی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو میں ہی اٹھا کر گھر تک پہنچاؤں گا۔ پھر میرے آقا نے فرمایا نِعْمَ الْمَطِی مَطِیُّهُمَا اے صدیق دیکھ شہزادوں کی سواری کتنی اچھی ہے وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ هُمَا اور یہ دونوں سوار کتنے اچھے ہیں سبحان اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شہزادوں کو بیٹی سے ملانے کے بعد پھر شہزادوں کو مسجد نبوی میں لے آئے فرمایا بلال عرض کی جی آقا فرمایا نماز کا ٹائم نہیں ہوا عرض کی آقا نماز عصر کا ٹائم ہو گیا ہے فرمایا اذان دو اذان ہوئی سارے مدینہ کے مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں پہنچ گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت عصر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرائی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نماز کے دوران پشت نبوت پر کھیلتے رہے جب والی دوجہاں نے سلام پھیرا تو فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم جانا نہیں آج میں چاہتا ہوں تمہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی عظمت اور شان پر ایک خطبہ دوں سبحان اللہ۔

حضرات! وہ کتنا پیارا سماں ہوگا کتنا حسین منظر ہوگا۔ خطیب امام الانبیاء وہ بھی بے مثال، سامعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ بھی بے مثال۔ خطبہ کا موضوع شان حسنین رضی اللہ عنہما وہ بھی بے مثال۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ اے لوگوں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اے میرے کلمہ پڑھنے والو عرض کی جی آقا فرمایا کیا میں تمہیں یہ بات نہ بتاؤں کہ بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَّجَدَّۃً جو نانے کے لحاظ سے اور نانی کے لحاظ سے سارے لوگوں سے بہتر ہیں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور بتاؤ فرمایا اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ جَدُّھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ۔ وہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جن کا نانا اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور نانی خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ہے۔ میرے آقا نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ بات نہ بتاؤں جو ماں باپ کی طرف سے سارے لوگوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور بتائیے۔ میرے آقا نے فرمایا وہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں ان کے والد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ماں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے پھر میرے آقا نے فرمایا کیا تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ ماموں اور خالہ کی طرف سے تمام لوگوں سے کون افضل اور اعلیٰ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور بتائیے میرے آقا نے فرمایا وہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ہیں ان کے ماموں قاسم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور خالہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے پھر فرمایا کیا تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے سارے لوگوں سے بہترین کون ہے؟ عرض کی گئی آقا بتائیے فرمایا میرے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کیونکہ ان کا چچا جعفر ابن ابی طالب ہے اور پھوپھی ہانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنت ابی طالب ہے میرے آقا نے فرمایا لوگو اس شان کے حسب ونسب والا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کوئی نہیں پھر فرمایا جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کا نانا جنتی ہیں۔ جنتی ہی نہیں بلکہ جنت کے مالک ہیں اَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کا والد جنتی وَاُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کی والدہ جنتی وَعَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کا چچا جنتی وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کی پھوپھی جنتی وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کی خالائیں جنتی۔ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ اور یہ دونوں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی جنتی وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے سچی محبت رکھنے والا بھی جنتی ہے۔

(طبرانی شریف مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۸۷ کنز العمال ذخائر العقبی مرج البحرین صفحہ ۲۶ روضۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱ روضۃ الشہدا جلد ا صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۴)

جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے نانے جان کی زبان سے اپنی عظمت کے قصیدے سنے اپنی شان کے خطبے سنے تو دونوں شہزادوں نے نانے جان کے مقدس چہرے کو چوم لیا چوم کر شہزادہ حسن رضی اللہ عنہ نے لوگو کو مخاطب کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

میرے نانے جیہا کسے دا نئیوں نانا
میری ماں جئی کسے دی ماں وی نہیں
آگے ہوئی وی نیں اج کوئی وی نہیں
اگوں ہون دا کوئی امکان وی نہیں
میں چڑھ کے مہر نبوت دے کھیڈن والا
ایسی لکھنی کسے نوں تھاں وی نہیں

مقابلہ

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایک دن دونوں بھائی گھر میں بیٹھے کھیل رہے تھے کہ اچانک دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو کہا بھائی آؤ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آج خوش خطی کا مقابلہ کرتے ہیں تختیوں پر لکھائی کرتے ہیں کوئی عبارت لکھتے ہیں پھر دیکھیں خط کس کا اچھا ہے خط کس کا پیارا ہے ہاتھ کی صفائی کس کی اچھی ہے پھر دونوں نے تختیوں پر لکھنا شروع کر دیا کَتَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِي لَوْحَيْن سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی تختی پر لکھا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی تختی پر لکھا جب تختیوں پر کتابت کر چکے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی اپنا بھی خط دیکھو اپنی بھی کتابت دیکھو پر میرا بھی خط دیکھو پھر خود ہی بتاؤ کتابت لکھائی کس کی اچھی ہے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے دیکھی تو مسکرا کر فرمایا بھائی جی اگر ناراض نہ ہو تو لکھائی میری اچھی کتابت میری خوبصورت ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا تم بھی دیکھ لو تم خود گواہی دو گے خط میرا ہی اچھا ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا بھائی جی سچی بات تو یہ ہے کہ دیکھنے میں کتابت میری ہی پیاری لگتی ہے خط میرا اچھا لگتا ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی نہیں خط میرا اچھا ہے وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا خَطِّي اَحْسَنُ دونوں شہزادے فرماتے خط میرا اچھا ہے ایک کہتا میری کتابت خوبصورت ہے دوسرا کہتا کہ میری لکھائی اچھی ہے دونوں میں اختلاف ہو گیا' امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی ایسے کرتے ہیں دونوں ابو کے پاس چلتے ہیں بابے علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلتے ہیں ان کو تختیاں دکھاتے ہیں وہ جس کے حق میں فیصلہ فرمادیں وہ دونوں کو قبول کر لینا چاہئے کیا خیال ہے؟ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی مجھے منظور ہے اب امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں بھائی تختیاں لے کر مولا علی مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا کہ

یا بابا خط کس دا چنگا ہے کس دا ماڑا

بابا جی یہ تختیاں دیکھیں اور فیصلہ فرمائیں کہ کتابت کس کی اچھی ہے خط کس کا خوبصورت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تختیاں لے کہ وہ شہزادے
ہمارے خط کا ابا فیصلہ تو آپ ہی کر دے

مولا علی رضی اللہ عنہ نے تختیاں لے کر خط دیکھے پھر سوچنے لگے کہ کس کے خط کو کہوں اچھا ہے کس کے خط کو نمبر تھوڑے دوں ایک کو نمبر زیادہ دیئے تو دوسرا رو پڑے گا دوسرے کو زیادہ دیئے تو پہلا رو پڑیگا؟ اب کیا کیا جائے

دیکھ کر تختی مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ آیا خیال
اپنی ناکامی کو سن کر رو پڑے گا ایک لال

مولا علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سینے سے لگایا پیار کر کے فرمایا بیٹا یہ مقدمہ یہ فیصلہ بڑا مشکل ہے علی رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے فیصلے کیے ہیں آج تک نہیں سوچا آج علی بھی پہلی بار سوچ مین پڑ گیا ہے کہ اس مقدمے کا فیصلہ کیسے کیا جائے بیٹا میرا مشورہ یہ ہے کہ یہ مقدمہ اپنی والدہ ماجدہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ کیونکہ

تمہاری ماں ہے شہر علم کے سلطان کی بیٹی
مسلم ہے تمہاری خوش خطی اور منصفی اس کی

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما مسکرا پڑے دونوں شہزادوں نے تختیاں اٹھائیں سیدھے اپنی امی جان کے پاس تشریف لے آئے دوڑتے اور مسکراتے آئے

یہ سن کر دونوں شہزادے کہ جن سے چاند شرمائے
اٹھائیں تختیاں اور ہنستے ہنستے ماں کے پاس آئے

جب ماں نے شہزادوں کو دوڑتے ہوئے آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر سینے سے لگالیا

لگایا ان کو اپنے سینے سے خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے
کلی فردوس کی اور منبع دریائے الفت نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر مسکرا کر فرمایا آج میرے شہزادے کیسے دوڑتے دوڑتے میرے پاس آ رہے ہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان ہم آپ سے ایک فیصلہ کرانے آئے ہیں سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا کس بات کا فیصلہ عرض کی امی جان ہم دونوں بھائیوں نے تختی پر کتابت کی ہے لکھائی کی ہے ہم دونوں کہتے ہیں کہ کتابت میری اچھی ہے آپ فیصلہ فرمایئے کہ خط کس کا اچھا ہے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا ابو جان سے کرا لینا تھا عرض کی امی جان انہوں نے ہماری کتابت دیکھی ہے لکھائی پڑھی ہے پر فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے آپ کے پاس بھیج دیا ہے اب آپ ہی مہربانی فرمائیں فیصلہ فرمائیں تا کہ ہماری تسلی ہو کہ کتابت کس کی اچھی ہے۔

پیاری امی جان ہم کو جلد سمجھا دیجئے
کس کی تختی ٹھیک ہے للہ فرما دیجئے

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی سوچا کہ اگر ایک شہزادے کے حق میں فیصلہ کر دیا دوسرا ناراض ہو جائے گا لگتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی لئے ان کے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا سیّدہ رضی اللہ عنہا نے دونوں شہزادوں کو فرمایا بیٹا ایسے کرو اپنے پیارے نانے جان کے پاس چلے جاؤ وہ تمہارا فیصلہ فرمائیں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں بلکہ نبیوں کے نبی ہیں جب وہ بولتے ہیں ان کی زبان پر خدا بولتا ہے وہ جو فیصلہ فرماتے ہیں حقیقت میں وہ خدا عزوجل کا فیصلہ ہوتا ہے لہٰذا بیٹا تم نانا جان کے پاس جاؤ وہی تمہارا اختلاف ختم کر سکتے ہیں اب دونوں شہزادے تختیاں اٹھائے نانا جان کی خدمت میں تشریف لے آئے نانا جان نے دونوں کو سینے سے لگا کر پیار کیا سر چوما رخسار چومے پھر فرمایا بیٹا یہ تختیاں لے کر کیوں بھاگتے پھرتے ہو؟ عرض کی نانو جان ہم نے تختیوں پر خط لکھے ہیں کتابت کی ہے پر ہمارا فیصلہ کوئی نہیں کرتا ابو جان کے پاس گئے ہیں انہوں نے امی جان کے پاس بھیج دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے امی جان کے پاس گئے ہیں تو انہوں نے آپ کے پاس بھیج دیا ہے اتنا مشکل کام تو کوئی نہیں صرف فیصلہ ہی کرنا ہے بابا پھر آپ ہی فرما دیں کیونکہ آپ پوری کائنات کے فیصلے کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے تیرے رب عزوجل کی قسم کوئی بندہ مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک آپ کا فیصلہ نہ مانیں ہر بات میں ہر جھگڑے میں بابا جی آپ حاکم کل ہیں آپ حاکم کائنات ہیں آپ ہی فیصلہ فرمائیں تحریر کس کی اچھی ہے کتابت کس کی خوبصورت ہے سبحان اللہ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تختی رکھی حسنین رضی اللہ عنہما نے
دیکھ کر تختی یہی سوچا شاہ کونین نے

میرے آقا سوچنے لگے مجھے شہزادے دونوں ہی پیارے ہیں میں نہیں چاہتا کسی کا دل ٹوٹ جائے کسی کی آنکھوں میں صدمے سے آنسو آجائیں اب کیا کیا جائے میرے آقا نے فرمایا بیٹا تم مجھے دونوں پیارے ہو تم دونوں مجھے عزیز ہو ایسے کرتے ہیں تم دونوں کا فیصلہ فرشتوں کے خطیب فرشتوں کے امام حضرت جبریل علیہ السلام سے کرا لیتے ہیں شہزادوں نے عرض کی نانو جان دیکھ لیں ہم نے تو فیصلہ کرانا ہے آپ جس سے چاہیں فیصلہ کرا دیں میرے آقا نے ابھی یہ بات فرمائی تھی کہ سیّدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تشریف لے آئے عرض کی آقا میرا صلوٰۃ وسلام قبول فرمایئے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کرنے کے بعد عرض کی آقا آج شہزادوں کو کیا فرما رہے تھے میرے آقا نے فرمایا جبریل میرے شہزادوں نے لکھیں ہیں تختیاں فیصلہ کرانے آئے ہیں مجھ سے میں نہیں چاہتا کہ ایک کے حق میں فیصلہ ہو دوسرا ناراض ہو جائے ایک خوش ہو دوسرا صدمے میں رو پڑے اس لئے میں نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے کہا ہے کہ تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ترین فرشتہ جبریل علیہ السلام کرے گا حضرت جبریل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے سنا تو ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگے آقا تیرے ہوتے ہوئے میری کیا مجال ہے کہ میں فیصلہ کروں سرکار نے فرمایا پھر ان کا فیصلہ کون کرے گا؟ عرض کی لَایَحْکُمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا رَبُّ الْعِزَّۃِ آپ کے شہزادوں کا فیصلہ سوائے رب عزوجل کے کوئی نہیں کرسکتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جبریل پھر ایسے کرو یہ تختیاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاؤ اور عرض کرو مولا کریم یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی کتابت کا فیصلہ تو ہی فرما سبحان اللہ اور عرض کی کہہ

یہ مقدمہ ہے علی حیدر کے نور عین کا
میرے مولا توں ہی کردے فیصلہ حسنین رضی اللہ عنہما کا

حضرت جبریل علیہ السلام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تختیاں لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پہنچے عرض کی اے خالق کائنات یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تختیاں آ گئی ہیں اب فیصلہ فرما اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل عرض کی جی رب جلیل فرمایا یہ دونوں تختیاں میرے یار کی خدمت میں لے جا عرض کی مولا کریم فیصلہ کیسے ہوگا؟ فرمایا یَا جِبْرَئِیْلُ خُذْ تَفَّاحَۃً مِّنَ الْجَنَّۃِ فرمایا یہ تختیاں بھی لے جا اور ایک جنت سے سیب بھی لے جا عرض کی مولا کریم جنتی سیب کو کیا کروں فرمایا وَاطْرَحْھَا عَلَی اللَّوْحَیْنِ ان دونوں کی تختیاں زمین پر رکھ کر چند فٹ اوپر سے ان کی تختیوں پر سیب گرا جس کی تختی پر سیب گرے اس کا خط اچھا اس کی کتابت خوبصورت سمجھی جائے۔ عرض کی مولا کریم یہ کیوں فیصلہ فرما رہا ہے فرمایا کہ

جب میرے دلبر کو اتنا پاس ہے حسنین رضی اللہ عنہما کا
پھر میں کیسے دل دکھاؤں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چین کا
اس لئے جنت سے سیب تم جاکر توڑ لو
اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر یہ کہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا نبی ﷺ دونوں کی تختیوں پر اچھالو سیب کو
یعنی تم اس فیصلہ کا جج بنالو سیب کو
جس کی تختی پر گرے یہ پھل وہ تختی ٹھیک ہے
خود پتہ چل جائے گا کس کی لکھائی ٹھیک ہے

خالق کائنات نے فرمایا جبریل سیب کو اوپر سے اچھالو فَمَنْ وَقَعَتْ عَلٰی خَطِّہٖ فَھُوَ اَحْسَنُ جس کی تختی پر گرے وہی خوبصورت ہوگی وہی زیادہ نمبر کی مستحق ہوگی حضرت جبریل علیہ السلام جنت کا سیب بھی لے آئے اور شہزادوں کی تختیاں بھی لے آئے عرض کی آقا شہزادوں کی تختیاں نیچے رکھ کر اس سیب کو اوپر کی طرف اچھالئے جس کی تختی پر سیب گرا وہ زیادہ خوبصورت ہوگی سبحان اللہ اب اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تختیاں زمین پر رکھ دیں سیب آسمانوں کی طرف اچھالا یہ منظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے ہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی دیکھ رہے ہیں نہیں نہیں عرش کے فرشتے دیکھ رہے ہیں ساری کائنات کا خالق مالک دیکھ رہا ہے کہ شہزادوں کا فیصلہ کتنا پیارا ہو رہا ہے جب میرے آقا نے اپنے گورے گورے ہاتھوں سے سیب کو اوپر اچھالا تو پر ہوا کیا

جب اچھالا سیب کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے
سیب نے گڑ گڑا کے کی یہ دعا اللہ سے
اس طرح حسنین رضی اللہ عنہما کے دل ٹوٹنے کی بات ہے
میرے مولا آج میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے
جیت ہو کے بھی کسی کی ہار میں ہو جاؤں گا
ہر مسلمان کی نظر میں خار ہو جاؤں گا

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیب آسمانوں کی طرف اچھالا تو سیب نے رو رو کر عرض کی مولا کریم میری بڑی آزمائش آ گئی ہے اے خالق کائنات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر میں ایک شہزادے کی تختی پر گرا تو دوسرا ناراض ہو جائے گا اگر وہ ناراض ہو گیا تو تیرا محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہو جائے گا اگر تیرا محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہو گیا تو قیامت تک کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے غلام ناراض ہو جائیں گے مولا کریم کرم فرمانا مجھے شہزادے کی ناراضگی سے اور یار کی ناراضگی سے بچا لینا اللہ اکبر

حضرات! جب سیب نے رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کیا تو

سیب کی فریاد سے عرش بریں ہلنے لگا
ہر فرشتہ غم سے رو رو کر گلے ملنے لگا
دیکھ کر یہ رنگ مولا کو محبت آ گئی
جوش میں کون و مکاں والے کی رحمت آ گئی

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیب اوپر کی طرف اچھالا تو سیب اوپر کی طرف گیا چند منٹ تک اوپر چلا گیا جب اوپر سے نیچے کی طرف آیا تو پھیر کیا ہوا کُوْنِیْ نِصْفَیْنِ وہ سیب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ٹکڑے ہو گیا دو حصے ہو گیا فَوَقَعَ نِصْفُهَا عَلٰی خَطِّ الْحَسَنِ وَالنِّصْفُ الْاٰخَرُ عَلٰی خَطِّ الْحُسَیْنِ آدھا سیب امام حسن رضی اللہ عنہ کی تختی پر گرا آدھا حصہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی پر گرا۔ سبحان اللہ۔

فیصلہ حکم خدا عزوجل سے یوں برابر کا ہوا
بول بالا ہر طرف شبیر و شبر کا ہوا
فضل حق سے التجا یوں سیب کی لائی اثر
ہو کے دو ٹکڑے گرا آدھا ادھر آدھا اُدھر
اَدھا اَدھا ہر تختی تے ڈگا حکم خداوں
سی دلجوئی دوہاں گھراں دی تے کرنی آپ رضائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل شکنی منظور نہ کیتی تے پاک خداوند سائیں
نال اولاد نبی دلبر تے پیار کرے اللہ سائیں

جب سیب دو ٹکڑے ہو کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تختیوں پر گرا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مبارک دی شہزادو! مبارک ہو تم دونوں جیت گئے ہو ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مبارک دے رہے ہیں ادھر آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال کی آنکھوں میں آنسو آ گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آقا شہزادوں کی جیت ہوئی ہے آپ رو رہے ہیں میرے آقا نے فرمایا لوگو رو اس لئے رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو میرے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میں سے کسی کی دل شکنی منظور نہیں خالق کائنات میرے شہزادوں کا دل ٹوٹتا نہیں دیکھ سکتا رو اس لئے رہا ہوں اس دن کیا ہو گا جس دن میرا حسین رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ دے گا مکہ چھوڑ دے گا کربلا میں ڈیرے لگے ہوں گے غریب الوطن ہو گا بچے ذبح کرا دے گا بھانجے بھتیجے شہید کرا دے گا خود بھی تین دن کی بھوک پیاس برداشت کر کے نیزے پر چڑھ جائے گا۔

(نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۴۶۰ جامع معجزات صفحہ ۴۷ اوراق غم صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

مقام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بڑے ہی پیارے صحابی تھے جن کا نام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھا یہ وہ میرے آقا کے صحابی تھے جو قبیلہ کلب کے سردار تھے بڑے ہی حسین وجمیل سات سو بندے قبیلہ کے ان کے تابع تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دل میں آرزو کیا کرتے تھے کہ دحیہ مسلمان ہو جائیں تو کتنی بڑی بات ہے ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلہ کے سات سو بندے بھی مسلمان ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان کو جہنم سے بچا لے گا اللہ تعالیٰ نے یار کی آرزو کو پورا فرمایا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے ساتھ مسلمان ہو گئے جب آپ مسلمان ہوئے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو جب بھی انسانی شکل میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یار کے پاس بھیجتا تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں بھیجتا حضرت جبریل عرض کرتے مولا کریم مجھے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی ہی شکل میں یار کے پاس کیوں بھیجتا ہے اور کسی صحابی کی صورت میں نہیں بھیجتا خالق کائنات فرماتا جبریل میرے یار کو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ تو بھی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں جاتا کہ یار کی مسرت میں یار کی خوشی میں اور زیادتی ہو میں چاہتا ہوں میرا یار مسکراتا رہے سبحان اللہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مدنی آقا کے دربار میں لے چلے جس کے ناز جس کی خوشی کائنات کے رب العالمین نے آپ پسند فرمائی۔

ہر دم پہنچے جو درِ رسول اتے میرے کول اوہ مولا آواز ہووے
عرش کہن ایہہ کون پکاردا اے میرے سدوچ سوز گداز ہووے
لوں لوں چوں سوہنے دا نام نکلے ایسا دل دا چھڑیا ساز ہووے
بنے قبر مدینے دے وچہ مولا ناصر شاہ نوں موت تے ناز ہووے

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے جب آپ تجارت سے واپس آتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ نازنین میں سلامی کے لئے اور زیارت کے لئے حاضر ہوتے میرے آقا بھی آپ کی تعظیم کرتے عزت کرتے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جب بھی سرکار کی بارگاہ میں تشریف لاتے تو خالی ہاتھ نہ آتے بلکہ موسم کے مطابق بڑے پھل فروٹ لے کر آتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو ان کے ساتھ لپٹ جاتے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بھی بڑی ہی محبت سے بڑے ہی پیار سے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اٹھا کر سینے سے لگا لیتے پیار کرتے پھر گودی میں بٹھا کے فروٹ پیش کرتے پھل پیش کرتے ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لے آئے آکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرکار کی بارگاہ میں درود وسلام کے ہدیئے پیش کیے پھر آقا کی خدمت میں بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور محبت بھرے پیغامات پہنچانے شروع کردیئے اچانک حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی میں بابا جان کی سلامی کے لئے حاضر ہوئے جب نانا جان کی خدمت میں آئے تو میرے آقا نے پیار کیا سرمنہ چوم کر گودی میں بٹھالیا شہزادے نانا جان کی گود میں کھیلنے لگے کھیلتے کھیلتے ان کی نظر حضرت جبریل علیہ السلام پر پڑی جو کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی شکل میں تھے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی حسین رضی اللہ عنہ وہ دیکھ چچا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ آئے بیٹھے ہیں آئیں ان سے ملیں امام حسن رضی اللہ عنہ کی بات سن کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا آؤ دونوں شہزادے دوڑتے دوڑتے حضرت جبریل علیہ السلام کی گود میں تشریف لے آئے اور حضرت جبریل کو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سمجھ کر ان سے پیار کرنے لگے۔ حضرت جبریل علیہ السلام بھی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے لگے شہزادوں نے محبت کرتے کرتے حضرت جبریل علیہ السلام کی جیب میں ہاتھ مارنا شروع کردیا کہ آج چچا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ ہیں آج فروٹ نہیں لائے سیب نہیں انگور نہیں کیلے نہیں آم نہیں خرمانیاں نہیں ناش پاتی نہیں آج خالی ہیں بات کیا ہے؟ پہلے تو کبھی خالی نہیں آتے تھے آج بالکل ہی خالی ہیں؟ ادھر میرے آقا نے جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو حضرت جبریل علیہ السلام کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے دیکھا تو سرکار بڑے پریشان ہوئے کہ یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کیا کررہے ہیں میرے آقا نے چاہا کہ شہزادوں کو منع فرمائیں کہ یہ کیا کررہے ہیں نیچے اتر آؤ یہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نہیں یہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جب میرے آقا نے یہ ارادہ فرمایا تو سیّدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا پریشان بھی نہ ہوں اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو منع بھی نہ فرمائیں جو کرتے ہیں کرنے دیں جیسے کھیلتے ہیں کھیلنے دیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بھائی جبریل ناراض نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہوں نے تجھے پہچانا نہیں یہ سمجھے ہیں کہ تم دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہو اس لئے تیرے ساتھ یہ ناز کر رہے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا کیا ہوا کوئی بات نہیں بچے ہیں کھیلتے رہیں آقا اکثر دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نماز تہجد ادا کرتی تھی تو یہ دونوں شہزادے اٹھ کے رونا شروع کر دیتے جھولے میں بیدار ہو جاتے رونا شروع کر دیتے' میں سدرہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہا ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا جبریل میں عرض کرتا جی مولا کریم اللہ تعالیٰ فرماتا جلدی جاؤ میرے یار کی بیٹی میری عبادت کر رہی ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جاگ کر رو رہے ہیں جا جا کے ان کو جھولا جھلا تاکہ میرے محبوب کی بیٹی کی عبادت میں کوئی فرق نہ آجائے آقا میں سدرہ کی بلندیوں کو چھوڑ کر تیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ کر ساری ساری رات ان کو لوریاں دیتا اور کہتا تھا بچو سو جاؤ تمہاری شان بڑی بلند ہے

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَهْرًا مِنْ لَّبَنٍ لِعَلِيٍّ وَزَهْرًا وَحُسَيْنٌ وَحَسَنٌ

آقا آپ کی بیٹی جب رات کو تھوڑی دیر کے لئے آرام فرماتی تو شہزادوں کے جھولوں کی رسی لے کر ہلاتی رہتی تاکہ شہزادوں کی نیند میں فرق نہ آئے شہزادے جاگ نہ جائیں شہزادے رو نہ پڑیں خالق کائنات فرماتا۔ جبریل دیکھ میرے یار کی بیٹی تھوڑی دیر کے لئے لیٹی ہے پھر اٹھ کر اس نے مجھے راضی کرنے کے لئے مجھے رو رو کر منانا ہے جلدی جا جا کے میرے محبوب کی بیٹی کے ہاتھ سے رسی تو لے لے جب تک یار کی بیٹی سوئی رہے تو جھولا جھلاتے جانا تاکہ میرے یار کی بیٹی کی نیند میں فرق نہ آئے یار کی بیٹی پوری طرح آرام کر لے آقا میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے جھولے جھلانے والا جبریل ہوں میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو لوریاں دینے والا جبریل ہوں آقا اگر میں ان کے جھولے جھلا سکتا ہوں ان کو لوریاں دے کر سلا سکتا ہوں تو کیا میں ان کو گود میں بٹھا کر پیار کر کے کھلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں سکتا آقا حیران نہ ہوں پریشان نہ ہوں۔

جن کا جھولا فرشتے جھولاتے رہے
لوریاں دے کے نوری سلاتے رہے
اپنے کندھوں پہ آقا بٹھاتے رہے
جن پر سفاک خنجر چلاتے رہے
اس شہیدوں کے افسر پر لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض آقا یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میری جیب میں کیوں ہاتھ مارتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ کیا تلاش کرتے ہیں؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا جبریل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے تجھے پہچانا نہیں یہ تجھے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سمجھ رہے ہیں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جب بھی میرے پاس آتا ہے تو وہ میرے لئے میرے گھر والوں کے لئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے لئے پھل فروٹ لے کر آتا تھا اگر شہزادے میرے پاس نہ ہوتے تو وہ شہزادوں کے لئے اپنی جیب میں ان کا حصہ ڈال لیتا جب یہ آتے تو ان کو اپنی جیبوں سے نکال کر وہ پھل فروٹ دیتا جبریل حسنین رضی اللہ عنہما تیری جیب سے اپنا حصہ تلاش کر رہے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا یہ بھی کوئی بات ہے ابھی ان کو فروٹ کھلا دیتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے مدینہ شریف میں بیٹھے بیٹھے ہاتھ بلند کیا تو آپ کا ہاتھ جنت میں پہنچ گیا

حضرات! یہ جبریل علیہ السلام کون ہے؟ بولو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومنے والا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید حضرات! جب مرید کی یہ شان ہے جب غلام کا یہ مقام ہے تو جبریل علیہ السلام کے پیر اور آقا کی کیا شان ہو گی کیا میرے آقا مدینہ شریف میں بیٹھے بیٹھے جنت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاتھ نہیں پہنچا سکتے بخاری شریف کا مطالعہ کرو میرا آقا بھی جنت میں فرش پر بیٹھے بیٹھے ہاتھ پہنچا سکتا ہے اللہ اکبر حضرت جبریل علیہ السلام نے جنت میں ہاتھ بلند کر کے ایک انگور کا گوشہ ایک انار توڑ کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کر دیا۔ دونوں شہزادے کھانے لگے خوش ہو گئے حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا ان شہزادوں کو جی بھر کے دیکھ لو آپ کی وفات شریف کے بعد شہزادہ حسن کو آپ کے امتی زہر دے کر شہید کر دیں گے امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں تلواروں سے شہید کر دیں گے حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا شہادت ان کی ہوگی شان آپ کی ہوگی میرے آقا نے فرمایا وہ کیسے عرض کی آقا قیامت والے دن تاج شفاعت اللہ تعالیٰ آپ کو پہنائے گا سوہنا جس کے لئے تیری شفاعت والے ہاتھ اٹھ گئے اللہ تعالیٰ تقدیر بدل دے گا تیری تدبیر نہیں بدلے گا۔ سبحان اللہ۔ (روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۱۳۴، ۱۳۵)

جنگل کی ہرنی

امام الانبیاء بے سہاروں کے سہارا یتیموں کے ماویٰ وملجا والی دو جہاں سلطان کائنات تیرے میرے آقا سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم آقا کی بارگاہ میں بیٹھ کر زیارت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

حضرات! وہ مرید کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جو ہر وقت پیر کی خدمت میں بیٹھ کر فیوض و برکات کے خزانے لوٹتے رہتے ہیں وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کتنے مقدر والے تھے جن کو ہر وقت دیدارِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوتا رہتا تھا سرکار تشریف فرما ہیں اچانک ایک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعرابی صحابی حاضر ہوا جو گاؤں کا رہنے والا تھا دیہات میں مقیم تھا سرکار کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اس کے پاس ایک چھوٹا سا ہرنی کا بچہ بھی تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار کر کے صلوٰۃ وسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کر کے وہ ہرنی کا بچہ سرکار کی خدمت میں پیش کیا عرض کی آقا یہ تحفہ قبول فرمائیں میرے آقا نے فرمایا یہ کہاں سے لیا ہے عرض کی آقا آپ کی زیارت کے لئے آ رہا تھا یہ بچہ اکیلا ایک جگہ بیٹھا تھا میں نے پکڑ لیا ارادہ کیا غریب ہوں اور تو کوئی تحفہ لے نہیں سکتا چلو آپ سرکار کی بارگاہ میں پیش کر دوں میرے آقا بڑے کریم ہیں یہی قبول فرمالیں گے خوش ہو جائیں گے دعا دیں گے میرا بیڑا پار ہو جائے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرا پڑے وہ ہرنی کا بچہ لے کر دعا دی وہ بچہ میرے آقا کے پاس بیٹھ گیا صدقے جاؤں اس ہرنی کے بچے پر جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی سبحان اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے دین کے مسئلے پر گفتگو فرمانے لگے تھوڑی دیر گزری تو سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اکیلے مسجد میں نانا جان کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے سرکار نے پیار کر کے گودی میں بٹھا لیا امام حسن رضی اللہ عنہ نانا جان کی گودی میں بیٹھ کر کھیلنے لگے کھیلتے کھیلتے امام حسن رضی اللہ عنہ کی نظر اس ہرنی کے بچے پر پڑی عرض کی نانا جان یہ کیا ہے؟ فرمایا بیٹا یہ ہرنی کا بچہ ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان یہ کتنا پیارا ہے کتنا خوبصورت ہے بابا جان یہ مجھے دے دو میرے آقا نے فرمایا بیٹا تم ہی لے لو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوش ہوئے ہرنی کے بچہ کو پیار کرنے لگے پھر پیار کرتے کرتے ہرنی کے بچے کو گھر لے گئے وہاں اس کے ساتھ کھیلنے لگے ادھر سے امام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے جب ہرنی کے بچے کو دیکھا تو آپ کو بھی بڑا پیارا لگا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی یہ کس کا بچہ ہے؟ کہاں سے لائے ہو؟ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی حسین رضی اللہ عنہ یہ ہرن کا بچہ ہے اور نانا جان نے مجھے عطا فرمایا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی یہ کتنا پیارا ہے کتنا خوبصورت ہے کتنا حسین و جمیل ہے بھائی جی مجھے دے دو ناں؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی پیارا تھا تو میں گھر لایا ہوں اگر پیارا نہ ہوتا تو میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں لاتا باقی اگر آپ نے لینا ہے تو نانا جان کی بارگاہ میں چلے جاؤ جا کر تم بھی مانگو امید ہے نانا جان تمہیں بھی ہرنی کا بچہ عطا فرمادیں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ان کی بارگاہ میں جو بھی آئے جس قسم کا سوالی آئے جو آس لے کے آئے وہ کبھی خالی نہیں جاتا میرے نانا جان مانگنے سے سوا دیتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا نواسہ ہے تو مانگے گا کیا کریم نانا انکار کرے گا؟ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ

بوھا اکو سوالی جہان سارا دوجے بوہے سوالی کوئی جاندا ای نہیں
سخی ڈٹھا انوکھا اے جگ اندر جدوں دیندا کجھ کول بچاندا ای نہیں
کون منگدا اے کناں منگدا اے وٹ نوری پیشانی تے پاندا ای نہیں
جگرا سخی کریم دا ویکھ ناصر جنی وار کوئی منگے تھکا ندا ای نہیں

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی نانے سے جا کر مانگو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن یہ ہرنی کا بچہ مجھے پسند بڑا ہے مہربانی فرماؤ یہی مجھے عطا کردو تو سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو ملنا مشکل ہے۔

آکھن اگا حسن شہزادہ تے نانے بخشیا مینوں
جا کے منگ رسول اللہ توں تے میں نہیں دیندا تینوں

جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھائی جان سے یہ جواب سنا تو فرمایا بھائی حسن رضی اللہ عنہ تم نے مجھے ہرنی کا بچہ نہیں دیا کوئی بات نہیں میں نانا جان کے پاس جا رہا ہوں اگر میں بھی اس طرح کا بچہ نہ لاؤں تو مجھے بھی حسین نہ کہنا اب حسین رضی اللہ عنہ نانے کے دربار سے اس وقت آئے گا جب اسی طرح کا خوبصورت ہرنی کا بچہ لائے گا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے دوڑتے نانا جان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے والی دو جہاں نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آتے ہی سینے سے لپٹا لیا پیار کیا سر چوما رخسار چومے پھر گودی میں بٹھا لیا امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کا چہرہ والضحیٰ چوم کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیار سے کہنے لگے نانا جان یہ بھائی حسن رضی اللہ عنہ کو ہرنی کا بچہ آپ نے عطا فرمایا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا ہاں میں نے ہی اسے دیا ہے عرض کی نانوں جان مجھے بھی اسی طرح کا خوبصورت ہرنی کا بچہ عطا فرمائیں تاکہ میں بھی اس سے کھیلوں میرے آقا نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ وہ ایک اعرابی صحابی نے مجھے تحفہ کے طور پر دیا ہے ایک ہی تھا وہ حسن رضی اللہ عنہ لے گیا بیٹا اگر تم پہلے آتے تو تم لے لیتے تیرا بھائی پہلے آیا تھا وہ لے گیا ہے ضد نہ کرو گھر چلے جاؤ دونوں بھائی مل کر اس کے ساتھ کھیل لو لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں نانا جان مجھے الگ ہرنی کا بچہ عطا فرمائیں۔

آ کر پاس نبی سرور دے تے کہے حسین رضی اللہ عنہ پیارا
بچہ ہرنی دا ایک دیہو تے مینوں عالم دے سردارا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ تم کتنے پیارے ہو پیارے بچے بات مان جاتے ہیں جاؤ جا کر بھائی کے ساتھ کھیلو عرض کی نانا جان میں تو بھائی سے وعدہ کر کے آیا ہوں میں اس وقت گھر آؤں گا جب نانا جان مجھے ہرنی کا بچہ عطا کریں گے نانا جان میں نے خالی ہاتھ نہیں جانا کیونکہ آپ کا در اللہ تعالیٰ کا در ہے آپ کا گھر اللہ تعالیٰ کا گھر ہے امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

نانا جان اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ محبوب جو تیرے دروازے پر آئے وہ خالی نہ جائے وہ مایوس ہو کر نہ جائے جو مانگے جس چیز کا سوال کرے سوہنا تو نے اس کو لا نہیں کہنا یہ نہ کہیں کہ میرے پاس نہیں محبوب عطا میں کرتا رہوں گا منگتوں کی جھولیاں تو بھرتے جانا نانا جان اگر میں خالی چلا گیا تو دنیا والے کیا کہیں گے کہ جو نبی نواسے کو نہیں عطا کر سکا نواسے کو نہیں دے سکا وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امت کو کیا دے گا نانا جان آپ کریم ہیں سخی ہیں اللہ تعالیٰ کی عطا سے سب کچھ عطا کر سکتے ہیں۔

حضرات! واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت بڑے سخی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہیں میرے آقا نے فرمایا ھَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے ہو دنیا میں سب سے بڑا سخی کون ہے۔ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانیں۔

حضرات! صحابی کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس کی عطا سے رسول ہی جانتا ہے پر وہابی کہتے ہیں صرف اللہ ہی جانے شکر کرو اس وقت وہابی نہیں تھے سارے صحابی تھے سارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک کے ماننے والے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ جانے یا اس کا رسول جانے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَللّٰہُ اَجْوَدُ جَوْدًا اللہ تعالیٰ ساری کائنات سے سب سے بڑا سخی سب سے بڑا داتا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ نَبِیِّ آدَمُ پھر ساری خدائی میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا سخی سب سے داتا میں ہوں۔

حضرات! سخی اور داتا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں داتا کے معنی بھی دینے والا سخی کے معنی بھی دینے والا اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا سخی میں ہوں داتا میں ہوں اب آپ بتائیں جو سخی ہو گا جو داتا ہو گا اس کے پاس کچھ نہیں ہو گا؟ ناں ناں سخی کہتے ہی اس کو ہیں جس کے پاس خزانے ہوں جس کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا بہت کچھ ہو۔

حضرات! دنیا کے سخیوں کا مال خرچ کر کے ختم ہو سکتا ہے مگر جس کو خالق کائنات خزانے عطا فرمائے اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں آ سکتی حضور علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام بھی سخی ہیں عام دنیا دار بھی سخی ہیں مگر سرکار کو سخی اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خزانے دے کر بنایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ سجنا ہم نے تجھے محتاج پایا تو محتاج تھا تو تنگ دست تھا ہم نے تجھے اپنے خزانے عطا کر کے غنی کر دیا ہے سخی کر دیا ہے داتا بنا دیا ہے اب تو کائنات میں تقسیم کرتا جا کبھی کمی نہیں آئے گی۔

حضرات! بعض لوگ داتا کے لفظ سے بڑے گھبراتے ہیں کہتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ داتا ہے اور کوئی نہیں مگر ہمارا ایمان یہ ہے کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ ہی داتا ہے مگر جس کو چاہے وہ داتا بنا دے کسی کو کیوں تکلیف ہوتی ہے اللہ تعالیٰ داتا ہے اس کی عطا سے اس کا یار بھی داتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب اعلم مراٰۃ شرح مشکوٰۃ جلدا صفحہ ۲۲۱)

ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا
ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا
گر شور مچاتے ہیں یہ منکر تو مچائیں
آواز سگاں کم نکند رزق گدارا

ہمارا نبی سخی ہے داتا ہے سنیوں اپنا ایمان رکھو میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہی بات فرما گئے کہ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

حضرات! اللہ تعالیٰ حقیقی داتا ہے کسی کی عطا کے بغیر داتا ہے اس کے نبی ولی غوث قطب اس پیارے رب العالمین کی عطا سے داتا ہیں سخی ہیں کوئی شرک نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی بدعت نہیں بعض سخت قسم کے اپنے آپ کو موحد کہلانے والے کہتے ہیں کہ نہیں جی جب اللہ تعالیٰ داتا ہے تو پھر اور کوئی داتا نہیں جو کسی کو داتا کہے وہ مشرک ہے۔

حضرات! آپ اس موحد سے سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ کتنے ہیں؟ وہ لازمی کہے گا ایک اس سے پوچھو کہ تیرے باپ کتنے ہیں وہ دو تین تو کہے گا نہیں کیونکہ اگر کہے تین ہیں دو ہیں تو لوگ کہیں گے حرامی ہے ویسے وہ لوگ ناراض نہ ہوں جو نبی پاک ﷺ کا نبی پاک ﷺ کی آل کا گستاخ ہو وہ حلالی نہیں ہو سکتا یہ تحقیق کر کے دیکھ لیں تو خیر آپ اس سے سوال کریں مولوی صاحب خیر سے آپ کے ابا جان' والد صاحب' باپ جان کتنے ہیں وہ دو تین تو کہے گا نہیں لازمی کہے گا ایک ہے آپ کہیں کہ یہ تو شرک ہے اللہ تعالیٰ بھی ایک' تیرا باپ بھی ایک' اللہ تعالیٰ بھی ایک' تیرا بابا بھی ایک' وہ لازمی جواب دے گا اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کو کسی نے بنایا نہیں میرا باپ ایک ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک ہے آپ بھی جواب دیں اللہ تعالیٰ داتا ہے تو اس کو کسی نے سخی داتا بنایا نہیں ہمارا نبی ہمارے ولی داتا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک ہیں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان میں تو اب اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے ہرنی کا بچہ نہیں مل جاتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا ہرنی کا بچہ ایک ہی تھا جو تیرا بھائی لے گیا ہے اب دوسرا کہاں سے لائیں ضد نہ کرو جاؤ گھر چلے جاؤ جب میرے آقا نے یہ بات فرمائی تو قریب تھا امام حسین رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے شہزادہ رو پڑتا میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے آنسو ڈھلک پڑتے اچانک صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ سامنے دیکھیے ایک ہرنی اپنا بچہ لے کر تیز تیز دوڑتی آرہی ہے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بات ختم کی تو ایک ہرنی بچہ لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں پہنچ گئی اور زبان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حال سے انسانوں کی طرح بول کر کہنے لگی آقا حسین رضی اللہ عنہ کو رونے نہ دیں یہ بچہ میں لے کر آ گئی ہوں حسین رضی اللہ عنہ کو دے دیں تاکہ وہ راضی ہو جائے۔

حضرات! ہو سکتا ہے یہاں کوئی اعتراض کرے کہ ہرنی کیسے بول پڑی۔

میرے دوستو! ٹھیک ہے ہرنی کبھی بولی نہیں حیوانات کبھی کلام نہیں کرتے لیکن سوچو تو سہی یہ ہرنی آئی کہاں کھڑی ہے یہ تیری میری بات نہیں یہ تیرے میرے پاس نہیں یہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آئی کھڑی تھی جس کو دیکھ کر پتھر بھی کلمہ پڑھتے تھے درخت چل کر آپ کی نبوت کی شہادت دیتے تھے مدینے کے پہاڑ خوشی میں رقص کرتے تھے جب بے جان چیزیں میرے آقا کی بارگاہ میں آ کر کلمہ پڑھ سکتی ہیں تو کیا جانور جو زبان والے ہیں کیا وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام نہیں کر سکتے تو ہرنی نے سرکار کی بارگاہ میں انسانوں کی طرح بول کر عرض کی آقا وہ جو پہلا بچہ جو آپ کے پاس آیا تھا وہ بھی میرا لخت جگر ہے یہ بھی میرے دل کا ٹکڑا ہے سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم 'من ٹھار نبی صلی اللہ علیہ وسلم' عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' یہ بچہ بھی لے لو اپنی شہزادے کو کہہ دو رو نہیں یہ ہرنی کا بچہ آ گیا ہے میرے آقا نے فرمایا اے ہرنی یہ تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ میرا حسین رضی اللہ عنہ رو رہا ہے تو بچہ لے کر دوڑ کر آ گئی عرض کی سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتہ نہیں تھا میں نہیں جانتی تھی میں جنگل میں بیٹھ کر اپنے اس بچے کو دودھ پلا رہی تھی دوسرے بچے کو یاد کر کے آنسو بہا رہی تھی کہ اچانک خالق کائنات نے آواز ماری اے ہرنی رو نہیں تیرا بچہ جہاں پہنچا ہے صحیح پہنچا ہے تجھ سے بھی زیادہ رحیم کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ چکا ہے اے ہرنی یہ دوسرا بچہ بھی لے کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جلدی سے پہنچ تاکہ میرے یار کا نواسہ رو نہ پڑے اگر حسین رضی اللہ عنہ رو پڑا میرے حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرشتے رو پڑیں گے اگر فرشتے رو پڑیں تو ساری کائنات رو پڑے گی لہذا جلدی کر حسین رضی اللہ عنہ کے رونے سے پہلے پہلے یار کے دربار میں پہنچ جا ہرنی نے عرض کی آقا جب خالق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کائنات نے یہ حکم فرمایا تو میں نے عرض کی مولا کریم میں مدینہ شریف سے دور جنگل میں بیٹھی ہوں تیرے یار کا شہر مدینہ بڑی دور ہے کیسے پہنچوں فرمایا گھبرا نہیں آنکھیں بند کر کے بچہ لے کر دوڑ لگا جب دوسرا قدم اٹھائے گی تو تو مدینہ پہنچ جائے گی۔ سبحان اللہ حضور میں نے دوڑ لگائی حسین رضی اللہ عنہ کے رونے سے پہلے پہنچ گئی ہوں۔

ہاتف غیب آوازہ ہویا تے جنگل وچہ ہرنی نوں
دوجا بیٹا دے نذرانہ تے جلد حسین رضی اللہ عنہ ولی نوں
دوجا بھی میں حاضر کیتا تے موجب حکم خدا دے
میں بھی حاضر وچہ خدمت دے جے لوڑ ہووے شہزادے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے ہرنی اگر تو نے دوسرا بچہ بھی میرے حسین رضی اللہ عنہ کو دے دیا تو بچوں کی جدائی کیسے برداشت کرے گی؟ ہرنی نے عرض کی آقا میں بچوں کی جدائی برداشت کرسکتی ہوں مگر تیرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کا رونا برداشت نہیں کرسکتی۔ (ذکر شہادت صفحہ ۱۱۶ '۱۱۷ روضۃ الشہدا جلد ۲ صفحہ ۲۶ '۲۷)

حضرات! اس روایت سے پتہ چلا کہ خالق کائنات آقا حسین رضی اللہ عنہ کا رونا برداشت نہیں کرسکتا سوچو اس وقت کیا منظر ہوگا جب میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں یزیدوں نے دکھ دے کر پریشان کر کے رلایا ہوگا

حسین رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ تے ہر کوئی کردا پر حسین رضی اللہ عنہ دی ذات دا نئیں اے
قدر حسین رضی اللہ عنہ دی اللہ جانے یا ذات رسول دے کہی اے
یاوت قدر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا جانے تے جیہڑی کھیر پیوندی رہی اے
یاوت قدر بی بی زینب رضی اللہ عنہا جانے جیہڑی شام دی قیدن تھئی اے

حضرات! امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کو اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑے ہی پیارے تھے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سے سچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدت محبت پیار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت اور شہادت کا تذکرہ ہم سلطان کربلا جلد ۲ میں تفصیلاً عرض کریں گے اللہ تعالیٰ فقیر کی اس محنت کو قبول منظور فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین

بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

طالب دعا

قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

۲۹ رجب شریف بروز اتوار سن ۱۴۲۶ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علماء خطباء مقررین اور عوام کے لئے انمول خزانہ

خطیب پاکستان مناظر اسلام علامہ قاری [illegible] کی لاجواب اور بے مثال تالیفات

ذوق خطیب

اول
میلاد شریف کی اہمیت
انگوٹھے چومنے کا جواز
میلاد کے فوائد اور برکات

دوم
سرکار کے والدین
ولادت شریف
جشن میلاد کا جواز

سوم
دائی حلیمہ
شریعت مصطفیٰ ﷺ پر بحث

چہارم
ذکر مصطفیٰ ﷺ
حیات مصطفیٰ ﷺ

ماہ اجمیر

شان ولایت ۔ ولی کی تعریف
خواجہ معین الدین چشتی کی سیرت پر مکمل بحث

امامت کا حق دار کون؟

سلطان کربلا

اول
دوم
سوم
چہارم
پنجم
ششم

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari